(Registered)

مکمل

تاریخ جنگ روم و یونان ۱۸۹۷ء

بار سوم

معہ نقشہ جات و تصاویر

جسکو

قاضی محمد جلال الدین صاحب مرادآبادی مصنف "عقل کل" وغیرہ نے
نہایت احتیاط اور شرح و بسط کے ساتھ مستند ذریعوں سے مرتب کیا

اور

منشی فضل محمد صاحب ایڈیٹر رسالہ "شرارہ" و زبان برادرس مرادآباد نے باہتمام خاص شائع کیا

مطبوعہ شمس المطابع مرادآباد

طبع اول ... طبع ثانی ۱۸ نومبر ۱۸۹۷ء طبع سوم ۱۱ دسمبر ۱۸۹۷ء ڈیڑھ ہزار جلد قیمت فی جلد

فہرست مضامین تاریخ جنگ روم و یونان

تمہید

حصہ دوم

حصہ سوم

نقشہ جات و تصاویر

مفصّل

تاریخ جنگ روم و یونان

سنہ ۱۸۹۷ع

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنہ ۶۹۸ھ اسلامی تاریخ مین وہ مبارک سال ہی جسکے بابرکت دور مین سلطنت عثمانیہ کی لاجنبش بنیاد
ایک جوانمرد ترک نے ایسے سنگلاخ چٹان پر رکھی تھی جسکو نہ اندرونی سازشون کے خطرناک طوفانی
جھونکے کوئی صدمہ پہونچا سکے نہ متعصب ہمسایہ سلطنتون کے بیرونی حملون کی خوفناک اور
انقلاب انگیز لہرین اوسکے حق مین مضر ہوسکین جس شیردل عثمان ذیشان نے سنہ ۱۲۹۸ع مین
اول مرتبہ اپنا ظفر نصیب پھریرا سرزمین اناطولیہ پر اوڑایا اوسکی فتحمند غازیون کی اولاد آج سنہ ۱۸۹۷ع
تک جسکو پورے چھ سو برس کا عرصہ گزرتا ہی اپنے موروثی سریر خلافت اسلامی اور اورنگ سلطنت عثمانی
پر جلوہ گری۔ تاریخ عالم دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ایسی کے سلطنتین قایم ہوئین جنپر ایک ہی نسل اور
ایک ہی خاندان کے بادشاہون نے چھ سو برس ایک ہی تخت پر جلوس کیا اور ایسا کون دارالسلطنت ہے
جو بروسا اور قسطنطنیہ کی طرح آفات زمانہ سے ایسی صدیون اور مدت مدید تک محفوظ اور مامون
رہا ہو۔ اور ایسی کونسی نسل ہے جس مین چھ سو برس کے زمانہ مین باوجود عیش و کامرانی کوئی انقلاب
عظیم واقع ہوا ہو۔ خلافت عباسی نے اگرچہ کئی صدیان نبھادین لیکن خلیفہ مامون رشید کے بعد جو
اس سلطنت عظمیٰ کا حال ہوا وہ پوشیدہ نہین۔ ملک ہندوستان مین

سنہ ۱۰۰۱ع سے لیکر سنہ ۱۸۰۳ع تک جو آٹھ سو برس کا زمانہ ہی اور جس عرصہ مین تخت ہندوستان مسلمانون کے قبضہ اقتدار مین رہا کتنے شاہی خاندان جہانگیری اور جہانداری مین ناکام رہے اور کس کس نسل کے ہاتھ مین یکے بعد دیگرے عنان حکومت آتی جاتی رہی آج اگر غلامون کا خاندان برسر حکومت ہی تو کل خلجیون کے نام کا سکہ و خطبہ جاری ہے صرف تیس برس اس خاندان کو سلطنت کرنا نصیب ہوئی تھی کہ تغلق خاندان دعویدار تخت ہوا اور اوس کے آٹھ بادشاہ سو برس تک تخت دہلی پر متمکن رہے علی ہذا سید اور لودی خاندان سے گزر کر سلسلۂ حکمرانی مغلون کے ورثہ مین پہونچا اور یون کہنے کو تین سو برس تک سارا ہندوستان اونکے زیر نگین رہا لیکن سچ پوچھئے تو لایق اور جلیل القدر بادشاہ چھ سے زیادہ نہ پیدا ہو سکے اور سلطنت جس شی کا نام ہی وہ عالمگیر کے دم کے ساتھ ختم ہوگئی اور پھر جو بادشاہ ہوے وہ عیش و عشرت مین پڑکر ننگ خاندان ہی نہ ہوے بلکہ اپنی نالایقی سے سو برس کی قلیل مدت مین اوس تناور اور عظیم الشان درخت کو جڑ سے اوکھاڑ پھینکا جس کا تخم سلطان محمود غزنوی نے ۱۷ کامیاب حملون کی لاثانی کوشش کے بعد خاک ہند مین لگایا تھا۔ پس ان عبرتناک مثالون کے غور کرنے اور دیگر ممالک ایشیا اور یورپ کے تاریخی حالات پر نظر تعمق ڈال لینے کے بعد قیام اور بقاے دولت عثمانیہ پر مخالفین جسقدر بھی رشک و حسد کرین بجا ہی اور اہل اسلام خداوندکریم کی شکرگزاری کے ساتھ جس درجہ تک اظہار مسرت کرین زیبا ہی۔ خدا کی قدرت ہی کہ سلطان عثمان کی اولاد مین جو بادشاہ ہوا وہ اپنے باپ سے ایک بڑھ چڑھ کر ہونہار رہا ہے۔ باپ سے جو کام رہگیا وہ لایق۔ اولوالعزم بیٹے نے تمام کرلیا۔ دو سلطانون نے اپنی تمام زندگی قسطنطنیہ کے مسخر کر دینے مین صرف کر دی لیکن متواتر ناکامیون سے ہمت نہ ہارے۔ یہانتک کہ تیسرے سلطان یعنی سلطان محمد الغازی نے اپنی بے نظیر شجاعت اور جوانمردی سے قسطنطنیہ، محفوظ اور محصور شہر جو ایک مدت سے مشرقی سلطنت رومتہ الکبریٰ کا دارالسلطنت اور دین مسیحی کا بڑا بھاری مذہبی مرکز چلا آتا تھا لے کر دم لیا

اور اوسکے بعد ہر سلطان نے سلطنت کے وسیع کرنے مین حتی المقدور کوشش کی۔ حالانکہ اس عرصہ
مین سلطنت نے طرح طرح کے انقلاب دیکھے بارہا اسکی مخالفت پر یورپ کے سلاطین نے اتحاد قایم کیا اوسکے
جرنیلون کو سو طرح دغا یا پھسلایا۔ اوسکے شرانگیز باشندونکو فساد پر آمادہ کیا۔ وفادار فوجونکو
بغاوت کے لئے بھڑکایا۔ عیسائی رعایا کے دلمین تعصب مذہبی کا زہریلا اثر سو طرح کی حکمت عملی سے
پہونچایا۔ اسکی مالی حالت کو خراب اور نیکنامی کو برباد کرنے کی کوشش مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا لیکن
فضل الہی سے ہمیشہ اُس سلطنت عظمی کی دہاک شاہان یورپ کے دلمین بیٹھی ہی کہ کبھی اونمین سے ایک یا
دو نے محض اپنے بوتے پر تاب مقاومت نپائی بلکہ جب انتظام کیا ہی کیا کہ سب کے سب متفق ہوکر اس
سلطنت کی طرف نظر بد سے دیکھین لیکن چونکہ مختلف یورپین طاقتون کے باہمی تعلقات ایک
دوسرے کے نقیض ہوتے ہین۔ اس لئے کسی سلطنت کو محض حکمت عملی کے زور سے اس سلطنت کو نقصان
پہونچانے مین کامیابی نہوسکی۔ اور نہ جب تک کہ روس برطانیہ عظمی کی روزانہ ترقیات اور افزونی جاہ و
جلال کو دیکھ دیکھ کر اوسکی طرف حاسدانہ نگاہ رکھنا موقوف کرے۔ جب تک کہ جرمنی اور فرانس مین سلسلہ
عداوت جاری ہی۔ جب تک کہ بیلنس آف پاور کے مسئلہ سے سلطنت ٹرکی کی خیالی تقسیم قابل اطمینان ثابت
نہوسکے اور جب تک کہ ممالک شام او قسطنطنیہ کا قبضہ ہر سلطنت اپنے لئے تجویز کرتی رہے اسوقت تک
ممکن نہین کہ سلطنت عثمانیہ کا بال بھی بیکا ہو اور چونکہ برابر اسی طرح چھ سو برس گذر چکے ہین اسلئے آیندہ
بھی مشکل ہی کہ سچا اتفاق اور یکا اتحاد سلاطین یورپ مین قایم ہوسکے۔ خصوصاً اسوقت مین اس سلطنت کو
نقصان پہونچانا اور بھی زیادہ مشکل کام ہی جبکہ زمانہ کا رنگ دیکھکر اوسنے بھی رنگ بدلنا شروع
کردیا ہے وہ سائنس جدیدہ سے فائدہ اوٹھانے لگا ہی وہ فوجی عزت و وقار مین یورپ کی افواج سے
کم نہین بلکہ برابر ہی۔ اسکی مالی حالت پہلے سے بدرجہا بہتر ہی اوسکے ہر صیغہ بحری و بری مین برابر
ترقی کا سلسلہ جاری ہے اسکو امید ہی کہ رومانیہ سرویہ بلگیریا۔ بوسنیا ہرزگوینا مانٹی نیگرو یونان
الجیریا اور ٹیونس کے نقصانات کا معاوضہ اوسکو ملیگا اور جلد سے ملیگا +

Balance of Power

جنگ سے پیشتر سلطنت عثمانیہ کی نسبت اہل یورپ کا خیال

۱۷- اپریل ۱۹۰۹ء سے پیشتر یہ ایک معمولی بات تھی کہ ترکون کے شاہنشاہ اور ترکون کی فوج اور ترکی انتظام مالی و ملکی پر ہزار ہزار طرح کی تہمتین رکھی جاتی تھین "سک مین" یعنی "مرد علیل" تو اونکا عام خطاب تھا جو سرکردگی زار روس تمام یورپ سالہا سال سے اونکو عطا کر چکا تھا - بغاوت آرمینیا کے نتائج اور عیسائی باغیون کی سزا یافتگی کی وجہ سے بعض عیسائیون نے محض مذہبی دیوانگی سے جو جو گستاخیان حضرت سلطان المعظم کی شان مین "دور بیٹھے" بیٹھے کین اور جو کچھ ناگفتہ بہ خیالات اور جو جو ناشایستہ کلمات ہز امپیریل مجسٹی کی جناب مین بعض متعصب لوگون نے اپنی زبان سے نکالے وہ ضرور یورپ کی شایستگی اور مغربی تہذیب کے لحاظ سے ایک شرمناک اور نازیبا الفاظ ہین جنکی یاد باغیرت اور خوددار جنٹلمینون اور معزز شریفون کے لئے ایک مدت دراز تک سوہان روح بنی رہیگی - "قاتل" "ظالم" "سفاک" - "خونخوار" "غنیم" "قصاب" "بدسیرت" - "سنگدل" - "جہبل" کوئی ایسا لفظ نہین جو آزاد، عادل باخدا سلطان کے حق مین استعمال نہ کیا گیا ہو -

کون سلطان ؟ امیر المومنین خلیفۃ المسلمین ! جسکی ذات سے ۲۴ کرور مسلمانون کا روحانی تعلق قایم ہے - کون بادشاہ ؟ حامی دین مصطفٰے جو بمقابلہ اپنے ہم مذہبون کے عدل پسند - اور فرمانبردار غیر مذہب رعایا کے حق مین کہین زیادہ ملایم ہے جو اسلام کا حامی اور اہل اسلام کا پشت و پناہ ہے - حرمین شریفین کا خادم - بیت المقدس کا وارث - اور ممالک عرب و عجم غربی ایشیا - شمالی افریقہ - اور یوربی روم کا شاہنشاہ ہے جسکی خلافت صحیحہ کی نسبت اکثر مومنین

متفق و یک زبان ہین کہ خلافت عباسیہ کے دور آخر مین سب سے پہلے بادشاہ محمد المتوکل علی اللہ نے ۹۲۳ھ مطابق ۱۵۱۸ء مین خلافت محمدی اور خدمت حرمین شریفین بخوشی تمام خاندان عثمانیہ مین منتقل کردی - جس خاندان مین عثمان حکومت بجائے موجودہ سلطان کے بیٹے کے اُس شخص کے ہاتھ مین پہونچتی ہے جو سب سے بزرگ اور عمر مین بڑا ہو اور یقیناً یہ عہدہ خلافت ہی کا اثر ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان اسقدر گہری محبت ٹرکی سلطان کی ذات والاصفات سے رکھتے ہین اور اونکو مذہبی پیشوا اور دینی سردار مانتے ہین ورنہ کوئی اور وجہ نہین کہ عموماً سب سے زیادہ اپنی تمام دینی اور قومی مسرتین اسی خاندان کے ساتھ وابستہ رہین حالانکہ اسمین شک نہین کہ مسلمانون مین ایک قوم ہونے اور کہلانے کے لئے صرف تہذیب ہونا کافی ہے - اور خواہ کوئی سلطنت پٹھانون کی ہو یا مغلون کی عربون کی ہو یا ترکمانون کی ہر مسلمان اوسکے ساتھ فطرتی ہمدردی کم وبیش ضرور رکھتا ہے - لیکن جس خصوصیت سے مسلمانون کا روحانی تعلق بے انتہا شدت اور غیرمحدود انس و محبت کے ساتھ ترکون اور ترکون کے سلطان سے رہتا آیا ہے صرف وہی اس بات کا شاہد اس امر کا مسلم ثبوت ہے کہ خدا نے اپنے برگزیدہ نبی کی خلافت کے آل عثمان کو قبول فرمالیا ہے - ورنہ غور فرمائیے تو کوئی دنیاوی مفاد ترکون سے ہمین کبھی حاصل نہین ہوتا - جسکے عوض ہم اخلاقی طور پر انکے مشکور ہون -

اس دلی شکریہ کی مستحق تو علیا حضرت حضور ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کی وہی عادل اور عظیم الشان گورنمنٹ ہے جسکے زیر حکومت ہندوستان کی ہر قوم و ملت اپنے اپنے دین و مذہب کے لحاظ سے ایسی آزادی اور امن وامان سے زندگی گذار رہی ہے جسکی نظیر عارضی تک عالم مین ملنا محال ہے کیونکہ تالرشین کی صفت جو حکمران قوم کے لئے ایک نہایت ہی بے بہا اور قابل توصیف جوہر ہے تاج بریطانیہ مین کوہ نور سے زیادہ تابان اور درخشان ہے -

ٹرکی فوج کی نسبت جنگ سے قبل عام رائے یہ تھی کہ مثل سوشل انتظامات کے وہ بھی

ہیچکارہ اور ناقص ہے۔ اوسکے سپاہی غیر قواعد دان اوسکے جنرل فنونِ جنگ سے بے خبر
انتظام پوچ اور ناکارہ۔ رسد ندارد۔ سامان باربرداری غیر مکتفی۔ جہاز بھدے اور
ناکمل۔ خزانہ خالی۔ غرض عام حالت ملک و مال نہایت نازک ہے اوسکی پلٹنین اور رسالے
نہایت بوسیدہ حال۔ فاقہ کش۔ غیر تنخواہ یاب۔ اور محض ناتربیت یافتہ عوام کا ایک غول ہے
جسکے بدن پر نہ وردی ہے اور نہ پاؤن مین جوتی۔ ترکی توپخانہ کا حال یون بیان ہوتا تھا کہ
اوسمین دقیانوسی زنگ آلودہ توپین بھری ہوئی ہین جن مین سے شاید اکثر وہ توپین ہین جنسے
حضرت داودؑ نے جالوت کو شکست دی تھی۔ گھوڑے توپخانہ مین کوئی گھوڑا نہین بلکہ
مزدور اور شہر و دیہات کے لونڈے ضرورت کے وقت اونکو کہینچ کر ایک دوسرے مقام کو
منتقل کر دیتے ہین۔ ہتھیار وغیرہ بالکل پرانے زمانے کے محض خراب و خستہ ہین اور غالبًا
یہانتک خیال گذرتا ہوگا کہ جو کچھ سنگینین اور تلوارین سپاہیونکے پاس ہین وہ ہڈی یا چقماق
کی ہونگی۔ جو اُسٹون ایج* مین بنا کرتی تھین۔ سپاہیونکا دو دو وقت تک روٹی نہ ملنا۔
اور چھ چھ ماہ کی تنخواہ گورنمنٹ کے ذمے چڑھ جانا علی العموم قیاس کیا جاتا تھا جب ترکی
فوج کی یہ زبون حالت سمجھی جاتی تھی تو یونان بیچارے کا کیا قصور ہے۔ جس نے بذات خود یا
دول اجنبیہ کے بھروسہ پر سلطنت کو صدمہ پہونچانے اور اوسپر حملہ کرکے کامیاب ہوجانیکا
ارادہ مصمم کرلیا۔ اینسے ایسے پرپیچ حالات سنکر اوسنے اور اوسکے صلاح کارون نے یقینی طور سے
سمجھ لیا کہ ساٹھ ہزار فوج اس مہم عظیم کے سر کرنے کے لئے کافی و وافی ہے۔ ترکی کو اول تو
اپنی بھیڑ اور گرد ہونکا جمع کرنا ہی مشکل ہے اور اگر اُسمین ناکامی بھی نہ ہوئی تو اونکی رسد رسانی کا انتظام
اور سامان جنگ کے بہم پہونچانے کا اہتمام کون کریگا۔ فوجکی آمد و رفت کیونکر جاری رہ سکے گی
جبکہ یونان کا خوفناک بیڑہ جہازات سمندر مین پہرہ دے رہا ہوگا بلکہ جسنے ساحلون پر کے تمام شہر
اُجاڑ کر انپر دانڈنا پر قبضہ کیا ہوگا اور جبکہ یونانی مجاہدین کے گروہ در گروہ قسطنطنیہ اور سالونیکا

* وہ زمانہ جبکہ انسان چقماق او ہتھیاروں کے کام مین لانا سیکھ گیا تھا ۱۲

نے ریل کی پٹریان اکھاڑ پھینکدین گے تو ترکون کی رہی سہی ہمتون کو بھی پست کر دینا ایک بائین ہاتھ کا
کرتب ہوگا چنانچہ ترکی جنگی قوت کا صحیح اندازہ نکر سکنے۔ اُسکو قریب المرگ بیمار سمجھ لینے اور مختلف
اخبارونکی غلط بیانی اور یورپ کی غلط فہمی پر جب یونان کی شامت آہی گئی اور ایک دو تین گھنٹیان
بجکر جنگی تھیٹر کا پردہ اوٹھادینے کی نوبت آہی پہونچی تو دنیا نے معلوم کرلیا کہ "اوہو - کوئی معشوقہ ہی
اس پردہ زنگاری مین" یہ تو کچھ تماشا ہی نیا نکلا ترکی مرد "مرد علیل" نہ تھا بلکہ جس عینک سے
یورپ کے پولیٹیکل اشخاص کو اسکے چہرہ پر آثار علالت نظر آتے تھے درحقیقت وہ عینک ہی دہوکے
کی ٹٹی تھی۔ اسمین اونکا قصور نہین اس آلہ کا قصور سمجھنا چاہئے جسپر بھروسہ کرنیوالون بیچارے
پولیٹیکل ڈاکٹرون کو جوان ترکی کے مرد علیل ہونے کا یقین ہوجاتا تھا لیکن معرکہ جنگ شروع بھی ہونے
پایا تھا اور صبا رفتار - سبک خرام عربی - اور برق وش ترکی گھوڑے اپنے سوارون کو لئے
ہوئے ابھی رن سے کوسون دور تھے کہ پانچ بڑے سے بڑے اخبارون کے نامہ نگارون نے
جو صحیح اور معتبر خبرین تار پر دوڑانا شروع کین انسے یورپ کی آنکھین پٹ سے کھل گئین -
معلوم ہوا کہ بہادران ترک اب بھی ایسے دلیر - جنگ جو - ذی ہمت - اولوالعزم - چست چالاک
اور شجاع ہین کہ جیسے دلاور - جوانمرد - صاحب استقلال - اور پر زور اونکے برگزیدہ
بزرگ اور نامور اسلاف تھے دو ہفتہ کے امتحان مین ثابت ہوگیا کہ اسوقت تک جو جو غلط
بیانیان بعض یورپین نامہ نگارون اور یورپین اخبارون کی ترکون کی بے نظیر شجاعت اور اونکی
فوجی عظمت کے برخلاف چھپا کرتی تہین وہ محض ایک کذب و افترا کا شرمناک دفتر تھا جسکی قلعی
اُسوقت کھل گئی جبکہ ترکون کو کمالات جنگ دکھلانے کا موقع ملا - اول ہی حملہ مین ظاہر ہوگیا
کہ ترکون کا کچھ رنگ ہی اور ہے - اور معاملہ خلاف قیاس طور سے طے ہوا - وہ نامہ نگار
ترکی کمپوون مین داخل ہوئے اونکے سپاہیونکے ساتھ کھانا کھایا - اونکے ہمرکاب رزمگاہ
مین رہے اونہون نے غافلون کو متنبہ کیا کہ ترکی فوج کی نسبت جو کچھ کہ ابتک سنا یا دیکھا

تھا وہ فقط افسانہ تھا۔ ترکی فوج یکسر زمانۂ حال کی کوہستانی باڑ دین۔
فیلڈ باٹریون اور گھوڑچڑھی توپون سے بالکل آراستہ ہی۔ گھوڑون اور توپچیون کی
حالت نہایت ہی احسن اور اعلیٰ پائی جاتی ہے۔ جو نو ایجاد اعلیٰ سے اعلیٰ اور بہترین سے
بہترین توپون کو اس خوبی اور ایسے ٹھیک قاعدہ سے کام مین لاتے ہین اور
ایسے صحیح نشانے لگاتے ہین جس سے صاف ثابت ہی کہ وہ بہت ہی ہوشیاری سے
سکھلائے گئے اور بہت ہی محنت اور صرف کثیر سے تیار کئے گئے ہین وہ ایسے
کامل درجے کے قواعد کے ساتھ کام کرتے ہین کہ جس سے بڑھ کر کسی قوم سے امید نہین ہو سکتی
وہ عجیب غریب نو ایجاد ہتھیار اور طرح طرح کے آلات حرب جنپر تمام سلاطین یورپ کو ناز تھا
ترکون کے مقابلے مین محض بچون کے کھلونے نکلے وہ جنگ جو مجاہد اور جوانمرد
یونانی جنکو سب نے مرد میدان تسلیم کرکے سلطنت عثمانیہ قوم کے مقابلہ مین کھڑا کردیا۔
عساکر قاہرہ سے مقابل ہوتے ہی بھگوڑے۔ بودے۔ اور بزدل ثابت ہوئے۔
پیدل فوج کا [illegible] جس [illegible] فتح۔ بہادرانہ روش [illegible] دلیرانہ خیال سے اُنھون نے
جنگ کے پہلے ہی دن یکے بعد دیگرے یونانی مورچون پر بزور نوک سنگین قبضہ کیا اس سے
صاف ظاہر ہی کہ عثمان پاشا کی ہموار مگر غیر مثمر فتحمندیون مین ترکون کی جو بیباکی اور ثابت قدمی
ثابت ہوئی تھی اونمین سے کسی بات مین ابتک کمی نہین آئی۔ درہ ملونا کی لڑائی مین ترکون کو
کی فتحمندی کا نہایت شاندار صورت سے آغاز ہوا اور اوسکے بعد کی معرکہ آرائیان دنیا بھر
کو عموماً اور یونانیون کو خصوصاً بیسوین صدی عیسوی مین یاد رہینگی۔ ترک لوگ بوجہ ناہموار ملک
کے صرف پیدل سپاہ اور کوہستانی توپخانہ کو کام مین لا سکے لیکن یونانیون کے پاس چونکہ کافی توپخانہ تھا
اور خواہ مخواہ جھک مارنے آئے تھے اسلئے وہ سخت ہزیمت اٹھا کر بری طرح سے پامال ہوا اور اونکے بیشمار آدمی کام آئے
حالانکہ یونانیونکی تعداد ترکون سے کہین زیادہ تھی۔ اور اس لئے شکست کے ہوتے ہی درہ ملونا پر

قبضہ ہوجانے سے یونانی صدر مقام لاریسا اور وہاں سے وولو اور بشترالیستد خاص
ایتھنز جانے کے لیے بھی ظفریاب و فتحمند ترکوں کے لیے سیدھا راستہ کھل گیا اور اسی وقت سے
انگلستان کے فوجی مبصروں کا یہ خیال ہوگیا کہ جنگ کا خاتمہ صرف چند روز کی بات ہے۔

یونان کی حماقت اور اوسکی دلخراش شکستین

(رشتۂ بعد از جنگ)

برخلاف ترکوں کے (لڑائی کے بعد معلوم ہوا کہ) یونان کے پاس کوئی فوجی سامان نہ تھا فوج کا
میمنہ اور میسرہ جو زیادہ تر طلبیدہ مجمع سے پُر تھا اور جنگ ذرا بھی لڑنے مرنے کا سلیقہ نہ تھا
بالکل قابو سے باہر اور نہ سرداران فوج قواعد جنگ سے ماہر تھے بلکہ کہا گیا کہ جنگجو
اور جنگ آور اشخاص میں جو جو قابلیتیں اور صفات ہونی چاہئیں اونسے قطعی بے بہرہ تھے
ضروری سامان جنگ اور رسدین بالکل کمی تھی اور جو کچھ رسد جلدی پیا ہم پہونچی وہ بالکل ناکارہ
تھی اونکا بھروسہ تو بلگیریا کی رعایا اور مقدونیہ کے عیسائی باشندوں پر تھا جنھوں نے کان تک
نہ ہلائے اور وفادار رعایای سلطانی بنے رہے۔ انھوں نے شیخ چلیوں کی طرح ہوا میں قلعے
بنائے تھے۔ اونکی امید یہ تھی کہ ادہر ہم مقدونیا اور ایپائرس کو اپنی ساٹھ ہزار جرار فوج سے
فتح کرتے ہونگے اُدھر بلگیریا۔ سرویا اور مانٹی نگرو ترکوں پر عقب سے حملہ آور ہونگے اور
پھر جو کچھ گذریگا دیکھا جاویگا۔ پھر اسطرف سے انگلینڈ۔ فرانس۔ اٹلی۔ بلجیم۔ امریکہ وغیرہ
اگر کھلم کھلا تو جنبش دینگی تو اونکی وردیاں یعنی یعنی فاہم اتروا اتروا کر اور والنٹیر بنا کر تو ضرور
کمک کرینگے لیکن معاملات نے اور احکم الحاکمین کے بہترین حکم نے جو چاہا وہ کیا اور جو چاہے
وہ کریگا اگر اُسکو منظور ہے کہ دنیا میں اوس کے مقبول مذہب اسلام کے فدائی اور اوسکو
بلاشرکت غیرے ماننے اور پرستش کرنیوالے زندہ رہیں تو اسی طرح اوس کے دشمنوں کے

حوصلے پست ہوتے رہین گے - اور اسی طرح سے ہرجنگجو طاقت کو تمام رشتہ دار حکمرانون کی طرف سے بلحاظ قانون مابین الاقوام بیبسی اور مجبوری کے عالم مین عین وقت پر مایوس ہونا پڑیگا - بعد کو خرچہ جنگ کے طلب کرنے سے معلوم ہوا کہ گورنمنٹ قریب قریب دیوالیہ تھی - پس ایسی سلطنت نے جو ترکون کے مقابلہ مین جنگ شروع کی (تو بعد کو معلوم ہوا) کہ یہ اوسکی محض حماقت تھی - اور اس سے زیادہ اٹلی کے مجاہدین اور پوپ صاحب روم اور پارلیمنٹ کے اُن چند مشیران کی کوتہ اندیشی تھی جنھون نے پرائیوٹ طور پر شاہ یونان کو ابھارنے اور جنگ کے لیے ورغلانے مین اپنے اپنے بوتہ کے موافق کوشش مین کمی نہ کی اور جنگی گردان لارڈ سالسبری صاحب وزیر اعظم انگلستان منصفانہ طور سے اُن نقصانون کا بوجہ رکھتے ہین جو کہ معرکہ جات جنگ مین اوٹھانے پڑے اور اب ولایت کے لوگ کہتے ہین کہ ایسی حماقت کسی سے نہ ہوئی ہوگی - حالانکہ فرانس نے ۱۸۷۰ء مین یونان کی طرح اندرونی ملک کے جوش اور خواہش جنگ سے تنگ آکر جرمنی سے لڑائی مول لی تھی اور اسکی پاداش مین وہ مونہ کی کھائی کہ ابتک فراموش نہین - تاہم اس حماقت اور اُس بیوقوفی مین یہ فرق ضرور تھا کہ پھر وہ دونون سلطنتین مقابل کی تھین اور ایک دوسرے کی ٹکر سنبھال سکتی تھین - یونان جو سلطنت عظمیٰ ترکی کے مونہ لگا اور اس سے جنگ چھیڑ دی یہ صرف حماقت ہی نہ تھی بلکہ بہت بڑا سنگین قصور اور سخت گستاخی تھی - البتہ اگر یونان خاموشی سے صورت معاملات کو بھانپ جاتا اور اس عرصہ مین فوجی ضروریات کو مہیا کرتا اور اپنی طرف سے فوجی پیشقدمی نکرتا تو اوسکی فوجی اُولوالعزمیون مین رتی بھر فرق نہ آتا لیکن اوسنے پہلا اعلان جنگ قبول کرکے دوسرا اعلان بھی شایع کردیا جس سے صاف ظاہر ہوا کہ اوسکی تباہی کا دن قریب ہے اور وہ خود اپنے ہاتھون اپنے پانون مین کلھاڑی مارتا ہی اور اس دوسری کارروائی سے یورپ نے مان لیا کہ گورنمنٹ یونان ہی اس غلطی کی ذمہ دار ہی - ترک تو پہلے ہی سے قصوروار نہ تھے اور اب تو

جنگ لڑنا اونکی فطرتی ضرورت تھی۔ یونان کی اس جنگ کا پہلے ہی سے نتیجہ قرار پا چکا تھا اور یہ سمجھ کر کہ ترک بآسانی اتھینز مین داخل ہو جائینگے یہ امید تھی کہ کوئی نہ کوئی صورت جنگجو اشخاص کو خاموش کر دینے کی نکالی جاے گی لیکن یہ کارروائی اُسوقت تک نہ ہوئی جب تک ترکون نے دومو کو فتح کر کے یونانیون کو آتھرس پہاڑون مین شکار نہ کرلیا۔

۱۸۷۰ء کی جنگ فرانس و جرمنی اور جنگ ۹۷ء و یونان سے بہت مشابہت

۱۸۷۰ء مین فرانس اور پرشیا کی لڑائی سے جو حال ہوا تھا وہی کیفیت اس لڑائی نے بھی ظاہر کی۔ دونون مین اگر کچھ فرق تھا تو یہی کہ اس معرکہ مین طرفین کے بہت سے لوگ شریک تھے اور اس مین کم۔ لڑائی شروع ہونے سے پہلے پیرس مین عوام الناس کے جوش کا یہ حال تھا کہ وہ برلن دارالسلطنت جرمن کا نام لے لے کر چلاتے اور شور مچاتے ہوئے گلیون اور شہر کی سڑکون پر گذرتے تھے اور طرح طرح سے جنگی جوش کا اظہار کرتے تھے اسی طرح اتھینز اور اسکی عام سڑکون اور بازارون مین تمام یونانی اپنے شور اور نعرہ ہاے جنگ سے ترک ترک پکار کر زمین و آسمان ایک کئے دیتے تھے اور پیہم یہی شور تھا کہ تھسلی مین جا کر جمع ہون اور یکبارگی حملہ کر کے سلطنت ٹرکی کا تیا پانچا کر دین۔ یہانتک کہ اونکے نعرون سے ترکون کی ہلاکت اور اونکی موت کی صدائین بلند تھین۔ لیکن ترکی سپاہیون نے ایک ہی وار مین ثابت کر دیا کہ حرب و ضرب کے کامون مین وہ بہت سے بہتر درجہ کی قابلیت رکھتے ہین اور نہایت ہی گرانقدر اور بیش بہا سپاہی ہین اور اگرچہ بخیال یورپ اونکو مہینون سے تنخواہ نہ ملی ہوگی اور اونکی کمسریٹ کا انتظام نہایت بدتر ہوگا اور فوج مین نئے رنگروٹ* شامل ہونگے لیکن انکی حب الوطنی۔ قومی سرگرمی۔ اور مذہبی جوش ان سب باتون کے مشترک نتیجے بڑی کامیابی سے اپنے موروثی دشمنون پر غلبہ حاصل کرلیا اور یہانتک جہان دونون مقابل ہوے

* صحیح لفظ "ریکروٹ" ہے۔

ترک ہی غالب آئے۔

یونان کی فوجی بزدلی

سلطنت ترکی کی نسبت جو عام رائے تھی وہ تمہیدی باب مین ذکر کی گئی اب سُنیئے کہ یونان اور یونانیون کی نسبت یورپ مین عام خیال کیا تھا وہ یہ تھا کہ یونانی حب وطنی اور جوش تہور مین حد سے زیادہ قابل تعریف ہین۔ فن جنگ سے ایسے ماہر کہ بایدوشاید۔ بڑے بہادر اور بڑے قواعددان ہین بلکہ فصحائے یورپ یونان کی فوجی قوت کو جاپان سے تشبیہ دیتے تھے اور اوسکے مقابلہ مین ترکی کو چین کی سلطنت بتلاتے تھے جسکے صاف یہ معنی تھے کہ جاپان جیسے بُدی سے چین جیسے پہاڑ کو پیس ڈالا ایسے ہی یونان چاہے اپنی عنایت وکرم سے چھوڑ دے لیکن اگر چاہے تو سلطنت ترکی کے حصے بخرے کراسکتا ہے۔ ماشاءاللہ۔ دل مین کیا کیا ارمان بھرے تھے کیسے کیسے حوصلے بحرمواج کی طرح سینہ مین جوش زن تھے اسکی تائید مین پچھلے سال کے اخبارات کا لوٹنا اور مفید مطلب شہادت بہم پہونچانا تو ذرا دقت کا کام ہے اور گو تاریخ نویس کے لئے یہ دقت کوئی چیز نہین کہ اوسکی تلاش کرنے مین دریغ کرے لیکن جو بات بالآخر غلط ثابت ہوئی ہو اوسکی نسبت دیوانون کی بڑ اور وقت کُش لوگون کی گھمنی جھجرونکا تلاش کرنا فی الحقیقت بیکار ہے اس لئے لندن کے اخبار مارننگ پوسٹ کے چند فقرے جو اوسنے ۲۸۔ اپریل ۹۷ء یعنی دو ہفتہ قبل از جنگ لکھے تھے یورپ کے خیالات خام کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہین آپ رقمطراز ہین کہ:۔

"یونانی گروہونکا سرحد مین فساد کرنا اور شاہ یونان کا یہ کہدینا کہ ہم سے ایسی باتون کا انسداد ہو نہین سکتا کوئی تعجب انگیز امر نہین ہی یونانی ہمیشہ سے اپنے ملک کے جان نثار رہے ہین۔ انھین جوش آگیا ہے جو مشکل ہے کہ کسی کی دلداری سے ٹھنڈا ہو سکے شاہ یونان چاہے نہ لڑے مگر ملک ضرور لڑیگا اور قوم ضرور جنگ کرے گی اور ترکی کو کریٹ کے مظالم شدید کا

مزہ چکھا گر رہیگی۔ اور کوئی دن گذرتا ہی کہ ہم اونکے آپریس۔ سیلونیکا اور تمام بحرالجزایر پر قابض ومتصرف ہو جانے کی خبر سنین گے"۔ اب وہی اخبار ہی کہ ۳۰۔ اپریل کے پرچہ مین بیچارہ اپنا سا مونہہ لیکر یون لکھنے پر مجبور ہوا کہ "یونان کو شکست تو خواہ مخواہ ہونی ہی تھی یہ یونانیون کی فطرتی بات ہی کہ وہ بہادر ہین لیکن ناعاقبت اندیش ضرور ہین اور قواعد جنگ سے اونہین پورا بہرہ نہین۔ نہ تو اونمین اپنے مخالفین کی سی شجاعت ہی نہ استقلال۔ اور اونکے افسر داران ترک کے سامنے بلحاظ تجربہ فنون جنگ ہنوز طفل کتب ہین وہ آخر کس برتے پر ترکون کے مونہہ آئے جنکی نبرد آزمائی کا تمام یورپ چھ سو برس سے قایل رہتا آیا ہی۔"

یعنی لڑائی کا بازار گرم ہوتا تھا کہ یونانی اس سرے سے اس سرے تک بھاگ نکلے انکے فوجی افسرون نے اپنے آپ کو محض نالایق ثابت کیا اور گو اونمین فوجی جوش بے انتہا پائے جانے کی خبرین موصول ہوئین لیکن کسی موقع پر وہ سیدھے اپنے غنیم پر حملہ نہ کرسکے اور اونکی فوج پر ترکون کا اسقدر خوف وہراس طاری ہو گیا کہ اونکے قواعد دان اور غیر قواعد دان اور مجاہدین اور قومی والنٹیر ہر قسم کی فوج کی نسبت ثابت ہو گیا کہ وہ کوئی فوج نہین بلکہ محض عوام کا ایک ہجوم اور بازاری لوگون کا ایک غول تھا۔ افسران فوج سپہ سالاری نہ کرسکے اور اکثر موقعون پر نہایت باقاعدہ طور سے سب سے پہلے بھاگ کھڑے ہوئے۔

ترکون کی دہل اونکے سینون مین اسطرح بیٹھی کہ ایک لڑائی مین منجملہ گیارہ ہزار سپاہیون کے صرف ایک ہزار پر ترکی باڑ پڑی تھی اور باقی دس ہزار سپاہی ازراہ دور اندیشی نہایت خوبصورتی سے خطرہ کے مقام سے دور ہٹ گئے تھے۔

فوج کی حالت مختصراً ابھی بیان کیجاوے تو دلچسپی سے خالی نہوگی یعنی یہ کہ بندوقین جو گورنمنٹ فرانس نے مدت ہوئی خارج کردی تھین اونسے اکثر حصہ فوج کا مسلح تھا اور افسرون کی حرکات سے ثابت ہوتا تھا کہ اونکو فوجی کتابون کی شاید الف بے بھی پوری نہین آتی اور آتی تو

کیون نہ تھی لیکن مدبر اور قاعدہ دان ترکی عساکر کے سامنے فی الحقیقت وہ طفل مکتب ہی ثابت
ہوئے مورچہ بندی اور رسالون کا سلسلہ ایسے قایم نہوسکا تاکہ اگر ایک مورچہ مصیبت مین پھنس جا
ہو تو دوسرا اوسکی دستگیری کرسکے - یورپ کی وہ رائے کہ ایک ایک یونانی کئی کئی ترکون کی برابر
ہے ایک قابل تمسخر اور لایق تضحیک بات نکلی - اطاعت شعاری جو فوج کے لئے بالکل ہی ان جز
کے لازمی امر ہے یہ جوہر فوجی اُن یونانیون مین بالکل کم پایا گیا - غیر قواعد دان فوج جو پرائیویٹ
اشخاص سے نئی بھرتی کی گئی تھی اُس نے اکثر موقع پر احکام افسران مین دلیلین اور حجتین کین اور
فوجی کمپین کو گانون کی چوپال بنادیا - اور افسر بجاے اسکے کہ تحکمانہ او خود سرانہ لہجہ مین انکی
دلائل کو قطع کرین منطقی بحث مین پڑکر از روے علم و عقل اپنے احکام کے کار آمد ہونیکا ثبوت
پیش کرتے تھے کہ اتنے مین کوئی شخص بول اوٹھتا "ترک آے" اور وہ بہادر فوج ایکدم بہاگ کر
اپنے اطمینان کی جگہ دم لینے کو ٹھیرتے تو بقیہ بحث کو ختم کرنے کی جرأت کرتے جس سے ثابت
ہوگیا کہ کوئی ملک بجز اپنے قواعد دان فوج کے ہرگز نئے رنگروٹون یا قومی پُرجوش نالایق
والنٹیرون پر بھروسہ نکرے بلکہ ایسے وقت مین دشمن سے زیادہ اونکے جوش فرو کرنے مین
مستعدی دکھلاوے کیونکہ دانا دشمن وہ نہین کرسکتا جو یہ نادان دوست کر بیٹھتے ہین -
سلطان اس اندیشے سے واقف تھے اونھون نے اپنی قومی جانبازونکو جو لا تعداد ولنٹیئر بنکر
جنگ مین جانے کے لئے مستدعی ہوے بجز ایک خاص صورت کے نہایت متانت اور دلداری سے
شکریہ کے ساتھ یہ کہکر خاموش کردیا کہ فضل الہی سے سرکاری فوج کی تعداد لڑائی کے لئے کافی
سے زیادہ ہے وہ لوگ امن سے جیسا رہتے آئے ہین ویسے ہی رہین - لیکن یونان نے اسکے
خلاف نہایت درجہ کی بداندیشی سے محض اس قسم کی بیرونی اور پرائیویٹ امداد پر بھروسہ کرکے
اپنے آپ کو ایکدم بھڑکتی ہوئی آگ مین ڈالدیا - جس سے نہ صرف آگ مین گرنے والے ہلاک ہوئے
بلکہ اونکا نام ونشان اور فوجی عزت اور قومی حمیت بھی سب خاک مین ملگئی جو صدہا برس مین بھی حاصل ہوسکیگی

بے قاعدہ فوج

باقاعدہ فوج مین کچھ انتظام ضرور رہا لیکن بے قاعدہ کی ہر بونگ نے جو ہر وقت خوف کی وجہ سے اونٹ کے گلے مین بلّی بنی رہی اپنے ساتھ اونکو بھی لے ڈوبیا لوگون نے دیکھا کہ میدان کارزار مین جب وہ دشمن کی زد سے دُور چٹانونکی آڑ مین ہوتے تھے تو بڑے اطمینان کے ساتھ سگریٹ پیتے اور پتا کھڑکتے ہی جو چیز اونکی نظر کا نشانہ بنجاتی اوسپر فیر کرنے مین ذرا بھی دریغ نکرتے اور خدا جانے اس بے سر و پا نشانہ اندازی نے کتنے ایک اپنے ہی آدمی ہلاک کروالے۔

یونانی اس جنگ کے محرک و ذمہ دار ہین

(کریٹ)

ترک ایک مدت سے آرمینیا کی بغاوتون کے فرو کرنے اور یورپ کے اعتراضات اور دھمکیون کا چنوان شایستہ جواب دینے مین مصروف رہے اور شروع سال ۱۸۹۶ء سے نہایت ہی اہم اور عمیق معاملات متعلق بغاوت کریٹ مین الجھے ہوئے تھے اور حتی المقدور اس کوشش مین مصروف تھے کہ بطرز مناسب و پسندیدہ باتفاق جملہ سلاطین یورپ کوئی ایسا امن سمجھوتہ ہو جائے جس سے آئے دن کی بغاوتین بھی فرو ہو جاوین اور سلطان کی شہنشاہی اور اونکا اعزاز بھی اس جزیرہ قرلطش یعنی کریٹ پر قایم رہے۔ اونھون نے یہانتک گوارا کیا کہ سلاطین عارضی طور پر اپنی جمعیت سے جیساکہ وہ چاہتے ہین بغاوت کا انسداد کرکے کشت و خون بند کرائین۔ چنانچہ روس۔ فرانس۔ اٹلی۔ آسٹریا۔ اور برطانیہ کے چند جہازات معہ بحری سپاہیون کے آپہنچے اور جزیرہ کا محاصرہ کرلیا۔ مسلمانون سے یہ کہکر ہتھیار لے لئے گئے کہ اگر ایسا ہوگیا تو عیسائی کشت و خون سے باز رہین گے اور اونکا اشتعال طبع جاتا رہیگا۔ چنانچہ مسلمانون نے اسکی تعمیل کی اور نہتے بن بیٹھے۔ چونکہ کریٹ مین آبادی کا ایک چہارم مسلمان ہین اور باقی یونانی عیسائی اسلئے یہ موقع پاکر اونھون نے وہ کشت و خون کا بازار گرم کیا کہ الامان۔ اکی زیادتیان مسلمان

مرد عورت بچّون اور ضعیف العمر اشخاص پر اس شرمناک طریقے سے ہوئین کہ اونکا ذکر ناگفتہ بہ ہے۔ اُن مظالم کا تصوّر جو مسلمانون پر عیسائیون نے کئے ایسا ہولناک ہے جسکے سُننے سے بدن پر رونگٹا کھڑا ہوجاتا ہے۔ دل کانپنے اور آنکھین آنسو بہانے لگتی ہین۔ افسوس! رمضان شریف کے ایام جس مین ہر روزہ دار مسلمان بخیال حصول برکات و وصول حسنات عبادت خداوندی مین مشغول تھا کہ ستم کیش اور سفّاک باغیون نے اپنے تعصب اور جوش مذہبی سے نہایت بے دردی اور بے رحمی کرساتھ اونکو ذبح کیا۔ اونکی پردہ نشین عورات کی بے حرمتی اور بے پردہ دری کی۔ پیارے پیارے بچّون کو گاجر مولی کی طرح ہوا مین اوچھالا اور چمکتی ہوئی سنگینون پر لے لیا۔ امن اور انصاف پسند یورپین سلاطین کو کانفیڈرنس یعنی خفیہ طور پر ادنی ادنی حرکات کی پوری پوری خبرین پہونچتی رہین اور وہی دریاے ہمدردی جو آرمینیا کے معاملہ مین جوش زن ہوا تھا یہان اُسوقت تک ساکت رہا جب تک کہ ایک پورے بیڑہ جنگی جہازات نے سلاطین یورپ کی طرف سے سواحل کریٹ کو بند کرکے ٹرکی کی رہی سہی امداد کو بھی بند کردیا اور امن کی امید سے مسلمانان کریٹ کو غیر مسلح کردیا جس سے باغیون کو کشت و خون کا خوب موقع ہاتھ آگیا۔

دنیا بھر کے مسلمان یہ جانفرسا صدمات اور دلگداز حالات سُن سُن کر بار بار آسمان کو تکتے اور منتقم حقیقی کے انصاف پر چشم براہ تھے اونکو یقین کامل تھا کہ بے بس عورتون اور معصوم بچّون کا خون ضرور جلد رنگ لائیگا اپنے بیگناہ بندونکی واویلا اور فریاد سے دریاے غیرتِ الٰہی ضرور جوش مین آئیگا چنانچہ رعایا اور شاہ یونان کے دل مین سلطان سے ہمسری اور برابری کا خیال سمایا جو ایک زمانہ تک حلقہ بگوش اور مطیع فرمان بارگاہ سلطانی رہے ہین وول یورپ نے کسی مصلحت سے اچھی طرح سمجھایا اور ایک الٹی میٹم بھی یونان کی گورنمنٹ کو دیا لیکن جو بات خدا نے دلمین ڈالدی ہو وہ بندونکے ٹالے کب ٹل سکتی ہے۔ یونانی گورنمنٹ نے

نہ عثمانیہ قوت کا لحاظ کیا نہ الٹی میٹم یورپ کی کچھ پرواہ کی جسمین سنجیدگی اور صفائی کے ساتھ اوسکو آخری مرتبہ سمجھایا گیا تھا کہ کریٹ سے اپنی فوج واپس بلالے اور سرحد ٹرکی پر کوئی فساد نکرے بلکہ برخلاف اسکے ناجایز قومی جوش سے مشتعل ہوکر اور دیگر خفیہ امداد کے وعدون پر بھروسہ کرکے یہ کیا کہ متصلی کی سرحد ٹرکی پر فوج جمع کرنی شروع کردی اور خود شاہزادہ ولیعہد یعنی ڈیوک آف اسپارٹا اور شاہزادہ ثانی پرنس نکولس فوج کی کمان اپنے ہاتھون مین لیکر سرحد کی طرف بڑھے اور تلوار اور صلیب دونون کو شامل کرکے جوش کو اس لئے اور ترقی دی کہ وہ مذہبی لڑائی سمجھی جائے۔

پیشقدمی کس نے کی؟

تاریخی حیثیت سے اس بات کا طے کرنا مشکل ہی کہ بعد علانیہ مخالفت کے پیدا ہوجانے کے حملہ کرنے مین پیشقدمی کس نے کی اور باقاعدہ فوجون مین کسکی گولی اول فیر ہوئی لیکن اسمین کچھ کلام نہین رہا ہی کہ یونان کی بے قاعدہ فوجون نے اول پیشدستی اور سرحد روم پر حملہ کرکے ترکون مین وہ اشتعال پیدا کیا جسکا نتیجہ اوس کے حق مین تباہی اور بربادی اور سبب دائمی بدنامی کا ہوا۔ یہ سچ ہے کہ باضابطہ اعلان جنگ ترکی نے اول دیا لیکن جب یونانیون کی شرارتین حد سے متجاوز ہوگئین اور اونکی شورہ پشتی سے افواج عثمانیہ کے برہم ہوجانے اور بگڑ بیٹھنے کا پورا اندیشہ ہوگیا تو سلطان روم کو بجز اسکے اور چارہ ہی کیا تھا کہ وہ اپنے صاف صاف اعلان جنگ سے یونانیون کو اپنے دلکے پھپھولے پھوڑنیکا موقع دیتیں

یونانیون کا جوش اور اونکے خیالات قبل از جنگ

جنگ سے پیشتر یونانیون مین عام خیال نہایت جوش و خروش کے ساتھ یہی پھیل رہا تھا کہ جس طرح بن پڑے ترکی سے جنگ کیجائے ہر کہ و مہ کی زبان پہ لڑائی کے تذکرہ کے سوا

اور کوئی ذکر ہی نہ تھا وہ یورپین طاقتون سے چاہتے تھے کہ اس موقع پر ترکی حمایت سے قطع نظر کرکے علیحدہ رہین - دعوی کیا جاتا تھا کہ یونانی بیڑہ جہازات متعینہ بحر الجین تمام ترکی جزائر کو فتح کرلیگا اور اوسکی فوج باغیان مقدونیہ کی مدد سے بہرحال صوبہ مقدونیہ کو بھی مسخر کرلیگی بلکہ یہ اور سرویہ دونون ملکر سلطانی فوجون کو ادھر متوجہ رکھینگی - ترکی جہازات ناقابل ہونے کی وجہ سے دلی امنگ کے ساتھ یہ ولولہ پیدا ہوتا تھا کہ جزائر بحر الجزائر کے تسخیر کے بعد سارا بیڑہ آبنائے ڈارڈنیلز مین اتر پڑیگا اور سواحل کے قلعہ جات کو خاموش کرتا ہوا بحر مارمورا سے گذر کر شاخ زرین کے مقابل لنگر انداز ہوگا اور پھر تو سین اسٹیفنو کی طرح جسطرح یونان چاہیگا من مانتی شرائط صلح پر التوائے جنگ کریگا - ان بعض یونانیون کو جنگ کے باقاعدہ چھیڑنے کی غرض سے حیلہ بہانہ کی تلاش تھی سو خود منشا یونان اونکو صلاح دیتے کہ یہ کتنی بڑی بات ہے - ترکی نے جو بموجب عہد نامہ برلن ۱۸۷۸ء حصہ ملک کے دینے سے انکار کردیا جو دفعہ ۱۳ عہد نامہ مذکور کے ذریعہ سے یونان کو تفویض کرنا لازم تھا - یہ کافی وجہ اعلان جنگ کی ہوسکتی ہے بلکہ اوسکی شکایت کل سلاطین یورپ سے ہونا ممکن ہے کہ عہد نامہ مین جزیرہ کارفو کے مقابل کا کل علاقہ دہانہ دریائے کلمہ سے لیکر جسمین جانینا اور شہر مٹزووا سے گزرتا ہوا کوہ اولمپس تک پہونچ کر خلیج سلونیکا جاملتا ہے اور جسمین الاسونا جانینا پریویزا زیٹو وغیرہ کل شہر شامل تھے یونان کو دیا گیا تھا لیکن دول یورپ بھی اس اپنے فیصلہ پر ٹرکی کو مجبور نکر سکین اور ۱۸۸۱ء کی کانفرنس قسطنطنیہ کے بموجب یونان کو صرف اسقدر حصہ تھسلی پر قانع ہونا پڑا جسپر وہ ۱۷ - اپریل ۱۸۹۷ء تک قابض تھا -

ترکون کا جوش

یونان کی بیجا اور گستاخانہ حالات اور پُر درد مظالم کریٹ سُنکر ترکون مین بھی جو واجبی جوش

پیدا ہوا وہ بھی تہذیب کی جھلک سے خالی نہ تھا گو اُسکا اندازہ کرنا مشکل ہے ایک ترکی افسرِ اعلیٰ توپخانہ نے ایک قرابت دار کو جو مصر مین سکونت پذیر تھا نجی کے طور پر ایک خط مین یون لکھا کہ:-

"خردمندانِ یورپ حیران ہین کہ سلطنت علیہ نے ایک عرصۂ قلیل مین کیونکر اسقدر سامان حرب اور ذخائر بہم پہونچا ہے اور کیونکر ایک کثیر التعداد فوج کی فراہمی مین اسقدر چابکدستی عمل مین لائی گئی کہ سرحد پر پانچ دن مین تمام چھاؤنیان عساکر عثمانیہ سے پُر ہو گئین - لوگون کے فوجی جوش کی کوئی انتہا نہین رہی صرف اسقدر لکھنا کافی ہے کہ ہر ایک شخص جس کو ہتھیار اوٹھانے کی طاقت ہے ہر وقت موقع کے انتظار مین مستعد و تیار بیٹھا ہے کہ اُدھر حکم سلطانی پہونچے اور ادھر میدان رزم مین جا موجود ہو - اور اپنے اُن بھائیونکا انتقام لے جو بدمعاش اور شورہ پشت یونانیون اور اونکے طرفدارون کے پنجۂ ظلم مین گرفتار ہو کر او رسو سو طرح کی عقوبت مین مبتلا کر ذبح کئے گئے ہین یہان کے بوڑھے - جوان - بچے حتی کہ عورتین تک یک زبان ہو کر جنگ کی خواہان ہین"

"بعض اعلیٰ خاندانون نے تو یہانتک کیا کہ اپنی طرف سے کئی کئی والنٹیر تیار کئے ہین وہ فوج جو الاسونا مین داخل ہوئی ہے اوسکے چہرون سے بشاشت او رمسرت کے آثار نمایان ہین اور وہ اس خیال سے بے حد مسرور ہین کہ خلیفہ وقت یعنی اپنے سلطان کی خدمت گزاری کے فرض کو فخر کے ساتھ ادا کرنا چاہتے ہین - مین بحیثیت جنگی شخص کے اپنی رائے ظاہر کئے بغیر نہین رہ سکتا کہ بحالت چھڑ جانے جنگ کے فتح یونان مین صرف اسقدر دیر ہوگی جسقدر کہ شاہی افواج کو اپنے حریف کے مقابل کی جگہ پہونچ جانے مین عرصہ لگے گا"

لڑائی چھڑ جانے کی وجہ اور اعلان جنگ

مارشل ادہم پاشا جو ترکی سرحدی فوج کے اعلیٰ سپہ سالار ہین نہایت صبر و تحمل کے ساتھ یونانیون کی تمام کارروائیون کو دیکھتے رہے - یہانتک کہ یونانیون کے مسلح گروہ ۶ اپریل ۱۸۹۷ کو

کے دوسرے ہفتہ مین سرحد کی طرف بڑھنا شروع ہوئے - یہانتک کہ تھسلی اور مقدونیا
کی ترکی سرحد کو عبور کیا اور وہ ایک جنگل مین گھیر لئے گئے چونکہ ان لوگون کے پاس فوجی
یونی فارم اور سرکاری نشان ایسا نہ تھا جس سے وہ گروہ یونان کی رگلر فوج کا دستہ
شمار کیا جاسکتا - اس لئے ترکون نے نہایت تحمل کے ساتھ یہ بات کہکر ٹالدیا کہ جب تک
کوئی سپاہی یونانی پلٹن کا کسی گروہ مین شامل نہ دیکھا جاویگا تب تک ہرگز وہ جنگ کا خیال
نکرینگے یہ دن جمعہ کا اور تاریخ ۱۶ - اپریل ۱۸۹۷ء تھی جبکہ یونانی گروہ جو قواعددان سپاہیون
سے مرتب تھے سرحد پار اوترے - نامہ نگار لندن جو موقع پر موجود تھا لکھتا ہے کہ یونانی
غیر قواعددان سپاہیون کے جو ریلے کے ریلے چلے آتے تھے اونکے مقابلہ مین اپنی حفاظت
کے متعلق ترکون نے بے انتہا تحمل اور بردباری ظاہر کی اور بڑی مستقل مزاجی سے صرف
اتنی شرط پر جنگ نہ چھڑ جانے کا اقرار اور وعدہ کیا کہ یونان کے قواعددان سپاہی اونمین
نہ شامل ہون اگر ایسا ہوا تو جنگ قرار دیجاوے گی لیکن یونانی مذہبی دیوانگی کے باعث
آمپے سے باہر اور ہوش سے بیہوش ہو رہے تھے انھین نصیحت کی کب پرواہ ہوسکتی تھی اونکی
ساٹھ ہزار فوج صوبہ تھسلی مین سرحد کی برابر مغرب مین آرٹا سے لیکر مشرق مین ساحل سمندر
تک پہنچی ہوئی تھی اونھون نے ایک نہ مانی - پہلے حملہ آور گروہ مین سے جو لوگ گرفتار کرکے
فوجی صدر مقام الاسونا مین لائے گئے تھے انھون نے اقرار کیا کہ ہم لوگ بسرکردگی یونانی
قواعددان فوج کے حملہ آور ہوئے تھے گویا یہ عملی اعلان جنگ کے لئے کافی وجہ تھی لیکن
بہادر ترکون نے اسکو وجہ مخاصمت نہ ٹھیرایا اور آئندہ واقعات کے منتظر رہے اور بالآخر
یونانیون کی پے درپے پیشقدمی سے مارشل ادہم پاشا کمانڈنٹ افواج ترکی نے ۱۶ اپریل
کو تار روانہ کیا کہ اب سرحد پر محض ڈیفنس یعنی محافظت کا سلسلہ قایم نہین رہ سکتا اور نہایت
زور دیکر التجا کی کہ سرحد یونان پر پیشقدمی اور حملہ کی اجازت دیجاسے تاکہ وہ آگے بڑھکر لریسا مین

مورچہ قایم کرین - اس درخواست کو کونسل وزرا نے فوراً منظور کرلیا لیکن سلطان المعظم نے اپنی معمولی رحمدلی سے منظوری جنگ مین کچھ دیر کی اور آخر کار ۱۷- اپریل ۱۸۹۷ع کو وہ فرمان جسکا بیحد انتظار تھا پیشگاہ حضرت ظل الہی سے جاری ہوا جسکی رو سے روم و یونان مین باقاعدہ جنگ کا اعلان ہوگیا اور اسکے اعلان کے لئے مقدونیا اور کریٹ مین یونانیون کی پیشقدمی کی کافی وجہ قرار دیدی گئی -

سفیر روم و یونان کا اپنی اپنی سفارتون سے واپس آنا اور اعلان جنگ کی کیفیت

عاصم بے ترکی سفیر متعینہ ایتھنز واپس طلب کئے گئے اور پرنس میپر وکورڈ سے تو کہے یہ حکم ہوا کہ وہ پروانہ راہداری لیکر قسطنطنیہ چھوڑ دے - تار پہونچتے ہی عاصم بے نے وزارت دول خارجہ پہنچ کر ایم اسکوزیز وزیر کو رخصتی سلام کے ساتھ فرانسیسی زبان مین مندرجہ ذیل نوٹ پیش کیا -

"یونانیون نے جو پیشقدمی کا برتاؤ کیا ہے اوسکی وجہ سے سلطنت مذکور اور سلطنت عثمانیہ کے باہمی سفارتی تعلقات منقطع ہوگئے - یونانی سفیر متعینہ قسطنطنیہ اور یونانی کونسلون کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ سلطنت عثمانیہ سے روانہ ہوجاوین اور اسیطرح ترکی سفیران یونان متعینہ ایتھنز کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ قسطنطنیہ کو چلے آوین - اس اعلان کے بعد یونانی رعایا کو دو ہفتہ کے اندر سلطنت عثمانیہ کو چھوڑ دینا چاہئے اور اسیطرح سلطنت عثمانیہ کی رعایا جو عملداری یونان مین رہتی ہے اونکو حکم دیا گیا ہے کہ وہ بھی اسی عرصہ مین عملداری یونان سے واپس چلی آئے" -

۱۷- اپریل ۱۸۹۷ع کو ترکی سلطنت کے قایم مقامان بیرونجات کے نام مفصل حالات کا ایک سرکلر جاری کیا گیا اور اوسمین بیان کیا گیا کہ ایک ہفتہ پیشتر یونانیون نے گرینیا کے قریب ترکی عملداری پر حملہ کیا اور مزید برآن یونانی فوج نے تازہ حملے کرنا شروع کئے ہین - سرکلر مین یہ امید بھی ظاہر کی گئی ہے کہ دول یورپ بنظر انصاف بالاتفاق اس جنگ کی ذمہ دار

یونانیوں کو قرار دینگے اور یہ کہ بلا خیال افتتاح مالک صرف صلح پسندی کا کافی ثبوت بہم پہونچانیکی غرض سے سلطنت ٹرکی یہانتک تیار ہی کہ اگر یونان اپنی فوج کو سرحد تھسلی اور جزیرہ کریٹ سے ہٹالے تو وہ بھی اپنی فوج کو واپس بلالے۔

ٹرکی سفیر کے نام اعلان جنگ پر یونانیونکا جواب

برخلاف ٹرکی جنگی قرار داد کے یونانی وزیروں نے حسب ذیل یادداشت تیار کی کہ "شاہ یونان کے وزیر خارجہ نے ٹرکی سفیر متعینہ ایتھنز سے آج کی تاریخ مین ایک یادداشت ملنے کی عزت حاصل کی جسمین اطلاع دیگئی کہ بوجہ یونان کے کھلم کھلا ٹرکی سے مخالفت ظاہر کر دینے پر دونوں ملکوں کے ڈپلومیٹک (سفارتی) تعلقات منقطع کر دیے گئے ہین"

اور بجائے خیال ہی اسکے ساتھ اسقدر اور اضافہ کیا گیا کہ شاہنشاہی گورنمنٹ نے اس خیال سے کہ باہمی سفارتی تعلقات کی شکست کا ذمہ دار یونان رہے اس امر کو نظر انداز کر دیا کہ یونان بجائے اسکے کہ ٹرکی سے مخالفت پیدا کرے چند روز سے وہ متواتر نقصان اوٹھا رہا ہے جو ٹرکی فوج سرحدی لائن پر اپنی پیشقدمی سے کر رہی ہے ۲۲ مارچ ۱۸۹۷ء کی اس جنگی کارروائی پر جو الیاس ناہی کے تھانہ پر واقع ہوئی۔ شاہی گورنمنٹ نے سرکار کو مناسب سمجھا کہ زبانی یادداشت کے ذریعہ سے شاہنشاہی گورنمنٹ کو اس زیادتی کی بابت متوجہ کرے جو اونکی فوج کی طرف سے ہوئی اور ساتھ ہی یہ امید ظاہر کی کہ عثمانیہ گورنمنٹ جلد اس طرف توجہ مبذول فرماکر ایسی کارروائیوں کا تواتر موقوف کر دیگی۔ لیکن بجائے اسکے کہ شہنشاہی گورنمنٹ اعتدال کو کام مین لائے اُس نے فوری کارروائیونکا اظہار کیا"(اس عرصہ کی اپنی زیادتیاں صاف اڑا دین) یہانتک کہ صرف پرسوں ہی یہ واقعہ ہوا کہ عثمانیہ فوج بغیر اسکے کہ شاہی فوجون نے (یونان) بھڑکانے کا کوئی کام کیا ہو آگے بڑھی اور ناکیس کے سرحدی تھانہ پر قبضہ کرنا چاہا لیکن بوجہ مزاحمت یونانیون کے

وہ اس مقصد مین ناکام رہی۔ نیز شاہی گورنمنٹ اس واقعہ کو بھی خاموشی سے قلم انداز نہین کرسکتی کہ پیشتر اسکے کہ شاہی گورنمنٹ کی سفارت نے باہمی دوستانہ سفارتی تعلقات کے منقطع ہوجانیکا باضابطہ اعلان کیا اور جبکہ رات گذر رہی تھی سرشاہ یونان کے سفیر متعینہ قسطنطنیہ کو اسکی اطلاع ملی قلعجات پریولیسا (ایپیرس) سے فوراً ہی ترکی کو یونانی سرحد مقام ہیتی پر پانچ بجے کے وقت گولہ باری کرنا شروع کردی اور جہاز سعد دنیہ کو جو خلیج ایشیا سے روانہ ہوا تھا گولی مارکر غرق کردیا۔ ان واقعات پر غور کرکے معلوم ہوتا ہے کہ باب عالی نے جو ذمہ داری یونانیون پر رکھی ہے اوسکے وجوہ کیسے کمزور ہین اور اس لئے جو عظیم نتایج موجودہ کاروائیون سے ہونیوالے ہون اونکی ذمہ داری شاہ یونان کی گورنمنٹ پر نہین آسکتی اور ہم اسکو نیز عالم مہذب کی عزت کے اعتراف کرنیکا اسکو موقع پاتے ہین"

گورنمنٹ یونان کی یادداشت بیرونی سفارتونکے نام

گورنمنٹ یونان نے غیرملکی سفارتی قایم مقامون اور کانسلون کے نام جو یونان مین متعین ہین بدین مضمون ایک یادداشت جاری کی کہ چونکہ یونان نے ۲۰ جون ۱۸۵۶ء کو تجاویز برلن کانگرس مصدرہ ۱۶۔ اپریل ۱۸۵۶ء سے اتفاق کیا تھا لہذا یونانی فوجی افسران بحری و بری کو حکم دیاجاتا ہے کہ مخالف سلطنتون کے قانون مین جو دساتیر قرار دئے گئے ہین اونکی اور بالخصوص ان اصول کے جو تجاویز مذکورۃ الصدر مین مندرج ہین پابندی مدنظر رکھین۔

یعنی (۱) بذریعہ جہازات گردآوری کی ممانعت رہے گی۔

(۲) بے تعلقی کانشان غنیم کی تجارت کا محافظ ہیگا الا اس صورت مین کہ جنگ سے کچھ تعلق ہو

(۳) وہ مال تجارت جسکو جنگ سے تعلق نہو گرفتار نکیا جائیگا گو غنیم ہی کے جھنڈے کے زیر حفاظت کیون نہو۔

(۴) راستہ روک دینے کی کاروائی اس صورت مین جائز ہوگی جب وہ کارگر اور موثر طریقے کی ہوگی۔

ساتھ ہی یونان نے یہ امید ظاہر کی کہ سلطنتونکی کوشش سے اونکی رعایا بے تعلقی ختم کیا کرے گی۔ روس نے سلاطین کے نام جو نوٹ بھیجا اوسمین زور دیا گیا کہ کریٹ کے معاملات کی وہی حالت قایم رہے گی جو طے ہو چکی ہے اور یہ کہ اول پیشقدمی کرنیوالی سلطنت کو فائدہ حاصل نہ کرنے دیا جائیگا۔ نیز اس سرکلر مین یہ بحث بھی تھی کہ بشرط ضرورت سلاطین دست اندازی بھی کرسکتے ہین اور یہ امید ظاہر کی گئی کہ تاوقتیکہ دونون جنگ آورون سے کوئی ایک فریق درخواست نکرے اسوقت تک کوئی مزاحمت نہوگی اور جو کچھ کارروائی مداخلت کی ہوگی وہ بالاتفاق اور بحیثیت مجموعی ہوگی نہ کہ جداگانہ اور فرداً فرداً۔

ترکی اعلان بحق یونانی رعایای سلطان

ترکی اخبارات مین یہ اعلان سرکاری شائع کیا گیا کہ یونانیون کے مقدمات متدایرہ اسوقت تک ملتوی رہین جب تک کہ ڈپلومیٹک تعلقات دوبارہ قایم ہون۔ جو یونانی مقروض ہین اونکو ملک چھوڑنے سے پیشتر اپنے قرضون کی معقول ضمانت داخل کرنی چاہیے۔ جو یونانی ملک مین رہنا چاہین وہ صرف قانون ملک کی پابندی اور بعض شرائط کے ساتھ رعایاے عثمانیہ بنکر رہ سکتے ہین اور اونکی فہرست علیحدہ مرتب ہوگی۔ جو یونانی دفاتر کاونسل۔ بنک۔ حفظان صحت اور ریلوے وغیرہ مین ملازم ہین وہ بھی ترکی رعایا بنکر رہین یا ملک چھوڑدین۔ جو یونانی اپنے وطن کو واپس جانا چاہین وہ اپنے عیال و اطفال کو بھی ساتھ لین۔ جن جہازون پر یونانی جھنڈا ہوگا وہ ڈارڈنیلز اور آبنائے باسفورس مین ہرگز داخل نہ ہوسکین گے اور جن یونانی جہازون نے اس اعلان سے پہلے یورپی بندرگاہ اس آبنائے کے ارادے سے چھوڑے ہین اونکو میعاد ختم ہونے پر بعد معاینہ ترکی حکام کے بشرطیکہ کوئی شی ممنوعہ اونمین نہوگی سفر کی اجازت دیجائے گی۔ یا ترکی جہازون کو بھی یونانی سمندر چھوڑکر اپنے بندرگاہون مین آجانا چاہیے اس لحاظ سے کہ قسطنطنیہ مین یونانی باشندے کثرت سے رہتے ہین اور دو ہفتہ کی میعاد گذر چکی ہے اونکو ایک ہفتہ کی مہلت اور دیجاتی ہے۔ یونانی

اور اونکے تجارتی جہاز وغیرہ اگر اس عرصہ مین خود نہ نکلے تو پھر وہ اس ملک سے خارج کردئے
جائینگے وزراء عدالت بحریہ ممالک غیر داخلہ پولیس اور توپخانہ کو اس حکم سے مطلع کیا گیا
باب عالی نے بلگیریا اور مصر کو بحیثیت باجگذار صوبون کے فرمان صادر کیا کہ وہ اپنی اپنی ریاست
مین متعین یونانی سفیرون اور قونصلون کو پروانجات راہداری دیدین - گورنمنٹ مصر نے
یونانی سفیر متعینہ قاہرہ کو پروانہ راہداری دیدیا مگر چونکہ ایک لاکھ کے قریب یونانی مصر مین رہتے
ہین اس لئے لارڈ کرامر وغیرہ کے زور لگانے سے اونکے نکالدے جانیکا انتظام ملتوی کیا گیا
اسمعیل بے گورنر کریٹ نے دستخطی احکام کریٹ مین مشتہر کئے اونکا مضمون یہ تھا کہ روم و یونان
کے سفارتی تعلقات منقطع ہونے کے باعث تمام یونانیون کو لازم ہے کہ پندرہ دن کے اندر
جزیرہ سے چلے جائین - یونانی سفارت خانہ پر سے نشان سلطنت اتار دیا گیا -
اسکے بعد سفیران سلطنت نے جمع ہوکر بابعالی سے سفارش کی کہ یونانی رعایا جو صیغہ خارجیہ
اور محکمہ حفظان صحت اور کونسلون اور کلیساؤن مین ملازم ہین اونکو سلطنت عثمانیہ مین رہنے
کی اجازت ملے اور اگر اونکا خارج کرنا ہی مقصود ہے تو نرمی اور رحم کو کام فرمایا جائے اس لئے
کہ صرف قسطنطنیہ مین چالیس ہزار اور سلطنت مین دو لاکھ یونانی آباد ہین اسپر حضرت سلطان کو
رحم آگیا اور پرلے مقولہ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس کے مصداق کو تازہ کرنیکے لئے مناد
قسطنطنیہ مین اعلان کردیا گیا کہ جو یونانی امن پسندی کے ساتھ رہنا چاہے اس سے تعرض لازم
نہین کیونکہ جنگ دو فوجون مین محدود ہے جو سرحد پر کام مین مشغول ہین -

آغاز جنگ

ادھر یونانی فوج اور عوام الناس کی خواہش جنگ کی کچھ حد و غایت نہ رہی ادھر ترکون کی
رگ حمیت دشمن مقابل کا حال کر جوش مین آگئی - ۱۶ اپریل کو عساکر سلطانی تمام سرحد

اسطرح کمربستہ اور آمادہ جنگ تھے کہ چشم زدن مین دہاوا کرکے میدان کارزار کو دہوان دہار کردین
تاآنکہ ۹- اپریل کو یونانی ڈیڑھ سو سپاہی سرحد عبور کرکے مقدونیہ پر حملہ آور ہوئے اور
ترکی مورچون کے پاس پراونٹ پر بکارہی چل چکی تب اوسکے دوسرے روز یعنی ۱۰- اپریل کو مارشل ادہم
پاشا کو لریسا پر بڑہنے کے احکام ملے لیکن کسی وجہ سے تین گھنٹے کے بعد یہ انتظام منسوخ ہوگیا اس کے
پانچ روز بعد مجلس اعلیٰ ترکی نے قسطنطنیہ مین بہت دیر تک مشورہ کیا اور طریقہ جنگ کی بابت تجاویز

نوٹ اس موقع پر جبکہ آتش جنگ مشتعل ہوئے کو تھی سلطنت عثمانیہ ترکی اور یونان کی بحری اور
بری فوجونکا مقابلہ نہایت ضروری ہے جسکے بغیر اس زمانہ کی ملکی ہسٹری کے لحاظ سے تاریخین ناکمل سمجھی جاتی ہین۔

عساکر عثمانیہ - بموجب قوانین سلطنت قلمرو ترکی مین تمام مسلمان مرد جنگی عمر بیس سال سے متجاوز ہو
فوجی خدمات کے پابند ہین اور جنگی مدت بیس سال تک رہتی ہے دیگر اقوام وملل جو مسلمان نہین فوجی خدمات سے
بری ہونے کے لئے ۶ شلنگ سالانہ فی کس ٹیکس ادا کرتے ہین۔ کل فوج کے دو حصہ ہین بحری اور بری۔
بری فوج بھی تین حصون پر منقسم ہے۔ اول نظام یعنی باضابطہ [illegible] دوسرے ردیف تیسرے
مستحفظ تینون قسم کی افواج مین پیادہ پلٹنون کی تعداد ۷۴۰ ہے جسمین ۵ لاکھ ۳۰ ہزار سپاہی ہین۔
سوارونکی ۲۰۲ رسالے اور ان جن مین ۵۵ ہزار تین سو سوار ہین۔ توپخانہ مین ۱۳۵۶ توپین ہین ۵۲ ہزار ۷ سو
۲۰ سپاہی۔ انجنیرونکی ۹۳ کمپنیان جن مین سات ہزار ۴ سو آدمی ہین۔ جملہ تعداد مقررہ فوج کی ۷ لاکھ
۴ سو ہے۔ اس مین عساکر حمیدی اور والنیٹر افواج کردستان شامل نہین۔ علاوہ سامان حرب وضرب جو
سائنس جدید نے بہم پہونچائے ہین ۵ لاکھ ماسر و فل سرکاری میگزین مین مہیا کئے گئے ہین یہ وہ بندوقین ہین
جنمین کارتوسون کا ذخیرہ رہتا ہے اور بے دہوئین کی بارود سے چلائی جاتی ہے۔

بحری طاقت - بحری قوت جسکی اطلاع براہ راست ترکی ذریعہ سے نہین ملی حسب ذیل ہے۔
جنگی جہاز: درجہ اول ایک۔ درجہ دوم وسوم ۸۔ جنگی جہازات محافظ بنادر ۹۔ درجہ اول کے کروزر جہاز
۹ درجہ دوم کے کروزر ۱۰۔ درجہ سوم ۲۹۔ درجہ اول تارپیڈو کشتیان ۱۹۔ اور درجہ دوم کی ۷۔ یعنی
میزان تمام جنگی جہازون اور جنگی کشتیونکی ۹۵ ہے اور بحری سپاہی زائد از بارہ ہزار ہین۔
اوپر جو تعداد فوج کی لکھی گئی ہے وہ مستقل اور دائمی ہے۔ جنگ کے وقت اگر ضرورت پڑے تو ۱۰- لاکھ فوج سلطان
کے ایک اشارہ پر میدان جنگ مین کھڑی ہوسکتی ہے۔

یونان کی بری طاقت - یونان مین تمام تندرست مرد جنگی عمر ۲۱ برس سے زائد ہو فوجی
خدمات کے پابند رہتے ہین یہ پابندی ۱۹ برس تک ہر ایک شخص کے ذمہ ہے جسمین دو برس جبکی کے مجلتے
ہین اس کے وقت یونان کی فوجی قوت حسب ذیل ہے۔

محکمہ جنگ ۲۴۰ پیادہ فوج ۱۶۰۳۹

قرار دینا اور پرنس میبرد کورڈیٹو سفیر یونان نے قسطنطنیہ سے اپنے حکام بالادست کو متنبہ
کیا کہ باب عالی یونان پر حملہ آوری کے احکام صادر کرنے کے لئے تیار ہے اور درخواست کی کہ
تھسلی کے یونانی کمانڈر کو اس خطرہ سے فوراً مطلع کردینا چاہئے اسکے بعد ایک ارادہ شاہی
متضمن بآغاز جنگ صادر ہوا اور یونان نے اسکو قبول کرلیا اور ساتھ ہی یونانی گورنمنٹ نے

سوار	۱۱۴۶	توپخانہ	۲۲۸۷
انجنیر	۱۲۲۳	عام خدمات	۵۰۱
جنگی اسکول	۲۲۲	جنگی پولیس	۲۲۲۹

میزان کل ۲۴۸۷۷ ہوتی ہے جسمین ۱۰۸۰۰ افسر شامل ہین - بوقت جنگ یہ تعداد ایک لاکھ تک
بڑھ سکتی تھی کیونکہ صرف ریزرو فوج کی شمار ۱۰۴۵۰ رکھی گئی ہے اس کے علاوہ ملکی فوج جدا ہے
جسمین ۱۴۶۰۰۰ - آدمی شامل ہین -
جسے کاغذ پر یہ تعداد نہایت مبالغہ آمیز معلوم ہوتی تھی ایسے ہی جنگ کے وقت ثابت ہوگیا کہ تمام فوجی و
ملکی پولیس تک ملاکر ۶۰ ہزار فوج سے زیادہ میدان تھسلی مین لشکر یونان جمع ہوسکا - حالانکہ ختم زون
مین ایک لاکھ ۸۰ ہزار گول چہرے - سیاہ چشم - بھاری گردن والے ترک سرحد تھسلی پر اسطرح صف بستہ
ہوکر بیٹھ گئے گویا کہ وہ ایک ٹڈی دل تھا کہ المپس پہاڑ کے درون ین سے امنڈ آیا -

یونان کی بحری طاقت - جہازی قوت یونان کی گو روم سے کم ہے لیکن بوجہ خیال حسن انتظام کے
اس سے کہین بہتر سمجھی جاتی تھی اس مین حسب ذیل جہاز شامل ہین -

محافظ جہاز آہن پوش	۲ -	درجہ اول کے کروزر -	۲ -
درجہ سوم کے چوبی کروزر	۱۷ -	درجہ اول کی تارپیڈو کشتیان	۶ -
درجہ سوم کی تارپیڈو کشتیان	۱۱ -	میزان کل	۳۹ -

بحری فوج مین ۱۰۵ افسر ۲۴۷ ملازم ۵۰۷ ماتحت افسر ۱۴۲۳ ملاح
اور ۵۰۳ فراہمی اسباب کے سپاہی وغیرہ ہین جو سب ملکر ۳۱۶۵ کی میزان بتلاتے ہین

بقیہ وہ ریزرو فوجین یعنی ۱۸۸۵ء اور ۱۸۸۶ء کی طلب کین ـ یہ لوگ بباعث کبر سنی کے فوجی خدمات سے بری کئے ہوئے تھے جنکی تعداد ۱۰ ہزار بیان کی جاتی ہے۔ ان سب لوگون کے پاس نہ وردی تھی اور نہ بندوقین۔ حکام نے پرائیوٹ کارخانون سے درخواست کی کہ وہ پرانی رائیفلین جو فرانسیسی فوج سے ناکارہ سمجھ کر پھینک دی تھین اور ۲ لاکھ کے قریب نشنل سوسائیٹی یا یونان

(نوٹ)

سلطان المعظم کا خطرۂ جنگ کو محسوس فرما کر تیاری مین مشغول ہونا

حضرت سلطان کے وزیر حربیہ کی پُر اثر اسپیچ

اعیان کریٹ کی پیہم شورش اور متواتر خونریزی۔ سلاطین یورپ کا محاصرہ کریٹ اوسکے آزاد کرنیکے یونان کا پورا دباؤ۔ چند قومی سلطنتون مین سلطان سے اختلاف۔ بعض کی کھلم کھلا عداوت اور چند بادشاہونکے بظاہر اتحاد و اتفاق نے حضرت خلافت پناہی کو مجبور کیا کہ وہ آنے والے خطرہ کا مقابلہ کرنے کو پہلے سے کماحقہ تیار ہو جاوین جسکے واقع ہونے کی صورت نہ کوئی پولٹشن بتا سکتا تھا اور نہ جسکا وقت کوئی منجم مقرر کر سکتا تھا۔

آنجناب تقدس مآب نے قصر یلدیز مین تمام اعیان دولت و ارکان سلطنت کو جنمین بحری اور بری افواج کے افسر بھی شامل تھے جمع کرکے دعوت دی اور بعد الفراغ وزیر حربیہ نے سب سے مخاطب ہوکر ایک پُر اثر تقریر کی جسکا خلاصہ یہ تھا کہ "اے اعیان دولت اسلامیہ اے ارکان سلطنت عثمانیہ آپکو معلوم ہے کہ لوگون نے اندرون کیسا کچھ فتنہ و فساد برپا کر رکھا ہے اور علم بغاوت ہمارے مقدس ملک مین بلند کیا ہے اس لئے حضرت مولانا السلطان المعظم نے اونکے ذلیل و خوار کرنے کی غرض سے وہ وہ وسائل بہم پہونچائے ہین جس سے معلوم ہو جاوے کہ سلطنت عثمانیہ ہمیشہ ابدالآباد تک زندہ رہے گی اور بندگان حضور اقدس کو امید نہین بلکہ یقین ہے کہ تم اپنے پاک حقوق کی تائید کے لئے اونکے احکام کو قبول کروگے اور اپنے دین و ملت اور بادشاہ اور وطن اور سلطنت کے لئے بہادرون کی طرح لڑوگے اور جان و مال کے قربان کرنے مین ہرگز دریغ نہ کروگے"

یہ سنکر تمام افسر فرط حمیت سے کانپنے لگے اور حضور اقدس کے جاہ و جلال اور ازدیاد اقبال کی دعا مانگی اور بے حد جوش و خروش کے ساتھ نہایت ادب سے قوت اسلام اور بقائے حشمت و شوکت سلطنت کے لئے ہاتھ اوٹھائے +

صدور احکام روانگی عساکر ۔ آخر ہفتہ ماہ فروری ۱۸۹۷ء مین باب عالی کی جانب سے

نے بحساب ۲/۱ ۲ شلنگ فی عدد کے خرید کی تھین اونکے ہاتھ بیچ ڈالین - وردی کے لئے برٹش لیگیشن (؟) برادران
سے قرض کپڑا طلب کیا لیکن ایتھنز مین کپڑا موجود نہ تھا -
ایتھنز مین غدر - اس خبر سے گورنمنٹ یونان رنگروٹون کو اسلحہ بھی ہم نہین پہنچا سکتی
ایک شورش برپا ہوئی - رنگروٹ کارخانہ ہاے اسلحہ اور دوکانات اسلحہ مین جا گھسے اور جو ہتھیار

احکام صادر ہوتے کہ فوج ردیف کی ۱۷ پلٹنین سرحد یونان پر جانے کے لئے تیار رہین اور اشیاے کوچک سے
براہ روڈوسٹو اور شارلو سلونیکا (سالانیک) کی طرف روانہ ہون - انتظام کیا گیا کہ شارلو سے ایک سو ٹرینیز
ان افواج کو سالانیک پہونچا دین - ۲۵ - فروری کی شب کو دو پلٹنین سرحد بلگیریا سے چلکر براہ سالانیک
کیٹرینا کو روانہ ہوئین کرپ قسم کی ۱۸ توپین بذریعہ اسپشل ٹرین بھیجی گئین - اناطولیا سے فوج ردیف کو پہونچانے
مین ۱۸ ٹرینین مامور کی گئین جن مین سے ہر ایک مین ۲۹ گاڑیان تھین - بھاری توپخانہ مع فوج اور سامان
میگزین براہ روڈوسٹو اور سالانیک سرحد کی طرف بڑھا - مارچ کے مہینے مین قسطنطنیہ اور دیگر ایشیائی افواج
کی نقل و حرکت نہایت زور شور سے ہوتی ہی کوئی ریل ایسی نہ تھی جو فوج سے خالی ہو نہ صرف ریل بلکہ بنادر مختلف
سے جہاز پر جہاز افواج قاہرہ لے لے کر سلونیکا مین اُتارتا رہا - اُدھر سرحد یونان پر بلحاظ دوراندیشی یہ
کارروائی کی گئی - ادہر سرحد بلگریا اور سرویا سے بھی بے پرواہی نہین کی گئی بلکہ اس سرے سے اُس سرے
تک لشکر بھیجکر اطمینان کر لیا گیا کہ اگر کبھی سر اوٹھانے کا اُنمین سے کوئی ریاست خیال کرے تو دبین کچل
دی جائے -

اس سریع الانتظامی سے سلطان نے ثابت کر دیا کہ اگر وہ چاہین تو اپنے ممالک یعنے ایشیا اور افریقہ سے
تمام فوجین ایک ہفتہ مین جنگ پر لاسکتے ہین - رسد رسانی کا انتظام اس سے بھی عجیب تر تھا یعنے
ٹرینین کی ٹرینین اور جہاز کے جہاز لدے پھندے سرحد کی طرف چلے جاتے تھے - بحری فوج مین بری سے
زیادہ تیاری کی دھوم تھی تمام جنگی جہازونکی آزمایش اونکی پریڈ اور بعض کی مرمت ہونے لگی -

یکم اپریل سنہ ۹۷ء تک ۱۹ پلٹنین اسپشل ٹرینون کے ذریعہ سے سلونیکا پہنچ گئین - یلفنہ گد اور گیبو
(ساحل جنوبی بحر مارمورا) کی پلٹنین بھی سلونیکا کی طرف روانہ ہوئین اور بذریعہ چار اسٹیمرون کے فوج کا ایک
حصہ مع سامان جنگ اسمد (ساحل جنوبی بحر مارمورا) سے روڈوسٹو (ساحل شمالی مارمورا) کو گیا -
سرکیشین پلٹن کو بھی جو اسمد مین فراہم ہوئی روڈوسٹو کی راہ سے سلونیکا جانیکا حکم ملا - تین جہاز دخانی
موسومہ بہ مدینہ - طائف اور سعادت محفوظ فوج کے پلٹن لیکر روڈوسٹو پہونچے جہان سے مع دیگر سپاہ

جنکے ہاتھ لگا لوٹ لیا۔ یہانتک کہ تیراس کے مقام پر فرانسیسی کشتی کو جسمین ہتھیار لدے ہوئے تھے پکڑکر اوسکے ہتھیار تقسیم کر دیئے گئے اُس روز بغاوت کا پُورا سامان تھا شہر کے تمام کاروباری حصہ بند ہو گئے اور جابجا لوٹ مار مچی ہوئی تھی۔ مبہوت لوگون کا بڑا مجمع شاہی ایوان کے سامنے جمع ہوکر دیوانہ وار چلّانے اور شور مچانے لگا۔ شاہی خاندان اور خاص بادشاہ کی تصاویر جہان جہان تھیں اونکی بے حرمتی کی اور علی رؤس الاشہاد اونکو چیر پھاڑ کر پاؤن مین مسل ڈالا گیا۔ اور دوکانات کے سامنے جو جو شاہی نشانات آویزان تھے اون کو اُتار کر پھاڑ ڈالا اور خالی بندوقین سر کرنا شروع کین اور عام بغاوت قریب تھی کہ پھوٹ پڑے

براہ مرادلی سلونیکا روانہ ہوئے۔ شاہی باربرداری کے جہازات۔ کیلان اور تابل اسٹنولی سے محفوظ فوج لیکر سلونیکا مین لنگرانداز ہوئے۔ سیمر تریا لشکر عثمانیہ کو سلونیکا سے کنفریا مین لیجاکر اُتارنے مین مصروف ہوا۔ بریگیڈیر جنرل سلیمان شکری پاشا سپاہ کو سرحد بھیجنے کے انتظام کیلئے پرلپ (سلونیکا سے شمال مین براہ ریل) سے سلونیکا پہونچے یہان سے کئی توپخانہ الاسونا بھیجے گئے جو سرحد پر مقام جنگی کارروائیون کا مقرر ہوا۔ سلونیکا کے اطراف بحری کی حفاظت کا بندوبست کیا گیا۔ چار رجمنٹ سوار ونکی مناسٹر (سلونیکا کی شمال مغرب براہ ریل الاسونا کو روانہ ہوئے۔ مخصوص کمپنی کا اسٹیمر موسوم علی صاحب پاشا ہرکلیہ (ساحل بحر اسود سے ۵۲۰۰ سپاہی سامان گولہ بارود کے ۱۰ صندوق اور ۲۳۶ گھوڑے لیکر روڈوسٹو کی جانب روانہ ہوا اور سفینہ جنگ نے دس ہزار آٹھ سو سامان سر رسانیض روانہ کئے۔ جنگی کارخانہ مین نہایت سرگرمی سے کام شروع ہوا خصوصاً آہن پوش جہاز اثر توفیق اور آہن پوش جہاز ہاے باربرداری موسوم مقدم خیر اجلال اور تارپیڈو جہاز شاہین دریا کے واسطے نئے بائلر (انجن کا وہ حصہ جسمین پانی جوش کرکے بھاپ بنتی ہی) تیار ہوئے۔ حمیدیہ زرہ پوش جو درجۂ اول کا جہاز ہے بحری کامون کیلئے تیار ہوا۔ کریٹ کو جانیوالا بحری ڈویژن جسمین آہن پوش جہاز مسعودیہ بھی شامل تھا سامانِ جنگ سے بالکل مکمل ہوگیا۔ شروع ہفتہ اپریل مین مارشل ادہم پاشا کمانڈر انچیف افواج متعینہ سرحد یونان مقرر ہوکر سلونیکا کی طرف روانہ ہوئے۔

اونکے ہمائی ایجوٹینٹ میجر ڈاکٹر احمد بے اور بریگیڈیر جنرل طلعت پاشا ایڈیکانگ امپیریل مفتی سلطان اور لفٹننٹ کرنل کنعان بے۔ کرنل نوری بے۔ اور احمد بے اونکے ہمراہ کئے گئے۔

۵۔ اپریل کو اسٹیمر طالاتہ سترکیشین پلٹن کے علاوہ گھیونیف۔ اسمد کی فوج رد یفا لیکر روڈوسٹو پہونچا

کہ ایم رالی سرغنہ فریق مخالف کے سمجھانے پر خاموشی پیدا ہوئی جسنے وعدہ کیا کہ مین ابھی بادشاہ سے کہکر اسکا انتظام کراتا ہون اور اُسی کے کہنے پر مجلس وزرا دوسرے روز صبح کو جمع ہوئی۔ غرض ایک ہربونگ کے عالم مین یاور تمام والنٹیر ملکی اور غیر ملکی امدادی افواج اور ایک حصہ ایتھنز کے مقامی سپاہ کا جنکی تعداد تین ہزار سے زیادہ تھی فوراً بندرگاہ وولو کو روانہ ہوگیا تاکہ وقت پر سرحد پر بڑھے۔ اونکی روانگی کے وقت ایک پرجوش جماعت جمع ہوگئی۔ نعرہ ہاے تحسین بلند کیے گئے۔ تالیان بجائی گئین۔ اور تمنچے اور بندوقین سر ہوئین +

اور دوسرے تین اسٹیمر میگزین کے۔ ۱۳ سندوق ۱۴۰ اگھوڑے اسی مقام کولائے۔ دوسرے دستہ فوج کے واسطے ۷ ہزار ماسر رائفل (ذخیرہ دار بندوق) پانچ توپخانہ کے افسرونکے ساتھ بھیجی گئی تاکہ افواج علی عرب بابا عشقی۔ ڈیموٹیکا۔ خرجک۔ (یہ سب مقام رومیلیا مین دیکھو) مین تقسیم کیجاوین۔
محصوصیہ کمپنی کا اسٹیمر تجدد سامان خوراک لیکر روڈوسٹو کی جانب روانہ ہوا۔ بحر مارمورا کے ساحل شمالی پر روڈوسٹو اور بضرورت آئیل فوجی بندرگاہ مقرر ہوتے۔
قرادلی اور سلونیکا کے درمیان روزانہ پانچ ٹرینون کے بھیجنے کا انتظام کیا گیا۔ جہاز جدیدہ اسمرنا کی فوج لیکر روڈوسٹو کو روانہ ہوا۔ حکم ہوا کہ چونکہ دوسرا ڈویزن فوج کا ماسر بندوقون سے مسلح کیا گیا اسکی اونکی ہنری مارٹنی بندوقین فوج ردیف کیلئے سیلونیکا بھیجی جائین۔ مارشل ادہم پاشا ۵ اپریل کو سلونیکا پہونچے سلامی کا بینڈ بجا اور ایک پلٹن مع فوجی اعزاز کے ساتھ اونکو اسٹیشن پر اوتارا۔ بعد چند سے توقف فرماکر سلونیکا سوا سپریل کے ذریعہ سے قریب ترین اسٹیشن پر اوتر کر الاسونا کو روانہ ہوے اور ۱۳ اپریل کو اپنے ہیڈ کوارٹر مین پہونچ کر تمام سپاہ کا معاینہ کیا۔ سمت یونان کی تمام سڑکون کی مرمت ہونیکا سلانیک کو حکم ہوا۔ بحر یعم جانے والی پہلی ڈویزن کی تارپیڈو کی کشتیون کی آزمایش کامیابی کے ساتھ شاخ زرین مین کی گئی۔ اسٹیمر ایل بحر اسود سے سات سو فوج ردیف لیکر مارمورا کی طرف روانہ ہوا آہنہ پوش جنگی جہاز مسعودیہ مرمت کیلئے کارخانہ مین داخل ہوا اور آخر جدیدہ جہاز نے روڈوسٹو تک ایک پلٹن ۴۰ گھوڑے اور بہت سا جنگی سامان اوتارا۔ ماسر رائفل کے کارتوسون کی دو گاڑیان اینڈریانوپل بھیجی گئین۔ کرنل جمال بے ایک رجمنٹ کا اور جنرل عمر رشدی پاشا چوتھی ڈویزن سرحد یونان کے کمانڈر مقرر ہوے۔ لفٹنٹ محمد دریس آفندی والیس ایڈمرل حسن رومی پاشا امیر البحر اعلی بیڑہ جہازات کے

بندرگاہ وولو اور پریوزا

نقشہ پر نظر کرنے سے آپ کو معلوم ہوگا کہ ممالک یونان مین خلیج وولو ایک نہایت ہی عظیم الشان فوجی بندرگاہ اور شرقی بیڑہ جہازات کا نہایت زبردست بحری لنگرگاہ ہے اسکے جواب مین مغربی بیڑہ جہازات کیلئے پریوزا اور اوسکے قلعہ جات سلطانی عملداری مین ہین لیکن یہ باعث موجودگی جہازات یونان سمندر پر اُسی کو قبضہ و دخل حاصل ہے۔

بندرگاہ وولو یہانتک کارآمد ہے کہ متوسط درجہ کے جہازات خلیج کے اندر بآسانی آجاسکتے ہین۔ یہ خلیج ایک چھوٹی سی کھاڑی ہے جو خشکی مین دُور تک چلی گئی ہے اور بجز ایک سمت کے جسطرف وہ سمندر سے ملحق ہے باقی ہر سہ اطراف قدرتی چٹانون سے محصور ہین اسی کے کنارے پر شہر وولو آباد ہے جسکے ہر سمت سایہ دار سرسبز گنجان درخت اور دہنی جانب

ایڈیکانگ مقرر ہوتے۔ کپتان انور بے بحری فوج کے افسر اور کپتان حقی بے بھی بحری فوج کے افسر اقدیر گئے جنرل حقی پاشا سرحدی فوج کے ایک ڈویژن کے کمانڈر مقرر ہوئے۔

ناشر جدید۔ سعادت۔ طائف۔ اور اوانا جہاز صوبہ حصار۔ اور بحر اسود وغیرہ کی سپاہ کو روڈوسٹو لیجانے مین مصروف ہین۔ ماسر رائفل کے کارتوس کے چار ہزار تین سو صندوق دوسری ڈویژن فوج کے واسطے براہ ریل عمل پر گس اور ڈیموٹیکا روانہ کئے گئے۔ امیر البحر حسن پاشا مع دو تارپیڈو کشتیون کے بغرض مرمت کارخانہ مین داخل ہوا۔ سفر مینا کی، کمپنیان سلونیکا سے الاسونا کو روانہ ہوئین۔ ۹۔ اپریل تک دوسرے دستہ فوج کے پاس ۲۳ ہزار اشتی ماسر بندوقین پہونچ گئین اور سرحد یونان پر ہر ذریعہ سے اسقدر فوج روانہ کردی گئی کہ جسکا کئی روز تک قسطنطنیہ سے لیکر الاسونا تک تانتا لگا رہا اور خوبی یہ کہ جن ضلعون مین یہ لشکر ہوکر گذرے اونکو خبر تک نہوئی۔

جنرل احمد حلیمی پاشا فوجی محکمہ حفظان صحت کے انسپکٹر جنرل بہت سے ڈاکٹرون اور دواسازون کے ساتھ الاسونا کو روانہ ہوئے۔ کنعان بے۔ جودت بے۔ اور امین بے پلون اور سڑکون کی تعمیرات کے افسرون کو موناسٹر۔ سلونیکا اور جانینا جانے کا حکم ملا تاکہ بھاری جنگی سامان بھیجنے کا انتظام کرین۔ فقط

کوہ الپیس کی یخ بستہ چوٹیاں وہ بہار دیتی ہیں جس سے اس شہر کے منظر کو خوش سواد اور پر کیفیت کہنا واجب ہوتا ہے۔ یہاں سے کوہ پنڈوس جو گھنٹہ گھر کی طرح ۷ ہزار فیٹ بلند چلا گیا ہے اور جسپر شہر ٹرناؤ واقع ہے نظر آتا ہے۔

قریہ اور اناالپیس کے گرد لڑائی کی شروعات

۱۶۔ اپریل کی شام کو ترکوں نے اناالپیس کو قبضہ کر مورچہ کرنے کی غرض سے حملہ کی ابتدا کی لیکن یونان کے اس سستہ فوج نے جو نیز یروس سے بہونچی اس ارادہ کو روکا اور دونوں میں نہایت سخت معرکہ برپا ہوا۔ ترکوں نے پہاڑی پر سے دشمن کے حملوں کو بخوبی روکا۔ لیکن یونانیوں کے زبردست دہاوے کو علی التواتر نہ روک سکے اور تھوڑی دیر کے لیے شاہ جارج کے سپاہی۔ کانسٹری۔ قرادیدہ ہجیاس۔ ایشے سیاس اور الیاس پر متصرف ہو گئے۔ یہ تمام مقامات نیز یروس کے گرد واقع ہیں۔ تھوڑی دیر لڑائی بند رہکر صبح کو پھر شروع ہو گئی۔

۱۷۔ اپریل ۹۷ء روز شنبہ کو صبح ہوتے ہی مارشل ادھم پاشا نے سلطان کو بذریعہ تار اطلاع دی کہ کوہ اناالپیس جو نیز یروس کے مغرب میں واقع ہے افواج مقابل میں سخت لڑائی ہوئی اسکے بعد ہی پرنار اور دلیکو کی بلندیاں ترکی فوجوں نے سرکین اور الاسونا کے گرداگرد دور تک مخالف سپاہ میں معرکہ آرائیاں رہیں گویہ ہنگامے دس میل سرحد پر برابر پھیلے ہوئے تھے اور بن کی آگ کی طرح برابر پھیلتے جاتے تھے لیکن زیادہ زور اس لڑائی کا قریہ پر تھا حمدی پاشا کمانیر چھٹی ڈویزن اپنے اسٹاف کے ساتھ موقع مناسب سے فوجوں کی نقل و حرکت کا انتظام کرتے تھے اور نہایت خوش اسلوبی سے دشمن کی چالوں کا جواب دیتے تھے۔ دونوں حریف مقابل دو پہاڑیوں کی ڈھال پر آمنے سامنے ایک میل کے فاصلہ پر بہم

بیکار تھے۔ ۸ بجے صبح کے یونانی رگلر فوج نے سرحد سے گذر کر گھاٹی مین بڑھنا شروع کیا
کہ ترکون کی صرف چار پلٹنون نے چشم زدن مین اونکو اسطرح لیا کہ جیسے شیر بکریون پر گرتا ہے
حمدی پاشا کا توپخانہ ایک چھوٹی سی پہاڑی سے یونانی توپون پر دو ہزار گز کے فاصلہ سے
غضبناک گولہ باری کرتا رہا حتی کہ یونانی تاب مقاومت نہ لاسکے اور کائی سے پھٹکر جسطرح
بن پڑا سرحد پار بھاگ کر جان بچائی اور اسطرح اس معرکہ عظیم مین یونانی فوج کے حق مین
پہلی بسم اللہ تھی جو سراسر غلط ہوئی۔ بھگوڑون نے پہاڑیونکی پشت پر پناہ لی اور دو گھنٹہ
دم لے کر پھر از سر نو ترکی مورچہ پر حملہ کیا۔ ترکون نے باوجودیکہ اس محاربہ مین نقصان اوٹھایا
لیکن اونکی بہادرون نے اس موقع پر جو استقلال ظاہر کیا وہ مستحق داد اور قابل یاد ہے۔
گولہ باری اس شدت کے ساتھ کچھ عرصہ تک قایم رہی اور یونانیون نے اپنا مورچہ ایسے بردست
موقع پر قایم کیا کہ ترک اوسوقت آگے بڑھنا خلاف مصلحت سمجھے۔ لڑائی بڑھتے بڑھتے
نیز پروس کے مغرب مین دور تک پھیلگئی یہانتک کہ مورچہ جات رنفلوری ریچوپسی۔
ایھی نیساپاس۔ حسن مبلونہ۔ گریزدولی اور بوغازی نے ایک دوسری فوج مقابل کو آتشباری
سے جواب دینا شروع کر دیا لیکن دو ہی دُور سے یہ تمام کارروائی جاری رہی تا آنکہ درہ بوغازی
کے دہانہ سے داہنی جانب کے ایک بلند چٹان کے دہسہ کو یونانی گولہ باری نے صدمہ
پہونچایا۔ اسی طرح ہنگامہ کارزار زور شور سے گرم تھا اور صدائے توپ و تفنگ سے
زمین زلزلہ کی صورت کانپ رہی تھی کہ ادہم پاشا نے عام اعلان کرکے اپنی فوجون کو
مطلع کیا کہ کل صبح یونانیون پر عام طور سے حملہ کیا جاویگا۔ اس حکم کا اس جوش و خروش
کے ساتھ سپاہیون نے خیر مقدم کیا اور یکدم نعرہ ہائے جنگ اس شدت سے لگائے
کہ قریب تھا آسمان ٹوٹ پڑے۔ ہر سپاہی دوسرے سپاہی سے دوڑ دوڑ کر یہ خوشخبری پہنچا
رہا تھا کہ اب آگے بڑھنے کا حکم ہو گیا ہے۔ گو موسم صاف اور گرد و غبار سے پاک تھا

لیکن جاڑے کی بے انتہا شدت تھی۔ رات چونکہ شب ماہ تھی اسکی صاف روشنی مین جہانتک ہوسکا خوب آگ برسائی گئی جسکا پورا زور آدہی رات کے وقت کمال پر تھا۔ دونون فوجون کے درمیان ایک دریا حائل تھا اور تمام رات میدانِ کارزار معمول سے زیادہ گرم رہا رات ہی رات مین نشاط پاشا کمانیر ڈویزن دوم نے کوہ پارنا پر قبضہ کرلیا اور منیر پاشا کمانیر ڈویزن دیگر نے درہ تہصار مین داخلہ کی تیاریان کین۔ حیدر پاشا کمانیر ڈویزن چہارم نے ملونا کو قریب قریب مسخر کرلیا اور انالیس کے گرد ترک اور یونانیون کے متواتر حملے نہایت ہی تیزی اور چابکدستی سے ہوئے لیکن صورت حال سے کسی قدر یہ مترشح ہوتا تھا کہ یونانی ترکون سے اچھے رہین گے۔

قریہ کے عارضی ہسپتال عارضی ترکی ہسپتال اس موقع پر ایسا عمدہ کام کررہے تھے اور ان کا ایسا احسن انتظام تھا کہ بیان نہین ہوسکتا انمین تمام کام نہایت ہی مستحسن طریقے سے انجام پذیر ہوتے تھے ڈاکٹر لوگ ہمہ تن مصروف۔ پلنگ موجود۔ بستر صاف اور بکثرت تھے+

معرکہ درّہ ملونا

سنیچر کی چاندنی رات قیامت خیز گولہ باری مین بسر ہوکر ۱۸۔ اپریل یعنی اتوار کی صبح نمودار ہوئی اور آفتاب عالمتاب نے خون شفق سے ابھی آسمان نہ رنگا تھا کہ مارشل ادہم پاشا گھوڑے پر سوار ہوکر لڑائی کا حکم عام دینے کے لئے اپنی فوجون سے گذرے اور دن کے دس نہ بجنے پائے تھے کہ حیرتناک تیزی سے پاشائے موصوف نے اپنی محفوظ فوج کا ایک حصہ درہ ملونا کے دامن مین جا جمایا جسکے کمانیر حفیظ پاشا بریگیڈیر تھے جنکو جنگ کریمیا اور جنگ روم وروس ۱۸۷۷ء کا تجربہ تھا۔ مقام اسکمیا مین جو مغرب کی طرف واقع ہے بڑی سخت معرکہ آرائی رہی۔ توپخانے اس موقع پر ایک منٹ مین چھ فیر کرتے تھے لیکن سپاہی لوگ گولے بارود نہایت افراط سے

اُڑاتے رہے جسکا گمان بھی تھا تاہم مقتولین کی تعداد نہایت کم ہی۔ یعنی جانبین کے صرف
ڈیڑھ سو آدمی کام آئے۔

یونانی فوج کی بہادری کے صلہ مین شراب کے پیپے لنڈھائے جاتے تھے اور فوج
مین گلاس پر گلاس چل رہا تھا بڑے بڑے افسر ہُرّا ہو کے نعرے لگا کر سپاہیونکا
دل بڑہا رہے تھے کہ اسی جوش و خروش مین شیرون کا شیر **مارشل ادہم پاشا** پانچ
رجمنٹون کو آگے رکھکر اور اپنے دونون طرف سوارونکا رسالہ لئے ہوئے زور زور سے اللہ اکبر
کا نعرہ لگاتے ہوئے دامن کوہ مین جا پہونچا جسکے مقابل یونانیونکی تخمیناً پندرہ ہزار دلیر فوج
اپنے سردار کی ماتحتی مین صف بستہ ڈٹی ہوئی کھڑی تھی۔ ادہم پاشا اس جگہ اپنے
گھوڑے سے اُترکر مثل معمولی سپاہی کے زمین پر بیٹھ گئے اور اونکا اسٹاف اپنی اپنی جگہ
چار طرف استادہ رہا۔ سپہ سالار موصوف کے بشرہ سے آثار استقلال و اولوالعزمی صاف
نمایان تھی اونکے چہرہ سے بشاشت اور فتحمندی کی امید ٹپکی پڑتی تھی۔

ہلالی نشان فتح و نصرت کی خبر دے رہا تھا۔ یونانیون کے لئے یہ موقع جان لڑا دینے کا
تھا کیونکہ اس درّہ سے گذر کر پھر ترکون کی روک تھام کرنا ناممکن بات تھی اور یونانیون نے
کیا بھی ایسا ہی اونھون نے موت کی مطلق پروا نکی اپنے ساتھیون کے گرنے پر ذرا
دہیان نہ دیا اور اس گھمسان لڑائی مین وہ دل کہول کر مقابلہ کیا کہ اس سے زیادہ امید
نہین ہوسکتی۔ توپونکے فیر اور بندوقونکی باڑھ پر باڑھ دغنے سے تمام جنگل مین ایک
شور قیامت برپا تھا جو پہاڑون سے ٹکرا ٹکرا کر اور بھی ہولناک ہوگیا تھا آواز بازگشت کے
باعث ایک فیر کے چار فیر اور ایک نعرہ کے چار نعرے سُنائی دیتے تھے۔ سارا میدان کارزار
دہوان دہار ہو رہا تھا۔ اسی اثنا مین یکایک رضا پاشا سپہ سالار توپخانہ جنگی جو نہایت
شکیل اور قوی الجثہ ہین کچھ توپین لیکر عین وقت پر آپہونچے۔ رضا پاشا نے اول سے

آخر تک توپخانہ کے سرانجام مین وہ کمال دکھایا جس سے زیادہ کسی یورپین جنگی توپخانہ سے امید نہین ہوسکتی۔ اونھون نے موقع پر ثابت کر دیا کہ توپخانہ کے کام مین ابتک ترک یورپ پر فایق ہین۔ اگرچہ میدان بیشمار پہاڑون کی وجہ سے نہایت ہی ناہموار اور ناقابل گذر تھا تاہم جسطرح ممکن ہوا توپون کو کھینچ تان کر موقع مناسب پر جما دیا اور ڈہائی میں کے فاصلہ سے وہ وہ نشانے لگانے شروع کیے کہ ایک گولہ بھی بیکار نہ جاتا تھا اور ٹھیک صفون مین جاکر گرتا تھا حتی کہ یونانی توپخانے سرد پڑ گئے اور تمام فوج منتشر اور پریشان ہوگئی۔ چار پلٹنین ترکون کی جو اُس ڈویزن سے متعلق تہین جنکی کمانیر ممدوح پاشا تھے سرحدی تھانون پر بڑہین جو اسی وقت چھین لیئے گئے۔ گولہ باری نے وہ زور دکھلایا کہ یونانی فوج کو ایک لمحہ کے لئے ٹھہرنا مشکل ہوگیا اور چند منٹ نہ گذرنے پاتے تھے کہ تمام میدان سپاہیون سے خالی نظر آنے لگا جو بھاگ گئے وہ بچ گئے جو ٹھیرے وہ کٹ گئے۔

ادہم پاشا نے فوراً درہ پر قبضہ کرکے اُن مفرورین کا تعاقب کیا جو درہ کے اسطرف ایک چھوٹی سی پہاڑی کی آڑ مین پناہ گزین ہوئے اور پورے درہ پر تسلط کرکے ۵ بجے شام کو فتح و نصرت کا پُر رعب ہلالی پرچم پہاڑی کے سب سے اونچی چوٹی پر اوڑا دیا جسکے پُر عظمت سایہ مین تمام لشکر کو دیکھکر دشمنان ترک ایک دوسرے کا مونہ یاس و ہراس سے تکنے لگے اور باوجود اس شرمناک ہزیمت کے حرمان نصیب یونانی پھر چند ترکی مورچون پر حملہ آور ہوئے لیکن ترکون کے بینظیر نشان اندازون نے پھر اونکو پسپا کیا اور بحال خراب اُفتان و خیزان جہان جسکا سینگ سمایا جان بچانے کی خاطر جا گھسا۔

ترک باوجود اسکے کہ کامل ۳۶ گھنٹے سے بھوکے تھے اور مارتے مارتے اونکے ہاتھ اور چلتے چلتے اونکے پاؤن شل ہوگئے تھے مگر ممکن نہ تھا کہ حزن و ملال کے آثار اونکے دلیر چہرون سے ذرا بھی ظاہر ہوسکین۔ یہ معلوم ہوتا تھا کسی کی برات ہے اور خوشی خوشی یہ سب

برائی دولھن کے بیاھنے کو جارہے ہین مگر اس دوبارہ چھیڑ خانی نے اونکو اور بھی ازسر نو
تازہ کردیا اور مثل شیر غران نشۂ جنگ مین مست اور جوش مذہب اور شوق جہاد مین
محو ہو کر وجد اور جذبہ کی حالت مین بیساختہ اللہ اکبر کے نعرے مار کر دشمنون پر حملہ پر حملہ
کرتے اور اونکے حملونکا جواب دیتے رہے جب تک کہ یونانیون کو قطعی ہزیمت نہ دیکھی"
نقصان جانبین کا زیادہ ہوا۔ غیر سرکاری رپورٹ سے صرف اسقدر ظاہر ہوا کہ ترک تیس شہید
ہوئے اور پچاس زخمی۔ لیکن یونانیون مین ایک سولاشین صرف ایک پہاڑی پر پڑی ہوی
تھین۔ ترکی رپورٹ کے بموجب یونانی ایک ہزار اور ترک دوسو کام آئے۔ زخمیون کی تعداد
ٹھیک نہین معلوم ہوی۔ شام کے وقت الاسونا سے تازہ جمیعت سوار اور پیدل اور توپخانہ
کی کمک کے لئے آپہنچی اور آخری مرتبہ پھر یونانی ترکون سے اسقدر قریب آکر مقابل ہوئے
کہ دونون فوجین دست وگریبان ہوگئین۔ یونانیون کے سرونپر قضا کھیلنے لگی اور بہادر ترکون
نے اونکو سنگینو پر رکھکر اس سرے سے اُس سرے تک درہ خالی کرالیا۔ درہ کے علاوہ چند
چھوٹی چھوٹی گھاٹیان جنمین دشمن پناہ گیر ہوے ابھی فتح کرنا باقی تھین۔ اور ۳۶ گھنٹہ کی
پیہم لڑائی سے فوج بے انتہا تھک گئی تھی لیکن دھاوا کرتے وقت دیکھنے والون کو کسی قسم کا
اضمحلال مطلقاً محسوس نہ ہوتا تھا وہ علی التواتر اپنے کمانڈرون کے احکام کی نہایت خوشی اور
جوش کے ساتھ تعمیل کرتے تھے ان گھاٹیون کو بھی لگے ہاتھ لیلینے کی غرض سے تین ترکی
توپخانے میدان مین لائے گئے چونکہ پہاڑیون اور نشیب فراز کی وجہ سے زمین نہایت ہی ناہموار
اور پتھریلی تھی توپین سپاہیون نے اپنے ہاتھون سے کھینچین اور بلند سے بلند مقامات پر
چڑھا کر فوراً گولہ باری شروع کردیگئی بم کے گولون نے جو یونانی فوج پر پھٹ پھٹ کر قیامت ڈھا
رہے تھے باوجود انکے صبر واستقلال کے اپنی جگہ چھوڑنے پر مجبور کردیا اور لاتعداد نقصان کے
ساتھ اونکو ہزیمت ہوئی۔ اسوقت ایک عجیب دلچسپ واقعہ ہوا جس سے ترکون کی لاثانی بہادری اور

جنگ آوری اور اونکی متانت اور قواعد دانی کا عین گرمی ہنگامۂ کارزار کے وقت قابل یاد
ثبوت ملتا ہی یعنی یہ کہ اسی معرکہ مین کسیطرح چار ترک پیدل پلٹن کے دھاوے کے وقت اپنی
فائل سے جدا ہو گئے اور اُنھون نے اپنی تنہائی اور علیحدگی کا مطلق ہراس نہ کیا اور برابر اپنی
معمولی حیرتناک مستقل مزاجی اور دلیری سے ہولناک گولیونکی بوچھار مین بقاعدہ آگے دشمن
گھستے چلے گئے یہانتک کہ ایک سپاہی گولی کھاکر گرا تینون کی پیشقدمی مین فرق نہ آیا۔
پھر ایک اَور موت کا نشانہ بنا دونون اُسی طرح دشمن کی طرف بڑھتے رہے یہانتک کہ تیسرا
بہادر بھی اونکے سامنے ڈھیر ہو گیا۔ چوتھے باقیماندہ نے جسپر متواتر تین ہولناک صدمے
گذر چکے تھے ان واقعات کی مطلق پرواہ نہ کی اور برابر اپنے جنگی جوش مین بڑے استقلال اور
تحمل کے ساتھ دشمن پر زور سے فیر کرتا ہوا بڑھتا رہا گویا وہ خود سب کو ہلاک کر دیگا۔ حتی کہ ترکی
فوج نے دشمن کو زیر کیا اور فاتحون مین یہ جنگجو بہادر بھی جا شریک ہوا۔ اس لڑائی مین ترکی بہادرون
نے بے انتہا گولہ بارود صرف کیا جسکی حد نہ تھی۔

یونس آفندی کا حملہ

مغرب کے وقت یونس آفندی کی دو پلٹنون کو حکم ہوا کہ یونانیون سے دست و گریبان ہو جائین
اور کلہ بکلہ لڑکر اونکو مقابل سے ہٹا دین اور حال یہ تھا کہ پلٹنین پیہم بے خور و نوش لڑنے اور
گھنٹون نہ سونے سے مضمحل۔ زخمون سے چور اور گرد و غبار سے خستہ ہو رہی تھین۔ یونس
آفندی جو ترکون مین نہایت ہی ہر دلعزیز افسر ہین اس خستگی سے ناواقف نہ تھے کیونکہ وہ
خود اسی حال مین مبتلا تھے مقتضائے وقت سمجھ کر اپنے خود پیشقدمی کی اور باآواز بلند نعرہ
مار کر فوج سے مخاطب ہوئے کہ " اے اولوالعزم بہادران ترک مین تم کو حکم نہین دیتا کہ
دشمن پر حملہ کرو مگر ہان جسکے دل مین خدا کی محبت ہو وہ خود ان کفار کے مقابلہ مین آگے بڑھے

یہ آواز تھی یا بجلی کا کڑکا تھا سنتے ہی ایک عظیم حرکت دلون مین پیدا ہوئی اور اس زور
شور اور نشۂ شجاعت سے چور ہو کر جھومتے اور حمد الٰہی کے گیت گاتے ہوئے آگے بڑھے کہ
کوئی اُس ھاوے کو نہ روک سکتا تھا۔ حملہ نہ تھا بلکہ برق بلا تھی جو یونانیون پر گری۔ وہ دریا
نہ تھا بلکہ ایک طوفان خیز سمندر تھا جو زور شور کے ساتھ دشمن پر پڑا۔ نہ صرف سپاہی یکایک
جوش مین آ گئے بلکہ حمیت و غیرت اسلام اور اس سچی محبت نے جو اُن نیک بندون کو اپنے مالک
برحق کے ساتھ ہے مسلمان ساربان گاڑیبان اور مزدورونکو جوش مردانگی سے سرمست کر دیا اور سب کے
سب اس زور مین بڑھے کہ اگر پہاڑ بھی ہوتا تو ٹکر نہ سنبھال سکتا۔ یونانیون نے مٹی اور پتھر
کے ڈیفنس بنائے تھے جسکا فتح کرنا نہایت ہی دشوار امر تھا۔ لیکن ترک بقاعدہ اسکرمش
آگے بڑھے اور اونکے پیچھے توپخانہ نے رستہ نکالا۔ بہادر حملہ آور گرد کے تیرہ و تار بادل اور تیز
دھوپ مین برابر بڑھتے چلے گئے یہانتک کہ مورچون کے قریب پہونچ کر دست بدست لڑائی شروع
کر دی اور یونانی فوج ۳۰ گز بھی نہ ہٹنے پائی تھی کہ ترکی تلوارین اونکے سرون پر شرر فشانی کرنے
لگین۔ ایک ایک وار مین پیدل دو اور سوار چار ٹکڑے ہو ہو کر گرنے لگا۔ ترک نہایت عمدہ ہتھیارون
سے مسلح تھے اور دشمنون پر نعرۂ فتح مار کر گاتے ہوئے اور جھومتے ہوئے چڑھتے تھے۔ اب ترکی
توپخانے بند ہو گئے لیکن سنگین نے اپنا خطرناک کام انجام دیکر یونانیونکو تباہ کر ڈالا۔ بس اونکی
فوج کے پیر اکھڑ گئے یونانی الامان و الحفیظ پکار کر چین بول گئے گو اونھون نے چندے اس حملہ
کے روکنے مین بہت کچھ استقلال اور ثابت قدمی دکھائی اور تمام دن اونکے آس پاس برابر
لڑتے رہے مگر یہ اونکے اور اونکے مددگارونکے بس کا روگ نہ تھا جو دفع ہو سکتا۔ آناً فاناً سارا
میدان اونکی منتشر فوج سے بھر گیا اور جہان تہان ہر یونانی سپاہی اپنی جان بچانیکی
فکر مین بھاگتا نظر آیا۔ رہی سہی گھاٹیان قبضہ مین آ گئین اور تمام مورچون پر ترکی پرچم
لہرانے لگا۔ ترکی توپخانہ نے اس موقع پر نمایان کام کیا۔ دشمن کی توپین سرد کر دی گئین

یہان یہ اختیار حاصل تھا کہ جس کا گولہ جہان چاہتے اُتارتے اور دشمنون کے پرخچے اُڑاتے تھے تین مورچے بزور گولہ باری لے لئے گئے اور دو خاک سیاہ کردئے گئے۔ اس محاربہ عظیم مین سولہ ترک شہید اور ۷۰ زخمی ہوئے۔ دشمنو نکے مُردون اور زخمیونکی شمار نہ تھی تمام پہاڑیان اور گھاٹیان خون سے لبریز تھین جابجا لاشون کا بچھونا تھا۔ یونانی اس گھبراہٹ سے بھاگے کہ اپنے بہت سے مُردے بھی وہین چھوڑ گئے جنکے ساتھ ترکون نے اپنی دریادلی سے قابلِ تحسین برتاو کیا۔

دشمن کے مقتولین کے ساتھ رحمدل ترکون کا سلوک

سامنے یونانی لوگ شہداء ترک کے ساتھ بدسلوکی کرتے تھے اونکے کپڑے اور وردی اُتار کر برہنہ چھوڑ جاتے تھے لیکن ترکون نے عیسائیون کو دکھادیا کہ اسلام مین باوجود مخاصمت عظیم کے انسانی ہمدردی قایم رہتی ہی وہ کبھی ایسی کارروائی جو فطرتِ انسانی کے خلاف ہی کر نہین سکتے اُنھون نے ان دشمنون کی لاشون کو جنکو خود اونکے ہمذہب حرص و طمع کی وجہ سے برہنہ کر چلے تھے اور سوا ایک پتلون اور کرتہ کے سب وردی اُتار لی گئی تھی فوراً سایہ مین جمع کیا اور چادرون سے ڈھانک کر بے حرمت نہونے دیا اور جیسا سلوک اپنے شہیدونکی لاشون سے کرتے تھے وہی برتاو اُن مقتولونکے ساتھ برتتے تھے۔

بریگیڈیر حفیظ پاشا کی شہادت

اس لڑائی مین ترکونکا عظیم نقصان یہ ہوا کہ اونکے پُرانے تجربہ کار افسر نے جسنے ہرزیگوینا اور روم روس کی لڑائیون مین بڑی ناموری حاصل کی تھی شربت شہادت نوش فرمایا۔ یہ اپنے جوش مین ننگے سر سپاہیونکے آگے جارہے تھے اور باوجودیکہ اونکا سن و سال اسی برس کا تھا مگر اونکی گرمجوشی اور مستعدی مین ذرہ بھر بھی فرق نہ آیا تھا۔ اونکے اردلی نے آگے بڑھکر عرض کیا کہ گولیان برس رہی ہین اور دشمن اپنی بندوقون کو اونکی طرف چھتیائے

ہوتے ہی حضور گھوڑی سے اترین پاشا ممدوح نے جواب دیا کہ نہین! جب مین روس جیسی لڑائی مین گھوڑے سے نہین اترا تو اب بھلا کیونکر اتر سکتا ہون - بڑہو میرے بچو آگے بڑہو" اور یہ کہکر وہ آگے بڑھے یہانتک کہ اونکی بائین بازو پر گولی لگی - پھر اسٹاف نے عرض کیا کہ آپ گھوڑے سے اتر لین اور فوج کے عقب مین چلے جائین اتنے مین ایک دوسری گولی نے شانہ کو توڑا - بزرگ بہادر اب بھی نہ رکا اور اپنے آدمیون کو جوش دلاتا اور بڑہتا ہوا چلا گیا یہانتک کہ تیسری گولی جو پیام اجل تھی آپکا حلقوم توڑکر نرخرہ کے پار ہوگئی اور اس دلیری سے گھوڑے سے گر کر نہ کہ اوتر کر وصل بحق ہوئے کہ ساری قوم بلکہ تمام مسلمانان دنیا کے رتبہ کو کئی درجہ بڑھادیا -

معرکہ کارزار مین ادھم پاشا اور اونکے اسٹاف کا چشمدید حال

ایک نامہ نگار جو ترکی فوج کے ساتھ تھا ادھم پاشا کا لڑائی کے وقت یون حال بیان کرتا ہے کہ جس جگہ مع اپنے اسٹاف کے پاشائے موصوف کھڑے تھے وہ جگہ تھیٹر کا سا منظر دے رہی تھی مختصر یہ کہ پاشای موصوف مع اپنے اسٹاف کے ایک حیرت انگیز اور لطف خیز مرقع بنے ہوئے تھے - اسٹاف افسرون کی زرق برق وردیان اسلحہ مختلفہ سے آراستہ و پیراستہ وہ لطف دکھا رہی تھین کہ دیکھنے سے متعلق تھا - بہادر ترکی سپاہ ننگی تلوارون کا حلقہ باندھے ہوئے اسٹاف کے اردگرد جان نثاری کے لیئے مودب ایستادہ تھے - ڈولی بردار آدمی کام مین مشغول اور اردلی کے سپاہی برابر میدان جنگ سے خبرین لالاکر دے رہے تھے اور اپنے سپہ سالار کے احکام لڑائی مین فسرون تک پہونچاتے تھے - اس متواتر آمد و رفت نے اس سین کو اور بھی دلکش بنادیا تھا ادھر زخمیون کی مددگار فوج اور حمال نہایت انتظام اور خاموشی کے ساتھ

زخمیونکے لانے مین مصروف تھے جنکے چہرے گرد وغبار اور بارود کے دھوئین سے یا تو بالکل
سیاہ ہوگئے تھے یا خون آلودہ تھے۔ ادہم پاشا نہایت صبر واستقلال مگر بے انتہا خبرداری کے
ساتھ دوربین سے میدان جنگ کی کیفیت ملاحظہ کرتے اور باقاعدہ احکام صادر فرماتے
جاتے تھے جنمین آخر تک ایک بھی عیب وسقم ثابت نہوا اور جنکے بہادرانہ ارادون اور باقاعدہ نظام
نے یورپ کے جنگی حلقون مین ایک دوسرے عثمان کی موجودگی کی دہاک بٹھادی۔
حکم جاری کرنے مین جو تیزی اور ذہانت اور جنگی قابلیت کا اظہار کرتے تھے حالانکہ ہر ایک
نقشہ جنگ اور ہر مجوزہ نقل وحرکت کی منظوری قسطنطنیہ سے منگانی پڑتی تھی وہ غیر ملکی نامہ نگارون
کو جنھون نے صدہا لڑائیان دیکھی ہین حیرت مین ڈالتا تھا۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ مین نے بہت سے
کاغذون کی ایسی چٹھیان دیکھین جنکو اردلی کارزار کے افسرونکے پاس سے لاتے تھے کہ جنپر خون کے
دھبے پڑے ہوے تھے نہ صرف سپاہی بلکہ تمام افسر بھی دو دن سے برابر جاگ رہے تھے
انکو کپڑا بدلنا اور منہ تک دہونا نصیب نہوا تھا اسلئے اونکے گورے چہرے سیاہ پڑ گئے تھے۔

درّہ ملونا کے معرکہ کا اختتام

غرض شام کا حملہ یونس آفندی کا کامیابی کے ساتھ ختم ہوکر سپاہیون کو آرام کرنے کے لیے حکم دیا گیا
جو دو روز سے برابر میدان مین کام دے رہے تھے۔ تھکے ماندون نے نشۂ فتوحات سے مست ہوکر
رات بھر بڑے سرور کے ساتھ آرام کیا۔ باقی لشکر نے خوشی مین رات بھر حمد الٰہی کے پرجوش ترانے
اوڑاے اور اس انتظار مین کہ کس وقت حکم آگے بڑھنے کا ملتا ہے گاتے بجاتے رہے۔ ۸ بجے
رات کے ترکی درہ کے علاوہ اُن تمام راستون پر قابض تھی جو لاریسہ اور ٹرناو کو جاتے ہین تمام
سپاہ اور خصوصاً توپخانہ تمام سامان سے اسقدر لیس تھا کہ جسوقت حکم ملے فوراً گولہ باری شروع
ہوجائے۔ یونانیون نے اپنے دیہات چھوڑدئے اور ترک اونکے ڈیرون مین مقیم ہوے صبح کو

زرکوس پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا گیا۔ مفرورین یونانیونمین سے گیارہ گرفتار ہوئے جن مین ایک اٹلی کا باشندہ تھا جو یونانی زبان تک نہ جانتا تھا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ اس معرکہ مین ایک ہزار یونانی قتل ہوئے۔ زخمیونکی تعداد معلوم نہ ہوسکی ترکون کا بھی کسیقدر نقصان ہوا لیکن دشمن کے مقابل وہ ہیچ تہا۔ یونانی لریسا کی جانب پسپا ہوئے۔ میدان جنگ اس خونریز لڑائی کے بعد نہایت کریہ منظر ہوگیا تہا۔ جہانتک نظر جاتی ہی جدال و قتال کے ملبے سے زمین بھری ہوئی تھی خالی اور بھرے ہوئے کارتوس۔ وردیونکی دہجیان اور بم کے گولونکے ٹکڑے جابجا پڑے ہوئے تھے زمین گولون کے پھٹنے سے خراب ہوگئی تھی ترکی توپخانہ نے جسقدر نقصان پہونچایا وہ اندازہ مین نہین آسکتا۔ معلوم ہوتا تھا کہ ایک خارا شگاف طوفان تھا یا کوئی موج بلا تھی جو یونانیون پر سے گذری اور سب کو آن کی آن مین زیر و زبر کردیا۔ میدان جنگ مین جہانتک نگاہ کام کرتی تھی یونانی پلٹنین (خوشنما طریقہ سے) لریسا کی طرف بدحواس بھاگتی ہوئی نظر آتی تھین۔ بم کے گولے یونانی سپاہیون کے اندر گرتے تھے اور گرتے ہی دہوئین کا ایک خفیف بادل اوٹھ پڑتا تھا اور مفرورین مین سے افسر اور سپاہیون کے اعضا کٹ کر اسطرح گر رہے تھے جیسے مینہ کی جھڑی لگتی ہی۔ اس معرکہ مین ۴۲ ہزار ترکی اور ۳۵ ہزار یونانی فوج شریک تھی۔

دولیتلو غازی عثمان پاشا کا میدان حرب کو جانا

سرحدی فوج کی روانگی اور دو ایک لڑائیان سر ہونیکے بعد ماہین ہمایون شاہانہ کے مشیر دولیتلو غازی عثمان پاشا حضرت ظل الہی اور جناب خلافت پناہی کی طرف سے مقرر و متعین ہوکر اور ۱۳۔ اپریل کی شام کو سرکجی اسٹیشن سے سوار ہوکر سلونیکا روانہ ہوئے۔ آپکی روانگی کے متعلق طرح طرح کی افواہین مشہور ہین اور عموماً یورپی اخبارون کے نامہ نگارون نے بالقصد مشتہر کین جنمین سب سے زیادہ تمسخر آمیز خبر جو غیر ترکی ذرائع سے ملک بملک پہیلائی گئی یہ تھی کہ چونکہ

دو روز متواتر بعد افتتاح جنگ ترکون کا قصدًا اپسپا ہونا۔ اور یونانیون کو دو پہاڑی مورچون اور دو ایک فوجی تہانون پر قابض ہو جانے دینا مارشل ادہم پاشا کی نسبت شک ڈالنے والا تھا اس لئے غازی عثمان پاشا کو بذاتِ خود کمان لینے کا حکم ہوا۔ کسی نے لکھا کہ وہ اس شبہ کو رفع کرنے گئے تھے کہ آیا ادہم پاشا ایمانداری سے کام کرتے ہین یا نہین۔ حالانکہ اس قسم کی جملہ افواہین محض خیالی ڈہکوسلے نکلے بلکہ دراصل بات یہ تھی کہ اونکا تشریف لیجانا فوج متعینہ سرحد یونان کی عام حالت سے اطمینان حاصل کرنے اور ذخیرہ رسد کی کافی مقدار کو جانچنے اور کمانڈر انچیف مارشل ادہم پاشا اور اونکی فوج اور اونکی تمام جان نثار ماتحت کمان افسرون کو اونکے شہنشاہ کا سلام پہونچانے کی غرض سے تھا ان افواہون سے بھی عجیب تر واپس آنے کے متعلق مجنونانہ تخیلات تھے جو ریوٹر ایجنسی کے ذریعہ سے شہر بشہر شائع کئے اور آپکے محقق اور راستباز نامہ نگار صاحب نہایت وثوق کے ساتھ خبر دے بیٹھے کہ "عثمان پاشا کی فوری واپسی اور سپہ سالار مقرر کئے جانے کی حکم کی تنسیخ اسوجہ سے عمل مین لائی گئی کہ سلونیکا مین غازی موصوف کا نہایت تپاک اور جوش و خروش سے استقبال ہوا اور اونکی آوبھگت مین اسقدر گرمجوشی کا اظہار سلطان المعظم کو دل سے ناگوار گذرا اور فورًا بذریعہ فرمان تاربرقی واپس بلالے گئے۔ اسکے یہ معنی کہ اگر غازی عثمان پاشا پر بروقت پہونچنے سلونیکا کے نعرہ ہاے تحقیر مارے جاتے یا اہل سلونیکا سرد مہری سے اونکے ساتھ برتاؤ کرتے تو یہ امور باعث تفریح و مسرت حضرت سلطان کے ہوتے۔ کیا اس سے بھی زیادہ نامعقول اور قابل تضحیک دلیل کبھی تراشی گئی ہوگی۔ گو غازی ممدوح راستہ مین سے لوٹ آئے تاہم اونکے فوجی اقبال نے ایماپرس کی ایک لڑائی صرف اس خوف سے سر کرا دی کہ یونانیون کو اونکے سپہ سالار ہونے کی خبر پہونچی تو بہادر فوج اونکا نام سنتے ہی نظرون سے ایسی غائب ہوئی جیسے کسی تھیٹر کا طلسمی پردہ۔

مارشل ادھم پاشا کی طرف سے ابتدائی فتح کی رپورٹ بخدمت حضرت سلطان المعظم

۱۹ اپریل کو ہیڈ کوارٹر الاسونا سے مارشل غازی ادھم پاشا سپہ سالار افواج عثمانیہ متعینہ سرحد یونان نے اپنے آقائے نامدار کی خدمت میں حسب ذیل تار روانہ کیا۔" خدا کے فضل و کرم اور خلیفۃ المسلمین کے اقبال سے افواج قاہرہ نے یونانیوں پر نمایاں فتح حاصل کی ہے اور ٹرناؤ کے مقابل جن جن پہاڑیوں پر یونانیوں نے مورچہ بندی کی تھی وہ سب تسخیر کر لئے گئے ہیں اور فوج عثمانیہ بے دھڑک آگے بڑھ رہی ہے۔ میں عنقریب فتح مزید کی خبر ارسال خدمت کرونگا۔ افواج قاہرہ کی شجاعت اور اونکی بے بدل نبرد آزمائی سے دشمن کے چھکے چھوٹ گئے اور اونھوں نے اپنے اپنے ناکون کو خالی چھوڑ کر پسپا ہونا شروع کر دیا ہے۔ بمقام پاچو ایک یونانی سپاہی گرفتار کیا گیا اور دو بندوقیں معہ سنگین اور تیس صندوق سامانِ حرب ہمارے ہاتھ آئے۔ کوہ ارشلولی چوٹی جسپر دشمن قابض ہو گیا تھا دوبارہ فتح کی گئی اور مجھے کامل یقین ہے کہ کل کے روز اور بھی نمایاں فتوحات حاصل ہونگی۔ درہ ملونا اور گریزدولی کی لڑائی میں ۲۴ ہزار ترک اور ۳۵ ہزار یونانی شریک تھے۔

شکست گریزدوالی کیوں ہوئی؟ یونانیونکی سرکاری طرح پر معذرت

(عذر گناہ بدتر از گناہ)

اس غیر متوقع شکست حاصل ہونے پر شاہزادہ ولیعہد ڈیوک آف اسپارٹا نے سرکاری طور پر حسب ذیل معذرت کی دکرین مسٹر اپا جو گریزدوالی کے مورچہ یونانی پر توپخانہ کی کمک کرتا تھا ولیعہد بہادر کے ایک حکم کا مال الٹا سمجھا اور اس نے بڑی غلط فہمی سے پسپا ہو جانیکا آرڈر دیدیا

* نوٹ۔ گریزدوالی درہ ملونا کے دوسری جانب مقام کا نام ہے جسپر یونانی مورچہ بندی نہایت مستحکم تھی اسکے فتح ہو جانے سے گویا ترکون کیلئے تھسلی کی تمام سڑکوں پر قابو حاصل ہو گیا ۱۲

اور ایسا کرنے کے بعد یونانی (باضابطہ) پیچھے ہٹ گئے اور ترکون نے اُس جگہ کو خالی پاکر قبضہ کرلیا اور فوراً یونانیونکا تعاقب بھی کیا۔ جسمین چند اونین کے مارے گئے اور دوسو زخمی ہوئے کرنیل مسٹر ایپنے پھر ایک مرتبہ جوانمردی دکھائی اور دشمن کا سامنا کیا۔ ساتھ ہی شہزادے نے امدادی فوج روانہ کی اور کرنیل امولنسکی غنیم کو پسپا کرنے مین کامیاب ہوا۔ ہز رائل ہائیس شہزادہ ولیعہد نے کرنیل مسٹر پا کو چشم نمائی کردی ہے۔

فتوحات درہ ملونا سے ترکون کو کیا فائدہ پہونچا ؟

علاوہ اس غیر معمولی پُرجوش اور فاخرانہ خیالات کے جو ایک متحد فوج کے دلمین امنڈ آکر تے ہین اس ابتدائی فتوحات سے ترکون کو بیشمار اخلاقی اور تمدنی اور جنگی فوائد حاصل ہوئے - اول عام طور پر فوج کا اعتبار اور اونکا اعزاز سلطنت بھر مین تازہ ہوگیا۔ دوسرے ہر سپاہی کے دل مین خواہ وہ میدان جنگ مین ہو یا اُس سے دور ایک ایسا ولولہ اور جوش جنگ پیدا ہوگیا جو کسی دوسرے ذریعہ سے ممکن نہین - تیسرے اندرونی مفسدونکے باغیانہ خیالات اور شیطانی حرکات جو وہ دوسری صورت مین کرنے کو تیار تھے یکسر دب گئے اور اونکو ذرا بھی سر ہلانے کا موقع نہ ملا۔ چوتھے سرحدی ریاستین (سرویہ بلگیریا وغیرہ) گو وہ بظاہر روس کے اشارہ سے غیر طرفدار ہین لیکن اونکی خاموشی کی دراصل وجہ ترکون کی ہی غیر معمولی قوت اور جنگی لیاقت ثابت ہوئی - ممکن نہ تھا کہ بحالت شکست وہ یون خاموش بیٹھے رہتے۔ پانچوین غیر ملکی والنٹیرون کے ارادون مین لغزش آگئی جنھون نے صلیبی جہاد کے لئے اپنی پیاری بیبیوں اور (شاید) ماں باپون سے اجازت روانگی حاصل کرلی تھی لیکن ابھی گھر سے روانہ نہوئے تھے اور دشمن دین خدا یعنی پوپ روم نے جو ایک لاکھ جوانونکی امداد کا وعدہ شاہ یونان سے کیا تھا اس مین بڑی کھچ پچ واقع ہوگئی (اوس وجہ غالباً ہزار سے زیادہ نہ بھیج سکا - چھ ترکون کے رنے تمام تھسلی کی شاہراہون اور

سڑکون کا راستہ کھلگیا ساتوین تمام کوہستانی مورچون پر قابو حاصل ہوگیا اور باین وجہ
تمام گرد و نواح کے میدان یونانیون کو خودبخود خالی کردینا پڑے۔ جہانتک ترکی توپون کی زد
پہنچ سکتی تہی ۔آٹھوین۔ افسران فوج کو بلاخوف و خطر کافی موقع ملا کہ وہ دن بھر پوری پوری کلی اور
اور ٹھیک ٹھیک انتظام ٹرناو کے حملے کا کرلین اور ایسی فرصت ہمیشہ فاتح کو ازحد مفید پڑا کرتی ہے
نوین قریہ کی شکست سے یونانیون کو اب کوئی موقع نہ رہا کہ وہ دیویا گھاٹی کے ذریعہ سے الاسونا
پر کسی وقت مین چڑہائی کرسکین۔ دسوین۔ افسران ٹرکی کو یونانی سردارونکی قابلیتون کا پورا
اندازہ ہوگیا اور یونانی فوج کے دل مین ترکون کی شجاعت اور دلیری کی ایسی دہل بیٹھی کہ وہ دلدلی
تھرناپولی تک ضرورت سے زیادہ کام آتی رہی اور یونان کے صدر مقام ایتھنز مین عام رعایا کے
خیالات برہم ہونا شروع ہوگئے۔

محاربہ ٹرناو

درہ ملونا اور اوس کے اندرونی جانب کے تمام مورچہ بند چوٹیون پر قابض ہوجانے کے بعد
ترکونکا ایسا خوبصورت نقشہ جما ہوا تھا جیسے بعینہ اُس شطرنج کا ہوتا ہے جسکی ایک فریق شاطر نے
مات کی۔ صرف تین چار عاقلانہ چالین ملکر شہ بولدی ہو اور بادشاہ سلامت کو بجز ایک گھر
پیچھے ہٹ کر نکلجانے کے اور کوئی صورت بچنے کی نہو حالانکہ اُس کے پیادون۔ فیل۔ اسپ۔ رخ
اور وزیر نے بساط کے تمام خانون کو گھیر رکھا ہو۔ اسیطرح ایک ایسا تصویر نما لطف اور عبرت دار
کمر پر کیفیت سمان میدان جنگ اور اوسکے اطراف و جوانب مین بندھا ہوا تھا جسکی نظیر صرف
اُسی حالت مین ملنا ممکن ہے جب ترک پھر ایسے ہی کوہستانی دشوار گذار درون کو فتح کرین اور
دشمن کی فوج پھر اسی طرح سنگینون کے زور سے نوک دم بھگائی جاوے اور رعایا مور و ملخ کیطرح
فاتح کے خوف سے گھر چھوڑ چھوڑ کر تمام جنگل مین منتشر ہو اور ترکی ہلال بلندی ہوا مین
ہر چوٹی پر اُڑ رہا ہو اور ترکی طویل القامت اور قوی الجثہ افسر زرق برق فوجی لباس مین

اپنے اپنے مورچو نیزہ و سنگین ہاتھ مین لئے ہوئے صدور احکام اور عام انتظام انصرام مین مصروف ہون اور اونکی دلیر فوج اپنے اپنے نشان کے گرد جان نثاری کے لئے صف بستہ تیار ہو اور توپون کے مونہ دشمن کے ملک کی طرف پھرے ہوئے ہون اور اونکے خوف سے اسکی فوج اور عام باشندے بدحواسی کے عالم مین بال بچون کو کشان کشان لئے ہوئے چہار طرف بھاگتے ہوے نظر آتے ہون - یہ ایک معمولی سین نہین ہے جو ہر فتحمند کو ہر لڑائی لینے کے بعد میسر ہو سکے اگر مقابل کی ایک پہاڑی پر بھی دشمن کا قومی مورچہ باقی ہوتا تو اس منظر کا نقشہ بالکل ہی مختلف نظر آتا -

فاسکر ٹرناوٗ پر حملہ کرنا دو وجہ سے زیادہ ضروری سمجھا گیا - اول یہ کہ اوس کے فتح ہو جانے سے یونانی سپاہ کو خواہ مخواہ ڈومکی اور نیز وروس کا چھوڑنا ایک امر لازمی ہو جاوے گا اور دوسرے یہ کہ ٹرناوٗ خود ایک ایسا ضروری اور سرسبز چھ ہزار مختلف الاقوام باشندونکا قصبہ ہے جسمین باغات انگور بکثرت اور اشجار میوہ دار بافراط موجود تھے - دریاے یوروس اسکی سرسبزی کا باعث ہے اور طرح طرح کے تجارتی کارخانجات اوس مین چل رہے تھے - یکایک ترکی حکام نے سرکاری چٹھی شائع کی کہ ٹرناوٗ لے لیا گیا - لیکن یونانی ہیڈکوارٹر نے اسکی تردید کی کہ ابھی تک وہ مقام یونانیون کے قبضہ مین ہے اور ان متضاد خبرون سے یورپ بھر مین نہایت اضطراب کے ساتھ تشویش پھیل گئی - لیکن جلد اس امر کی تصدیق ہو گئی کہ یونانی جھوٹے اور فریبی ہین اور ترکون کی رپورٹ فتح حرفاً حرفاً صحیح ہے - ٹرناوٗ حقیقتاً فتح کر لیا گیا - مارشل ادھم پاشا نے حسب ذیل ایک تار حضرت سلطان کی خدمت مین بھیجا جسکی خبر انگلستان مین ۲۳ - اپریل کو جمعہ کے روز صبح کے وقت پہونچی اور وہان اس خیال سے کہ ترک لریسا کو لینے والے ہین سخت تشویش اور بیچینی پھیل گئی - تار کا مضمون یہ تھا -

" اب ہم لریسا سے صرف ایک گھنٹہ کی راہ پر ہین - ہمنے ایک نہایت خونخوار جنگ "

کی ہی - ۳۵ ہزار جرار ترک چالیس ہزار یونانیون کے مقابل صف بستہ ہین - ہمارے سپاہی نہایت تعجب خیز بہادری کے ساتھ لڑائی لڑتے ہین - اور ہماری تمام موقعے ہمارے حق مین نہایت سودمند اور کارآمد ہین - مجھے خدا کے فضل و کرم کی امید ہی کہ بہت جلد کسی واقعہ عظیم کی اطلاع خدمت عالی مین بھیجنے کی عزت حاصل کرونگا"

افواج قاہرہ کا میدان تھسلی مین بڑھنا

۲۰ - اپریل ۹۷ء کو درہ ملونا کے کامل تسخیر نے ادھم پاشا کو بہت جلد موقع اسبات کا دیا کہ وہ اپنی فتحمند فوجون کو ٹرناؤ کی طرف بڑھے اور اُس میدانِ تھسلی کے فتح کرنے کا حکم دین جو ملونا اور ٹرناؤ کی سڑک سے مشرق کی طرف واقع ہی - چنانچہ فوج کے چند دستون نے مقام لگیریا اور کاراسولی پر جو سڑک سے دور مشرق کی طرف واقع ہین قبضہ کرلیا اور افواج عثمانیہ بحر مواج کی طرح اطراف الاسونا سے درہ ملونا مین گذرکر تھسلی مین بلا مزاحمت داخل ہونا شروع ہوگئین درہ سے گزرکر ایک ٹیلہ پر صرف ایک ترکی توپخانہ نصب تھا اور اوسکے مقابل یونانیونکے چار توپخانے دو میل اور ۵ سو گز کے فاصلہ پر قایم تھے جمین برابر دناد ن ہوتی رہی - ترکی توپخانہ کا چار توپخانون سے مقابلہ کرنا اس مصلحت سے تھا کہ یونانی مجبور ہوکر اپنی پوری قوت کو کام مین لاوین اور ترک اس قوت کا اندازہ کرلین - گو ٹرناؤ ابھی دور تھا لیکن البانیا کی رجمنٹون نے یونان کے اُن زبردست مورچون کو جو ٹرناؤ کے سامنے بلند محفوظ پہاڑیون پر قایم تھے گولہ باری کرکے اوکھاڑ دیا - مارشل ادھم پاشا ہر موقع پر تجربہ اور عجیب و غریب جنگی احتیاط اور قابلیت کا اظہار کرتے تھے - اونکی کوئی کارگذاری قابل اعتراض نہ تھی - اُنھون نے ایک بھی ایسا موقع نہ دیا جسپر حفظ ماتقدم کا پورا پورا بندوبست اور خیال نہ کرلیا گیا ہو - غرضکہ اونکی کارروائیان قطعاً سہو اور سقم سے مبرا

تھین۔ وہ ہرگز حملہ کا حکم اُسوقت تک نہ دیتے تھے جب تک یہ نہ سمجھ لیتے تھے کہ فوج کا ہر ایک
اور ہر مرکب سامانِ حرب سے بخوبی لیس ہوگیا ہے+

۲۱- اپریل ۹۷ئ جنگ کرٹیری اور میجر جنرل جلال پاشا کی شہادت

۲۰- تاریخ کو یونانیون نے کوئی سخت مقابلہ نہین کیا وہ برابر صبح سے شام اور شام سے
صبح تک قلعہ کرٹیری کی قلعبندی مین مصروف رہی۔ لیکن دن نکلتے ہی میدان جدال و
قتال گرم ہونا شروع ہوا۔ ہر دو مقابل افواج مین حملہ کے بگل بجنے لگے اور آمنے سامنے
پہاڑیون پر سے گولونکی بھرمار ہونے لگی۔

اِن پہاڑیون کے درمیان ایک فراخ درّہ واقع تھا اور اس لیئے پیادہ افواج کا
ایکدم مقابل ہونا ذرا مشکل بات تھی۔ تاہم توپون کی وہ سخت اور غضبناک لڑائی رہی کہ
العظمۃ للہ۔ رنجک پر رنجک اڑنے اور کئی توپونکی آوازین ایک ساتھ ہونے سے پورے
طوفان رعد و برق کا خوفناک سمان بندھا ہوا تھا۔ آخرکار یونانیون نے محل محل کر توپخانہ
کی پوری قوت صرف کرنا شروع کردی اور ترکی مورچہ بندیون کے اڑا دینے کا قصد
کرلیا لیکن وہ ترکی گولون کی تاب نہ لا سکے اور نقصان کثیر کے ساتھ جسکی ٹھیک تعداد
و شمار نہو سکی اونکو پسپا ہونا پڑا۔ ترکی ریزرو فوج کی امداد کی اس روز کوئی ضرورت
نہ پڑی۔ بلکہ موجودہ متعینہ سپاہ نے مردی اور مردانگی کے دل کھولکر جوہر دکھلائے جوکچھ
روز تک زبان زد خلایق رہینگے تاہم بنظر احتیاط چند دستے فوج کے ہر وقت کمک
پہونچانے کے منتظر رہے۔ یہ ڈویزن نشاط پاشا کی کمان مین تھا اسوقت تک
اس حصۂ فوج نے بماتحتی کمانڈر نشاط پاشا سب سے زیادہ کام دیا۔

Brigadier General Hafiz Pasha the Martyr.

برگیڈیر حفیظ پاشا شہید آہی ڈویزن کے ایک دستہ کے کمانڈر تھے جو بڑی بہادری کے ساتھ ذرہ ملونا کی جنگ میں شہید ہوئے۔ اور اسی جنگ میں جو کرشیری کے نام سے مشہور ہے گی میجر جنرل جلال پاشا جو دوسرے دستہ کے برگیڈیر تھے شہید ہوئے اور اس لئے ان دو زبردست حادثوں سے ثابت ہو گیا کہ جنرل نشاط پاشا کی فوج نے کس اولوالعزمی اور سخت ترین ثابت قدمی کے ساتھ اول سے آخر تک جنگ روم و یونان میں کام دیا۔

لبیا میں غیر ملکی امدادی جمگوں کا داخلہ

۲۰- اپریل ۱۹۱۲ء کو لبیا میں ایک خاص قسم کا جوش و خروش پھیلا ہوا تھا وہ اسلیے کہ چار سو غیر ملکی والنٹیر مجاہدین میں یورپ کی اور قوموں سے علاوہ ۲۶- انگریز بھی شامل تھے بارادہ

استعانت وامداد افواج یونانی لریسا مین آپہونچی۔ انکا استقبال نہایت دھوم دھام سے ہوا اور اُس سے بڑھکر پُرجوش سین وہ تھا جب وہ مجاہدین ہیڈ کوارٹر سے اجازت پاکر سرحد کی طرف روانہ ہوتے۔ انگریز والنٹیر اپنے جنگی گیت گاتے ہوئے چلے جاتے تھے اور ایسے ہی دوسری قومین بھی اظہار جوش کرتی تھین۔

گرنیر و والی کا ترکون کے ہاتھ سے نکلجانا ۲۰ اپریل

جبکہ ترک اسطرف مشغول تھے یونانیون نے کوی موقع پاکر اُن پہاڑیون پر جو سینٹ جارج مانسٹری سے جانب شرق واقع ہین چڑھکر ترکون کے میمنہ پر حملہ کردیا۔ ترکون نے بعد کئی گھنٹے کے سخت مقابلہ و مقاتلہ کے ہیڈ کوارٹر الاسونا سے ۳۰۰ سر کیشین سوار اپنی کمک کے لئے طلب کئے۔ یہ بہادر سوار میدان تھسلی کی طرف کو اوترکر بڑھنا چاہتے تھے کہ یونانی کرنیل مسٹر اپاکے خونخوار توپخانہ نے اونکو آگے قدم بڑہانے سے روکدیا اور سرکیشین سوار نقصان عظیم اوٹھاکر لگیریا کی طرف پسپا ہوئے اور وہان سے الاسونا واپس گئے۔ اسطرح سے مقبوضہ مقام گرنیر و والی عارضی طور سے ترکون کے قبضہ سے نکلگیا۔ یہ معرکہ تمام دن جاری رہا اور یونانی فوج پیدل نے جو ٹرناو سے برابلی تک برابر نیم دائرہ کی شکل مین پھیلی ہوئی تھی اپنی توپخانہ کے سہارے سے ترکون کے پسپا کرنے مین بہت بڑا کام دیا۔

(ایک ہولناک سین)

ترکونکی دہل اور یونانی رعایا مین بھاگڑ

درہ ملونا اور اُس کے گرد و نواح کے معرکہ جات مین ترکون کے خلاف توقع جنگی قابلیت کی وہ دھوم مچی کہ تمام سرحدی رعایا مین باوجود اونکی فوج کے بالاستقلال موجود ہونے کے ایک عام ہلچل پڑگئی اور ہر سرحدی باشندہ نے جسقدر جلد ممکن ہوا لریسا کی طرف بھاگ

جانیکا بندوبست کرلیا۔ بھگوڑون اور اونکے عیال و اطفال اور اونکے اسباب خانہ داری اور
مویشیون کی کثرت سے تمام سڑکین کھچا کھچ بھری چلی جاتی تھین نہایت ترسناک منظر تھا
بھیڑونکے گلّے بکریونکے ریوڑ جلد جلد چلنے کے لئے کھدیڑے جاتے تھے۔ بکریان گدہون مین
اور گدھے گھوڑون مین پھنسے جاتے تھے اور ہر راکب اپنے مرکب کو یہی چاہتا تھا کہ
آن کی آن مین لریسا مین جا کر ڈالدے اور ہر مالک اپنے مملوکہ اسباب و بکریون کے
ریوڑ کو یہی چاہتا تھا کہ کسی نہ کسی طرح غول بیابانی بنکر چشم زدن مین دشمن کی نظرون سے
غائب ہو جائے۔ اس کشمکش مین عام گذرگاہین ایسی بھرپور چلی جاتی تھین کہ تل رکھنے کو جگہ نہ تھی
ایسے زیادہ قابل رحم اُن عفیفہ ضعیفہ عورات اور کمسن بچون اور بیمار مرد و عورتونکا حال تھا
جنکو سواری نہ ملنے کی وجہ سے پاپیادہ بھاگنا پڑا تھا۔ کسی کی پشت پر پلنگ کے پٹی پایے
کسی پر گٹھری بقچے۔ کسی کے کندھون پر دو بچے اور گلے مین اسباب منقولہ کا بوجھ۔ بیمارون کا
اوٹھتے بیٹھتے گھسٹنا۔ حب الوطنی کے فطری ولولہ مین بار بار گردن پھیر کر اپنے مکانون
سرسبز باغون اور لہلہاتے تیار کھیتون کیطرف مایوسانہ نظر ڈالتے جانا اور بہت سے
دنیادارونکا تمام اسباب خانگی باہر لا کر رکھنا اور بے قابو پاکر آنسو بھر لانا۔ بلکہ ضعیف القلب
عورات کے صدمۂ مفارقت نہ اوٹھا سکنے پر بے اختیار چیخ کا نکلجانا اور سب چیز کو چھوڑ کر
بقدر امکان اضطراب و پریشانی مین تھوڑے تھوڑے اسباب کا سر اور کمر پر لاد کر لے چلنا
بکریونکا ممیانا۔ کتونکا بھونکنا۔ گدہونکا رینکنا۔ مردون کا اُچک اُچک کر پہاڑونکی طرف
دشمن کے خوف سے نظر ڈالنا۔ عورتونکا رونا۔ بیمارونکا کراہنا۔ بچونکا چیخنا۔ پناہ بخدا۔
وہ پُردہشت اور سخت ہولناک اضطراب اور پریشانی کا سمان تھا کہ خدا کسی ملک کو نصیب
نکرے۔ پُرامن ملک کے نوجوان لوگ جنھون نے آغوش مادری مین چپ چاپ راحت و آرام
سے زندگی بسر کی ہی اور جو جنگ سے صرف اسی قدر واقف ہین کہ وہ صرف تین حرفون۔ ج۔

ن اور گ سے مرکب ایک نقطہ ہی جو گاہے گاہے میدان قرطاس پر نظر آجاتا ہی بیشک وہ
لڑائی کی تمنا کیا کرتے ہین لیکن اگر وہ کسی ملک کے انقلاب حکومت یا زمانہ جنگ مین مفتوحہ
صوبجات کی تباہی اور بربادی کے دلخراش اسباب و خطرناک حالات کو بچشم خود دیکھنے کا
ایک مرتبہ بھی موقع پاوین تو ضرور ہی کہ قیام امن کو خدا کی سب سے بڑی دی ہوی نعمت اور بڑی
برکت سمجھ کر حاکم حقیقی کا لاکھ لاکھ شکر بجالاوین - غرضکہ تمام سرحدی دیہات او قصبات کے
عام و خاص باشندے گاڑیون اور گھوڑون پر اور پیدل جھوسے بن پڑا لریسا کی طرف
چلے جاتے تھے - اسوقت کا سین بالکل اس نمونہ کے موافق تھا جو پلینی نے پامپیائی
کے شہر کے کوہ وسووییس کی بربادی بخش آتش فشانی سے برباد ہونیکا دکھلایا ہی
لریسا گو شہر ہی لیکن وہ بھی آدمیون اور جانورونکی کثرت سے ابل پڑا -
چارہ ناپید اور خوراک نہایت کمیاب ہوگئی - شفاخانے زخمیونکی تعداد سے بھر گئے اور نئے
زخمیونکا ہر ہر گھنٹہ مین تانتا بندھ گیا - حکام نے دارالسلطنت ایتھنز کو سخت تاکیدی
عرضداشت روانہ کی کہ فوراً قابلہ عورات اور جراحی کے سامان اور ڈاکٹر روانہ کیے جائین
آلات اور ادویات کی کوتاہی کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ملسکتا ہی کہ غریب زخمی سپاہیون
کے خستہ جسم مین بلا کلوروفارم سنگھائے نشتر بھونک بھونک کر اور تازہ زخمون مین انگلیان
اور چمٹیان ڈال ڈالکر گولیون اور گولون کے ٹکڑے نکالے جاتے تھے اور انکی فریاد وزاری
کے کم کرنیکا کوئی ذریعہ نہ تھا -

ترکی فوجونکی پیشقدمی کا منظر اور انکا چال چلن

یون تو ایک ہی رنگ کے یونی فارم یعنی وردی اور ایک ہی شکل کی بندوق تلوار

اور پہرہ دار نیزون سے مسلح فوج جہان بھی صف بستہ ہو نہایت پُررونق اور خوشنما معلوم ہوا کرتی ہے - لیکن ترکی فوج کا بالکل نئی وردی پہنے اور نئے چمکدار نیزون اور تلوارون اور ماسر رایفل سے مسلح ہوکر نہایت ضابطہ استقلال اور پوری فرمانبرداری کے ساتھ سُرخ ٹوپیان اوڑھے ہوئے کوہستانی درّون سے گذرنا اور میدان مین منتشر ہوکر پھر ریگستانی سڑکون پر ایڈوانس مارچ کرنا دور سے ایک بڑے بھاری لہراتے ہوئے سانپ کی صورت پیدا کرتا تھا -

Advance march.

سپاہی قومی اور وطنی جوش مین بھر کر اشعار رزمیہ پڑھتے ہوئے پہاڑون سے اترتے تھے اور وقتاً فوقتاً فتحمندی کے گیت گاتے ہوے آگے بڑھتے چلے جاتے تھے اونکی صورت اور وضع سے دلیری اور جنگجوئی کے آثار ٹپکتے تھے اور وہ اپنے سرداروں کے احکام بجالانے مین ایسی چستی اور تیزی دکھلاتے تھے جسنے یورپ کے تمام شایستہ فوجون کو حیران کردیا - کچھ یہی نہین کہ صرف حملہ آور فوج کے دستے مین جوشِ جنگ پیدا ہوجاتا تھا - بلکہ ہر درجے اور ہر طبقے کے افسرون - سپاہیون - اردلیون اور قلیون تک مین ایک طرح کا ولولہ اور زندہ دلی صاف صاف محسوس ہوتی تھی - کیا معنی کہ اردلی کے سوار جنکا کام صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ ہیڈکوارٹر سے کمانڈر انچیف کے احکام فوج کے بریگیڈیرون اور کمانڈرون تک پہونچاوین - اور اونکے جواب یا استفساری چٹھیان ہیڈکوارٹر لیجاوین - جب اپنا لفافہ افسرون کو دے کر اونکے جواب کے انتظار مین کھڑے ہوتے تھے تو بجاے اس کے کہ تہ گولون اور بندوقون کی زد سے بچکر کھڑے ہون فوراً اپنے اپنے رایفل سیدھے کرکے دشمن پر فیر کرتے اور جب جواب ملجاتا تھا تب ہیڈکوارٹر کو واپس جاتے تھے +

ایک عجیب واقعہ

۲۰- تاریخ کی جنگ جدل مین یونانی توپخانہ نے بہت اچھی مشق دکھائی جسکی نشانہ بازی
مین ایک عجیب اتفاق یہ ہوا کہ جسوقت البانیا رجمنٹ کا کمان افسر اپنے سپاہیون کو
ایک یونانی مورچہ پر حملہ کرنے کو لئے جاتا تھا تو ایک گولہ جو یونانی توپخانہ سے اوسپر چلایا
گیا تھا ٹھیک گھوڑے کے سر پر پڑا۔ گھوڑا فوراً ہلاک ہوا۔ اور افسر بلاکسی ضرر کے بچگیا
ایسا اتفاق کم ہوتا ہے۔

جنگ ماٹی اور کرٹیری کے تفصیلی حالات

ماٹی۔ یونانی حدود مین اُس راستہ پر جو درہ ملونا سے ٹرناؤ کو جاتا ہی ایک جگہ کا نام ہے
اور کرٹیری ایک چھوٹی پہاڑی ہی جو قریب ۵۰ فیٹ کے بلند اور سو فیٹ کے طویل ہے
اس پہاڑی کے پس پشت یونانی پیدل فوج علی الصباح آکر چھپ رہی جو حملہ آورونکو نظر
آتی تھی۔ یہ جمعرات کا روز اور تاریخ ۲۲- اپریل تھی۔ سورج نکلتے ہی ایک عظیم الشان لڑائی
شروع ہوگئی۔ صبح کے وقت ترک ۱۲ ہزار اور یونانی ۷ ہزار تھے۔ شام کے وقت مزید
کمکی فوج بقدر پانچہزار یونانیون کی امداد کو پہونچ گئی لیکن وقت ضرورت پر نہ پہونچنے سے
اُسکا آنا اس تاریخ بیکار رہا۔ پہاڑی کے مقابل یونانی پیادہ سپاہ نے قریب پاؤ میل
فاصلہ پر خندقین کھودلی تھین۔ اور اونکے توپخانے پہاڑی کے دونون دہانو اطراف پر قایم
تھے۔ ترکون نے اول سوارون اور پیدہ فوجی جمعیت سے یکبارگی حملہ کیا لیکن باسانی پسپا
کردئے گئے۔ اسکے بعد توپخانون نے آگ برسانی شروع کردی جو بجز تھوڑے تھوڑے
وقفون کے برابر ۸ بجے صبح سے لے کر پانچ بجے شام تک جاری رہی ترکی توپخانون نے

اسقدر ہم کے گولون کا مینہ برسایا کہ جس سے تمام کھیت اسطرح کھد گئے کہ شاید اس سال
ہل چلانے کی ضرورت نہ رہی۔

یونانی توپخانون مین تین میدانی اور ایک پہاڑ کوہی توپخانہ تھا اونکی خوش قسمتی سے
بلندی و سفالی سے یونانی کمکی فوجے جسمین ڈہائی ہزار آدمی اور دو کوہی توپین تھین
اتر کر ترکون کے میمنہ پر گولہ باری مین شرکت کی گھنٹون تک ہوا مین شارپنل گولون کے
پھٹنے کی مہیب صدائین گونجتی رہین۔ اور حسن اتفاق سے ترکی گولہ اندازون کے نشانون نے
ایسی پیہم خطا کی کہ ایک ہزار گولون نے صرف بیس پچیس آدمیون سے زیادہ نہ ہلاک کئے۔
جنمین ایک افسر ہلاک اور تین زخمی ہوتے۔

تین بجے ترکی توپخانہ درہ لیگریہ مین پسپا ہوتا ہوا معلوم ہوا لیکن یونانی پہاڑ کوہی توپخانہ
جو گریرو والی کی طرف آگ برسا رہا تھا ترکی توپچیون کو اپنی طرف متوجہ کرلیا اور باوجودیکہ
ترکون نے اس جماعت پر گولون کا مینہ برسا ڈالا لیکن یونانیون نے حیرتناک استقلال اور
ثابت قدمی سے اپنا کام جاری رکھا اور حالانکہ گولے اونکے گرد اور اونکے بیچ مین گر کر پھٹتے
تھے لیکن نہ کوئی سپاہی چونکتا نظر آتا تھا اور نہ کوئی گھوڑا اچھلتا کودتا دکھلائی دیتا تھا۔
مین بجے سہپر کے وقت چونکہ ترکی توپونکی آواز سوائے لیگریہ کے اور کسی طرف سے نہ آتی
تھی۔ اس لئے تمام یونانی توپخانون کے منہ بھی اسی سمت کو پھیر دئے گئے اور اس خیال
سے کہ دشمن بحیثیت مجموعی ملونا پہاڑ کے اس ڈھلاؤ پر مجتمع ہوگا توپون کی باڑھین مارنا شروع
کردین۔ لیکن دشمن کوئی نادان دشمن نہ تھا اوسکی چالونکا اثر اوسکی جائے قیام سے ظفر مند
بادشاہ کے اقبال کیطرح سو سو کوس آگے بڑھتا تھا۔ گو بظاہر یونان کے اس دشمن جان نے
اپنے توپخانہ کو محفوظ مقام مین پسپا کردیا لیکن صرف اسی چال سے ترناؤ اور لریسا کی فتح کی
بنیاد ڈالدی۔ کیا معنی کہ جب یونانی توپخانون نے پہاڑ کے ڈہلاؤ پر فوج کی موجودگی سمجھ کر اونکی

باڑھین مارنا شروع کین تو فوراً پیادہ پلٹن جھپٹ کر پہاڑ سے نیچے اوتری اور درہ دشمن
گذر کر ڈلیپہ یا گاؤن پر ٹھیک اسوقت قبضہ کرلیا جبکہ ایک یونانی کرنل دو کالم پیادون
اور ۳۱ اسکواڈران رسالہ کے ساتھ اس جگہ داخل ہونا چاہتا تھا۔ کرنل موصوف ترکون کی
صورت دیکھتے ہی یہ جا وہ جا ! اور بغیر ایک گولی چلائے کرشیری پہاڑی کی طرف لوٹ
گیا۔ اتفاق سے اسی وقت کمانیر لوسفاکی نے بذریعہ ٹیلیگراف لاریسا کو تار بھیجا کہ ترک
حلقہ باندہ کر آگے بڑھنے کا بندوبست کررہے ہین اور اس لئے فوراً عقب سے امدادی فوج
نہ آئی تو راہ فرار مسدود ہوکر کل فوج یونانی محصور ہوجائے گی۔ بس ترکون کی اس ادنے
حرکت نے ماٹی کے ہر دو میمنہ اور میسرہ افواج کو دہمکا ڈالا۔ اور ہیڈکوارٹر کے افسران نے
تمام طرح یقین کرلیا کہ ترک دونون جانب سے گھوم کر ماٹی کی کل سپاہ کو ضرور محاصرہ مین
کرلین گے۔ اس لئے صدر مقام لاریسا سے جہان شہزادہ ولیعہد بہادر یعنی ڈیوک آف
اسپارٹا مقیم تھے حکم نازل ہوا کہ تمام لشکر یونان ماٹی کو چھوڑ کر واپس آجانے اور باوجودیکہ
بنگلکی پلٹنین اور تین میدانی توپخانے معہ اس توپخانہ کے جنکی کمان براہ راست پرنس نکولس
کے ہاتھ مین تھی مغرب سے بیشتر ٹرناؤ کی طرف ماٹی کی جانب آتے نظر پڑتے تھے۔
لیکن حکم فرار کے آنے کے بعد کون کسی کی سنتا ہے۔ کیونکہ جس سپاہ کو فتحمندی کا یقین نہین یا
اگر ظن غالب ہی ہوگیا ہو اور وہ صدر مقام سے کسی نامعلوم وجہ کے ساتھ فوری واپسی کا
حکم پاوے تو خیال مین نہین آسکتا کہ اسپر دشمن کا کسقدر خوف اور ہراس طاری ہوسکتا ہے
اوسپر طرہ یہ کہ شام کا جھٹپٹا وقت۔ تاریکی بڑھی ہوئی اور کسیکا یہ مشہور کردینا کہ "ترک
درہ بوغازی سے داخل ہوکر عقب سے راہ فرار مسدود کرنے والے ہین" اسقدر خوف
اور دہشت کا باعث ہوگیا کہ بیان سے باہر ہے۔ یونانیون کی صفین ٹوٹ گئین کالم پھٹ گئے
تمام میدان مین فوج تتر بتر ہوکر لاریسا کی طرف نو کدم بھاگنا شروع ہوگئی نفسی نفسی کا

عالم تھا۔ کسی کو کسی کی خبر نہ تھی معلوم ہوتا تھا کہ کوئی خوش پوشاک پاگل نہ ٹوٹ گیا ہے
حکم ہونے کے وقت مختلف نمبر کی رجمنٹیں کمپنیوں میں منقسم ہو کر تمام میدان
جنگ میں پھیلی ہوئی تھیں اور چونکہ حکم نہایت سخت اور بہ عجلت واجب التعمیل تھا اس
گھبراہٹ میں بجائے اسکے کہ ہر نمبر کی کمپنیاں اپنی اپنی رجمنٹوں میں شامل ہو کر راہ گریز
اختیار کریں۔ ایک عام انتشار کی حالت میں جہاں جسکا سینگ سمایا اوسی طرف کو ہولیا
اوسپر طرہ یہ ہوا کہ جب تمام پیادہ فوج اور سوار اور باربرداری کی گاڑیاں اور خچر اور رسد کے
چھکڑے ٹرناؤ سے لریسا کو چلے جارہے تھے کہ یکایک شور برپا ہوا کہ ترک سوار قریب
آ پہونچے !! اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اندھیرے میں ایک کمپنی خوف میں دوسرے کی طرف
پھر پڑی اور پیشتر اس سے کہ افسر لوگ اونکو اس حرکت سے باز رکھیں اونھوں نے بیساختہ
اپنے عقب کی جانب بندوقوں کے فیر کرنا شروع کردئے جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ ۵ سپاہی قتل
اور ۱۶ زخمی ہوے اور اس شرمناک طریقے سے تمام یونانی فوج مقامات مائی۔ یوسفاکی
اور کوہ الیاس سے اپنا اپنا مورچہ اور میدان چھوڑ چھوڑ کر ٹرناؤ کی طرف پسپا ہوگئے
اور ایک کثیر تعداد انہیں کی ٹرناؤ سے بھی گذر کر براہ راست لریسا کی جانب پیچھے ہٹتی
چلی گئی۔ لہذا بوجہ اس خوف کے کہ ٹرناؤ بہت جلد ترکوں کے قبضہ میں آنیوالا ہے
جمعہ (۲۳۔ اپریل) کی رات کو تمام سپاہ اور باشندے اس جگہ کو چھوڑ کر لریسا کی طرف چلتے
ہوئے اور یہ کارروائی اس تیزی کے ساتھ عمل میں لائی گئی کہ سنیچر (۲۴۔ اپریل) کے دن
تمام سڑکیں گرد و نواح کی بالکل سنسان پڑی تھیں اور ایک متنفس بھی ادھر چلتا ہوا نظر
نہ آتا تھا۔

بہت سے باشندے جن کو ترکوں کی قوت کا صحیح اندازہ تھا ہفتوں پہلے سے
ٹرناؤ چھوڑ کر معہ اپنے اسباب منقولہ کے لریسا چلے گئے تھے اور بقیہ اس فوجی بھاگڑ کے

ساتھ ایک رات مین کافور ہوگئے۔ اور اس دہشت اور خوف کی وجہ یہ تھی کہ عام یونانیون اور نیز غیر ملکی باشندونکا پختہ خیال اسطرف تھا کہ ترک جن جن شہرون اور دیہات کو فتح کرلین گے اونکو بغیر جلائے اور تباہ کئے نہ چھوڑینگے۔ حالانکہ یہ سب کمبختون کا خیال اور وہم ہی وہم تھا۔ ترکون نے جو کچھ اونسے برتاؤ کیا اوسکی نظیر تاریخ عالم مین کم ملے گی۔

لریسا مین قبل از مرگ واویلا

حالانکہ لریسا ٹرناؤسے دُور ایسا محفوظ مقام تھا کہ وہان یونانی فوج مستعدی کے ساتھ اپنے دشمن سے مقابلہ کے لئے تیاریان کر سکتی تھی لیکن کمانڈر ونچی کسی بے موقع دُور اندیشی نے لریسا کے جنوب مین ایک دوسرا زبردست مقام فارسالہ ترکون کا حملہ روکنے کے لئے تجویز کیا اور اسلئے لریسا کے باشندون اور فوج مقیم مین وہ اضطراب اور پریشانی اور مایوسی پہیلی جو ایک بادشاہت کے لئے نہایت ہی شرمناک اور قابل غیرت ہے۔

فوجین سرحدی مورچون سے پے درپے چلی آتی تھین۔ سامان باربرداری اور سامان حرب یعنی میگزین کی گاڑیون سے تمام سڑکین اور گلی کوچے پٹے ہوئے تھے تاکہ فارسالہ کی طرف روانہ ہون۔

باشندے بڑے بڑے گروہونکے ساتھ یکجا ہوکر شہر سے بھاگتے تھے اور اونکے ساتھ گاڑیون اور ٹٹوؤن پر اسباب خانہ داری لدا ہوا چلا جاتا تھا۔ تندرست اور جوان لوگ اور نیز مسن مرد اور بیچاری عورتین نہایت غمگین اور افسردگی کی حالت مین یا تو دودو یا فارسالہ کی طرف اوٹھتے بیٹھتے اور گھسٹتے ہوئے چلے جاتے تھے۔

یہ منظر ایسا خوفناک تھا کہ سخت سے سخت تماشائی کا دل بھی اُن غریب الوطن حرمان نصیب یونانیون کو اس خستگی بیچارگی اور سراسیمگی کے عالم مین اپنے وطن مالوف سے جدا ہوتے ہوئے دیکھکر بھر آتا تھا۔ خصوصًا انگلستان کے اُن اخبارونکے نامہ نگار جنکی ہمدردی کا کچھ ٹھکانا ہی نہ تھا جو واقعات قلمبند کرنے کی غرض سے ترکون کو چھوڑکر یونانی فوج کے ساتھ مرگ انبوہ مین جاکر شامل ہوئے تھے اونکا انصاف پسند دل اس خیال سے اور بھی بیٹھا جاتا تھا کہ افسوس یہ بیچارے یونانی ترکی جابرانہ حکومت سے خلاص ہوکر آج پھر سترہ برس کے بعد اونکے شکنجے مین دبنے والے ہین۔ دراصل یہ سارا قصور افسران فوج کا تھا جنکی ناعاقبت اندیشی۔ ناتجربہ کاری اور بزدلی نے فوج اور رعایا مین اسقدر بدامنی اور تشویش پھیلادی۔

بھاگڑ کے متعلق ایک انگریز والنٹیر کی نہایت دلچسپ داستان اور ۲۲-و ۲۳ کے معرکونکی تفصیل

ایک مضروب انگریز والنٹیر نے اخبار ٹائیمز کے نامہ نگار کو شفاخانہ ایتھنز سے ٹرناؤ کی جمعہ والی بھاگڑ کی نسبت نہایت دلچسپ طریقے سے جو تفصیل بھیجی تھی اوسکا اس تاریخ مین نقل کردینا خالی از لطف نہوگا۔ اس والنٹیر نے اسی کشمکش اور دوڑ بھاگ مین ایک بھاگتے ہوئے کوتل گھوڑے کی لات کھائی تھی۔ جس سے اوسکی ایک ٹانگ سخت ماؤف ہوگئی اور وہ بیچارہ بمشکل تمام لریسا پہونچا اور وہان سے بدقت تمام براہ وولو پہونچکر وہان سے براہ کشتی ایتھنز مین داخل ہوکر شفاخانہ مین جا پڑا۔ اُس نے لکھا کہ :-

"غیر ملکی امدادی جماعت (جسمین انگریز والنٹیر بھی شامل تھے) بمقام لریسا ۲۱۔ اپریل کی رات تک بارگون میں مقیم تھے۔ اور چونکہ اونکو لریسا میں خالی پڑے پڑے ایک ہفتہ ہو چکا تھا اس لئے طبیعت میں نہایت بےصبری اور اضطراب پیدا ہو گیا تھا کہ کب حکم ہو اور کب سرحد کی طرف بڑہیں۔ چنانچہ خدا خدا کرکے ۲۱۔ اپریل کی رات کو نصف شب گذرنے وقت اونکو کوچ کرنے کا حکم ملا اور وہ نہایت شادان اور فرحان بلا کسی خیال کے کہ کہان جا رہے ہین برابر بڑھتے چلے گئے یہانتک کہ یونانی سپاہ کے میسرہ یر ہالی ٹ کے قریب صبح ہوتے ہی جا پہونچے۔ سڑک لریسا سے سرحد تک برابر اسقدر ناکارہ اور ناہموار تھی کہ چھوٹے چھوٹے پتھرون اور سنگریزون پر چلتے چلتے ایک بھی ایسا نہ تھا جسکے پاؤن چھالون سے بھر نہ گئے ہون بلکہ بہت سے لوگ تو ایسے پست ہو گئے تھے کہ دوسرا قدم بھی نہین اوٹھا سکتے تھے اور اس لئے رستہ مین کچھ یہان اور کچھ وہان سڑک کے اِدھر اُودھر پڑ رہے۔

۲۲۔ اپریل روز پنجشنبہ کو دن نکلتے وقت وہ لوگ ایک مقام پر پہونچے جو یونانی مورچہ ہالی ٹ کے بائین طرف واقع تھا اونکے پہونچنے کے تھوڑی ہی دیر کے بعد ترکی توپخانون سے آگ برسنا شروع ہو گئی۔ غیر ملکی امدادی جماعت خوش نصیبی سے چند پہاڑیون کے پس پشت نہایت محفوظ مقام مین متعین کی گئی تھی۔ ترکی بم کے گولے اوپر سے برابر گذر رہے تھے اور عقب مین گر کر پھٹتے تھے۔ ۲۲۔ اپریل کو تمام دن برابر گولون کی لڑائی مین گذرا۔ ایک بھی فیر بندوق کا نہوا۔ ہم کو تعجب ہوتا

تھا کہ افسر اسقدر کیون مارے جاتے ہین یعنی یہ امر لازمی طور پر واقع ہوتا تھا کہ ہر چھ یا سات مقتولین مین ایک یا دو افسر ضرور شامل ہوتے تھے شام کے وقت پیادہ پلٹنون کی رجمنٹ نہایت مضبوط اور محفوظ مقامات مین معین کی گئی اس لئے کہ رات کے وقت ترکون کی جانب حملہ کا گمان تھا۔ اندھیرا پڑتے ہی گولہ باری بند ہوگئی۔ اور ہم کیمپ مین واپس آئے۔ کیمپ مین سنگریزونکا قدرتی فرش اور نیلے مرصع آسمان کا بہت بڑا خیمہ نصب تھا۔ سب اسی ایک فرش پر کمبل بچھا کر اسی ایک نیچرل خیمہ اطلسی کے سایہ مین ایسے آرام سے آکر لیٹے کہ صبح کے وقت سردی اور اینٹھن کے مارے اوٹھنا چاہا تو بیٹھنا تک محال ہوگیا۔ بدن ٹھٹھر کے زمین پر اکڑ گیا اور سارا جسم سردی کے اثر سے کانپنے اور تھرانے لگا۔ رات مین دو دفعہ الارم دیا گیا کہ ترک پیادہ فوج پر حملہ آور ہوئے۔ پہلے حملہ کے جواب مین بڑی تیزی سے کام لیا گیا یعنی ذرا دیر مین بیس ہزار کارتوس خالی کر دئے گئے اور دوسری مرتبہ بھی ترکون کو پسپا ہونا پڑا۔

جمعہ کی صبح تک ہماری مورچہ بندیون اور عام حالت مین مطلق فرق یا تبدیلی کسی طرح کی واقع نہوئی تھی لیکن بقول پرانونکے "جسوقت شاہ خاور شعاعونکا تاج سر انور پر رکھکر تخت مشرق پر بصد آب و تاب جلوہ گر ہوا" وہی کل والی توپونکی لڑائی شروع ہوگئی لیکن اس مرتبہ کی گولہ باری یونانیون کا زیادہ نقصان نہ کر سکی اور سہ پہر تک ہمنے برابر اپنی اپنی جگہون کو بدستور قایم رکھا۔ البتہ سہ پہر کے بعد ترکون نے

اسقدر کامیابی حاصل کرلی کہ ہمارے مقابل جو پہاڑیان واقع تھین اونپر کسی
نکسی طرح قابض ہوگئے۔ ہم دیکھتے تھے کہ سوارونکے رسالے برابر حملہ کرتے
ہین اور پیچھے ہٹ جاتے ہین لیکن بوجہ فاصلہ بعید کے صاف معلوم ہوتا تھا
کہ اونکے بڑھنے اور ہٹنے سے کیا نتیجہ پیش آتا ہے۔ اسمین شک نہین کہ ترکون
کو مقابل کی پہاڑیان ملجانا ہمارے حق مین بہت بڑا اثر رکھتا تھا اور اس لئے
ہمنے اپنے دلمین طے کرلیا کہ آج رات کو یا تو میدان دینگے یا لینگے۔

چنانچہ شام کے قریب ترکون نے ہماری پیدل سپاہ پر بم پھینکنا شروع کئے
اور اس لئے مجبوراً اسکو اپنی جگہ چھوڑنا پڑی۔ مین یقین کرتا ہون کہ ہمارے
جرار سپاہیونکی تعداد دس ہزار تھی لیکن ترک مقابل مین ۲۵ ہزار سے کم نہ تھے
رات ہونے سے پہلے ہم لوگ گو یہ جانتے تھے کہ بغیر سخت ترین نقصان
جان و مال اوٹھائے اپنے مورچے قائم نہین رکھ سکتے لیکن تب بھی نہایت
اطمینان سے فتح کی امیدون مین پھولے ہوئے تھے سے ایک کمیل لیے
رہے تھے کہ ذرا اندھیرے چڑھے کوچ کا حکم ملا۔

ہم سمجھے کہ ترکی مورچون پر !! لیکن کیسی غلطی تھی ! وہ حکم آگے کی طرف
مارچ کرنے کا نہ تھا بلکہ پیچھے پاؤن دریا کی طرف توکدم بھاگ جانے کا تھا
اسکے معنی یہ ہوئے کہ بلا ایک گولی چلائے نہایت بزدلی کے ساتھ دشمن کے
سامنے سے بھاگ جانے کی ہدایت تھی۔ تاریکی ہونے پر پسپا ہونا شروع کیا
گیا اور کل فوج دشمن کیطرف پشت کرکے دریا کی جانب چل پڑی۔ دس
بارہ میل تک یہ بازگشت نہایت باقاعدہ اور امن و امان سے رہی لیکن
بہت سے لوگ دن رات کام کرتے کرتے آرام کے وقت بھاگنے سے نہایت

خستہ اور کمزور ہو گئے تھے۔ اہل برطانیہ کے دل اس واقعہ سے قریب قریب
ٹوٹ گئے وہ رات کے وقت بھاگنے سے لڑنا بہتر سمجھتے تھے۔ اگرچہ سفر
چند میل باقی تھا کہ کسی نے یہ شور مچایا کہ "ترک آ پہونچے" یہ سننا تھا کہ
سپاہیوں نے ٹوٹ ٹوٹ کر بلا خیال اس امر کے کہ اونکے پیچھے اونھین کے
ہموطن سپاہی ہین فیر کرنا شروع کر دئے۔"

فیر ہوتے ہی ہر شخص نے اپنے آپ کو وحشتناک ترک کے پنجوں مین گرفتار سمجھا اور اس خیالی
خوف سے کانپ کر تمام دنیا مین اپنی اور اپنی قوم کی وہ فضیحت کی کہ توبہ ہی توبہ۔ مارے
ڈر کے سوار اور توپخانہ والے پیدل سپاہی۔ گھوڑے۔ گاڑیان خچر اور ٹٹو۔ ایک پر ایک
ٹوٹ پڑے اور وہ گھمسان مچی کہ توبہ ہی بھلی۔ سوار پیدل پر اور پیدل پہیون مین
اور پہیے گڈھون مین۔ ادھر سے گھوڑا بھاگا اودھر سے ٹٹو بھڑکے۔ پیچھے سے دن سے
فیر ہوا۔ ادھر سوارون کے گھوڑے بگڑ کر اوچھلتے کودتے لاتین پھینکتے کچھ پیادون کو کچلتے
ہوئے گاڑیون مین جا اٹکے۔ کچھ کھیتون کی طرف دوڑتے پھرے۔ اندھیری رات۔
نہ دوست کی شناخت نہ دشمن کی پہچان۔ ادھر سے ترک آگئے آگئے کا شور ادھر سے
جانوروں کے بیاختہ دوڑنے کی پکار وہ قیامت خیز نمونہ تھا جسکا پورا خاکہ لفظون مین کھینچ
نہین سکتا۔

کپتان برج نے (جو انگریزی والنٹیرون پر سردار تھے) انگریزون کو حکم دیا کہ وہ ایک لائن
باندھکر چلین اور ان مین سے ایک درجن شخصون نے جنھون نے یہ حکم سنا فوراً تعمیل حکم کی
لیکن مجبور!

"جب ہی کہ ہمنے ایک صف بنا کر آگے بڑھنا چاہا کہ فراریون کے ایک وحشتناک
مجمع نے دھکیل کر فوراً پھر ہم سب کو تتر بتر کر دیا۔ مین نے دیکھا کہ ہر شخص

نفسی نفسی کے حال مین مبتلا تھا ہر متنفس اپنے بچاؤ کی تدبیر مین کسی کوشش کی
کمی نہ کرتا تھا (خوف اسقدر غالب تھا گویا موت کا پنجہ ہر ذیحیات کو مجسم صورت
مین سامنے نظر آتا تھا) یہ پُرآشوب حالت دیکھکر مین نے بھی دوراندیشی سے
کام لینا شروع کردیا اور ہلکا ہونے کی غرض سے اپنے کمل۔ واٹرپروف۔
تلوار اور کارتوس ان سب کو پھینکدیا اور صرف ایک رَیفل اور کارتوس کی پیٹی
جسمین ساٹھ عدد کارتوس بھرے ہوئے تھے اپنے قبضہ مین رکھے مفرورین کی
وہکاپیل سے ہم سڑک سے اسقدر دور جا پڑے کہ + + + +
+ + پھر کسی طرح سڑک کا ملنا ممکن نہوا اور برابر کوہستانی قطعات
اور پتھریلی ناہموار زمین پر پاؤن سے چلتے ہوئے کھیتون پرسے گذرنا پڑا۔
اس کشمکش مین مین بھی ہزار خرابی چند جگہ گرتا پڑتا بڑھتا ہوا چلا گیا یہانتک کہ
لَرنیا صرف ایک میل رہگیا۔ اسمقام پر ایک آفتِ ناگہانی نازل ہوئی یعنی
ایک بھڑکے ہوے گھوڑے نے جو بے سر دپا عام شورش سے بھاگتا پھرتا تھا
مجھے اس زور سے لات ماری کہ مین ایک خشک نالے مین جاگرا مجھکو صدمہ
اور چوٹ محسوس ہوئی لیکن وہان پڑے رہنے کے یہ معنی تھے کہ یا تو توپ کے
گولہ کا مزہ چکھا جاوے یا سوارون اور کوتل گھوڑون کی ٹاپون مین اپنے آپکو
روندھا جائے۔ اس لئے مین ہمت باندہکر اوٹھا اور چونکہ چوٹ ابھی گرم تھی
گھسٹتا ہوا لَرنیا جا پہونچا۔ وہان دیکھا تو وہ عالم شہر آشوب تھا کہ دیکھا نہ سنا
آدمیون اور سپاہیونکی کثرت نے مجھے بے قابو کردیا اور بالآخر بہت سے
فوجی آدمیون کی رَو مین محض بے اختیارانہ طور پر ایک شرابفروش کی دوکان
پر جا پڑا۔ موقع اچھا ملا کہ تھوڑی سی رینز نُو شراب خرید سکا۔ لبعدہ اوس

اُس دوکان کو چھوڑ کر پھر سڑک پر ہولیا اور ایک دروازہ کھلا دیکھ کر اندر داخل ہوا۔ وہ ایک گلی سی تھی چونکہ چوٹ اور دوڑ دہوپ کی وجہ سے بالکل ہی بیجان ہوگیا تھا اس لیئے وہین گر کر سو گیا۔ بعد چندے آنکھ کھل گئی تو دیکھا کہ اب پیر کا ہلانا ناممکن ہے۔ حسن اتفاق سے مین نے دیکھا کہ ایک انگریز نامہ نگار دروازہ مین کھڑا ہے وہ میرے حال سے واقف ہوکر فوراً ایک سرجن کو بلانے گیا لیکن ذرا ہی دیر مین وہ گھوڑا پھینکتے آپہونچا اور کہا کہ ترک قریب آپہونچے۔ اب زیادہ یہان قیام کرنا محال ہے مین اوسکے گھوڑے کی گردن سے لٹک کر روانہ ہوا تو راستہ مین ایک اور انگریز نامہ نگار بائیسکل پر سوار ملا اوس نے فوراً اپنی مشین پر مجھے سوار کردیا اور اسطرح صرف ایک پاون سے بائیسکل چلا کر ریلوے اسٹیشن تک جانا ممکن ہوا۔ اسٹیشن سے میرے ہمراہی انگریزون نے مجکو چھوڑ کر خیرباد کہی اور واقعی اونکی دعا میرے حق مین مفید پڑی اس لیئے کہ یہ بڑی بھاری خوش نصیبی تھی کہ مجھ سا لاچار اور بے بس شخص ریل گاڑی مین بیٹھ سکے اس لیئے کہ اسٹیشن جیسا اس وقت وحشت اور پریشانی کا منظر بنا رہا تھا اوسکی نظیر ملنی مشکل ہے۔ سپاہی اور عہدہ داران فوجی اور ملکی عورتین اور بچے از حد شور مچا رہے تھے اور ٹرین مین بیٹھ جانے کی غرض سے اپنا سر دے دیتے تھے۔ مرد نہایت بزدلانہ طریق سے برتاؤ کر رہے تھے۔ مین نے بچشم خود دیکھا کہ افسرون کے لیئے جگہ کرنے کی غرض سے عورتون اور بچون کو کھینچ کھینچ کر گاڑیون سے باہر پھینک دیا گیا۔ بہت سے فوجی عہدہ دار جنکو اسٹیشن کی حفاظت کے لیئے مامور کیا گیا تھا بجائے اسکے کہ وہ اپنے مقام پر رہین اور اس عالم شور و شغب کے فرو کرنے مین کچھ مدد کرین گاڑیونکی چھتون پر کود کود کر جا بیٹھے اور غضب یہ ہوا کہ اونکے ہمراہیون نے جو گاڑی پر نہ چڑھ سکے

اپنے دوستون اور ہم پیشہ سپاہیون کو جو اوپر چڑھ گئے تھے گولیون سے ہلاک یا زخمی کیا۔ اسکے جواب مین اوپر والون نے نیچے والون کے گولیان مارین اور اسی کشت و خون کی گرم بازاری مین ٹرین ودنو کی جانب روانہ ہوگئی۔ اسوقت اُن لوگونکی آہ وزاری اور مایوسانہ اضطراب جو اسٹیشن پر رہ گئے تھے دلکو ہلائے دیتا تھا۔ اور خصوصاً اونکے اضطراب کا وہ وقت جبکہ شہر کے ایک سمت گولیون کے چلنے کی آوازین سُنائی دین جس سے ثابت ہوا کہ ترک شہر پا پہونچے۔ ہرگز معرض بیان مین نہین آسکتا۔ بہت سے افسر اور سپاہی فارسالہ جانے کی غرض سے ویلسٹنو مین اوتر پڑے۔ جب ہم وولو پہونچے تو دیکھا کہ ایک ہزار آدمی جمع ہین کہ اپنے دوستون اور عزیزون کے مرنے یا زخمی ہونے کے حالات دریافت کرسکین۔ مین ٹریڈ کراس ہاسپٹل کو روانہ کیا گیا اور فقط مجکو نہین ملتے جنکے ذریعے سے مین اُس مہربانی اور آرام کا شکریہ ادا کرون جو مجکو وہان میسر ہوا۔

یونان اور اپنے ہاتون اپنا نقصان

بموجب حالات مذکورہ بالا اُس نقصان کا صحیح اندازہ کرنا جو اس تاریک رات کے خوفناک گھڑیون مین واقع ہوا نہایت مشکل ہی تاہم ایک دوسرے پر آپس مین فیر کرنے اور گھوڑون اور آدمیون کے ہجوم سے کچلے جانے سے جسقدر لاشین دستیاب ہوسکین اونکی تعداد پانچسو اور چھ سو کے درمیان تھی۔ رہستہ چونکہ گاڑیون کے گرنے اور ایک دوسرے مین پھنس جانے اور اُس مین سے اسباب خانہ داری سامان۔ خوراک اور ذخیرہ ہائے رسد کے نکل پڑنے سے رُک گیا تھا اس لئے تاریکی مین کچھ نہ سوجھتا تھا اور جانوران باربرداری نہین پہونچ کر ابکتے تھے اور بھڑکے ہوئے گھوڑے ہر طرف بھاگتے تھے۔ اور جو

فیرونکی آواز سنکر اور فیر کرنے والون کو ترک سمجھ کر سپاہی اپنے ہی آدمیون کو گولیان مارتے تھے اس لئے اس عام ہلچل اور آشوب کا کوئی اندازہ نہین ہوسکتا - اور چونکہ نامہ نگار خود اس بلامین مبتلا تھے اس لئے وہ سب حال نہ لکھ سکے اور جو کچھ اونھون نے لکھا وہ قابل تحسین اور انگریزی قوم کی ہمت و جرات کا اچھا ثبوت ہے -

اس عام گڑبڑ مین افسرونکا برتاؤ بالکل بزدلانہ اور سپاہیونکی مانند رہا وہ انتظام کرنا بھول گئے اونکے جسمونپر رعشہ پڑگیا - اونکے دماغ ترکونکی آمد کی پکار سنکر بالکل اپنی جگہ سے ہل گئے - انکو سوائے اپنی جان بچانے کے اور کوئی چارہ نہ بن پڑا - اور غالباً باضابطہ بھاگ کر سب سے پہلے لریسا مین وہی داخل ہوتے - ہان ان سب مین ایک کرنل جسکا نام میرومی کیلس Maromichalis تھا اس نے ضرور کچھ ہمت کی یعنی وہ تھوڑی دور تک لوٹ کر آیا اور امن قایم کرنے کی غرض سے بہت کچھ چیخا چلایا - لیکن نقارخانہ مین طوطی کی آواز کون سنتا تھا اوسکی ایک نہ چلی اور مجبور ہوکر لریسا کی طرف آخر کار وہ بیچارہ بھی بھاگتا نظر آیا - اس معرکہ مین یہ بات قابل نوٹ کرنے کے ہے کہ غیر ملکون کے والنٹیرون نے غالباً کوئی فیر نہین کیا اور نہ وہ اسقدر مضطرب اور مخبوط الحواس ہوئے جسقدر کہ یونانی

خاتمہ محاصرہ ٹرناؤ اور ادھم پاشا کا برتاؤ

تفصیلا ذکر ہوچکا کہ یونانی فوج اور رعایا ترکون کے خوف سے ٹرناؤ چھوڑکر بحید پریشانی اور گھبراہٹ کے عالم مین لریسا کو بھاگی - وہ ۲۳ - اپریل ۱۸۹۷ء روز جمعہ وقت شب کا واقعہ ہے اور اس لئے ۲۴ - اپریل کی صبح کو سنیچر کے روز عساکر عثمانیہ بلا کسی مزاحمت اور روک ٹوک کے ٹرناؤ مین داخل ہوگئی - مارشل ادھم پاشا نے قصبہ مین داخل ہوتے ہی

اول جو کام کیا وہ ایک اجرا حکم تھا جسکی رو سے ممانعت کی ہی کہ کوئی شی ہرگز نہ جلائی جاے اور نہ منتقل کیجاے۔ اونھون نے ایک گورنر مقرر کیا اور تمام گرجاگھرون۔ کھلی ہوئی دوکانون کشادہ دروازونکے روبرو جنکو باشندے ویسے ہی چھوڑ کر بھاگ گئے تھے سنتری مقرر کئے تاکہ ایک حبہ کسی کا نقصان نہونے پاوے۔ اسی روز ادہم پاشا کو خبر ملی کہ یونانی جنگی جہازون سے جنھون نے کٹرنیا پر گولہ باری کی تھی۔ یونانی سپاہی اوترنا چاہتے تھے لیکن وہ ایسا کرنے سے باز رکھے گئے اور چند چھوٹی کشتیان اونکی غرق کردی گئین۔ ۲۴۔ اپریل کو ایک یونانی بھی ترکی سرحد پر باقی نہین رہا اور مطلع بالکل صاف ہوگیا۔

سو قیدیونکی گرفتاری اور اونکے ساتھ ترکی افسر کا سلوک

صبح کے وقت سو قیدی گرفتار ہوکر آئے اونمین سے ایک شخص ترکی افسر کی حضور مین لایا گیا وہ اسقدر خوف زدہ تھا کہ برابر تھرتھر کانپ رہا تھا اور دہشت سے ایک بات بھی اوسکی زبان سے نہ نکل سکتی تھی پہلی بات جو وہ گڑگڑا کر کرسکا یہ تھی کہ:۔

"اوسکی جان امان مین رہی" اور اسکو قتل سے محفوظ رکھا جائے۔ ترکی افسر نے جواب دیا کہ "اے شخص تو کیون اسطرح ایسی منت والتجا کرتا ہے تو تو جنگی قیدی ہے۔ ہم لوگ جنگی قیدیون کو جان سے نہین مارتے ہین۔"

اسیر قیدی ذرا ہوش مین آیا اور اس نے عرض کیا کہ یونانی فوج مین تو یہ بات زبان زد عام ہی کہ ترک قیدی کو فوراً ٹکڑے ٹکڑے کرڈالتے ہین۔ یہ سنکر افسر موصوف نے دوبارہ اسکی تسکین کی اور اس بیچارہ نے نہایت ممنونی اور قابل رحم شکر گذاری کے ساتھ اونکی عنایت وکرم کا شکریہ ادا کیا۔ سردار ممدوح نے اسکو سگریٹ دئے اور قہوہ پلایا اور حکم دیا کہ فوراً اسکو لیجاکر کھانا کھلایا جاوے۔

ریوٹر کے نامہ نگار کی ادھم پاشا سے ملاقات

نامہ نگار ریوٹر نے ۲۵۔اپریل ۱۸۹۷ء کو ٹرناو سے ادہم پاشا کی ملاقات کا یون حال لکھا کہ

"ترکی کمانڈر مارشل ادہم پاشا ایک یونانی جنرل کے خیمے مین (جسکو یونانی چھوڑکر بھاگ گئے تھے) فروکش تھے اور یہ خیمہ ایک نہایت پُرفضا مقام پر نصب تھا جسکے قریب ایک نہایت صاف و شفاف پانی کا چشمہ جاری تھا۔ وہ میرے ساتھ نہایت اخلاق اور آدمیت کے ساتھ پیش آئے اونھون نے گزشتہ فوجی کارروائیونکا مفصل حال بیان کرتے ہوئے یون کہا کہ "مین یونانی کمانڈر کا بدل ممنون و مشکور ہون کہ اوس نے ایسا سرسبز اور پُرفضا مقام میرے قیام کے لئے چھوڑ دیا" اسکے بعد یونانی فوج کی باقاعدہ واپسی کی بابت یون فرمایا کہ وہ واپسی نہ تھی بلکہ عام بھاگڑ تھی۔ اونھون نے ہر چیز پیچھے چھوڑ دی جس مین توپخانہ کا بہت بڑا میگزین جو ہماری توپون کے کام مین بخوبی آسکتا ہے ہمکو ملا۔ علاوہ اسکے بہت بڑا ذخیرہ بسکٹون۔ سارڈین۔ شراب انگوری۔ برانڈی اور دیگر مختلف اشیاء خوردنی کا چھوڑا ہے۔"

ادہم پاشا کی خود سمجھ مین نہین آیا کہ بلا ایک فیر کئے ہوئے اس بیسر و پا بھاگڑ کی کیا ضرورت لاحق ہوئی تھی۔ تاہم اونھون نے یقین کے ساتھ کہا کہ یہ سب کچھ اُس فوجی گرداوری اور کارسازی کا نتیجہ ہے جو بعد فتح ڈیلیلر( ) کے عمل مین آیا تھا یعنی اسبات کا فیصلہ کرلیا گیا تھا کہ دوسرے مڑکر یونانی سپاہ کے میسرہ کو محصور کرلیا جاوے اور اسی بنا پر رات کے وقت کوچ شروع کردیا گیا لیکن سوء اتفاق سے چند البانی رجمنٹین ہماری فوج مین شامل تھین جنکی خلقی عادت ہے کہ

کوچ کرتے وقت گاتے ہوتے چلتے ہین اور اسی لئے ناممکن تھا کہ اونکو خاموش کیا جائے
یونانی اس عادت سے ناواقف تھے ایک گھنٹے کے اندر یونانی صفین اولٹ
دیجاتین لیکن اونھون نے اونکے گیتون کی آواز سن لی اور اس لئے یونانی کیمپ
کے مرکز تک سپاہین ہل چل پڑ گئی اور عام طور پر کل فوج کو واپسی کا حکم دیا گیا اور یہ
کارروائی اس سرعت سے عمل مین لائی گئی کہ صبح کے وقت جب ہم کیمپ مین داخل ہوئے
تو ایک یونانی بھی ہمکو وہان نظر نہ آیا البتہ کوہ شیانہ کے سنگین مورچہ کو یونانی
دستہ فوج نے ابھی تک قبضہ مین کر رکھا تھا جسکا اثر درہ ملونا پر پڑتا ہے۔

اس مورچہ پر صبح ہوتے وقت حملہ کیا گیا اور چونکہ ان سپاہیون کو یونانی فوج کی فراری
کی خبر ابھی ملی اس لئے اونھون نے بہت کم مقابلہ کیا اور نہایت تعجیل کے ساتھ
اس جگہ کو چھوڑ کر اپنے ہمراہیون سے ملاقی ہونے کی غرض سے آرسیا کی طرف
بھاگ گئے اور اسطرح ٹرناؤ کے لینے مین بھی اب کوئی روک نہین رہی اور ہم
بلا مزاحمت فوراً قصبہ مین داخل ہو گئے۔ لاریسہ ٹرناؤ سے دو گھنٹہ کی مسافت پر واقع ہے

یونانی ہزیمت کی دلچسپ کیفیت زبانی دوسرے کارسپانڈنٹ کے

(لنڈن ٹائمز اور ریوٹر کے نامہ نگارونکا بیان بجنسہا)

ٹرناؤ اور کسک لار کی سڑکون کے اتصال پر فراری فوج کے دونون ڈویژن بیشمار صفون مین
منتشر ہو کر کھیتون اور راستون پر ہر دو جانب جمع ہو گئے شور و غل مچنے لگا۔ مایوس اور
ہمت باختہ سپاہی اپنے افسرون کے لعن طعن اور سب و شتم مین اپنا اپنا کس راہ بھول گئے اور
ہزیمت گویا ایک طرح کی شکست ہو گئی۔

"نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہماری گاڑی ان مایوس مردون اور چیخنے والی عورتون اور

روتے ہوئے بچوں اور گھوڑوں اور خچروں مین جو بھاری بھاری بوجھ سے لدے
ہوئے آہستہ آہستہ چل رہے تھے یکسی اچانک شور وغل سے کود پڑتے
تھے راستہ نکال رہی تھی کہ یکایک اس بدحواس ہجوم لشکر مین عقب سے
ایک بڑا شور مچا کہ "ترک ہم پر آپہونچے" "ترک ہم پر آپہونچے" اور کسی شخص کو
اتنا موقع نہ ملا کہ حقیقت حال دریافت کرنے کی کوشش کرتا کہ اتنے مین چند
سوار بائین طرف نظر آئے جو سرپٹ گھوڑے دوڑاتے ہوئے "بھاگو بھاگو"
اور "ترک آئے" کا مجنونانہ نعرہ مارتے ہوئے بڑی تیزی سے گزر گئے۔
رات کی تاریک اور خاموش فضا مین خوف زدہ دلون پہ یہ نعرے
ایسے محسوس ہوئے جو ہمیشہ قوت حافظہ مین برقرار رہین گے۔ اس آواز کے
ساتھ ہی بڑی ہل چل مچگئی۔ جانورو نیز کودے پڑنے لگے۔ سپاہی عورتین
اور بچے ہر طرف کو بھاگنے لگے۔ یہانتک کہ بیشمار آدمی اس بھاگڑ مین کچلکر
مر گئے۔ تمام گاڑیان اولٹ گئین۔ بعض کا ٹوٹ کر چورا ہوگیا۔ اور اس عالم
انتشار مین خچر، بیل، بھینسے۔ اور گولے بارود کی گاڑیان اور ہر قسم کا سامان
اس اندھیری رات مین گڈ بڈ ہوگیا۔

وہ لکھتا ہے کہ ہماری گاڑی کے قریب دو پیدل سپاہی نمودار ہوئے جنکے چہرہ پر
خوف کے آثار نمایان تھے وہ بیساختہ گاڑی کے پائیدان پر کودے ہمنے اونکے
روکنے کی کوشش کی جسپر ایک شخص نے اپنی بندوق چھتیائی۔ لیکن ایکطرف
بوجھ زیادہ ہو جانے سے گاڑی ٹوٹ گئی اور اوسکے پرزے پرزے ہوگئے
ہم سب نیچے آرہے اور میری ٹانگ ٹوٹی ہوئی بم مین اولجھ گئی جس سے
بمشکل تمام مین نے خلاصی پائی۔ اتفاقاً ٹامز کا نامہ نگار ملگیا اور ہم سب تاریکی

کے سمندر مین غرق ہوکر ایک دوسرے سے جدا ہوگئے اور اسوقت ایک عالم
کھلبلی پڑگئی - خوف زدہ سپاہیون اور مسلح کسانون نے فیر کرنا شروع کردیا۔
آگے پیچھے والے اپنے پائین گولیان چلنے لگین اور اسقدر شور و شغب اور غل غپاڑہ
ہوا کہ کان پڑی آواز نہ آتی تھی - ذرہ شبکا کی لڑائی مین اور عین معرکہ بلونا کی
گرماگرمی مین مین موجود تہا لیکن مین نے کبھی ایسی وحشیانہ تفنگ اندازی نہین
دیکھی کہ تمام میدان شعلون سے بھر گیا - بیسیون آدمی ہم کو روندتے ہوے
گذرے اور جب مین اوٹھا تو دفعتہ ایک اڑیکولر سپاہی نے دوڑ کر مجکو اپنی بندوق
کا نشانہ بنایا اور تین انچھ کے فاصلہ سے میرے سر مین گولی ماری مگر مین معًا
زمین پر لیٹ گیا اور اسطرح اپنی جان بچائی - وہان سے مردون - قریب المرگ
جانورون اور عورتونکی لاشون کو ٹٹولتا ہوا سڑک پر واپس آیا - منظر نہایت
ہولناک تھا - راستہ مین گولی بارود کے صندوق منتشر پڑے ہوے تھے -
جابجا ٹوٹی ہوئی گاڑیان - اسباب فرنیچر - بچھونے اور کمبلون کا ڈھیر لگا ہوا تھا
اور گھوڑونکی ٹاپون سے اونکی دھجیان اوڑگئی تہین - خالی گھوڑے اس بھاگتی
ہوئی جماعت مین بے تحاشہ دوڑتے تھے اور توپون اور اونکی میگزین اور گاڑیون
اور چھکڑون سے راستہ بند ہوجانے کی وجہ سے جگہ جگہ اٹک کر اور بھڑکتے تھے -
سوار اور پیادے تیز چلنا چاہتے تھے لیکن وہی رکاوٹین اونکے سد راہ ہوتی
تھین - جن لوگون کے گھوڑے گم ہوگئے تھے وہ اونکے گھوڑون کی فکر مین تھے
جنپر دوسرے لوگ سوار تھے اور بعض وقت زبردستی چھین کر غائب ہوجاتے تھے
بعض یونانی افسر بڑی مستعدی سے اس ہنگامہ کے فرو کرنے کی کوشش کرتے
تھے - اور اکثر خوف زدہ سپاہیونکی طرح بھاگتے پھرتے تھے - افسرونکی تہیرو

ٹھیرو کا کوئی اثر مرتب نہین ہوتا تھا۔

جانین جو اس حواس باختگی کے باعث ناحق ضایع ہوئین اونکا تخمینہ پانچ اور چھ سو کے درمیان ہی۔ ایسی ہی بھاگڑ اسوقت واقع ہوئی جبکہ لریسا کو خالی کردینے کا حکم دیگیا۔ (اسکا مفصل ذکر اوراق سابق مین لکھا گیا۔ مولف)

بھگوڑون نے فرسالہ اور وولو جاکر پناہ لی۔ ترکون کو خود حیرت ہوئی کہ دشمن بغیر مقابلہ کے کیون فرار ہوگیا۔"

یونانی کرنل اسمولنسکی

اگر یونانی ان معرکون مین گھبرا نجاتے تو نتیجہ جنگ کیا ہوتا؟

اسکا جواب گو سہل نہین ہی تاہم صورت معاملات پر اور نقشہ مقامات جنگ اور حیثیت جدید حالات سے جو رائے ماہران فن جنگ نے قایم کی ہی وہ یہ ہی کہ اگرچہ ادھم پاشا نے اعلیٰ ترین سائنٹفک اصولون پر نقشہ جنگ جمایا تھا اور وہ بے انتہا خبرداری اور خبرگیری کے ساتھ اپنا ایک کام انجام دیتے تھے۔ مگر یونانیون کے پاس بھی لشکر اور افسرونکی کمی نہ تھی اگر تھی تو دلیری اور ہمت مردانہ کی کوتاہی تھی بلکہ وہ نہایت محفوظ کوہستانی مورچون اور ناقابل گذار درون مین سنگی اور آہنی اڑگڑون اور پشتون کے پیچھے پناہ گزین تھے اونکا ایک گولہ ترکون کے پچاس گولون کا جواب رکھتا تھا۔ مگر محض قدرتی پشتے اور مصنوعی اڑگڑے غنیم حملہ آور کی پیشقدمی کو نہین روک سکتے تھے۔

مانی سے ڈبلیلر تک ترکون کی بائیس توپین دو ہزار پیادے اور تین ہزار سوار تھے اور اوس کے مقابل مین یونانیونکی ۳۲ توپین ۵ ہزار پیادے اور پانچ ہزار سوار موجود تھے اگر اونپر ترکونکا اسقدر رعب نہ چھا گیا ہوتا تو شکست کھاتے لیکن نہ اسقدر جلد کہ چاروناچار

مین درہ ملونا سے نکال باہر کردئے گئے۔ ترناؤ مین آکر دم نہ لینے پائے تھے کہ مایوسی نے
وہان بھی نہ ٹھہرنے دیا اور لوکدم لرسیا کی طرف بھاگنے پر مجبور کردیا۔ پھر لریسا ایک ایسا
زبردست اور مضبوط قلعہ بند مقام تھا کہ ایک مدت کے سخت محاصرے کے بعد ادھم پاشا کے قابو مین
آسکتا لیکن بغیر اس کے کہ مدافعت اور مقاومت کی غرض سے ایک گولی بھی چلائی جاتی
کُل یونانی فوج منتشر اور پریشان ہوکر عالم دیوانگی مین لریسا ایسے محفوظ مقام کو بھی چھوڑ کر بھاگ
کھڑی ہوئی اور ترک بآسانی آدھی فصیل کے مالک ہوگئے۔ یہ بھاگڑ کُل فوج کے حق مین مہلک
ثابت ہوئی اس لئے کہ اوسکا ڈویزن کرنیل اسمولینسکی کے ماتحت جو جانب چپ مین تھا
ابتک درہ ریونیسی مین نمایان کارروائیان کررہا تھا اگر قلب لشکر جو لریسا کو بھاگ گیا ذرا
بھی ترکون کے مقابل مین استقامت کرتا تو وہ ڈویزن درہ ملونا کی طرف پیچ کھاتا ہوا
جا پہونچتا۔ اور ترکون کی پیشقدمی کو نہ صرف عارضی طور پر روک ہی دیتا بلکہ اُنکو خطرہ
مین ڈال سکتا۔ اور کم سے کم اگر اس ڈویزن کو اپنی جگہ ٹھہرنے کی مہلت ملتی تو بھی ترکی
فوج کے لئے کچھ کم دقت نہ تھی لیکن جب ہی کہ گولون اور گولیون کی بارھ سے یونانی
قلب لشکر پیچھے ہٹنے لگا تو اونکے نقشہ جنگ کی صورت ہی بدلگئی اور اس اسمولینسکی والے
ڈویزن کو لامحالہ اُن جھگڑون سے بچکر اپنے بچاؤ کی فکر پڑگئی۔

کرنیل اسمولینسکی بظاہر ایک بہادر اور لائق جنرل معلوم ہوتا تھا۔ اول مرتبہ جب اونکو
حکم بازگشت دیا گیا اونھون نے اوسکی کچھ پروا نہ کی لیکن دوسری مرتبہ کے تاکیدی حکم سے
روگردانی نہ کرسکے اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ ایک عمدہ موقع تک اپنا لشکر ہٹالائے
چونکہ بھاگنے والا قلب لشکر خود شاہزادہ ولیعہد کے زیر کمان تھا اس لئے ظاہر ہے کہ اوسکی
دیکھا دیکھی اونکے ڈویژن کے بھی پاؤن اکھڑ جانا کوئی تعجب نہ تھا لیکن کرنیل مذکور نے
بڑی دانائی سے اُسکو بھاگنے سے روک لیا۔

فتح ٹرناو۔ کپتان عثمان بے کا تار۔ اور مال غنیمت

۲۴۔ اپریل ۱۸۹۷ء کو سرکاری طور پر کپتان عثمان بے ایڈیکانگ مارشل ادہم پاشا نے اس مضمون کا تار دیا۔

"دشمن کو نشاط پاشا کے ڈویژن نے سخت تہلکہ مین ڈالدیا جو سوا پہاڑی سے تھوڑا مقابلہ کرکے بھاگے۔ اور جسوقت پہاڑی مذکور پر ترکی جھنڈا لہرانے لگا تو اونکے پاؤن ٹرناؤ سے بھی اوکھڑ گئے۔ کچھ نے جھی حصار اور کچھ نے لاریسہ جاکر دم لیا۔

پانچ بجے نشاط پاشا نے ایڈوانس مارچ (آگے کی طرف کوچ) شروع کیا اور حمدی پاشا کا ڈویژن اور فوج کا میمنہ بلا کسی مزاحمت کے شہر مین داخل ہوا۔ قصبہ کو بالکل ویران پایا۔ بجز چند بوڑھے اشخاص کے اور کوئی باقی نہ تھا۔ اشیاے تجارتی۔ سامان فرنیچر (پلنگ۔ میز۔ کرسی۔ وغیرہ) کے علاوہ کچھ توپین۔ رایفل۔ بندوقین اور بہت سا سامان جنگ خوراکی اشیا۔ اور کپڑے لشکر سلطانی کے ہاتھ آئے بعض یونانی بھی گرفتار ہوئے جنکو الاسونا بھیجدیا گیا۔ ایک ایک سپاہی مین کچھ ایسا غیر معمولی جوش پیدا ہوگیا ہے کہ وہ اپنی جان کو فرق سلطان پر سے تصدق کرنے کو تلا ہوا ہے۔

سوارونکا دستہ لاریسہ کے گرد و نواح مین پہنچ گیا ہے۔ ممالک اجنبیہ کے لوگ (نامہ نگار) جو ترکی عساکر کے ہمراہ ہین وہ ترکون کی فوجی قابلیت اور تعلیم و تربیت کے بدل مداح ہین بغرض حفظ امن ٹرناؤ کے اطراف مین

کچھ فوج پھیلادی گئی ہے۔ اور بازارون مین فوجی سوارون کی گشت ہتی ہے
تائیدالٰہی سے کامل امید ہی کہ کل صبح ہم کو اس سے بھی زیادہ
کامیابی نصیب ہوگی۔"

فتح ٹرناو۔ جنرل احمد حفظی پاشا کا تار

۲۵۔ اپریل کو جنرل موصوف نے اسطرح تار دیا کہ:۔

"جنگ دیروزہ (۲۴۔ اپریل) کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوبارہ قلعہ لشپونز قبضہ
ہوگیا۔ یونانی فوج نے راہ گریز اختیار کی اور اُنکے تین سو مقتول اور ۲۱۹
مجروح ہوئے۔ ۱۲۔ یونانی گرفتار کیے گئے۔ ہمارے لشکر کے ۱۵ سپاہی
مارے گئے اور ۳۷ زخمی ہوئے۔ دو گھوڑے مجروح اور دو کام آئے
یونانی سپہ سالار کا گھوڑا۔ کثیر التعداد گراس رایفل۔ بہت کچھ سامان جنگ
اور دیگر اشیا ہمارے ہاتھ آئین۔

ذمہ دار افسران یونانی متعینہ سرحد

کمانڈر اعلیٰ ڈیوک آف اسپارٹا ولیعہد تخت یونان و کمانڈر خاص قلب لشکر متعینہ
درہ ملونا۔ کرنیل اسمولنسکی کمانڈر ڈویزن متعینہ ڈماسی۔
کرنیل ڈموویو۔ متعینہ بوغازی اور ٹرناو۔ کرنیل ماسٹراف متعینہ مائی ٹی۔
کرنیل میناس کمانڈر افواج یونان متعینہ آرٹا و سرحد ایپارس۔
کرنیل وساس کمانڈر افواج متعینہ کریٹ۔

ذمہ دار افسران ترکی متعینہ سرحد
جنگ یونان کے لئے ترکی فوج کی تقسیم

عساکر عثمانیہ کی تقسیم قبل از جنگ نہایت دُور اندیشی سے اصلاح کی گئی تھی۔

(۱) افواج متعینہ صوبہ ایپائرس کی قوت چالیس رجمنٹ۔ پیادہ و سوار و توپخانہ۔ فرض منصبی صرف مدافعت دشمن رکھا گیا۔ اور یونان مین مداخلت کا اختیار نہین دیا گیا تھا۔

(۲) دوسرا حصہ صوبہ تھسلی مین سرگرم پیکار ہونے کے لئے متعین ہوا۔ زیر کمان سپہ سالار مارشل ادھم پاشا میر عسکر۔ اس حصہ کی تقسیم چھ ڈویزنون مین کی گئی۔

(۱) اول ڈویزن۔ ہیڈکوارٹر دومسک جو الاسونہ سے ۱۷ میل کے فاصلہ پر بجانب جنوب مغرب واقع ہے۔ کمانڈر جنرل حاجی خیری پاشا۔ اس ڈویزن کے دو برگیڈ کئے گئے۔ یمین بماتحتی طاہر پاشا۔ اور یسار زیر کمان جلالی پاشا تعداد لشکر یان پیادہ ۱۴ ہزار۔ سوار سولہ سو۔ توپ میدانی ۱۸ ضرب۔ توپ کوہی ۶ ضرب۔ جانوران باربرداری۔ ۲۷۲۸۔

(۲) دوسرا ڈویژن ہیڈکوارٹر اکھبا۔ کمانڈر جنرل نشاط پاشا ماتحت کمانیر ۱۔ محمد پاشا ۲۔ عبدالعزیز پاشا۔ میجر جنرل جلال پاشا۔ لیفٹننٹ جنرل علی فوزی پاشا۔ ایک دستہ فوج کے کمانیر برگیڈیر حفیظ پاشا (جو جنگ کریدی مین شہید ہوگئے) شمار لشکر مثل برگیڈیر نمبر ۱۔

(۳) تیسرا ڈویزن ہیڈکوارٹر۔ الاسونا کمانڈر جنرل ممدوح پاشا ماتحت کمانڈر

برگیڈ نمبرا - طاہر پاشا نمبر۲ - میرعلائی اسحاق بے قوت برابر برگیڈ نمبرا -
(۴) چوتھا ڈویزن - ہیڈ کوارٹر الاسونا - کمانڈر - جنرل حیدر پاشا ماتحت کمانیر
برگیڈ مین - نعیم پاشا - یسار - میرعلائی رستم بیک - شمار لشکر مثل برگیڈ نمبرا -
(۵) پانچوان ڈویزن - ہیڈ کوارٹر - ڈسی خاطہ کمانڈر جنرل حقی پاشا - ماتحت کمانیران
کمانیر حصہ یمین - جنرل شکری پاشا حصہ یسار - اسلام بیک - طاقت - پیدل بارہ
ہزار نوسو - سوار ۱۶۰۰ سو - میدانی توپ ۴۲ ضرب - کوہی توپ ۶ ضرب - اس برگیڈ
مین پوری تعداد نقشہ نویسون اور انجنیرونکی شامل ہے
(۶) چھٹا برگیڈ - ہیڈ کوارٹر - لافتقاریہ - کمانڈر جنرل حمدی پاشا ماتحت کمانیران برگیڈ نمبر
اول - حسن تحسین پاشا برگیڈ دوم - حسنی پاشا - شمار عسکر برابر برگیڈ نمبرا -
علاوہ برین چار رسالے سوارونکی فی رسالہ ۱۲ سو سوار - آٹھ باٹری توپخانہ - فی باٹری ۶ توپ ہین
امداد کے لئے ہمراہ تھین - اسکے کمانڈر میرعلائی شوکت بے مقرر کئے گئے -
توپخانہ جنگی کے سپہ سالار ایک مرد شکیل و قوی ہیکل رضا پاشا ہے جو نہایت پختہ کار شخص
مشہور ہین - امیر البحر حسن پاشا وزیر حربیہ -

اسٹاف مارشل جنرل ادھم پاشا

مارشل ممدوح کے اسٹاف مین عمر رشیدی پاشا - میرعلائی سیف اللہ بے - نادر بے -
ثابت بے - انور بے - کاظم بے - حسن حمدی بے - شوکت بے تھے اور علاوہ انکے چند
نامہ نگاران اخبار افسران تار برقی وکمسریٹ وناظمان ڈاکخانہ وغیرہ شامل تھے -

افسران افواج

جملہ افسر یا تو قسطنطنیہ کے کالج حربیہ کی تعلیم پائے ہوئے ہین یا برلن کے کالجون مین امتحانات

امتحانات جنگی پاس کیا ہے۔ انہیں سے اکثر وہ ہیں جنہوں نے جرمنی فوج پر افسری کی ہے اور ہر افسر کم از کم پانچ زبانیں جانتا ہے۔ یا تو عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ جرمنی اور فرانسیسی۔ یا عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ جرمنی اور روسی۔ یا عربی۔ ترکی۔ فرانسیسی۔ اور روسی او فارسی۔

فتح لریسا اور ولیعہد بہادر کی فراری

۲۵- اپریل ۱۸۹۷ء روز یکشنبہ

پچھلی جنگ کے بعد یونانیوں نے ترکوں کے اقبال سے لریسا شہر کو بھی جو نہایت محفوظ اور قلعہ بند مورچہ تھا چھوڑ دیا۔ میدان میں برابر انکی سنگین اور آہنی پنا ہیں اور اڑگرے سے بے تھے انکو بھی چھوڑ گئے۔ درحقیقت ترکوں کے بڑھتے ہی انکی تمام لائنیں دائیں بائیں پسپا ہو کر بھاگ کھڑی ہوئیں انہیں تاب مقاومت بالکل نہ رہی۔ ترک بلا مزاحمت بڑھتے چلے گئے۔ بندوقیں۔ تلواریں۔ سنگین۔ پیٹیاں۔ گولے۔ کارتوس اور ہر قسم کا سامان جنگ لریسا کی سڑک پر جابجا پھیلا ہوا تھا۔ یہانتک کہ بعض سپاہیوں نے اپنے بوٹ تک پھینکدیے تھے اس لئے کہ انکی وجہ سے بہاگنے میں دقت ہوتی تھی۔ علاوہ بریں بعض بعض لاشیں نہایت ذلیل اور زبون حالت میں پڑی تھیں جنکے دیکھنے سے عبرت ہوتی تھی۔

غرض تین روز گھمسان لڑائی کے بعد ترکی فوج لریسا کی طرف بڑھی اور داخلہ سے بیشتر شہر کے قلعوں پر گولہ باری کی گئی تاکہ دشمن کی موجودگی اور غیر موجودگی کا علم ہوسکے۔ لیکن ادہر سے کچھ جواب نہ ملا۔ تو مظفر اور منصور شہر میں داخل ہوئے۔ دو اسکواڈرن آگے بڑھے اور ایک برابر گولے چلاتا رہا تا آنکہ داخلہ تکمیل کو پہونچگیا اور ادہم پاشا نے اپنی اور اپنی اولوالعزم فوج کی قابلیت اور ثابت قدمی کی دہاک یورپ بھر میں بٹھادی۔ شہر لریسا پر بغیر کسی مزاحمت کے قبضہ ہونا ترکی جنرل کے حزم اور احتیاط اور تعجب انگیز خاموش انتظام کا عمدہ

دلالت کرتا ہے - کل کارروائی مین اوّلہ تا آخرہ اسقدر عجلت - صفائی - اور خوبصورتی سے کی گئی کہ یونان کو سخت ہزیمت ہوئی اور بمقابلہ فائدہ کے اپنا نہایت خفیف نقصان ہوا اور جو نقشے مقامات جنگ کے تیار کئے گئے اور جن اصولون اور جنگی قاعدون اور ملٹری ضابطونکا برتاؤ کیا گیا وہ تمام یورپ ماہران فن جنگ کے پسند آیا اور ایک بھی اونمین کا ادنی سے ادنی نقص ادہم پاشا کی عاقلانہ تدابیر مین نہ نکال سکا -

جب ایک ساتھ یہ خیال کیا جاوے کہ حملہ آور فوج کے ہر بڑے ڈویزنون کے حملون اور رسد کا انتظام - سامانِ جنگ کی فراہمی کا انصرام - مدافعت اور مزاحمت کا بندوبست سب کچھ ایک ہی شخص کے ہاتھ مین تھا اور وہ کیسی دوراندیشی اور خوش لیاقتی سے ایسی بڑی ذمہ داری کے بارگران کو کامیابی سے عمل مین لایا تو معلوم ہوتا ہے کہ مشاہیر عہد مین ادھم پاشا کس بڑے عروج کا آدمی ہے اور اوسکے ہمعصر کمانڈران افواج یورپ کس عزت کی نگاہ سے اونکو دیکھتے ہونگے -

بھاگرڑ کے ذکر مین بیان ہو چکا ہی کہ یونانیون نے فوج کے داخلہ سے پیشتر ہی شہر کو چھوڑ دیا اور وحشت زدہ ہوکر نہایت ابتری اور بے ترتیبی کے ساتھ پہلے ہی بھاگ چلے تھے اور اب اونکا گھیر لینا اور بالتعاقب کرنا ترکی اُولوالعزمی سے بالکل بعید تھا اس لیئے کہ اونکی حد درجہ کی بزدلی نے ترکون کو اونپر رحم کرنے پر مجبور کیا - توپین - بندوقین گولہ باروت چھکڑے - میگزین - اسکٹ - بسکٹ - سارڈین اور برانڈی کے بڑے بڑے ذخائر ہاتھ آئے - اور برانڈی تو اس کثرت سے پائی گئی کہ ایک ترکی افسر نے ازراہ تمسخر لکہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یونانیون کی زندگی سکے لیئے برانڈی کا استعمال پانی سے بھی زیادہ لابدی ہے

ہز رائل ہائنس ولیعہد بہادر ڈیوک آف اسپارٹا ۲۴ کی دوپہر کو (دو بجے دنکے) فوج کے داخلہ سے ایک روز پہلے ہی سخت خوف زدہ ہوکر ایسے بھاگے کہ خیمہ و خرگاہ بھی کہ

پارچہ پوشیدنی اور شاید بوٹ کے جوڑے بھی چھوڑ گئے لیکن سامان عشرت سب ہمراہ لیا۔ ریل گاڑیون مین سے عمدہ تین انڈے بچے نکالے گئے اور زندہ بط اور مرغابیان کباب بنانے کے لئے بھری گئین (جنکے بغیر شراب کا کچھ لطف نہین) خوف یہ تھا کہ ترکی رسالہ انکو نہ گرفتار کرلے اور واقعی اگر وہ آدھ گھنٹہ کی بھی دیر کرتے تو رسالہ اون کے سر پر پہونچ ہی چکا تھا۔ اور یہی بڑا مدعا تھا جسکے نہ حاصل ہونیکا ادھم پاشا کو افسوس رہا۔ ریل کا تمام متحرک سامان یعنی انجن اور گاڑیان اور ٹھیلے سب وولو کو بسرعت تمام روانہ کردئے گئے اور ترکی رسالہ اونکو نہ روک سکا۔

یونانیون نے آرسیا کے مسلمان یعنی ترک باشندون سے ایسا سخت برتاؤ کرنا شروع کیا کہ وہ بیچارے ہفتون پہلے سے گھر سے باہر نہ نکلتے تھے۔ اور اکثرون کو جان تک کا خطرہ ہوگیا تھا۔ افسوس ہے کہ ترکونکا اپنے مغلوب دشمن سے یہ سلوک اور یونانیون کا اپنی مسلمان رعایا سے یہ برتاؤ ہو۔ بھاگنے سے پہلے اونھون نے دوکانون کو لوٹ لیا اور دو سو مجرم جو قیدخانہ مین مقید تھے آزاد کردئے گئے اور دو ہزار بدمعاشون کو ہتھیار دئے جنھون نے شہر کو آگ لگا دینا چاہا اور بے ترتیبی سے گولیان چلائین اور طرح طرح کے فتنہ و فساد برپا کرنے کی دھمکی دی۔

یونانی سپاہیون نے شہر کی مسلمان رعایا پر گولی چلائی جو اونکو بھاگتا ہوا دیکھنے کی غرض سے ایک جگہ جمع ہوگئی تھی لیکن ترکون کے پہونچتے ہی یہ تمام بدنظمی کافور ہوگئی اور ان بہادر سپاہیون نے شہر کے بقیہ باشندون سے وہ انسانیت کا برتاؤ کیا جس نے ثابت کردیا کہ ترکی فوج لٹیرا مین دوستون کے لباس مین داخل ہوئی نہ کہ فتحمندی کے نشہ مین جیسا کہ عام قاعدہ کے لحاظ سے ہونا چاہئے تھا۔

ترکی سپاہی ہر ایک بازار کی موڑ پر ہر بڑی دوکان اور مکان کے سامنے ہر جگہ جگہ

اور دیگر معابد کے روبرو معین کردے گئے تاکہ بھاگنے والے جیسے اپنی چیزین جہان چھوڑ گئے ہین اوسی طرح محفوظ رہین۔ عام یونانیون سے جو جنگ مین شریک نہ تھے کسی قسم کا تعرض نہین کیا گیا اور جب گھر گھر یہ خبر پھیل گئی تو اوسی روز بازارون مین چلت پھرت شروع ہو گئی۔

ترکی فوج کا داخلہ شہر مین اور انکا خیر مقدم

دوپہر تک صرف ترکی ہراول۔ رسالہ شہر مین داخل ہوا تھا لیکن اسی کی ۲۵ کی شام کو پیدل فوج بھی شہر کے دروازون پر آ پہونچی اُسوقت کا نظارہ قابل دید تہا۔

مسلمان باشندے سلطانی فوج اور سلطان کو دعائین دیتے ہوئے سپاہ سے ملنے کو باہر نکل آئے اور اسقدر اظہار مسرت کیا کہ اُس جوش کی نظیر شاذ و نادر ہی مل سکیگی۔ ایک دوسرے کا بڑھ بڑھ کر سلام کرنا اور بڑے تپاک سے ہاتھ ملانا۔ محبت سے گلے لگانا۔ گریہ شادی برپا ہونا۔ ایک دوسرے کے چہرہ پر بوسہ دینا اس شدید سے جاری تھا کہ دیکھنے والونکے دلونپر اسکا گہرا اثر بیٹھتا تہا۔ باشندون نے کسی ترکی ٹوپی والے کو بلا پیار کئے نہین چھوڑا۔ یہانتک کہ ایک لائق نامہ نگار انگریزی کے بھی دونون رخسار چوم لئے گئے کیونکہ اوسکے سر پر ترکی ٹوپی تھی اور ابتدا سے حالات جنگ قلمبند کرنے کے لئے اوس نے ترکی ہی فوج مین رہنا پسند کیا تھا۔ اسکے بعد قہوہ خانون مین بلا قیمت کافی پلائی گئی۔

اس خوشی کے ساتھ ہی ان جنگجو بہادرون مین حیرت آمیز غصہ اور کسی قدر مایوسی بھی نظر آتی تھی اس لئے کہ یونانیون کے بھاگ جانے سے اونکو ایک بڑی لڑائی کا موقع نہ ملا جسکے لئے وہ مستعد اور طیار ہو کر آئے تھے پس لڑائی نہونے پر مایوسی چھا جانے سے فوجمین اعلی درجہ کا حوصلہ اور ہمت موجود ہونے کا ثبوت ملتا تھا۔ ادھر بادشاہ

لے کر ایک ادنیٰ سپاہی تک یہی کہتا تھا کہ یونانیون نے لڑائی کچھ بھاگ جانے ہی کے واسطے چھیڑی تھی۔

شہر مین داخل ہونیکے بعد ترکون کا حسن انتظام

کوئی امر اس سے زیادہ حیرت انگیز نہین ہو سکتا کہ ایک فتحمند فوج کے درمیان باوجود مال غنیمت کے جابجا نظر آنے کے تمام دوران جنگ مین کیونکر کامل طور پر انتظام رہا اور کیونکر مفتوحہ ملک اور مغلوب دشمن کے ساتھ اسقدر ضبط اور تحمل کا برتاؤ ہو سکا اور کتنے بڑے دل ان لوگون کے ہین جنمین فتح وظفر کا کوئی نشہ نہ پیدا ہو سکا۔ مخالف اور موافق ہر طرح سے یہ امر مسلم الثبوت ہو چکا ہے کہ ترکون کی طرف اول سے آخر تک کسی متنفس پر ہرگز ہرگز کسی قسم کی زیادتی نہین ہوتی۔ ولایت کے نامہ نگار جابجا شہر مین گشت لگاتے پھرے اونکو ایک نظیر بھی جبر و تعدی کی نہ ملسکی۔

معزز نامہ نگار ڈیلی میل مقر ہے کہ دنیا کی کوئی فوج انتظام و اطاعت مین ترکون پر برتری نہین حاصل کر سکتی تھی کہ ڈربی مین ایک انگریزی مجمع کہین زیادہ تیز اور ناقابل انتظام ہوتا ہے۔

اگر کہین کسی ترکی سپاہی سے کوئی نامناسب حرکت ظہور مین آتی تھی تو افسر نہایت سختی سے اوسکو روکتے۔ چنانچہ دو سپاہی جو ایک مکان مین آگ لگاتے ہوے پکڑے گئے تھے کورٹ مارشل نے اونکو گولی سے اڑا دینے کا حکم دیا۔ مگر بعد کو فتویٰ موت دوسری سزا سے تبدیل ہوا۔ بیس سپاہی چھوٹے چھوٹے جرمون کی وجہ سے کوڑون سے پٹوائے گئے۔ شہر بھر مین ہر طرح سے امن رہی۔ ذخائر رسد بھرپور تھے اور کوئی کمی واقع نہوئی۔ لوگ جلد اپنی دکانین کھولنے لگے۔ یونانیون مین ترکی ٹوپی

کی بڑھی مانگ ہوگئی اور کسی سپاہی کی طرف سے کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کہین نہ سنی گئی۔ جسقدر روپیہ سرکاری بنک وغیرہ کا ترکون کے ہاتھ لگا وہ مقفل صندوقون مین سر بمہر کرکے پہرہ مین دیدیا گیا۔

ترکون کے داخلہ لریسا سے پہلے یونانیونکی نالایق حرکات اپنی رعایا سے

خدا نے اپنی مخلوق کو کسقدر جداجدا طبائع عطا فرمائی ہین کسی کو وہ حوصلہ دیا ہے کہ وہ بدی کے عوض نیکی اور ظلم کے بدلے رحم کرتا ہے اور کسی مین کمینہ پن موجود ہے۔ کہ وہ نیکی کا عوض بدی کرکے نکالتا ہے اور خود اپنے ہی دوستون پر ظلم و زیادتی کرکے جی ٹھنڈا کرتا ہے۔ جو کام کہ ترک (اگر وہ اتنے عالی ظرف اور حوصلہ ور نہوتے) کرتے وہ خود یونانیون نے اپنی رعایا اپنی خیرخواہ قوم کے ساتھ کر دکھایا۔ فتح لریسا سے تین روز پہلے سے بازارون اور مکانات کی لوٹ مار شروع کردی۔ اور بعض نے یہانتک پاجی پن کیا کہ عورات کی عفت و عصمت تک خطرہ مین پڑگئی۔ بلا خیال ہم مذہبی و ہم مشربی وہ آپس مین کٹے مرتے تھے جب اپنے عیسائی بھائیون سے یہ برتاؤ تھا تو ہر شخص تصور کرسکتا ہے کہ مسلمان رعایا سے جو اکثر ترک تھے کیا سلوک کرتے ہونگے جنہون نے سلطان کے قبضہ سے خصلی نکل جانے کے بعد وہین سکونت اختیار کرلی تھی اسکی کیفیت خود عیسائی اخبارونکے بعض متعصب نامہ نگارون نے لکھی کہ ان بیچارون کا بازارون اور شہر کے راستون پر چلنا پھرنا بند کردیا گیا جسکے سر پر ترکی ٹوپی دیکھتے فوراً اتار لیتے اور تشدد کرنا شروع کردیتے اور ٹوپیون کو جوتون مین ملتے ان کا اپنا باہمی برتاؤ مشرح طور پر حالات ماسبق مین اس جگہ لکھا جاچکا ہے جہان یونانی لریسا کے اسٹیشن سے دوڑ کر بھاگے ہین اور اپنی اپنی خاطر مردون سے

چیختی ہوئی عورتوں اور بچوں کو ٹانگین کھینچ کھینچ کر گاڑیون مین سے نکال پھینکا ہے۔
سنتریوں سنتر یونمین، گولی چلی ہے۔ اور اس جگہ اوسکے اعادہ کی ضرورت نہین ۔

ترک سپاہی

ولایت کے مارننگ پوسٹ کے نامہ نگار نے خاص ایک تار ترک سپاہی کی صرف مدح سرائی
مین روانہ کیا اُس نے لکھا کہ :-

"وہ ایک شخص عالی ظرف اور عالیشان ہے ۔ حکم ملجانے پر بغیر چون چرا
کئے اور بغیر ایک ذرہ بھر خوف وہراس کے وہ آگے بڑھتا ہے ۔ رفتار مین
تیزی نہین ہوتی لیکن عزم بالجزم ہر ہر قدم سے ٹپکتا ہے وہ لکھتا ہے کہ مین نے
میدان مین زخمی اور قریب المرگ سپاہی دیکھے مگر کسی کے مونہ سے اُف تک
کی آواز نہ سُنی ۔ تربیت کا سوال کرنا حماقت ہے ۔ کوئی قوم بے ترتیبی کے
ساتھ فتحمند نہین ہوسکتی انہون نے اپنے قیدیون کو (جو پانچ سو سے زائد تھے)
چھُوا تک نہین ۔ بلکہ نہایت حفاظت سے ہیڈ کوارٹر کو بھیجدیئے گئے اور یقین
ہے کہ بعد مصالحت صحیح و سلامت چھوڑ دیئے جائینگے ۔

ڈیلی میل کے لائق نامہ نگار مسٹر جی - ڈبلیو اسٹیونس کا ادھم پاشا کو مبارکباد دینا

۲۵ - اپریل روز پنجشنبہ کی صبح کو مسٹر موصوف ادھم پاشا سے ملاقات کرنے گئے اونہون نے
پاشا کو ایک یونانی خیمہ مین مقیم پایا ۔ قریب پہونچکر اونہون نے مخاطب ہو کر کہا کہ :-
"کارروائی تمام شد" اور کسی طرح سے اس لاثانی کامیابی پر اونھون نے فخر و مباہات کے

الفاظ استعمال نہین لئے۔ اور فرانسیسی زبان مین کہا کہ میری سمجھ مین یونانیونکا اسطرح بھاگنا
کسی طرح آتا نہین۔ خصوصًا اس وجہ سے جو قدرتی طور پر محفوظ اور مامون تھا اور جس کے
مضبوط کرنے مین اونھون نے بہت سا وقت اور لاتعداد روپیہ صرف کیا تھا۔
ادھم پاشا نے کہا کہ ہم لڑنا چاہتے تھے اور اسی کے لئے تیار ہوئے تھے سمجھ مین نہین آتا
کہ اونھون نے راہ گریز کیون اختیار کی۔ مجھے اس بات سے رنج ہوتا ہی کاش وہ چھ گھنٹے
اور رکتے تاکہ مین اونکو کامل طور پر تباہ اور برباد کردیتا۔
نامہ نگار موصوف لکھتے ہین کہ ادھم پاشا کے لحاظ سے یہ ایک بڑی لمبی چوڑی تقریر تھی
کیونکہ وہ کام کرنیوالا شخص ہی نہ کہ باتین بنانے والا۔ انھون نے یونانیون کے چھلانے
کے لئے جو جال بچھایا تھا اوس سے اونکا بچکر نکلجانا اونکے دل پر شاق گذرا اور اونھون
نے نہایت متانت اور سہولت سے اپنی البانیا والونکی رجمنٹون کی شکایت کی کہ وہ
کوچ کرتے وقت گانے کی بدعادت کے مشتاق ہوتے ہین۔ پس جب حسب الحکم اونکے
چھ پلٹنون نے ایک گانونکی طرف کوچ کیا جس سے یہ منظور تھا کہ وہ یونانی فوج کے عقب
مین پہونچکر اور پیچھے سے اونکو گھیر کر راہ فرار مسدود کردین تو وہ حسب العادت زور سے گاتے
ہوئے گذرے۔ اور ایک یونانی پادری نے اونکی آواز سن لی اور افسرون کو عین وقت
پر خبر دیدی ورنہ ولیعہد صاحب (ڈیوک آف اسپارٹا) اسوقت ہمارے ساتھ کھانا تناول
فرماتے ہوتے (یعنی ہمارے قیدی ہوتے) یہ کہکر پاشا ے ممدوح نے تاسف سے
سر ہلایا اور ہم چلے آئے "

۲۶- اپریل کی کاروائی اور مزید سلطانی فوج اور توپخانہ کا داخلہ لریسا مین

کرنیل سیف اللہ بے کے تار سے معلوم ہوا کہ پہلے روز صبح کو دو باٹری توپخانہ کی ٹرناؤ سے لریسا کو روانہ ہوئیں - جسوقت یہ فوج لاریسہ پہونچی اونپر برابر ۴۵ منٹ تک کچھ فاصلہ سے اُن قیدیون نے جنکو یونانی فرار ہونے سے پہلے رہا کر گئے تھے فیر کئے - باوجود اسکے سپاہ شہر مین داخل ہوگئی - قصبہ کے مسلمان اور تھوڑے باشندون نے خیر مقدم کیا اور مبارکباد دیتے ہوے مارے خوشی کے اونکی آنکھون مین سے آنسو جاری ہوگئے - اسکے بعد مسلمان - نصاریٰ - اور یہودیون نے ملکر محل کناک کے چوک مین سلطان کی درازی عمر و اقبال کی دعا مانگی اور مجمع نے تین مرتبہ زور سے نعرہ لگا کر کہا کہ

"خدا ہمارے پیارے محبتی سلطان کو دیر تک زندہ و سلامت رکھے"

حقی پاشا کا ڈویژن فوج ہراول مین شامل ہوگیا اور نشاط پاشا کا ڈویژن گرد و نواح ٹرناؤ پر قبضہ کرنے مین مصروف ہے -

مارشل ادھم پاشا کا تار

روز یکشنبہ ۲۵ - اپریل کو مارشل موصوف نے باب عالی کو تار دیا کہ فوج ہراول نے بافضل الہیٰ باقبال سلطانی لریسا مین قبضہ کرلیا ہے -

مارشل ادھم پاشا اور اونکے مصاحبین پر عطاء طفت سلطانی

۲۵ - اپریل کو نشانات ذیل سپہ سالار اور اونکے اسٹاف کو اونکی سرکار عالی تبار سے باین الفاظ عطا فرماتے گئے - آلاسونیہ لشکر ہمایون کے کمانڈر انچیف - مارشل ادھم پاشا کو بوجہ اونکی بہادری - غیرتمندی - عاقلانہ خدمات اور صداقت شعاری کے تمغہ نشان امتیاز - اور بوجہ غیرت و شجاعت اور عاقلانہ خدمات کے الاسونیہ لشکر ہمایون کے پہلے ڈویژن کے کمانڈر جنرل خیری پاشا اور دوسرے ڈویژن کے جنرل

نشاط پاشا اور تیسرے ڈویزن کے کمانڈر جنرل ممدوح پاشا اور چوتھے ڈویزن کے کمانڈر جنرل حیدر پاشا اور پانچوین ڈویزن کے کمانڈر جنرل حقی پاشا اور چھٹے ڈویزن کے کمانڈر جنرل حمدی پاشا کو مرصع نشان عثمانی عطا فرمائے گئے۔

سپہ سالار ادھم پاشا کا داخلہ لرسیا مین

۲۷ - اپریل ۹۷ء روز سہ شنبہ کو مزید ترکی فوج معہ اپنے ہر دلعزیز سپہ سالار کے باضابطہ لرسیا مین داخل ہوئی۔ خاموشی اور غل شور نہ مچانے کی اسقدر تاکید تھی کہ ایسے پرمسرت داخلہ کے وقت بھی کسی قسم کا اظہار جوش و خروش نہین کیا گیا۔ نہ ہرے کے نعرے بلند ہوئے اور نہ چیرز دئے گئے۔ سیف اللہ بے اور گرمپ کاف پاشا جو اسکواڈرن (رسالہ) کے آگے آگے تھے۔ جسوقت شہر کے نزدیک پل پر سے گذرنے لگے تو مسلمان باشندون نے غل مچایا کہ خبردار پل کے نیچے سرنگ ہے۔ لیکن ان پرجوش بہادرون کی توجہ ایسے کمزور اندیشہ کی طرف کب مبذول ہو سکتی تھی۔ گھوڑے بڑھا کر خطرناک تیزی سے آن کی آن مین شہر مین داخل ہو گئے۔

گرمپ کاف پاشا نے پل پر عثمانی سپہ سالار کو مبارکباد دی۔ مسلمان رعایا نے بڑے تپاک سے شہر کے باہر خیر مقدم کیا اور جسوقت ترکی سپاہ شہر کے بازارون مین سے گذری تو سب نے نہایت ادب و آداب سے سلام کے لئے ہاتھ اٹھائے لیکن کسی طرح کا غل شور نہ ہونے پایا اور ہر ایک طرف پر رعب خاموشی طاری ہو گئی۔

ادھم پاشا محل کناک کے چوک مین گھوڑے پر سے اترے اور نرم آواز سے تمام سرداران فوج اور سپاہ کو اپنی کامیابی پر مبارکباد دی۔ محل کناک وہ محل تھا جسمین کراون پرنس یعنے ڈیوک آف اسپارٹا قیام پذیر تھے اور اس لئے محل تمام کرے شاہانہ طریقے سے

آراستہ اور سامان ضروری سے مکمل تھے۔ میزون اور الماریون مین عیش و عشرت کے سامان مہیا اور موجود پائے گئے۔ برانڈی اور دیگر اقسام کی شرابین بکثرت بھری ہوئی تھین۔ جس سے معلوم ہوا کہ یونانی ادنیٰ سے لیکر اعلیٰ تک بڑے شرابی اور میخوار عیاش منش ہین۔ میخانون مین شراب پینا اور شیخی بگھارنا افسرونکا شعار ہے اور اس لئے سپاہی کے اقوال و افعال پر اعتبار نہین کرتے۔ بخلاف اسکے ترکی سپاہ اور افسرون مین باپ بیٹے کا سا لحاظ ہے۔

سیف اللہ بے اسی روز پاشا بنائے گئے جس عہدہ کے وہ ہر طرح مستحق تھے اس لئے کہ جن جن معرکہ آرائیون مین اونھون نے حصہ لیا انھین نہایت جد و جہد اور سرگرمی کے ساتھ شرکت کی اور جانبازی پر ہمیشہ تلے رہے اور اعلیٰ درجہ کے فوجی جوہر دکھاتے رہے۔

۳۰ اپریل کو وہ لاریسہ کے گورنر مقرر کئے گئے۔

شہنشاہ جرمن نے ادہم پاشا کو مبارکباد کا تار دیا کہ اونھون نے نہایت تہذیب سے جنگ کی۔ فرار شدہ لوگ واپس آنے شروع ہوگئے اور کاروبار بازار جو کئی دن سے سرد پڑا تھا گرمی آنی شروع ہوگئی۔

شہر کے خاص ہوٹل امپیریل نامی پر بندوبست پہرہ مقرر تھا چند قہوہ خانے بدستور سابق قایم ہوگئے۔ ترک سپاہیون نے جو نہایت سادہ مزاج اور خوش خلق ہین سپاہیانہ زندگی عارضی طور پر چھوڑ کر شہریون کی طرح پھرنے چلنے لگے۔ سرکیشیا کے سوار تبدیل لباس کرکر باشندونکے نظرون مین ایک تماشہ بن گئے جنکی وردیان میدان جنگ مین میلی یا شکستہ حال ہوگئی تھین اونھون نے یونانی کارخانہ کی پڑی ہوئی وردیان پہن لین لیکن ڈیوٹی پر وہ اپنے ہی آلات حرب سے مسلح ہو جاتے تھے۔

مال غنیمت اور رعایا کے اسباب کا انتظام

قلعہ کے (۱۴ سنٹیمیٹر) ساڑھے پانچ انچی توپون کے علاوہ ایک نبجے دوپہر کے گیارہ توپین سٹرک پر ملین اور ہر قسم کا عظیم المقدار سامان جنگ اونکے ساتھ ہاتھ آیا۔ لاریسہ کے سول گورنر نے انتظام کردیا کہ عام لوگونکا مال جسکو وہ گھبراہٹ مین چھوڑ گئے تھے بحفاظت تمام یکجا کرکے اونکی واپسی کے وقت لوٹا دیا جائے۔

ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر صدہا من اسباب ساز و سامان اور دواؤنکے ذخائر پڑے پائے ملیشین اسٹیشن کی حفاظت پر متعین کی گئین تار کا سلسلہ دوبارہ قایم ہوا۔ ترکون نے یونانی تار کو نقصان نہین پہونچایا تھا۔ لوٹ کھسوٹ کی روک کا سخت یہ انتظام تھا۔ یہانتک کہ خوراک اور اسلحہ پر بھی سپاہی تصرف نہین کرسکتے تھے جس کو یورپی نامہ نگارون نے بھی کہا کہ یہ سختی نامناسب تھی لیکن وہ شاید اس سے لاعلم ہین کہ مشرقی فرمانروا اس شعر پر عمل رکھتے ہین ؎ سر چشمہ شاید گرفتن بہ بیل ✤ چو پر شد نشاید گرفتن بہ پیل۔ (سعدی) ادھر پاشا نے منادی کرادی کہ رعایا بلا تکلف اپنے گھرون کو واپس آوے۔ اونکو فوج یونان سے تعرض ہے۔ رعایا سے کوی مخالفت نہین اور اسپر اتنا اعتبار کیا گیا کہ گاڑیون پر گاڑیان عورتون۔ بچون اور اسباب سے بھری ہوئی آنا شروع ہوگئین۔ بازار کھل گئے۔ بیمارخانے بند ہوگئے۔ بیشمار رسد کے ذخائر گیہون۔ مکی۔ سارڈین اور برانڈی کی بوتلین کی بوتلین دستیاب ہوئین۔

یونانیون کی توپون کو بیکار کرجانے کی غلط خبر

ولایت کے تارون نے خبر پھیلادی کہ یونانی جسوقت لاریسہ سے بھاگے تمام توپون کو

آہنی میخوں سے بند کر کے بیکار کر گئے لیکن یہ محض بناوٹ تھی اونکو اپنی جان بچانے
کا تو وقت ہی نہ تھا وہ توپوں مین کسوقت بیٹھے میخین جڑا گئے۔ یہ وہ خبرین ہین جو یونانی
ذرائع سے یورپ مین پہونچی تھین اور جو اول سے آخر تک سراسر جھوٹی اور کذب و افترا سے
پر نکلین اور جسطرح یونانی بہادری کا خیال یورپ کے دل سے ناپید ہوگیا اسی طرح اونکی راستی
اور راست بازی کا وثوق بھی جاتا رہا۔ ان چند توپوں کو گڈھون مین ضرور آدھا دبا پایا۔
شاید اسی کے معنی منہ بند کر دینے کے سمجھے گئے ہونگے۔

شہر لریسیا

شہر لریسیا جیسا کہ نقشہ مقابل صفحہ ۶۰ سے ظاہر ہی صوبہ تھسلی مین سب سے بڑا شہر ہی اور اسکے
قریب دریائے پینس یعنی سلامبریا بہتا ہی جو تھسلی کا سب سے بڑا دریا ہی۔ سرحد ترکی سے اس
شہر کا فاصلہ دس میل اور ٹرناوسے بھی دس میل سے کچھ زیادہ ہی۔ یہ تھسلی کی ریلون کا
صدر مقام ہے۔ یہان سے تین طرف کو ریلین جاتی ہین۔ جانب شمال و مشرق دہانہ دریائے
پینس تک جو سمندر سے ملحق ہی۔ دوسری لین جانب جنوب مغرب ولیسٹینو اور وولو تک اور
تیسری جانب جنوب مغرب جاتی ہی جو فارسالہ۔ ترکیالا ریلوے کو قطع کرتی ہوئی ڈوموکو۔
لامیہ وغیرہ مین گذرتی ہوئی خاص یونان کے شہرون کو چلی جاتی ہی۔ شہر قلعہ بند مقام ہی
اور قرب و جوار کے میدان سرسبز اور نہایت زرخیز ہین۔ آبادی شہر کی چالیس ہزار کے قریب ہے
شاہی محل کا نام کناک ہی۔ جسمین شاہزادہ ولیعہد یونان اکثر مقیم ہوا کرتے تھے۔ شہر مین ۲۶
مسجدین۔ ۴ کلیسا اور ۴ یہودیون کے معبد ہین۔ باشندون مین سے آدھے سے کچھ زیادہ
مسلمان اور باقی مین یونانی اور یہودی اور دوسرے کلیسا ونکے پیرو عیسائی ہین۔
روئی وغیرہ کے بیشمار کارخانے شہر مین جاری ہین۔ قسطنطنیہ مین فتح لریسا کی تاریخ

واللہ خیر الناصرین اور امداد پیغمبری یادگار کے لئے نکالی گئی۔

۱۴ ۵ ۱۳ ۱۴ ۱۳ھ

فیلڈ مارشل ادھم پاشا سپہ سالار افواج قاہرہ سلطانیہ متعینہ مہم یونان کی مختصر سوانح عمری

اس موقع پر جبکہ مارشل ادھم پاشا کے کارنامون نے تمام یورپ مین ہل چل مچا دی ہے نامناسب ہے کہ اونکا مختصر حال ناظرین ولا تمکین کے گوش زد نکیا جائے۔

افریقہ کی اندرونی وحشی اقوام اور اسٹریلیا کے مردم خوار باشندونکے علاوہ شاید ہی کوئی قوم اور کوئی ملت ایسی ہوگی جسکی زبان پر ادھم پاشا کا نام دن مین دو چار مرتبہ نہ آتا ہو اور خصوصاً اخباری دنیا مین تو ایسی شہرت کسی شخص کو بوجہ حیرت انگیز فوجی خدمات کے اس زمانہ مین نہین ہوئی۔ ابھی تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ چین و جاپان کی لڑائی بہت بڑے پیمانہ پر ہوئی تھی لیکن کسی ایک جنرل کی بھی اس درجہ تک شہرت نہ پہونچی تھی جسکا نام آج کسی شخص کو بخوبی یاد رہا ہو۔ سچ ہے کہ انسان خواہ کیسا ہی لایق و فایق شخص کیون نہو جب تک کہ اُسکو اظہار لیاقت کا موقع نہ ملے تب تک اوسکی شہرت ہونا ناممکن ہے۔ نمعلوم کتنے ہیرے کوہ نور سے کہین بڑے بڑے خاک مین دبے پڑے ہونگے۔ لیکن جب تک وہ آغوش مادر سے باہر نہ آوینگے وہ اُس کوڑی سے بھی زیادہ بیچارہ ہین جسکے عوض چار جوار کے دانے خریدے جاسکتے ہین۔ اسی طرح ادھم پاشا جنھون نے اپنی عمر کے پورے ۴۵ برس محکمہ جنگی مین گذارے اور معمولی موقعونپر فوج کی سرگردگی کی لیکن کوئی ایسی شہرت حاصل نہ کر سکے جو اونکو ہمعصر پاشاؤن مین ممتاز کر دیتی اور ممالک تو درکنار خود اونکے ہم قوم ترکون کو علم نہ تھا کہ ادھم سا فرزانہ روزگار جنرل اونمین موجود ہے۔ حالانکہ اونمین قابلیتین ہر طرح کی

موجود تھین لیکن پورا موقع نہ ملنے سے وہ سب اونکی ذات ہی مین مخفی رہین تاآنکہ یونان سے لڑائی شروع ہوئی جو اس زمانہ مین جبکہ سلاطین کے ڈپلومیٹک کارروائی اور انٹرنیشنل لا (قانون مابین الاقوام) نہایت خوفناک اور سخت گیر چیزین ہین بہت بڑی لڑائی سمجھی جاسکتی ہے اور اس لئے کم سے کم ترکون کو اس جنگ سے اسقدر فائدہ ضرور حاصل ہوا کہ ایک شیر ملونا (عثمان غازی) کے ہمپلہ دوسرا شیر ملونا اور فاتح یونان اونکی قوم مین پیدا ہوکر ساری قوم اور تمام ہمذہب قوم کے لئے باعث فخر ومباہات کا ہوگیا ادہم پاشا اور اونکے ماتحت ترک افسرون نے وہ مردی اور مردانگی کا کام کیا ہے اور ایسی راستبازی دیانتداری اور وفاشعاری کا برتاؤ برتا ہے کہ جس سے بیس برس گزشتہ کے سخت کریہ منظر دہبون کو جو عبدالکریم سے نکمے افسرون نے عام ترک افسرونکی قدیمی ناموری پر لگادئے تھے محو نہین کردیا بلکہ اُن کو نمکون کی پاجیانہ حرکات محض ذاتی ناقابلیت اور خلقی عیب ثابت ہوئین اور یہ کہ جیسے دلیر اور ایماندار ترک سپاہی ہین ویسے اونکے افسر نہین " محض خیالی ڈہکوسلا نکلا اور اونکا عیش پسند اور مغرور اور طامع ہونا دشمنون کے من گھڑت الزام تھے جو صرف ادہم پاشا کی عاقلانہ تدبیر سے نقش برآب کی طرح صفحہ تاریخ سے محو ہوگئے۔

ادہم پاشا ۱۸۵۱ء مین پیدا ہوئے اسلئے جنگ یونان کے زمانہ مین اونکی عمر ۴۵ برس کی تھی۔ غازی عثمان پاشا اونسے بیس برس بڑے ہین گویا جس عمر مین غازی ممدوح نے روم و روس کی جنگ مین لازوال شہرت حاصل کی ہے اسی سن وسال مین ادہم پاشا نے جنگ یونان سے ناموری پائی اور یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ ترکی افسرون کی شہرت کے لئے ۴۵ برس کی عمر نہایت ہی موافق اور مبارک وقت ہوتا ہے۔

ادہم پاشا معرکہ پلونا مین غازی عثمان پاشا کے شریک حال تھے اور چونکہ وہ زمانہ اونکا
آغاز شباب کا تھا اس لیے ایسے مدبر اور دلیر افسر کی ماتحتی مین کام کرتے
اور انکی بہادری اور استقلال سے سبق حاصل کر کے فنون جنگ مین اونہون
نے برابر روز افزون ترقی کی پس جو کچھ امید ایک شاگرد رشید سے ہو سکتی ہے
جو ایسے لاثانی اوستاد کے زیر تعلیم رہا ہو وہ امید ادہم پاشا کی خوش نصیب
کارروائیون سے پوری ہوئی۔

ادہم پاشا ۱۸۷۷ء محاصرہ پلونا مین ایک بریگیڈ کے جنرل تھے۔
۸ ستمبر ۱۸۷۷ء کو ایک دستہ فوج زیر کمان پاشائے موصوف مقام لیکنی
سے بغرض کمک پلونا کی طرف بڑہا۔ ۲۱ - اور ۲۲ تاریخ کو اس دستہ فوج
اور روسی سپاہ سے سخت ترین معرکہ آرائی ہوئی جسمین ادہم پاشا غالب قرار دیے
گئے۔ اس کارنمایان کے صلہ مین حضرت سلطان المعظم سے اُنکو فوج بریگاڈ
کا فرسٹ کلاس عہدہ کمانڈری عطا ہوا۔ اسی ۲۲ ستمبر کو روسی جنرل کریدنو کے رسالہ سے
پاشائے ممدوح کو نادمک مین سخت مقابلہ ہوا جس مین وہ شدید طور پر زخمی ہوئے
تاہم اس غضبناک معرکہ اور حالت زخم مین اونہون نے وہ بہادری کی جوہر دکھلائے
جس سے اونکی شہرت سابقہ مین ہزارگنی زیادتی ہوگئی۔ ۲۴ ستمبر کو اونکی فوج
نہایت خوبی سے پلونا مین داخل ہوئی اور اُس پلونا کی مشہور خونریز لڑائی مین
ادہم پاشا چھٹے بریگیڈ کے کمانڈر تھے۔ اس لڑائی مین عثمان پاشا روسیونکی
ٹڈی دل فوج سے محصور ہو کر اور رسد بالکل ختم ہو جانے پر اپنی منتشر ترکی فوج
کو فصیل قلعہ سے باہر کر کے بیشمار جو ناروسیون کے گھنے لشکر کی صفون کو
چیرتے ہوئے نکل آئے تھے۔ اور مجروح ہو جانے کے باعث روسی افسرون

ے ہاتھ آگئے تھے۔ چنانچہ جسوقت یہ لڑائی نہایت شد ومد سے ہو رہی تھی اور
اس ہنگامہ رستخیز مین جبکہ "سر یون برس رہے تھے کہ جیسے جھڑی لگے"
اور ادہم پاشا اپنی جان پر کھیلکر بخوبی داد شجاعت دے رہے تھے کہ یکایک رومانیون
نے جو ادہم پاشا سے مقابلہ کر رہے تھے اطلاع دی کہ لڑائی موقوف ہو اس لئے کہ
عثمان پاشا نے صلح کا سفید پھریرا اوڑا دیا ہے۔

اس بیان پر اونہون نے ہاتھ روک لیا۔ لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ یہ انکو ایک
بڑا دہوکہ دیا گیا جسمین وہ نادانستہ اگر قابل اعتراض ہوگئے۔ اسوقت عثمان
پاشا ایسے ہنگامہ آفتخیز مین ۳۶ گھنٹے کے بھوکے پیاسے مصروف و مشغول تھے کہ
اُنھین بجائے علم صلح بلند کرنے کے یہ بھی اطلاع نہ تھی کہ ماتحت کمانڈر کتنی فوج
کے ساتھ کہان کہان مقیم ہین اور کس کس سے لڑ رہے ہین۔ روسیونکی کثرت
فوج سے یہ حال تھا کہ ایک ایک ترک کے مقابلہ مین دس دس روسیون کا
حساب تھا۔ لیکن غازی عثمان اس قلت کے ساتھ اپنی کثیر التعداد دشمنون
سے برابر یکہ تنہا لڑ رہا تھا۔ اور اس لئے انکی طرف سے کسی ماتحت افسر کو احکام
پہونچنے کی کوئی سبیل نہ تھی لہذا ادہم پاشا کو اس آسانی سے دہوکہ مین آجانے
اور عثمان پاشا سے پیشتر لڑائی بند کر دینے کا سخت افسوس اور نہایت
قلق ہوا۔

معرکہ پلونا کے بعد ادہم پاشا فوجی عہدون مین برابر ترقی کرتے رہے
لیکن یہ ترقیان ایسی آہستہ آہستہ اور خاموشی کے ساتھ عمل مین آتی رہین
یہانتک کہ فیلڈ مارشل کے معزز عہدے سے ممتاز ہوئے کہ اسوقت سے لیکر
۲۰ برس تک جبتک کہ یہ جنگ یونان شروع نہوئی۔ کوئی خاص نیک نامی

شہرت انکو حاصل نہو سکی - حتی کہ یہ خبر گوش زد عوام ہوئی کہ سلطان المعظم نے ایک معتمد - یہ جماعت ترکی افواج کی سرحد یونان کو روانہ کردی - علاوہ اس کے اور کثیر التعداد لشکر برابر روانہ ہو رہا ہی اور یہ کہ اوس کل سپاہ کے سپہ سالار فیلڈ مارشل ادہم پاشا مقرر کیئے گئے ہین - پس اس تقرر کے بعد جو کچھہ انھون نے صرف ایکماہ کے قلیل عرصہ مین فتوحات دریہ لونا - ماتی - ترناو - لریسا - فارسالا - ولیسٹنو - دومو - تریکہالا - اور ڈومو کوسے دنیا کو تماشہ دکھایا اوسکا اسجگہہ اعادہ کرنا تحصیل حاصل ہی - اصل یون ہی کہ یہ تاریخ تمام وکمال نہین ادہم پاشا کی سوانح عمری ہی - اور ابتدائی حالات پڑہکر جو اوپر مذکور ہوئے اُن کل صفحات کا پڑہنا جو تاریخ جنگ روم و یونان کے نام سے موسوم ہی اونکی سوانح عمری کی تکمیل کے لئے لازمی ہی -

دوران فتوحات مین بعض یورپ کے متعصب اخبارون کو برا معلوم ہوا کہ ایک مسلمان جنرل کی کارگذاریان اسطرح دنیا مین بھر مین مشہور ہون - لہذا اونہون نے مشہور کیا کہ ادہم پاشا یونانی فی النسل ہین اُن کے باپ دادا عیسائی تھے وہ صغیر سنی مین بطور غلام کے ایک ترکی پاشا کے پاس رہے اور رفتہ رفتہ فنون جنگ کی تعلیم حاصل کرکے اس مرتبہ کو پہونچے گویا اُن اخبارون نے ثابت کردیا کہ جو جو فتوحات اُنہون نے کین - اور جو جو لیاقتین اُنمین موجود ہین وہ جو اُس عیسوی خون مین جو عیسائی نسل مین ہونے سے اُنکی رگون مین دوڑ رہا ہی - لیکن یہ سب فقرہ بندی تھی اور ایک بہتان عظیم تھا جو ادھم پاشا کی ذات پر لگایا گیا تھا -

ادھم پاشا نسلاً بعد نسلاً ترکی النسل ہین - انکے مورثان اعلیٰ کو یونانیت اور عیسویت سے کسیطرح کا تعلق نہین رہا - ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس نام کا کوئی اور سردار نو مسلم ترکی فوج مین ہوگا - اسکی سوانح عمری ہی یون غلط دادھم پاشا پر

پیشتر اس سے کہ لوگون کو اس امر کا یقین ہو معاملہ طشت از بام ہو گیا اور اوس کی تردیدین شایع ہو گئین - آپ خاص قسطنطنیہ مین پیدا ہوئی اور سنہ ۱۸۵۲ء مین وہان کے جنگی مدرسے سے تعلیم پا کر فارغ ہوئے جبل زیتونی مین باغیان ارنی پر فتح حاصل کی ادہم پاشا دراز قامت - خوش رو - خوش مزاج اور قوی جوان ہین ان کے بشرے سے ۴۵ برس کا سن ظاہر نہین ہوتا چہرہ ایسا پر متانت ہی کہ کسی سخت سے سخت اندیشہ ناک موقع پر بھی آثار پریشانی اور تردد کے اوس سے ظاہر نہین ہوتے - نہایت بشاشت سے احکام جاری کرنا اور فوج کا دل بڑہانا اُنکے لئے نہایت سہل کام ہی تجربہ اور دور اندیشی حزم اور احتیاط کی یہ کیفیت ہی کہ ساری لڑائی مین کسی موقع پر کوئی حکم اونہون نے ایسا نہین دیا جسپر سلاطین یورپ کے تجربہ کار جنرل کسی قسم کی نکتہ چینی کر سکتے یا اوس سے بہتر طریقہ بتلا سکتے جس طریقہ سے اونہون نے جنگی کارروائیون مین پیشقدمی کی -

جمعہ کی لڑائی کی کیفیت بزبانی مسٹر جی ڈبلیو سٹیونس نامہ نگار اخبار ڈیلی میل

مسٹر جی - ڈبلیو - اسٹیونس ڈیلی میل کے لایق و مشہور نامہ نگار ہین جو انڈیا پاشا کی طرف سے جنگ کے حالات قلمبند کرنے کی غرض سے موقعہ پر پہونچے - اور چند متعلقین سے انہون نے ادہم پاشا کے لشکر کے ساتھ رہنا بہ نسبت ڈیوک آف اسپارٹا کے ہمراہی کے بہتر سمجھا اُنہون نے بذات خود اُس لڑائی کی چشم دید کیفیت کو جو فتح لیسا سے پیشتر ۲۳ - اپریل کو جمعہ کے دن ہوئی تھی ایسے پر اثر الفاظ مین لکھا تھا کہ بجنسہ اونکی عبارت کو تاریخ مین جگہ دینا نہایت لطف خیز معلوم ہوا - یہ کیفیت انہون نے ایمانداری کے ساتھ اوس وقت شایع کی جبکہ ترکی

فوج لریسا مین داخل ہوگئی اس لئے کہ کسی نامہ نگار یا مخبر کا عین موقع جنگ پر کمانڈرون کے احکامات
اور فوج کی حرکات و سکنات کا اعلان کرنا اُنکے خلاف سمجھا جاتا ہی۔ اور بعض موقعون پر ایسا
کرنے اور نقشہ حرکات جنگ کے کھولدینے سے سخت ترین نقصانات واقع ہونے کا اندیشہ
ہوسکتا ہی اس لئے لایق نامہ نگار خود احتیاط کرتے ہین۔ اور دوسرے مخبرون کی نگرانی کمانڈر
کی طرف سے کیجاتی ہی۔ اوپر اس جنگ کے متعلق زیادہ تر بھاگڑ کا ذکر ہوچکا ہی اور چونکہ اولخبارون
کے نامہ نگار ہمدردی کی راہ سے یونانی فوج کے ساتھ ہوئے تھے اس لئے وہ بھاگڑ کے سوا اور
لکھ ہی کیا سکتے تھے! وہ بھی ایک یا دو ورنہ مابقی کو تو اپنے تن کا بھی ہوش نہ تھا کوئی گولی کھاتے
کھاتے بچا۔ کسی کی ٹانگین ٹوٹین۔ کسی کا گٹھری بقچہ۔ نقشے۔ تصویرین۔ دوڑ بھاگ مین
رہ گئین غرض اُنکے لئے ناممکن تھا کہ جنگ کا شمہ بھر بھی حال قلمبند کرسکتے۔ لیکن مسٹر اسٹیونس
ٹرکی فوج کے ساتھ تھے اُن سے زیادہ اطمینان کسکو ہوسکتا تھا۔ وہ مسرے مین دوربین
سے ہر ایک تماشہ دیکھا کرتے تھے۔ اور پورے اطمینان سے بیٹھے ہوئے لکھا کرتے۔ یون تو
اور ذریعہ سے جنگ کی خبرین ملتی ہین لیکن جو حالات اون لوگون نے لکھے ہون جنکا مذہب بظاہر
فاتح قوم (ترک) کے مذہب کے خلاف ہو جو اوس پر ہنسنے اور قہقہہ اوڑانے والے اور
اوس کے زوال اور نیست و نابود ہونے کے وقت کا انتظار کرنے والے مشہور ہون اون کے
قلم سے کسی ایسی عبارت کا نکلنا جو ترکون کے حق مین مفید ثابت ہو نہایت ہی پُرلطف
اور قابل اطمینان ہوسکتا ہی۔ مسٹر اسٹیونس نے لکھا کہ:-

"اب چونکہ ترکی فوج لریسا مین داخل ہوگئی ہے۔ لہذا ممکن ہی کہ گذشتہ دو روز کی
کارروائی بوضاحت بیان کردیجاوے جمعہ کے روز دیہات ماٹی اور ڈیلیر
کے درمیان فیصل کنندہ لڑائی شروع ہوئی۔ کوہستانی سلسلہ کے جو میرے
سامنے پھیلا ہوا تھا یکایک ونادن توپون کی آواز آئی اور پھر غلیظ سفید بادل

ابر کی طرح اوٹھا۔ اور پھر وہی دنادن کی مہیب آوازسنی اور دہوئین کا غٹ نمودار ہوا اوسمین چھوٹی چھوٹی شکلین توپون کے بڑے بڑے سیاہ نشانون کے گرد گرد متحرک نظر آئین۔ ہر ایک دن کی آواز کے ساتھ شن کی آواز آتی تھی۔ اور ابھی اس گرج کی گونج کی آواز ختم نہو چلی تھی کہ یونانی صفون مین بم کے گولے پہٹنکا کڑاکا گوش زد ہوتا تھا پھر وہی مسلسل دنادن کی آواز آتی رہتی جسکی مہیب صداکانونکو گنگ کیے دیتی تھی۔ توپون کے منھ مین سے نکلتے ہوئے دھوئین کے غٹ نے ابر کی طرح گھیر لیا تھا۔ دورسے کبھی کبھی ایک نقطہ سیاہ کی طرح کوئی شخص آہستہ آہستہ ہماری طرف آتا ہوا دکھلائی دیتا تھا یہ کوئی توپخانہ کا زخمی سپاہی ہوتا تھا۔

یونانی ہماری طرف کی گولہ باری کا جواب دے رہے تھے۔ اور دونون توپخانون کی آواز کا ملکر ہونا ایک ہولناک برق کے طوفان سے مشابہ تھا۔ یونانی توپچی اچھی طرح گولہ نہین پھینکتے تھے۔ اُن کے بم کے گولے یا تو ہماری توپون کے اوپر سے گذر جاتے تھے یا ایک طرف تھوڑے فاصلہ پر گرکر پھٹ جاتے تھے ایک گولہ نہایت ناپسندیدہ طریق سے ہمارے قریب پھٹا جب وہ گرا تو چند لمحہ تک زمین مین پڑا رہا۔ لیکن ہم پورے طور پر کہنے بھی نپائے تھے کہ اس گولہ کی باروڈ کسقدر خراب ہوگی کہ وہ ایسی بڑی مہیب آواز سے پھٹا کہ تھوڑی دیر کے لئے میری جنگ کی دلچسپی کرکری ہوگئی۔ سامنے توپون کو چلتے چلتے بہت عرصہ گذر گیا اور چھوٹی شکلین خاک اور دہوئین مین چھپی رہین۔ گولون کے چلنے اور بم کے گولے پھٹنے کی برابر آواز آتی تھی۔ مگر رفتہ رفتہ یونانی توپخانہ کی آتش فشانی کم ہوتی گئی۔ اور ہماری پیادہ فوج ایک آخری حملہ کرنے کے لیے تیار ہوگئی۔ ہماری توپون کی آتشباری لحظہ ترقی کرتی گئی۔ ترکی گولے یونانی

فوج کی صفون پر مینھہ کیطرح برس رہے تھے اور اون دو گانون پر جا گرتے تھے جو دور فاصلہ پر واقع تھے چھوٹی چھوٹی شکلین جو کھلونون کے سپاہیونکی طرح معلوم ہوتی تھین دوربین کے ذریعہ سے قلابازیان کھاتے ہوے نظر پڑتے تھے استنے مین حملہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ ترکی فوجمین بگل بجنے لگے۔ اور ہم سوار ہو کر اپنے توپخانہ کے نزدیک ایک مقام پر جا کر کھڑے ہوئے۔ وہان سے ہمنے پیچھے کی طرف دیکھا کہ پیادہ فوج کی صفین اپنی ترکی ٹوپیان اوچھال رہی ہین۔ بندوقین چمک رہی ہین اور سر گرم سپاہی جوش و خروش کے نعرے بلند کر رہے ہین یہ نظارہ نہایت عالیشان معلوم ہوتا تھا۔ ہمارے سامنے پشت کی طرف ہموار جنگل واقع تھا اور اوسکی داہنی طرف دو دیہات پھیلے ہوے تھے جنپر حملہ کی تیاریان کیگئی تھین سرسبز جنگل کے تختہ زمردین پر جا بجا نیلے دہوئین کے گرے لگے ہاے ابر کیطرح پھیلے ہوئے تھے۔ یہ دہوان اُن بندوقون کی باڑھ سے پیدا ہوتا تھا جو یونانی پیدل فوج مار رہی تھی۔ اسی عرصہ مین ایک گانون کے کسی مکانمین شعلے بلند ہوتے نظر آئے۔ یونانی فوج کے قلب مین ایک وسیع مربع مکان تھا جو تیز دہوپ مین بخوبی چمک رہا تھا۔ اور سبز گھاس کے مقابلہ مین نہایت خوش منظر نکلتا تھا اس کے متصل ایک سفید مینار صاف نظر آتا تھا۔ اس مکان اور مینار کے گرد یونانی سپاہی چیونٹیون کی طرح رینگتے معلوم ہوتے تھے۔ اور ہماری پیشقدمی کرنے والی سپاہ (ترک) نہایت تیزی سے بندوقین مار رہے تھے۔ ہمارے قادر انداز نشانچی کھلے میدانمین پھیل گئے تھے۔ اور اون کے عقب تین باقاعدہ فوجین صف بستہ بڑھ رہی تھین اور ایسی خوبصورتی سے ایڈوانس مارچ کر رہی تھین جس سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی مشین ہے جو انکو ایسے باقاعدہ قدم بقدم چلا رہی ہے۔ خوفنا

ہیں اور کسی قسم کا اندیشہ ان سپاہیون کے نزدیک تک نہ پھٹکتا تھا وہ پیچھے پیچھے تھے
اور باڑھیون کا دہوان ابر غلیظ کی طرح اُنکے آگے آگے چلتا جاتا تھا - اور گرداگرد
پاؤنکی روند سے خاک اُڑ رہی تھی اُنکے پیچھے کمزور آدمیون کا سلسلہ تھا جو کبھی
علحدہ ہوجاتے تھے اور کبھی دو تین اکٹھے ہوکر چلنے لگتے تھے بعض وقت بم
کا گولہ پھٹ جانے سے بعض شکلین آگے بڑھنے سے رک جاتی تھین بلکہ آہستگی سے
پیچھے آجاتی تھین یہ ہولناک معرکہ تھا جسے جنگ کہتے ہین - اور یہ آدمیون کے قتل و
خونریزی کا کھیل تھا - جو میری پیش نظر تھا - ہم آگے بڑھنے سے نہین رکتے تھے اور ہمیشہ
بڑھتے چلے جاتے تھے وہ چیونٹیان جو مذکورہ بالا گھر کے گرد جمع تھین آگے پیچھے
کیطرف حرکت کرتی ہوئی نظر آنے لگین مگر حقیقتاً اون کے پاؤن جمے ہوئے تھے
بندوقون کی آواز میدان مین ترقی کرتی جاتی تھی - اور وہی شعلے وہی دہوان
وہی خاک اور وہی چھوٹی چھوٹی ناتوان شکلین پیچھے کیطرف دکھائی دیجاتی تھین
رفتہ رفتہ ہمارے ترکی سپاہی بڑھتے ہوئے اوس سرسبز چھوٹی پہاڑی کے
دامن تک جا پہونچے جسپر یہ مکان واقع تھا - اور اب وہ اوس مکان سے بہت
متصل ہوگئے اوسی خوبصورتی کے ساتھ جیسے کوئی کل پہاڑی پر چڑھ رہی ہو
اور اون چیونٹیون (یونانیون) مین اب ہلچل اور بدحواسی کے آثار پائے جاتے ہین
کبھی ادہر اودہر بھاگتے ہین اور کبھی پیچھے کو ہٹتے ہوئے نظر آتے اور آخر کار راہ
گریز اختیار کی - اب ہمارا قبضہ یونانی مرکز پر ہوچکا تھا - اور سنگینون کی لڑائی شروع
کرنے مین کوئی تامل کرنے کی وجہ نہ تھی پس سرد فولاد کا کام آغاز ہوا - ڈولیان زخمیون
کو اُٹھانیکی غرض سے آگے بڑھین ادہم پاشا اپنی فوج ظفر موج کے پیچھے بڑھا چلا گیا
مین ایک ترک سپاہی کے پاس سے ہوکر گذرا جسکی دونون ٹانگین ٹوٹ گئی تھین اور وہ

درد سے بیکل رہتا تھا مجھے اسوقت جنگ سے بالطبع نفرت معلوم ہوئی
ہمارا نقصان غیر معمولی طور پر بہت تھوڑا ہوا یعنی صرف ۱۰ - آدمی ہلاک
اور ۳۸ زخمی ہوئے جنمین سے بہت ہی کم ایسے تھے جنکے زخم کچھہ زیادہ
تھے یونانیون کی صفونمین مقتول اور مجروح سپاہیون کی تعداد زیادہ تھی -
بعض جگہہ ہمارے توپخانے کے فیرون کے نتایج نہایت ہیبت ناک نظر
آتے تھے خیمون کے پرزے پرزے اوڑ گئے تھے - ہاتھہ پانون کٹ کٹکر علیحدہ
پڑے تھے - وردیان جلی ہوئی اور ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی تھین - بندوق کا کام
نہایت صفائی اور تیز دستی کا رہا - ہمنے پچاس یونانی قیدی گرفتار کئے جو نہایت
ذلیل اور بیدلی کی حالت مین پائے گئے لیکن ہمارے آدمیون نے ان کے
ساتھہ اچھا برتاو کیا" ؛

ایتھنز مین نازک پولیٹکل حالت

وزیر اعظم ایم - ڈیلیانی کی معزولی اور وزارت کی برطرفی

۲۶ - اپریل کے دوپہر سے ایتھنز دارالخلافہ یونان مین نہایت مضطربانہ کیفیت تھی - یہ بوجہ
پے در پے اُن شکستون کے ہوئی جو ملونا - ٹرناؤ - مائی - اور لریسا پر حاصل ہوئین - افسران
ذمہ دار اور غیر ذمہ دار کے خلاف جو شور و غل مچ رہا تھا وہ اس درجہ تک پہونچ گیا تھا جسکا نتیجہ قایم کرنیکے
لیے کوئی رائے قایم کرنا ناممکن تھی کہ کب کیا حادثہ پیش آجائے - چنانچہ ۲۷ - اپریل کو مخالف لوگون
کے تعلقات بہت ہی زیادہ تہدید آمیز ہوگئے تھے - عوام الناس کا خیال جم گیا تھا کہ افواج یونان
کا شکست پانا احتمال ہی نہین بلکہ غیر ممکن ہے - اور اس لیے شکستون کی خبرون سے انکو یقین ہو جاتا

کہ ضرور کچھہ دہوکہ بازی کو کام مین لایا گیا ہے۔ اور اس بیہودہ خیالکو یہانتک ترقی ہوئی کہ ریسیا
سے جو فوجین بھاگین اونکی نسبت یقین کر لیا گیا کہ یہ ناموزون اور تباہ کن کارروائی حکام
کی سازش کا نتیجہ ہے اسلئے مقتولین کی فہرست ناکافی اور بہت ہی قلیل تھی۔ اور انکی سمجھہ مین
نہین آتا تہا کہ ایسی لڑائی مین جسمین اسقدر کم آدمی مارے جاوین بھاگنا کیونکر ممکن ہی۔ ان خیالات
پر موجودہ وزارت اور موجودہ حکام کے خلاف ایک بہت بڑی جماعت پیدا ہوگئی جسمین یونان کے
بڑے بڑے لوگ شریک تھے اونہون نے یہان تک شور و غل کیا کہ شاہ یونان کو فیصلہ کرنا پڑا
کہ موجودہ وزارت جسکے صدر اعظم ایم ڈلیلیانی ہین معزول کر دیجاوے۔ یہ فیصلہ نامناسب نہین تھا
اسلئے کہ اگر اس وزارت اور اوس کے مخالفونکی موجودگی مین وہ تباہی اور بربادی یونانکو نصیب
ہوتی جو نئی وزارت کے بعد بھی اونکی مقدر مین لکھی تھی تو سخت ترین بد نتایج اندرون ملک مین
پیدا ہو جاتے اور مخالف یہ فرقہ یہ سمجھکر (جیسا کہ اوسکو پہلے سے خیال تہا) کہ ان لوگونکی سازش
نے ملک کا استیصال کر دیا۔ خدا جانے کیا آفتین برپا کرتا۔ اور کس درجہ تک قتل عام اور خونریزی
ایتھنز اور اور شہرونکی گلی کوچون مین ہوتی۔ چنانچہ شاہ نے ۲۶ کی دوپہر کو جو سہ شنبہ کا دن تہا
ایم ڈلیلیانی صدر اعظم کو محلسرائے شاہی مین طلب کیا۔ اور اونکو اطلاع دی کہ بصواب دید حالات
موجودہ بمقتضائے مصلحت معقول اونکے جلسہ وزارت کو مستعفی ہونا لازم ہی۔ ہز مجسٹی شاہ نے
وہ وجوہات بیان کین جنکی بنا پر اونکو جلسہ وزارت کے استعفا لینے کی خواہش ہوئی اور کہا کہ
اس بارہ مین مجھکو زیادہ بحث اور مباحثہ کی ضرورت نہین۔
ایم ڈلیلیانی نے استعفا دینے سے انکار کیا اور درخواست کی کہ مجھکو شاہی فرمان کے
ذریعہ سے برخاست کر دیا جائے۔ اور اوس فرمان مین کوئی لفظ ایسا ہو جس سے کچھہ شایبہ
اس امر کا مترشح ہو کہ مین عہدہ وزارت سے بخوشی خاطر کنارہ کش ہوتا ہون اور یہ کہ جو کارروائی
شاہ نے کی بیہودہ سوائے طوعًا کرہًا کے مین نے کسی اور طریق سے منظور کی ہی۔ شاہ نے اونکو یقین

دلایا کہ کوئی بات اوسمین ایسی نہوگی جس سے عوام یہ باور کرسکین کہ تاج اور وزارت مین مسائل حکمت عملی پر کوئی نقیض واقع ہے۔

ایم ڈیلیانی نے اپنا خیال عام طور پر ظاہر کیا کہ آیندہ گورنمنٹ یونان کے ساتھ بوجہ معزول کئے جانے اپنے کے وزارت سے میرا تعلق ہرگز مخالفانہ نہوگا۔ بلکہ معہ اپنے ہمسرون اور رفیقون کے جسکی تعداد جلسہ وزرا مین کثیر ہے۔ اپنا اثر واقتدار کام مین لاکر جدید گورنمنٹ اور نئی جلسہ وزرا کی حتی المقدور معاونت کرونگا۔ اور سب کو ترغیب دونگا کہ وہ کسیطرح کی مخالفت نہ کرین۔ اور جدید وزارت کے کامونمین کوئی دقت نڈالین۔ اُنہون نے کہا کہ موجودہ حالت یونان کی اس قابل ہرگز نہین کہ کسی قسم کا نزاع پیدا کرکے نازک حالت کو اور بھی نازک تر کردیا جاوے۔ بلکہ ایسی خطرناک حالت مین جو یونان کی قومی تاریخ مین پیش آئی ہی ہر متنفس کا فرض ہے کہ اس جلسہ وزارت کے جسکو شاہ اختیار دینا پسند کرین ہر طرح کی استعانت کیجاوے۔ جب ان سے دریافت کیا گیا کہ تمنے شاہ کی خواہش پر استعفا دینے سے کیون انکار کیا۔ تو انہون نے جواب دیا کہ مجھے ایسا کرنیسے یہ خیال ہوا کہ ایسی حرکت گورنمنٹ کی جانب سی بزدلانہ اور نالایق شمار کیجاویگی۔ کیا معنی کہ ایسی نازک حالت مین انتظام امور سلطنت کو چھوڑ کر علیحدہ ہو جانا میری دانست مین ایک بڑی بیجا اور ناموزون حرکت معلوم ہوئی۔ گورنمنٹ نے چاہا کہ مین بدستور عہدہ وزارت عظمیٰ پر قایم رہون اور اُس کے افعال کے تابع کو برداشت کرون اور اُسکی حکمت عملیون کا حتی الوسع تحفظ کردن لیکن یہ نہین کہ سکتا کہ شاہ نے کن وجوہ سے مجبور ہوکر میرے جلسہ وزرا کو برخاست کرنا مناسب سمجھا۔ شاید ہز مجسٹی پر پبلک نے زور ڈالا ہو۔ ایم ڈیلیانی کا خیال آیندہ تعلقات کے لحاظ سے بنظر اُس واقعہ کے جو ۲۹ مارچ ۱۸۹۷ع کو پیش آیا تہا نہایت دلچسپ ہے۔ یہ اوس زمانہ مین وزیر جنگ تھے۔ اُس وقت شاہ نے اُنکے اختیارات چھین لئے تھے لیکن اونکی معزولی اسباب پر منحصر تھی کہ آیا یونانکی

فوج شاہ کے احکام کی تعمیل کرتی ہی یا ایم ڈیلیانی کا حکم بجالاتی ہی۔ فوج نے شاہ کا اتباع حکم کیا اور تاج محفوظ کرلیا۔

(ایم ڈیلیانی کی معزولی کی ایک وجہ)

اگرچہ ایم ڈیلیانی نے ایک نامہ نگار سے بیان کیا کہ اُن کے اور شاہ کے مابین مسائل حکمت عملی کے سبب کوئی اختلاف نہین ہی مگر بعض اور لوگون سے اونہون نے ذکر کیا کہ اونہون سے ایک تجویز مصالحت کی ٹرکی کے ساتھ کی تھی جسکی رو سے یونان دول یورپ کی اُن خواہشات کی تعمیل کرتا جو کرنیل واساس اور یونانی افواج کریٹ کی واپسی پر محمول تھین۔ برخلاف اسکے شاہ کا مصمم قصد یہ تھا کہ کرنیل واساس کو کریٹ سے ہرگز طلب نہ کرے اور اس اختلات کے باعث شاہ نے وزیراعظم سے فوراً استعفا طلب کرلیا۔

۲۷- اپریل ۱۸۹۷ء کو مخالف جماعت کے سرغنایان ایوان شاہی مین طلب کئے گئے اور شاہ نے اُنکو اپنے ارادہ کی اطلاع دی اور حکم دیا کہ وہ ایک جدید جلسہ وزرا مرتب کرین ایم رالی جو یونانیون مین ایک ہردلعزیز شخص ہین عہدہ وزیراعظمی کے لئے تجویز کئے گئے۔ شام کے وقت شاہ نے ایم ڈیلیانی کو بلایا۔ اور اُن سے درخواست کی کہ جدید وزارت کے فرمان تقرر پر دستخط کرین

جدید جلسہ وزرا

جدید جلسہ وزرا کے تعین سے پیشتر لوگون مین نہایت بیقراری اور اضطراب پایا جاتا تھا مجمع ہائے کثیر شہر کی گلیون مین پھرتے تھے۔ اور مضطرب الحالی اونکی حرکات سے نمایان تھی مجمع ایوان کے روبرو جمع ہوا۔ اور اوس نے اون لوگون کو جو اسی جماعت مخالف کے سرغنہ تھے بلاکر حالات دریافت کرنا چاہے اور اس غرض کے پورا کرنے کے لیے ایم ایم خاص طلب کئے گئے لیکن بجائے انکے اول جو شخص نمودار ہوا وہ ایم ڈیلیانی تھے

اُس نے ایک اونچے زینہ پر چڑھکر جو پارلیمنٹ کے مکان کو جاتا تھا یہ بیان کیا کہ گورنمنٹ
کی تباہی کے لحاظ سے سابق جلسہ وزرا اور پبلک نے شاہ سے چاہا کہ وہ اپنا فرض ادا
کرین اور عام امن و امان کے برقرار رکھنے کی کوشش کرین اور ہدایت کی کہ جماعت مخالف
کے ممبرون پر بھروسہ رکھنا لابدی ہی جو اعلی ترین پولیٹکل حقوق کی نگرانی مین مصروف ہی (ان
الفاظ پر زور سے نعرہ ہای خوشی بلند ہوئے) اور جب تھوڑی دیر بعد ایم رالی نمودار ہوئی
تو پھر ان نعرہ ہای خوشی کی زور سے تجدید کی گئی اور اس مجمع نے ان امور سے فرقہ مخالف کی
عقلمندی خیال کی چنانچہ پرجوش لوگون مین سے چھ ہزار اشخاص نے ایم ڈیلیٹا اور ایم رالی
کے مکان تک انکی مشایعت کی۔ اور یہان پہونچکر ایم رالی پھر نمودار ہوئے اور مجمع کو مخاطب
کر کے کہا کہ گورنمنٹ نے خودکشی کر لی ہی۔ اور ہمارا فرض ہی کہ امن و امان کو قایم کرین اور اپنے
وطن کے لئے لڑین۔ مجمع نے اوسپر نہایت پرجوش نعرہ لگائے اور اوس کے بعد منتشر ہو گئے
دوسرے روز شاہ نے سرغنایان فرقہ مخالف کو جدید جلسہ وزرا کے تشکیل کے اختیارات عطا
فرمائے۔ چنانچہ یہ لوگ براہ راست پارلیمنٹ ہوس کو گئے۔ اور وہان فوراً ایک جلسہ منعقد کیا
جسمین بحث و مباحثہ کے بعد یہ امر قرار پایا کہ ایک وزرا کی فہرست تیار ہوئی اور تین سربراوردہ
ممبر اسکو شاہ کی خدمت مین پیش کرنے کی غرض سے لے گئے۔ شاہ نے انتخاب پسند کیا اور صرف
اسقدر ترمیم کی کہ ایم تھیوٹاکی جو عنقریب ایتھنز مین آنیوالے تھے جلسہ وزرا مین شامل کئے جائین
بعد منظوری شاہ مندرجہ فہرست وزرا جدید کی مشتہر کی گئی ایم رالی وزیر اعظم و وزیر بحری
کرنیل سماد و وزیر جنگ ایم سیمو پولو وزیر مال ایم کرا پولو وزیر سررشتہ تعلیم ایم تھیوٹا
کی وزیر صیغہ داخلیہ۔ ایم ڈیلی جارجی نے جدید جلسہ وزرا مین داخل ہونے سے انکار
کیا اور اعتراض کیا کہ اسمین صرف وہی لوگ شریک ہونا چاہئین جو پولیٹکل جماعتون سے
علیحدہ ہین۔ ایم ایلچ کناری اور ایم سوٹو روپولو نے بھی وزارت کے بستے قبول کرنے

سے انکار کیا اور اسطرح اس جلسہ وزرا مین صرف ٹرے کوپسٹ اور السٹ لوگ شریک ہوئے۔ وزیر اعظم اور وزیر جنگ فوراً ایک جلسہ مین نشست کرکے فرسالہ کو روانہ ہوگئے تاکہ میدان جنگ کے نقصان کا ملاحظہ کرکے اوسکی اصلاح کرین۔

یکم مئی کو جدید چیمبرلین مسٹر رالی وزیر اعظم نے بیان کیا کہ ہماری پہلی کوشش یہ ہوگی کہ فوجی طاقت کو سنبھالا جاوے۔ اور از سر نو اوسکی آراستگی ہو جسکے بغیر جنگ جاری رکھنا یا عزت کے ساتھ صلح کرنا غیر ممکن ہوگا۔

جنگ ایپائرس

نوٹ۔ چونکہ جنگ ایپائرس ابتدا سے جاری ہی اور بوجہ سلسلہ عرکہاے میدان تھسلی اسوقت کہ تاریخ کے ۔۰۰ صفحے چھپ چکے اوسکا کوئی تذکرہ احاطہ تحریر مین نہین آیا۔ اور زیادہ التوا نامناسب ہی۔ بدینوجہ مزید فتوحات میدان تھسلی کو برلے چندے چھوڑ کر ہم صوبۂ ایپائرس کیطرف متوجہ ہوتے ہین۔

صوبۂ ایپائرس

یہ صوبہ یورپی روم کے مغرب مین سرحد یونان سے ملحق واقع ہے اسکا قدیمی نام ایپائرس ہے لیکن فی زمانہ ٹرکش صوبجات مین جلینتا کے نام سے موسوم ہے جو دراصل ملک البانیہ کا جنوبی حصہ ہے اس کے شمال مین ردمیلیا۔ مشرق مین مقدونیا اور تھسلی۔ جنوب مین خلیج آرٹا۔ اور مغرب مین بحر روم واقع ہے۔ پورے صوبہ کا طول شمالاً جنوباً ڈیرہ سو میل۔ اور عرض شرقاً غرباً زیادہ سے زیادہ ۵۰ میل ہی۔ بڑا دریا آرٹا ہی جو جنگ سے پیشتر تھسلی اور ایپائرس کے درمیان حد فاصل تھا۔ اس کے جنوبی کنارہ پر شہر آرٹا واقع ہی جو یونانی عملداری مین شامل ہی۔ دوسرے بڑے دریا ڈیوسا اور چروسٹا ہین جو شرق سے مغرب کی طرف بہ کر بحر آدریاٹک مین گرتے ہین۔ صوبہ کے عین وسط مین شرقاً غرباً ایک مکمل سلسلہ پہاڑون کا حائل ہی جو شمالی اور

شرقی حصہ ملک سے افواج کے داخل ہونے مین سدراہ ہوتا ہی - اس پہاڑ کے مشرقی حصہ کے جنوب مین چند میل کے فاصلہ سے ایک بڑی جھیل شروع ہوتی ہی جو شمالاً جنوباً ۱۸ میل کے قریب طولانی ہے - جسکا نام جانینا ہے -

اس جھیل کے جنوب و مغرب کے کنارہ پر بڑا شہر جانینا واقع ہی - جو صوبہ کا صدر مقام ہی اور شہر آرٹا سے جو دوران جنگ مین یونانی فوج کا ہیڈکوارٹر رہا اسکا فاصلہ بخط مستقیم ۴۸ میل ہے مغربی ساحل کے قریب ایک بڑا جزیرہ کارفو واقع ہی جو صوبہ تھسلی کے ساتھ یونانی سلطنت سی ملحق کردیا گیا ہی - صوبہ کے جنوبی نقطہ اختتام پر اور خلیج آرٹا کے دہانہ پر سلطان المعظم کا ایک زبردست فوجی قلعہ مقام پریوزا ہے جو پوری پوری طرحپر یونانی فوجی بندگاہ واقع خلیج آرٹا کی نگہداشت رکھتا ہے آرٹا اور جینینا کے درمیان راستہ پر دو چار چھوٹے چھوٹے قصبے واقع ہین جسمین فلیپیاڈیس اور قلعہ پنٹی پگیڈیا کا ذکر جنگ ایپائرس مین اکثر آویگا فلیپاڈیس آرٹا سے ۱۴ میل اور پنٹی پگیڈیا ۲۲ میل ہے -

ایپائرس مین جنگ

اول سے آخر تک گومرکز جنگ میدان تھسلی مین رہا جسکو درہ ملونا سے گذر کر ترکون نے فتح کیا تاہم مغربی اضلاع مین ایپائرس کی لڑائیان بھی جنمین ابتداءً یونانیون کو کسیقدر کامیابی رہی نظرانداز کرنے کے لایق نہین بلکہ ایک لحاظ سے وہ سب سی زیادہ ضروری حصہ جنگ کا ہی اس لئے کہ جسطرح ترکون نے ملونا کے راستہ سے تھسلی پر قدم بڑھائے اوسی طرح یونانیون نے آرٹا کی راہ سے ایپائرس مین پیشقدمی کی اور اگر اوسکو مستقل کامیابی ان اضلاع مین اسیطرح آخر تک رہتی جسطرح کہ اول مین ہوئی تو وہ تھسلی کے بڑے قطعہ زمین پر ترکی عملداری ایپائرس مین قابض ہوکر تھسلی کا نعم البدل حاصل کرلیتا لیکن اوس نمایان جنگی قوت اور تدابیر احسن و معقول سے جو ترکی افسرون نے میدان جنگ مین نہ صرف

یونانی ایپائرس کو خالی کرکے بھلگئے بلکہ اونکا نقصان جان و مال بھی بہت زیادہ ہوا صوبہ
ایپائرس مین آرٹا کیطرف سے بڑھنے کی وجہ یہ تھی کہ یونانیون کو اسطرف کوئی روک نہ تھی
اونکی فوجین تیس ہزار خود آرٹا مین جمع تھین اور اونکا مغربی بیڑہ جہازات ہر وقت تازہ افواج
کے لانے اور ترکی قلعجات ساحل سمندر کے اوڑا دینے کے لئے بہمہ وجوہ مستعد اور تیار
تھا۔ برخلاف اسکے ترکی ہیڈکوارٹر فوجی جس مقام پر تھا اس کے اور ایپائرس کے درمیان
مین نہایت دشوار گذار پہاڑون کے سلسلے اور ناہموار قطعات زمین اور جنگل اور ندیان
واقع تھین مزید برآن فاصلہ بھی اسقدر تھا کہ فوجی امداد ہفتون کے اندر مشکل سے آسکتی تھی
یہ ترکون کے سردارون کی نہایت ہی عالمانہ اور کامل تدبیرین تھین جنکی قدرت انتظام سے
کافی تعداد افواج قاہرہ کے معہ سامان حرب و رسد عین وقت پر پہونچگئے اور اوسیوقت سے
یونانیونکو شکست پر شکست اور ہزیمت پر ہزیمت ملتی گئی۔

۱۷ اپریل کی صبح کو ترکونکیطرف سے نہایت تیزی کے ساتھ جنگ شروع ہوئی۔ ۸ بجے
صبح کے قلعہ پریوزا سے بیڑہ جہازات پر گولہ باری شروع ہوئی اور یونانی جہاز مقدونیہ
نام جبکہ وہ خلیج امریشیا کے تنگ دہانہ سے گذر رہا تھا گولون نے اوسکو غرق کردیا۔ کپتان
زخمی ہوا اور ملاح بیرک بھگئے قلعہ سے یونانی جنگی مقام ائیٹم پر بھی گولے برسائے گئے لیکن بیڑہ
کے یونانیون نے بھی تیزی کے ساتھ کام دیا جس سے ترکون کا کسیقدر نقصان ہوا۔

یہ خبر جنگ ایتھنز سے شاہی روبکار جاری ہوئی جسکی رو سے مغربی ڈویژن کے بیڑہ جہازات
یونان کو قلعہ پریوزا پر گولہ باری کا حکم ملا اور جہاز مقدونیہ کے ڈوبجانے سے جو راستہ بند ہو
گیا تھا اوسکو ڈائنامیٹ سے اڑا کر صاف کرنیکی تجویز ہوئی۔ نیز جنگی جہاز اسپٹ مٹی کو
حکم ملا کہ وہ بھی پٹیروس سے پریوزا کو جائے۔

غرض آغاز جنگ پر ہی تمام سرحد اس سرے سے اُس سرے تک مغرب مین پریوزا

وسط مین گریونیا اور مشرق مین کرانیا تک میدان کارزار بنگیٔی - اور جسطرح ترکون نے اپنی تمام قوت کراینا کے متصل دره ملونا پر جمع کی اسیطرح مقامی فواید کے لحاظ اور ایپارس پر بآسانی متصرف ہونے کے خوش آیند خیال سے یونان نے اپنی پوری پوری طاقت کا اجتماع آرٹا پر کیا بمقابلہ ٹرکی کے یونان کو ایپارس مین کامیابی نہایت آسان تھی - اگر آخر الذکر قوم مین کچھہ بھی جنگی قوت ہوتی اسلئے کہ مابین ایپارس اور یونان کے کوئی کوہستانی سرحد جو فوجکشی مین سد راه ہوتی حائل نتھی - بجز ایک دریا کے جو ایک ندی ہی اور کوئی حد فاصل نہین - یونانی فوج بلا مزاحمت جانتیا تک جا سکتی تھی اسلئے کہ ترکی فوج نمبر اول مین سے کوئی دستہ اس صوبہ مین مصروف کارزار نہ تہا - زیادہ تر ردیف فوج کا کچھہ حصہ بھیجا گیا تھا - دوسرے یہ کہ بوجہ بُعد مسافت اور نہونے ریل اور حائل ہونے نہایت پیچیدہ اور دشوار گذار پہاڑی سلسلونکی ترکی فوجی صدر مقامون سے یکایک مزید فوج اور رسد کا آنا آسان نتہا اور انہین وجوہات پر نظر کر کے وزارت یونان نے فیصلہ کر لیا تہا کہ اگر ترکون نے تھسلی مین سے کوئی حصہ لیا تو ہم اوس سے دو چند ایپارس مین لے لین گے تیسرے یونانیون کے غیر مطلع یہ امر بھی تھا کہ ترکی افواج متعینہ ایپارس کو صرف حفاظتی جنگ کا حکم تھا اور پیشقدمی کی اجازت نہ دیگیی تھی جسمین کوئی شاہانہ رمز اور حکمت ہوگی - غالباً اس لئے ایسا حکم دیا گیا ہوگا کہ یونانی فوج جو بقدر تیس ہزار کے آرٹا پر جمع ہوئی تھی بوجہہ موجود ہونے ترکی افواج مقابل کی اپنی جگہہ سے نہ ہل سکے اور ایکدن کے لئے بھی وہ آرٹا کو نہ چھوڑ سکے - اور یہ اُسی صورت مین ممکن ہوا جبکہ ترکی فوج برابر آرٹا کے مقابل ڈٹی ہوئی رہی - اور نہ آگے بڑہی اور نہ اس فوج یونانی کو بڑہنے دیا -

یونانی بحری طاقت کے بھروسہ پر مخالفین ترکی کی دل خوشکن امیدین

یونان کی بحری قوت جسکی اسقدر تعریف و توصیف ہوتی تھی بالآخر اس شعر کے مصداق ہوئی

بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا ٭ جو چیرا تو ایک قطرۂ خون نکلا

جنگ سے پیشتر اور اوسکے مابعد یونانی جہازون کی طاقت اور اوس کے کپتانونکی جنگی لیاقت کی وہ پکار تھی کہ جسکی کچھ انتہا نہین - کوئی صاحب الرائے تجویز کرتا تھا کہ ادہر خشکی مین ترکی فوج بڑھی ادہر خونخوار یونانی بیڑہ پر کسنے کرم خوردہ عثمانی جہازات کو تباہ کرکے دل کا بخار نکالے کوئی اس خیال سے خوش تھا کہ اب کوئی دم مین خبر آتی ہے کہ ساحل لیوانٹ سے لیکر ساحل بحر اسود تک کے تمام بنادر اور ساحلی قلعجات مسمار ہوئے جارہے ہین - کوئی حضرت یہ صلاح بتاتے تھے کہ سب سے اول اس غضبناک بیڑے سے دہانہ ڈارڈینلز کو عبور کرکے قسطنطنیہ پر گولہ باری کرنا لازم ہے تاکہ سلطان دباؤ کھاکر سین اسٹیفنو کیطرح فوراً صلح پر آمادہ ہوجائین اور یونان من مانتی اپنی خواہشات کی تکمیل کرالے - اور اگر اسمین کچھہ دقت ہو تو کم سے کم اتنا تو کرے کہ بندرگاہ ڈیڈی غاچ کو جہان سے بجانب مشرق قسطنطنیہ کو اور بجانب مغرب ایڈریانوپل کے راستہ اور سیلونیکا کو ریلوی لائن جاری ہین گولہ باری سے تباہ کردیا جاوے اسلئے کہ ڈیڈی غاچ وہ ضروری مقام ہے جہان ہوکر [1] سے زیادہ فوجین گذری ہین - اور جہان باتیع غیر ملکی جہاز وقت مقرر پر آتے اور جاتے ہین - پس اس بندرگاہ کے ضایع ہوجانیسے ترکی فوج متعینہ تھسلی بھی تباہ ہوسکتی ہے - اس لئے کہ اوس کے لئے رسد قسطنطنیہ سے صرف اسی راستہ ہوکر آتی ہے اور یونانی بیڑہ کے خوف سے براہ تری نہین بھیجی جاتی - غرض تمام یورپ اور مخالفین ترک کے لئے جو امر تسکین بخش تھا وہ زیادہ تر یہی بحری قوت تھی - اور یونان نے ان اصول پر کاربند ہونیکی کوشش بھی کی - لیکن اسکے چند جہاز کیونکر ابنائے ڈارڈینلز مین گذرنے کی جرأت کرسکتے تھے جسکے کنارون پر عالیشان قلعہ کلید البحر قلعہ حمیدیہ قلعہ مجیدیہ - قلعہ سقارہ - قلعہ سلطانیہ - قوم قلعہ - سید البحر - ارخانیہ - اور قلعہ طغرل - وغیرہ ہون جنکی قلعہ شکن اور قیامت خیز توپون کے نالون کے قطر دس دس - اور چودہ چودہ انچھ کے ہون جنکا ایک گولہ سوا گز کے محیط کا ایک آہنی جہاز کو غرق کرسکتا ہے - بیچارہ یونانی

[1] اس مقام پر جو قسطنطنیہ کے مقابل ہے پچھلی جنگ روم و روس مین عہدنامہ قرار دیا گیا تھا ۱۲

بیڑہ تو منجملہ صدہا توپون کے دس توپون کے فیر کا بھی متحمل نہو سکتا تھا اور جب وہ دردانیال مین بھی گذرنے کا خیال نہ کرسکتا تھا تو ظاہر ہے کہ محفوظ قسطنطنیہ تو وہان سے فاصلہ بعید تر واقع ہے - علی ہذالقیاس ڈیڈھی غاچ گو سمندر کے کنارہ واقع ہے لیکن وہ ہرایسے ریل فوجی ہیڈ کوارٹر ایڈریانوپل سے صرف ۹۲ ½ میل کے فاصلہ پر ہے جہان اسی ہزار رگلر فوج ہمیشہ تیار رہتی ہے علاوہ برین ڈیڈھی غاچ سے سلونیکا یا قسطنطنیہ کو سمندر کے کنارہ کنارہ ریل نہین جاتی ہے بلکہ ترکی دوراندیش عمالون نے ڈیڈھی غاچ سے شمال کیطرف [illegible] فاصلہ دیکر ساحل سمندر سے دور لیجاکر لین نکالی ہے - پس بندر مذکور پر یونان کا قابو حاصل کرنا اور پھر ملک کے اندرونی جانب فوج اوتار کر لیجانا اس کے حق مین کامل بربادی بخش تھا - چنانچہ ۲۰ اپریل سے پیشتر جو ایک گروہ یونانیون کا جہاز سے اتر کر قسطنطنیہ سلونیکا ریلوی کی پٹری اوکھاڑنے مین مصروف تھا بے انتہا زک پاکر پسپا ہوا اور پھر اس حرکت کی تجدید نہ کیگئی - یہ گروہ جزیرہ تھیاس کے مقابل ساحل پر اترا تھا -

نوٹ ÷ ایک فرانسیسی اخبار کے ذریعہ سے جو افواج ممالک دنیا کی تعداد سے کامل واقفیت رکھتا ہے حسب ذیل شمار دیا جاتا ہے -

انتظام فوجی کے لئے سلطنت عثمانی سات حصون پر تقسیم کی گئی ہے اور اونکے ہیڈ کوارٹر قسطنطنیہ - آڈریانوپل - ارزنجان - دمشق - بغداد - موناسطر - اور صنعا مین ہین - اردوی عثمانی تین قسم کی فوج سے مرکب ہے - نظام ردیف - مستحفظ اور اسمین ۲۰ سے لیکر ۴۰ سال تک جوان ہین - گویا ہر آدمی کو بیس سال تک فوجی ملازمت بھگتنا پڑتی ہے - رنگروٹ دو قسم کے ہوتے ہین قسم اول چھ برس (چار برس زیر علم اور دو برس ریزرو) نظام آٹھ سال (چار برس اول زیر علم اور چار برس دوم ردیف) اور چھ سال مستحفظ مین اسطرح کل بیس سال رہنا پڑتا ہے - قسم دوم مین وہ جوان بھرتی ہین - جو قسم اول کے لئے نہین لئے گئے اور اس بھرتی کو ترتیب ثانی کہتے ہین یہ لوگ ملازمت کے پہلے سال چھ سے نو مہینے تک بارگون مین رہکر قواعد سیکھتے ہین - اور پھر ہر برس صرف ایک مہینے اپنے گھر دن مین ہی قواعد کیا کرتے ہین - فوج نظام حسب دستور فرنگستان - کمپنیون - رجمنٹون - بٹالین - برگیڈ - اور ڈویژنون پر تقسیم ہے علاوہ

یونانی بیڑہ کی ناقابلیت محض اسی نتیجہ سے صاف روشن ہی کہ ڈارڈ نیلز اور ڈیڈی غاچ کو چھوڑکر اُن صدہا چھوٹے بڑے ترکی جزیرون مین سے بھی ایک پر ہاتھ نہ ڈال سکا۔ جو بحر ایجین مین بھرے پڑے ہین اور بجز اس کے کہ مشرقی ساحل پر کٹیرینا کے مقابل جہاز لاکر کچھہ سامان رسد ضایع کردیا۔ اور پلاٹامونا۔ اور لفتوری خوری قصبون پر حملہ کیا۔ قلعہ پر یونانی غیر مفید گولہ باری کچھہ دیر کرتا رہا ایک مصری آگبوٹ کو گرفتار کیا۔ اور سر اسٹیمیڈ بارلمیٹ کو پکڑ لیا۔ جو سلطان کی جانب دار مانے جاتے ہین۔ اور کوئی کارروائی بحری اُس سے ایسی ظہور مین نہین آئی جو قابل بیان ہو۔ البتہ مہری حکم لیکر یہ بیڑہ دار السلطنت ایتھنز سے ضرور روانہ ہوا تھا لیکن اوس بہر

۲۶ رجمنٹ مین ہی ہر ایک مین ۴ بٹالین ہین۔ لیکن کچھہ ایسے بھی ہین جس مین صرف تین بٹالین ہین نظامیہ مین ۴۹ کمپنیان انجنیرون کی ہین جنمین ۴۰۰ ۔۷ آدمی ہین۔ ایک رجمنٹ آگ بجھانے والون کی اور پندرہ بٹالین رائفل کے بھی ہین۔ طرابلس مین ۱۲ بٹالین ہین کہ جو فوج محافظ کریٹ کی طرح حصہ اول و دوم و پنجم (یعنی قسطنطنیہ اڈریانوپل وغیرہ) سے بھرتی ہوئی ہین۔

ہر بٹالین مین موقعہ جنگ ۹۲۲ جوان اور ۱۵ گھوڑے ہوتے ہین۔ گویا ہر رجمنٹ مین ۴ ۳۷۶ آدمی اور ۶۰ گھوڑے دو رجمنٹو نکا ایک بریگیڈ ہوتا ہی۔ دو بریگیڈ مع ایک بٹالین رائفل کے ڈویژن کہلاتا ہی۔ اور دو ڈویژن ملکر ایک اُردو بنتا ہی۔ پیدل فوج تھری پی باڈی بندوق سے مسلح ہے بعض رجمنٹون کو ماسر تنگ نالی والی بھی دی گئی ہے۔ علاوہ اس کے دو لاکھ بیس ہزار کشادہ سوراخ سلحخانہ مین موجود ہین (جو ابھی کسی کو نہین دیگئی) فوج ردیف ۸۸ رجمنٹون پر تقسیم ہی۔ اور اس کی ترتیب نظام ہی کی طرح ہے۔ فرق صرف اتنا ہی کہ نظام مین ہر بٹالین مین ۹۲۲۔ اور ردیف مین ۱۲۰۰۔ آدمی ہوتے ہین۔ رسالہ مین ۲۰۲۔ اسکواڈرن ہین۔ علاوہ اس کے ایک فوج سوار جاین کردون کی کھڑی کی گئی ہے۔ او حمیدیہ کہلاتی ہی۔ وہ اپنے گھوڑے لاتے ہین۔ اور اونکے سردار بھی اپنے ہی ہین۔ سرکار عالی کو صرف ہتھیار مہیا کرنے پڑتے ہین۔ توپخانہ مین انتظام سنہ ۱۸۹۱ء کے موافق ۵۴۷۲۰ آدمی۔ اور ۱۲۵۶ توپین ہین یہ سب ۱۷۴ اسیدانی ۲۲ پہاڑی توپخانہ مین تقسیم ہین۔ کل فوج قاہرہ کی تعداد اسطرح سمجھہ مین آئیگی۔

نام فوج	کامل قواعددان	کم قواعددان	کم و بیش قواعددان	میزان کل
نظام	۲۵۰۰۰۰	۱۳۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰	۵۳۰۰۰۰
ردیف	۲۸۰۰۰۰	۳۲۰۰۰۰	۰	۶۰۰۰۰۰
مستحفظ	۱۸۰۰۰۰	۱۹۰۰۰۰	۰	۳۶۰۰۰۰

شاہی حکم کا اسوقت تک کچھہ حال نہ کھلا کہ آیا اُسمین قسطنطنیہ کے لینے کا حکم تھا یا سلونیکا پر قابض ہو جانے کی ہدایت تھی۔ چنانچہ اول الذکر تو ہر طرح ناقابل فتح اور دشوار گذار راستہ پر واقع ہے اور سلونیکا آزاد بندرگاہ ہی۔ جسکا تجارتی تعلق تمام دول یورپ سے ہے اور چونکہ اوسکے نقصان پہونچانے سے غیر ملک کی تجارتگاہون کو بھی نقصان پہونچتا تھا سلئے سلونیکا پر بھی گولہ باری نہوسکی۔ غرض سوائے مذکورہ بالا کارنامون کے اور دو تین گاؤن اڑا دینے کے دوران جنگ مین سارا بیڑہ بے نیل و مرام چارون طرف گھومتا پھرا اور ایک موقع بھی اسکو اپنے نام اوچھالنے کا نہ ملا۔

سلطانی بیڑہ جہاز کی کاروائی

گو یورپ بھر مین سلطانی جہازونکو بہ نظر حقارت دیکھا جاتا تھا۔ اُس کے متعلق طرح طرح کے تمسخر آمیز من گھڑت خبرین شایع ہوئی تھین لیکن بالاخر معلوم ہوا کہ وہ ترکی کے حق مین بہت کچھہ کارآمد ثابت ہوا۔ حالانکہ یورپین ٹھٹہ باز اسی بھروسہ پر رہے کہ سارا عثمانی بیڑہ بحر مارمورا اور ابنائے ڈارڈینلز مین محفوظ پڑا ہے اور اس کے کپتانون نے نوٹس دیدیا ہی کہ جہاز سمندر مین چلانے کے قابل نہین ہین۔ گو درحقیقت ایسے ناکارہ چند جہاز ضرور تھے کہ قلعجات ڈارڈینلز کی پناہ مین لنگر زن رہے۔ تاہم مابقی بیڑہ کے ایک بہت بڑے حصہ نے وہ کام کیا کہ ہر سلطنت ایسی سرعت سے ایسا اہم کام سرانجام نہین دسکتی یعنی تمام ردیف فوجکو جو لشکر معتد مین ایشیائے کوچک اور اناطولیا سے طلب کی گئی تھی اُنھین جہازون نے ایک بندرگاہ سے دوسرے بندرگاہ کو منتقل کیا۔ اور پھر اونکے لئے لاکھون من سامان رسد اور سامان حرب سلونیکا کے اسٹیشن سے ہر چہار طرف سے لے جاکر ڈھو ڈالا۔ اور اس آمد و رفت مین وہ وہ

احتیاطین اور حفاظتی کام عمل مین لائے گئے کہ یونانی بیڑہ جہاز تو درکنار کسی کشتی کو بھی معرض
خطر مین نہ ڈال سکا۔ عثمانی بیڑہ کے سب جہاز پرانے ہنین ہین - اور جو قابل مرمت ہین انکی
درستی نہایت چابکدستی سے عمل مین لائی گئی - چنانچہ آہن پوش جہاز حمیدیہ ابھی ۱۸۹۵ء
مین تیار ہوکر قسطنطنیہ مین داخل ہوا - اسکا وزن ۶۷۰۰ ٹن یعنی ۱۸۷۰۰۰ من ہے - اسپر علاوہ چند
جلد چلنے والی مشینی توپون کے دو توپین ۹ س س انچہ قطر کی اور دو کرپ توپین ۶ ۶ - انچہ قطر
کی چڑھی ہین - انجنون کی طاقت چھ ہزار ۸ سو گھوڑون کی ہے اور رفتار فی گھنٹہ ۱۳ ناٹ یعنی ۱۵
میل ہے (ناٹ = ۱۵ ، ۱ میل) دوسرا آہنی جنگی جہاز جسمین عثمانی امیر البحر جو فی الحال حسن رومی
پاشا ہین مقیم رہتے ہین مسعودیہ ہے جو ۱۸۷۴ء مین مکمل ہوا تھا - اسکا وزن ۹۱۲۰ ٹن یعنی حمیدیہ
سے بڑا ہے جسپر ۱۲ توپین دس س انچہ کے قطر کے موہنہ کی چڑھی رہتی ہین - تیسرا آہن پوش عثمانیہ
اور چوتھا عزیزیہ - ہر ایک وزن مین ۶۴۰۰ ٹن ہین ۱۸۶۴ء مین اتارے گئے - لیکن بعد مین
تھوڑا عرصہ گذرا انکی تجدید کیگئی - نجم شوکت وزنی ۲۰۸۵ ٹن ۱۸۶۸ء مین اوتارا گیا -
ہتر یا آہن پوش اگن بوٹ وزنی ۴ سو ٹن ۱۸۹۵ء مین اتارا گیا - تھالیا ڈاک کا جہاز ۱۸۶۵ء مین
اوتارا گیا - ازمیر مسلح جہاز بار برداری - پلنگ دریا - تارپیڈو لو پد جہاز وزنی ۹۰۰ ٹن ۱۸۹۰ء
مین اتارا گیا - اجیر تارپیڈو کشتی وزنی ۱۵۰ ٹن ۱۸۹۰ء مین چار تارپیڈو کشتیان ہر ایک
وزنی ۸۵ - ۸۵ ٹن مین - علاوہ ان کے دیگر تارپیڈو کشتیان ہر وقت تیار رہتی ہین کہ
جہان ضرورت ہو تباہی بخش نتایج پیدا کرنے کو موجود ہین - تجارتی اور ڈاک کے جہازات انکے
علاوہ ہین - **بیڑہ کی روانگی** آخری ہفتہ مارچ مین جب یہ بیڑہ گولڈن ہارن سے روانہ ہوا تھا
اسوقت لاکھون تماشائی کنارہ دریا چھتون اور پلون پر جمع تھے - روسی سفیر ایم نیلیدوف
اور فرانسیسی سفیر ایم کیمبن - حسن پاشا وزیر بحریہ کے ہمراہ روانگی ملاحظہ کرنے گئے -
اور اعلیحضرت امیر المومنین نے قصر یلدیز کوشک کے بالاخانہ سے اس نظارہ کو

معائنہ فرمایا۔ کریٹ کے سمندرون مین ایک ترکی آہن پوش نے شروع مارچ مین ایک یونانی جہاز آذوقیا کو گرفتار کیا جو بعد کو نصوحی پاشا والی بیروت کی تحویل مین رہا۔ مارچ کے تیسرے ہفتہ مین ترکی جہاز علاؤالدین نے ایک دوسرے یونانی جہاز موسوم ہیرا۔ کو سخت معرکہ آرائی کے بعد جسمین ۵۲ یونانی اور ۸ ترک قتل ہوئے گرفتار کرکے جرمنی جہاز کو حوالہ کردیا۔

اس جہاز پر یونانی پارلیمنٹ کا نائب میر مجلس ایک ممبر اور ساٹھ یونانی مجاہدین علاوہ سامان حرب کے سوار تھے۔

دوران جنگ مین بحری جنگ کے نہونیسے البتہ اسقدر ضرور ثابت ہوا کہ عثمانی بیڑہ اوسوقت اسلئے تیار نہتا کہ وہ یونانی بندرگاہون اور ساحلون کو حملہ کرکے تباہ کرڈالتا۔ اور خود پیشقدمی کرکے یونانی بیڑہ کو دار الفنا کا راستہ دکھلاتا۔ تاہم یہبھی معلوم ہوگیا کہ اسمین اپنے اور اپنے ملک کی حفاظت کرنے کی طاقت ضرور ہے اور چونکہ بیڑہ کے حملہ آور ہونیمین چند امور مانع تھے۔

(مثلاً ترکی بری فوج کی پوری کامیابی کا ظہور اور اوس کیسے بحری حملہ کی ضرورت کا مفقود ہونا اور دول یورپ کے متعدد بیڑہ جہازات کا سواحل کریٹ پر موجود ہونا) اس لئے یہبھی کہا نہین جاسکتا کہ ترکی جہازات حملہ کی طاقت رکھتے تھے یا نہ رکھتے تھے۔

حضرت سلطان المعظم کو یونانیون کا تباہ برباد کرنا اگر منظور ہوتا تو وہ ایسا کرتے کہ ادہر بری فوجین اکو نیست و نابود کرتی ہوتین۔ ادہر جہازون کی آتشبازی سے ساحلی قلعہ اور بندرگاہ پائرس۔ اور ایتھنیز کو ڈھیر کیا جاتا۔ لیکن منشاء سلطانی ہرگز یہ نہتا اسلئے کہ جو کچھ ترحم ادہم پاشا نے نہایت درجہ کی انسانیت سے دشمن پر ظاہر کیا وہ منشاء سلطانی کا درحقیقت پرتو تہا۔ ورنہ اونکو کون امر مانع تھا کہ مفتوحہ شہرون مین ایک رعیت کا بھی

قتل ہونے دیا۔ اور بھاگتی ہوئی فوجون کا ایک جگہہ بھی تعاقب نہ کیا۔ اور اگر وہ ایسا کرتی
تو یہ امر یقینی تھا کہ یونانی فوج آرٹا اور لرتیسا کے میدانون مین چیل کوؤن کا شکار بنی ہوتی
اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہین کہ ترکی بیڑہ بعد جنگ روم وروس کے اگرکسی یورپ کی
بڑی سلطنت کا مدمقابل نہین رہا تو وہ ایسا گیا گذرا بھی نہین کہ یونانی بیڑہ سے بھی آنکھہ نہ ملا سکے

سرحد ایپائرس پر طرفین کی افواج کا شمار

شروع ہفتہ جنگ مین ترکی اور یونانی افواج کی شمار حسب ذیل تھی۔ جو بعد کو زیادہ کردی
گئی۔

ترکی فوج انفنٹری فوج یعنی پیدل پلٹن ۷۲ بٹالین۔ میدانی توپخانہ کی ۴ بیٹریان کوہی
توپخانہ کی ایک بیٹری سوا پیادہ فوج کی رجمنٹ مین شامل ہین جیسا کہ نوٹ صفحہ ۱۱۵ مین
مفصل طور پر درج کیا گیا۔ یہ تمام جمعیت دو ڈویژن یعنی حصوبہ منقسم تھی۔ ایک کا ہیڈ
کوارٹر جانینا۔ اور دوسرے کا لوروس مین تھا۔ کمانڈر جنرل حملہ افواج ایپائرس کے جنرل
احمد حفظی پاشا گورنر جنرل صوبہ جانینا رہے۔ اول ڈویژن کے کمانڈر سعد الدین پاشا
اور دوسرے ڈویژن کے سپہ سالار عثمان پاشا (شیر پلونا نہین) اور جانینا کی جندارمی
(فوجی پولس) کے سالار اسعد پاشا تھے

جنرل احمد حفظی پاشا والی صوبہ جانینا اور کمانڈر انچیف افواج ایپائرس کا سن جنگ
حال کے زمانہ مین ۶۴ سال کا تھا۔ یہ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی قابلیت اور لیاقت کا
پرانے تجربہ کار عہدہ دار ہین۔ کارکردگی اور استقلال و متانت و مستعدی و ذکاوت
مین مشہور ہین۔ دیانتداری و راستبازی آپکی ضرب المثل ہے۔ موناسطر مین پیدا ہوئے اور

اس لیے البانی قوم مین شمار کئے جاتے ہین - سنہ ۱۸۷۶ء کی خونریزی بوسینیا مین پاشای موصوف سرویہ - بلگیریا - اور مانٹی نگرو - کی افواج کے سپہ سالار تھے - جس موقع پر اونہون نے فنون جنگ مین اعلیٰ درجہ کا اظہار لیاقت کیا - سنہ ۱۸۷۷ء مین گوبی ڈرک پر روسی افواج کا سخت نقصان کیا - مخالفین سلطان کا قول ہے کہ حضرت سلطان کو احمد حفظی پاشا کی لیاقت کا کچھہ رشک ہے - اور اس لیے اونکو ڈویژن کی جرنیلی (مشیر اردو) سے فایزتر کوئی عہدہ نہین دیا ہے -

سعدالدین پاشا کمانڈر اول ڈویژن متعینہ ایپائرس ۷۴ سال کی عمر رکھتے ہین - قدیم زمانہ کے نہایت اعلیٰ اور منتظم ترک سمجھے جاتے ہین - مدرسہ حربیہ سلطانیہ مین تعلیم پائی ہے اور فوج اسٹاف مین کام کر چکے ہین -

سنہ ۱۸۷۷ء مین بمقام سلسٹریہ کمانڈنگ انجینیر رہ چکے ہین اور جنگ سرویہ کی لڑائی مین شرکت کئے ہوئے ہین - سنہ ۱۸۸۲ء مین عہدہ لوا ملا اور سنہ ۱۸۹۴ء سے عہدہ جلیلہ فوق سے ممتاز رہے جانینا پہونچنے سے قبل اونکی نسبت بے بنیاد خبر مشہور ہوئی تھی کہ وہ احمد حفظی پاشا کی جگہہ جانینا کے گورنر اور فوج کے کمانڈر انچیف مقرر ہوے -

عثمان پاشا - کمانڈر ڈویژن دوم عساکر ایپائرس - ولایت سیواس مین سنہ ۱۸۴۵ء مین پیدا ہوئے (یہ شیر پلونہ نہین ہین) سنہ [illegible]ء مین حصول تعلیم کی غرض سے سینٹ پٹرسبرگ بھیجے گئے اور ایک روسی پلٹن مین دو برس تک کام کیا - سنہ ۱۸۷۷ء مین علی پاشا کے لشکر میدان انٹی نگرو (جبل اسود) کے ایک دستہ پیدل و لشکر ہراول کے بحیثیت کرنیل کے کمان کی جولائی مین ہمراہی لشکر سلیمان پاشا درہ شپکا مین اپنی فوج کو لئے ہوئے روسیون سے مقابلہ لیا اور انکے حملوں کو درہ شپکا پر کامیابی سے روکا جو ایک بہادری کا کام تھا -

جب محمد علی پاشا کا تقرر رسالہ افواج متعینہ جنوب کوہ بلقان کی کمانڈر انچیفی پر ہوا تو

عثمان پاشا محمد علی پاشا کے اسٹاف کے چیف مقرر ہوئے۔ اور ساتھ ہی برگیڈیر جنرل کے معزز عہدہ سے سرفراز کئے گئے۔ بعدہ روسیون سے مصالحت کی گفتگو مین نامہ و پیام کرنے پر متعین ہوئے۔ اور بعد اختتام جنگ درجہ اول کے اسٹاف مین چیف یعنی صدر اعلی مقرر کئے گئے۔

۱۸۸۵ء مین عثمان پاشا صوبہ ایپائرس کی افواج کے کمانڈر مقرر ہوئے اور ۱۸۸۹ء مین تمام فوج طرابلس (ٹریولی) کے کمانڈر انچیف مقرر کئے گئے۔ جہان سے ۱۸۹۲ء مین انکو واپس طلب کر لیا گیا۔ پاشا نے موصوف روسی اور فرانسیسی زبان بولتے ہین اور جنگ کے زمانہ مین رجمنٹل اسٹاف افسری کے کام مین نہایت مشاق اور تجربہ کار ہین۔ وہ بڑے دلیر اور راستباز افسر ہین۔ انکی حب وطنی اور خیرخواہی قوم و ملت زبان زد عام ہے۔

Regimental staff

یونانی فوج متعینہ ایپائرس کی تعداد

تمام ایپائرس مین یونانی فوج ابتدا جنگ مین اسقدر تھی۔ پیادہ فوج (۱۲۰۰) تین بٹالین (۳۰۰۰) انجنیر (۱۶۰۰) رسالہ سوار (۶۰۰) انفنٹری (۵۰۰۰) امدادی فوج (۴۰۰۰) توپخانہ (۲۵۰۰) اور والنٹیر (۴۰۰۰) جملہ ۲۲ ہزار اس مین ۸ ہزار سپاہی اور آملنے کا حکم ہوا تاکہ پوری تعداد تیس ہزار ہو جاوے۔ کرنیل مناس اس کل فوج کا کمانڈر انچیف تھا۔

نوٹ یونان کی طاقت ۔ یونانی فوج کا شمار صفحہ ۲ کے نوٹ مین درج ہو چکا ہے۔ اسمین فوج نظام یعنی ریگولر ٹروپ کی تعداد دی گئی۔ بعد ازان مزید تفصیل مندرجہ اخبار ڈیلی نیوز سے معلوم ہوا کہ یونانی فوج کی یعنی طاقت دمعہ فوج محفوظ حسب ذیل ہے۔

پیدل فوج ۵۵ رجمنٹ جسمین ۶۱۶۲۰ سپاہی ہین۔ باربرداری کے گھوڑے ۱۵۵۵ رسالے تعداد مین دس ہین جسمین دو ہزار آٹھ سو انیس سوار ہین۔ باتری توپخانہ ۲۹ جسمین سپاہی ۳۲۶۹ اور ۱۰۸ توپ ہین توپ چلانے کے گھوڑے ۲۸۹۰۔ اور فوج پانیر کے سپاہی ۴۰۲۳ اور گھوڑے ۲۰۸۵ کل فوج کے ہمراہی دو ہزار دو سو معہ گھوڑے لشکری پولیس چار ہزار اور مزدوران کا عندیہ ا فوج نظام اور محفوظ کی ۸۲۱۱۵ سپاہی اور کل گھوڑے ۴۳۴۴ ہین منجملہ ان کے قریب ۲۵ ہزار کے مصلی مین ترکی بھاگتی ہی اور ۲۰ ہزار بایمن اکثر اوقات بیکار پڑی رہی

معاملۂ کریٹ مین یونان کی پیشدستی ترکی فوجکشی اور حفظ ما تقدم

نوٹ چونکہ مغربی صوبہ ایپائرس کی جنگ کے حالات قلمبند کرنے مین جو ابتدا سے بیان ہوتے چاہئین جنگ کے اصلی وجوہ اور ترکی انتظام پیشبندی کے اسباب لکھنے لازمی ہین اس لئے ہمین کچھ دیر کے لئے مختصر طور پر وجوہ مخاصمت فضامین کا تحریر کرنا ہی جو اس تاریخ کے ابتدائی حصہ مین چھوڑ دئے گئے تھے - اور اس موقع کے لئے محفوظ رکھے تھے محض اس خوف سے کہ مبادا تمہیدی مضامین کا حصہ شروع کتاب مین زیادہ بڑھ جاوے اور اصل حالات جنگ دیر سے ملاحظہ ہونا ناظرین والاتمکین کو گران گذرے گمبغیر وجوہ و اسباب جنگ تحریر کئے کوئی جنگی کارنامہ مکمل نہین ہوسکتا اس لئے اونکا نظرانداز کرنا ایک ناگزیر امر تھا اور یہ موقع اونکی تفصیل کے لئے مختص سمجھا گیا اور چونکہ جنگ ایپائرس جنگ تھسلی سے جدا ہوتی رہی ہے اس لئے شروع سے اُس کے حالات بیان ہوتے ہین -

یونان کی مختصر تاریخ اور ترکی سے اُسکے تعلقات یونان کی تاریخ ۱۰۹۰ سنہ قبل عیسیٰ علیہ السلام سے شروع ہوتی ہے - ۷۶۴ سنہ قم مین یونان کا بڑا شرقی حصہ اٹیکا جسمین شہر اتھینیہ واقع ہی ایک بڑے طوفان سے جو مثل طوفان نوح کے تھا ایسا تباہ و برباد ہوا کہ دو سو برس سے قبل اوسکی حالت تبدیل نہو سکی ۶۵۸ سنہ قم مین بائزنٹیم یعنی قدیمی قسطنطنیہ تعمیر ہوا - ۵۴۴ سنہ قم سے ایرانیون کے حملے شروع ہوگئے - اگست ۴۸۰ سنہ قم مین زرکسیز نے یونان پر حملہ کیا لیکن اسی وادی تھرمالپی مین جہان ۱۸۹۷ء کی جنگ مین مفرور یونانی سپاہ نے پناہ لی ہے اوسکا حملہ روکدیا گیا -

فتوحات فیلقوس پدر اسکندر اعظم ۳۴۸ سنہ قم اسکندر اعظم کا آغاز حکومت ۳۳۵ سنہ قم فتوحات سکندر اعظم بر ایران ۳۳۴ سنہ قم تھسلی کے باشندون کیے یونان مین تباہکاری

Byzantium, * Xerxes, * Philipe,

سنہ ۱۴۶ء لیٹن لوگون نے (اٹلی کے باشندے) فتح کرکے چھوٹے چھوٹے صوبون مین یونان کو تقسیم کیا سنہ ۱۳۱۴ء مین اسلامی حکومت ترکی نے زیر حکم سلطان محمد ثانی ایتھنز اور دیگر حصص یونان فتح کیے سنہ ۱۴۵۶ء مین۔ Latin,

وینس کی جمہوری ریاست نے پھر ایتھنز اور موریا کو قبضہ مین کیا ... ... سنہ ۱۴۶۶ء Venice,

کل یونان ترکون کے قبضہ اقتدار مین آگیا ... ... سنہ ۱۵۴۰ء

صوبہ موریا وینس والون کے تصرف مین رہا ... ... تا بین سنہ ۱۶۸۷ء ۱۷۱۵ Morea,

روسیون کی امداد سے ترکی کے برخلاف آزادی یونان کی سخت کوششین سنہ ۱۷۷۰ء تا سنہ ۱۷۹۰ء

مالدیویا اور ولیشیا کی بغاوت بمقابلہ ترکی فرو کی گئی جسمین یونانی معاون تھے سنہ ۱۸۲۱ء Moldavia,

شہزادہ الگزینڈر کا اعلان آزادی - مارچ سنہ ۱۸۲۱ء اور سکالیلالی پر جیم کے مقابلہ مین صلیبی جھنڈا کھڑا کرنا اور آزادی کے لئے لڑائی شروع کرنا ... ... اپریل سنہ ۱۸۲۱ء

یونانی پیٹریارک کا قسطنطنیہ مین مارا جانا - ۲۳ اپریل سنہ ۱۸۲۱ء Patriarch,

آزادی یونان کا اعلان ... ... ۲۷ جنوری سنہ ۱۸۲۲ء

موریہ اور مسلونگھی کو یونانیون کا فتح کرلینا ... ... جون نومبر سنہ ۱۸۲۱ء Missolonghi,

ترکون کا محاصرہ کارنتھ ... ... جنوری سنہ ۱۸۲۲ء

جزیرہ سیو (قریب ساحل اناطولیا) کا محاصرہ اس پر گولہ باری اور باشندون کا قتل عام جو زمانہ حال کی تاریخ مین سب سے بڑا گنا جاتا ہے یعنی جسمین ترکون کے ہاتھ سے ۲۰ ہزار کس قتل ہوئے ... ... ۱۱ اپریل سنہ ۱۸۲۲ء Scio,

جزیرہ صنوبر مین قتل عام ... ... جولائی سنہ ۱۸۲۲ء Cyprus,

کارنتھ مین یونانی قبضہ ... ... ستمبر سنہ ۱۸۲۲ء

ابراہیم پاشا کا داخلہ اور فتح کرنا نویرینو اور ٹریپولٹزا کا ... ... فروری تا جون سنہ ۱۸۲۵ء Navarino,

Tripolitza,

یونان انگلنڈ کو کمک کے لئے طلب کرتا ہے .... جولائی سنہ ۱۸۲۵ء

ابراہیم پاشا مسلونگی کو بزور شمشیر فتح کرتے ہین ...... ۲۳- اپریل سنہ ۱۸۲۶ء

ستر ہزار پونڈ استعانت یونان کے لئے یورپ مین چندہ ہوئے ... ایضاً

رشید پاشا ایتھنز کو دوبارہ فتح کرتے ہین ...... ۲ جون سنہ ۱۸۲۷ء

نوورینو مین ترکی مصری بیڑہ کی تباہی .... ۲۰- اکتوبر سنہ ۱۸۲۷ء

عہدنامہ لندن بموافقت یونان جسپر روس- فرانس اور انگلنڈ کے دستخط ہوئے ۶ جولائی سنہ ۱۸۲۷ء

ترکون کا موریا کو خالی کردینا ...... اکتوبر سنہ ۱۸۲۹ء

مسلونگھی کا یونان کو دیا جانا ...... ۱۶ مئی سنہ ۱۸۲۹ء

یونانی جلسہ قومی کا اجتماع اور آغاز جلسہ .... ۲۳ جولائی سنہ ۱۸۲۹ء

بابعالی یونان کی آزادی کو بموجب عہدنامہ ایڈریانوپل کے قبول کرتا ہے ۱۴ ستمبر سنہ ۱۸۲۹ء

بموجب ایک کنونیشن کے اوتھو آف بیوریا شاہ یونان مقرر ہوتا ہے ۷ مئی سنہ ۱۸۳۲ء

Convention,

تھسلی اور ایپائرس مین برخلاف ترکی غدر کا ہونا اور دربار یونان کا اُس سے
موافقت کرنا اور بالاخر ترکی اور یونان مین تعلقات کی کشیدگی ... ۲۸- مارچ سنہ ۱۸۵۴ء

انگلنڈ اور فرانس کا بحری سپاہ بھیجکر بندرگاہ پائرس کا محاصرہ کردینا اور شاہ کا
مجبوراً بے تعلقی رکھنے کا وعدہ کرنا اور تبدیل وزارت ...... ۲۵ و ۲۶ مئی سنہ ۱۸۵۴ء

شاہ یونان کا کنارہ کش ہوکر اپنے وطن بویریا کو واپس چلا جانا - جولائی سنہ ۱۸۶۱ء

Bavaria,

شاہ ڈنمارک بڈھے ایڈمرل کناری سے تاج یونان کو شہزادہ ولیم کے لئے
قبول کرتا ہے ..... ۶ جون سنہ ۱۸۶۳ء

یونانی افواج جزیرہ کارفو پر دخل کرتے ہین ... ۲ جون سنہ ۱۸۶۴ء

غدر کریٹ کے بڑھانے کے لئے نہایت جوش و خروش کا ہونا .. اگست تا ستمبر سنہ ۱۸۶۶ء

Crete, Corfu,

ایضاً - بار دیگر معہ محاصرہ بحری ... ... سنہ ۱۸۶۷ع

قسطنطین یعنی ڈیوک آف اسپارٹا - ولیعہد یونان کی پیدایش ... ... ۲ اگست سنہ ۱۸۶۸ع

یونانی جہاز انوسیس ترکی جہازون پر گولہ باری کرتا ہے اور بندرگاہ سیرا مین داخل ہوتا ہے ۱۴ دسمبر سنہ ۱۸۶۸ع

ترکی اور یونان مین قطع تعلقی بوجہ اس کے کہ یونان نے ہتھیار بند ہوکر کریٹ مین مداخلت کی دسمبر سنہ ۱۸۶۸ع

بعد کو ایک کانفرنس کا منعقد ہونا جسمین سلاطین یورپ کے وکیل جنوری سنہ ۱۸۶۹ع
مین بمقام پیرس جمع ہوئے - اونکی اصلاح منظور کی گئی - اور ڈپلومیٹک تعلقات
باہمی از سر نو تازہ کرادئے گئے ... ... ۲۶ فروری سنہ ۱۸۶۹ع

منجانب دول عظام بہ شرکت انگلستان یونان کو تھسلی کا تقریباً کل صوبہ اور
صوبہ ایپائرس کا کچھ حصہ ترکی سے چھڑوا دیا گیا ... ... سنہ ۱۸۸۱ع

مزید حرص و ہوس کی بغاوت شرقی رومیلیا کا فائدہ اوٹھا کر لشکر یونان کا ترکی
سرحد کو عبور کرنا اور ترکون کے ہاتھ سے سبکا صفایا ہو جانا ... ... سنہ ۱۸۸۵ع

مندرجہ بالا واقعات کی فہرست سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک یونان پندرہوین صدی عیسوی کے
وسط مین سلطنت عثمانیہ کی حدود مین داخل کیا گیا - اوسوقت سے لیکر سنہ ۱۷۷۰ع تک کوئی
عظیم الشان واقعہ ترکون کے خلاف وقوع مین نہین آیا - سب سے پہلی تاریخ جسمین یونانیون
نے آزاد ہونے کے لئے بغاوت کی وہ سنہ ۱۷۷۰ع ہے جسکی دوبارہ سنہ ۱۷۹۰ع مین تجدید کی گئی
اور آخر تیسری بغاوت مین جو سنہ ۱۸۲۱ع سے شروع ہوکر سنہ ۱۸۲۹ع مین ختم ہوئی - روس
فرانس اور انگلستان کی مدد سے یونان آزاد ہو گیا - اور سنہ ۱۸۳۲ع مین ایک علحدہ بادشاہ
بنا دیا گیا - سنہ ۱۸۶۲ع مین پہلے بادشاہ کو جس نے ۲۹ برس حکومت کی تھی خارج کرکے دول
ثلاثہ نے سنہ ۱۸۶۳ع مین شاہ حال کے والد کو جو اب شاہ ڈنمارک ہے یونان کا بادشاہ بنایا

جس نے اپنی جگہہ اپنے دوسرے بیٹے جارج (شاہ حال) کو یونان کا تخت سپرد کردیا۔ اسکو خزانہ یونان سے ۱۱ لاکھ ۲۵ ہزار فرینک صرف خاص کے لئے ملتے ہین اور فرانس و روس اور ایک تیسری سلطنت کی طرف سے بھی چار چار ہزار پونڈ سالانہ ملتا ہی۔

یونانیون کو حسب تقاضائے فطرت انسانی آزاد ہونے کے وقت سے ہی اپنی ریاست کی توسیع کی خواہش رہی۔ چنانچہ ۱۸۸۱ء مین دول عظام نے بشرکت انگلستان یونان کو تھسلی کا تقریبًا کل صوبہ اور صوبہ ایپائرس کا کچھہ حصہ ترکی سے چھڑا دلوادیا۔ اس سے یونان کی آتش طمع و حرص اور بھی زیادہ مشتعل ہوگئی۔ اور ۱۸۸۵ء مین جب صوبہ شرقی رومیلیا بغاوت کرکے بلگیریا سے ملحق ہوگیا تو یونان کو توسیع حدود کا پھر خبط سوجھا اور ترکی کو بلگیریا کے معاملات مین مصروف اور پہلا ہی سالم تصور کرکے حملہ کرنے کی طیاریان شروع کردین اور یورپ بھی چپکا بیٹھا تماشہ دیکھتا رہا۔ مگر باب عالی نے پندرہ دن کے اندر لاکھون فوج سرحد یونان پر جمع کردی اور اوس نے تھوڑے ہی دلون مین یونانی فوج کے اس حصہ کا جو سرحد کو عبور کر آیا تھا قلع قمع کردیا۔ لیکن دول عظام نے بیچ بچاؤ کرکے مصالحت کرادی اس کے بعد یونان کو سوائے حال کے برسر فساد ہونے کی جرأت نہ پڑی۔ چنانچہ جب اُن لوگون نے جنہون نے اپنی ذاتی اغراض کے پورا کرنے کے لئے آرمینیا کے بیوقوف باشندون سے محسن کشی اور نمکحرامی کرائی تھی یہ دیکھکر کہ اس شورش سے مطلب برآری نہین ہوئی تو ۱۸۹۶ء مین کریٹ کے عیسائیون سے بغاوت کرادی۔ یہ کئی مہینے رہی اور یونان کی گورنمنٹ نے خود بالکل خاموشی اختیار کی۔ اور ملک اپنے ملک کے مجاہدین کے روکنی مین ساعی رہی لیکن شروع ۱۸۹۷ء کی بغاوت کریٹ پر یونان کا باوجود اس کے غلطی اور کم مائگی کر جو نتیجہ جنگ سے ظاہر ہوئی یکایک مقابلہ کے لئے آمادہ ہوجانا اور چند سلطنتون کے سمجھانے پر انگوٹھا سا جواب دیدینا کہ ہم مثل تمہارے عیسائیان کریٹ کی مظلومی پر مہر سکوت

لگاسے ہنین بیٹھے رہ سکتے اور خود اپنی بحری فوج باتحتی کرنیل وساس کے کریٹ یعنی سرحد
گورنمنٹ عثمانیہ مین اوتارنا صاف ثابت کر رہا ہے کہ اُس کو ماسوائے اپنی جمعیت کے
دو تین دیگر عیسائی گورنمنٹون کے مالی اور فوجی امداد کا بھروسہ ضرور تھا۔ جنہون نے بہانہ
بجز چند والنیٹر آجانے کی اجازت دیدینے کی اور کسیطرح کا سلوک اور کمک یونان کی
نہ کی اور ترکی فوجی عظمت دیکھکر دور ہی دور سے تماشا دیکھنا پڑا۔ اور ہر چند کہ شاہ یونان
کے قریبی عزیز و اقارب مین سے چند بادشاہ اور شہزادے موجود تھے لیکن خلاف دور
اندیشی انکو سلطنت عثمانیہ سے اپنے اپنے ڈپلومیٹک تعلقات توڑدینے کی کوئی وجہ
نہ تھی اور اس لئے نہایت سنجیدگی اور ہوشیاری کے ساتھ تمام غیر ملکی اُمرا، بادشاہ اور
شہزادے جنکو گورنمنٹ کا جزو سمجھا جاتا ہی صاف علیحدہ رہے۔ اور بجز اس کے کہ معاملات
صلح اور شرایط صلح مین نرمی کی خواہشات پیش کیگئین کوئی ظاہری طور پر امداد یونانکا کسی نے کوئی پہلو
اختیار نہ کیا جس رویہ سے تمام دنیا کے مسلمان اُنکے مشکور ہین۔

جزیرہ کریٹ کا مختصر تاریخی حال جو در اصل بانی جنگ ہوا

یہ بڑا ترکی جزیرہ بحر روم مین یونان کے جنوبی ساحل کے متصل اور راس میا یا سے بجانب
جنوب و مشرق ساٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اسکا قدیمی نام کریٹ ہے جو زمانہ قدیم مین اپنی
سو شہرون۔ کوہ اڈا اور ایک بھول بھلیان کی وجہ سے نہایت مشہور رہ چکا ہی تی زمانہ
وہ کینڈیا کے نام سے موسوم ہے جس نام کا شہر اسکا صدر مقام بھی ہے۔ عربی مین
اسکو جزیرہ قریطہ یا قریطش کہتے ہین۔ رومیون نے اول مرتبہ سنہ ۶۵ ق م اسکو فتح
کیا تھا جسکو اہل عرب نے ۸۲۳ء مین چھین لیا۔ سنہ ۹۶۱ء مین وہ پھر یونانیون کے قبضہ

مین گیا - اور اگست سنہ ۱۲۰۴ء مین وینس کی جمہوری سلطنت کے لئے فروخت کیا گیا سنہ ۱۳۶۴ء
مین بہت بڑا غدر فرو کیا گیا سنہ ۱۶۴۵ء مین ترکون نے اسکا محاصرہ کیا اور بعد ۲۴ برس کی محنت
شاقہ اور متواتر محاصرون کے جسمین ۲ لاکھ سے زیادہ آدمی تباہ ہوئے سنہ ۱۶۶۹ء مین پورا
جزیرہ فتح کیا - سنہ ۱۸۲۱ء سے سنہ ۱۸۳۰ء تک وہ نہایت نازک حالت مین رہا اور پے درپے
لڑائیون سے تباہ و برباد ہوا سنہ ۱۸۳۰ء مین مصری پاشا کے حوالہ کیا گیا - لیکن ۱۰ برس بعد وہ
پھر براہ راست ترکی سلطنت مین لے لیا گیا اسی سال بغاوتین ہوئین جو سنہ ۱۸۴۱ء مین فرو کی
گئین - ۲۱ جولائی سنہ ۱۸۵۹ء کو عیسائیونکا قتل عام ہوا جس نقصان کا معاوضہ جون سنہ ۱۸۶۶ء
مین چاہا گیا - ۱۲ - اگست سنہ ۱۸۶۶ء کو کریٹ کے عیسائیون نے ایک پلیٹن بنام نہاد "مقدس ملیٹن"
قایم کی ۳ - ستمبر سنہ ۱۸۶۶ء کو قریطی لوگون نے عام جلسہ کرکے ترکی حکومت سے انکار کیا اور
کریٹ کی یونانی بادشاہت سے الحاق کا اعلان کیا - اسپر جنگ کی نوبت پہونچی اور ۱ ستمبر
سنہ ۱۸۶۶ء کو افواج ترکی مصطفے پاشا کے زیر کمان کی گئی - ستمبر اور اکتوبر سنہ الیہ مین چھوٹی
لڑائیون مین یونانی فتحمند نظر آئے - اکتوبر کے مہینہ مین یونانی سلطنت کا ایک جہاز والنیٹر
اور سامان حرب کو کینڈیا پہونچاتا رہا - ۲۶ نومبر سنہ ۱۸۶۶ء کو خانقاہ ارقدی محصور کر لی گئی
لیکن خود محصورین کے اسکو اڑا دینے سے طرفین کا نقصان عظیم ہوا - ۲۸ مارچ سنہ ۱۸۶۷ء
کو - اسٹریا - جرمنی - اٹلی - اور سوئزرلینڈ کی سلطنتون کیطرف سے کینڈیا چھوڑ دینے کے
لئے سلطان کی خدمتمین متفقہ یادداشت بھیجی گئی جو ۱۳ مارچ کو نامنظور کی گئی - ۲۱ جون سنہ ۱۸۶۷ء
کو روس کی سرگرمی سے پھر ایک متفقہ یادداشت لڑائی بند کر دینے کے لئے باب عالی مین پیش
کی گئی - جولائی مین برابر غیر منفصلہ لڑائیان جاری رہین اور ۱۹ - اگست سنہ ۱۸۶۷ء کو ترکی
جہاز عز الدین نے یونانی جہاز ارقدی کو جو یونانی والنیٹر لانے اور جزیرہ سے عورتون
اور بچون کو لیجانے مین مصروف تھا - بالکل تباہ کر دیا - ۲۲ ستمبر کو ڈلیگیٹون نے

Arkadi

وزیر اعظم سے ملاقات کی اور اسی مہینے کی ۲۸ - کو وزیر اعظم کے پہونچنے سے عذر رفع ہوا
امن کا اعلان اور ترمیم قوانین کا وعدہ کیا گیا - نومبر مین کامیابی کے ساتھ یونانی لوگ
جزیرہ کا محاصرہ کرنے لگے - اور ترکی جنرل عمر پاشا جزیرہ کے کمانڈر نے اپنے عہدہ سے
استعفا دیا - چنانچہ فروری ۱۸۶۹ء مین جنگ از سر نو تازہ ہوگئی - ۱۰ دسمبر کو ۲ ہزار پانچسو یونانی
جزیرہ کے مقابل اوترے لیکن بعد چند دست بدست محاربون کے جن مین اون کے ۶۵ آدمی
مارے گئے سب نے اطاعت قبول کرلی - اور یہ سب ۲۶ دسمبر کو یونان واپس بھیجدے گئے -
۸ - مارچ ۱۸۶۹ء کو نیا ترکی گورنر عمر آفندی داخل جزیرہ ہوا اور محاصرہ موقوف ہوکر امن قائم ہوا -

اس مختصر تاریخ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آرمینیون کی طرح یہان کے باشندے بھی جو ایک
چہارم مسلمانون کو چھوڑ کر باقی تین چہتائی یونانی عیسائی ہین ہمیشہ اپنی شہنشاہی سلطنت سے
بغاوت پر آمادہ رہتے ہین اور مشکل سے کوئی سال خالی جاتا ہے جس مین کوئی نہ کوئی حیلہ حوالہ
کرکے علم بغاوت بلند نہ کرتے ہون اور اپنی کثرت تعداد کی وجہ سے کوئی دن ایسا نہین
گذرتا کہ اپنے ہم وطن مسلمان باشندون کے امن و عافیت مین خلل انداز نہوتے ہون چنانچہ
اس صدی مین آٹھوین مرتبہ شروع سال ۱۸۹۷ء سے پھر وہی پیچیدہ جھگڑون اور کبھی
نہ تمام ہونے والی مفسدہ پردازیون اور بغاوت کا زور شور سے آغاز ہوگیا - ان فسادون سے
اونکی غرض ہمیشہ یہ رہی ہے کہ سلطنت ترکی کو مجبور کرکے اور سلاطین یورپ سے زور ڈلوا کر جزیرہ
کریٹ کا الحاق کسی کسی طرح یونان سے ہوجاوے جو اونکی قومی سلطنت ہے

جزیرہ کریٹ کا جغرافی تذکرہ - یہ جزیرہ ۳۵ درجے اور ۳۵ درجہ ۴۰ دقیقہ عرض البلد
شمالی کے درمیان اور ۲۳ درجہ ۳۰ دقیقہ طول البلد شرقی سے لیکر ۲۶ درجہ ۲۲ دقیقہ تک
پھیلا ہوا ہے - اور اس کا طول کل جزیرہ کا ۱۶۰ میل اور عرض زیادہ سے زیادہ چوڑے مقام
پر ۳۵ اور تنگ سے تنگ جگہہ ۱۵ یا ۱۶ میل ہے - رقبہ ۳۳۰۰ میل مربع کے قریب ہے - قریب ترین

ساحل ایشیائے کوچک سے جزیرہ کے صدر مقام کینڈیا کا فاصلہ ۱۶ امیل اور اتیھنیز دار السلطنت
یونان سے۔ اس کے ایک بندرگاہ کینیا کا فاصلہ ۱۷ امیل ہے۔ قسطنطنیہ سے سمندر کے
راستہ ٹھیک پانچسو میل اور اسکندریہ بندرگاہ مصر سے ۲۵۰ امیل کی دوری پر ہے اور بحر
روم کا انگریزی فوجی اسٹیشن یعنی جزیرہ مالٹا کو کریٹ کے غربی ساحل سے بخط مستقیم چارسو میل کا
فاصلہ ہے۔ صدر مقام جزیرہ کا شہر کینڈیا ہے جو شمالی ساحل پر واقع ہے۔ دوسرے مشہور شہر اور
قصبے کینیا۔ ریٹی مو۔ قسطریہ۔ سلینیہ۔ اسپنالونگا۔ سیتیا۔ کسموس۔ اسفیکیا۔ اور ہیراپیٹرا
ہیں۔ کل جزیرہ میں شرقاً غرباً ایک کوہستانی سلسلہ پھیلا ہوا ہے جسکے سب سے اونچی چوٹی وسط
جزیرہ کے قریب کوہ اڈا کے نام سے مشہور چلی آتی ہے۔ زمین زرخیز اور چھوٹی ندیوں کی کثرت
سے خوب شاداب ہے۔ نارنگی۔ انگور زیتون کے درختوں کی کثرت سے تمام جزیرہ نہایت
خوشنما معلوم ہوتا ہے۔

جزیرہ تین صوبوں میں منقسم ہے یعنی غربی حصہ **کینیا** درمیانی **ریٹی مو** اور شرقی
کینڈیا کا صوبہ ہے۔ ان سب پر ایک ترکی گورنر اور ایک فوجی کمانڈر باب عالی کی طرف کو
متعین رہتا ہے۔ معمولی تعداد فوج کی جو یہاں مقیم رہا کرتی ہے ۱۵ ہزار ہے۔ اس جزیرہ کے
پہاڑوں میں بہت سے درے اور گھاٹیاں اور گپھائیں ایسی ہیں جو قدیمی واقعات کو زمانہ کی
یاد میں ابتک تازہ رکھتے ہیں۔ خاص خاص پیداوار اور تجارتی اشیاء یہاں کی روغن زیتون
تیل۔ ریشم۔ شراب۔ صمغیات۔ اون۔ نارنگی۔ لیموں۔ شہد۔ اور موم اسی اور
بادام ہیں۔ باقی تمام یونانی مجمع الجزائر کے باشندوں سے کریٹ کے باشندے زیادہ
تنومند اور طاقتور ہوتے ہیں۔ لیکن ذہن و ذکاوت میں یونانیوں کے ہم پلہ کیا ملکہ
بہت ہی کم ہیں۔

آبادی جزیرہ کی ۳ لاکھ کے قریب ہے جس میں ایک حصہ سے زاید مسلمان اور ۳ حصے

Canea, Retimo, Casthia, Spinalonga, Sitia, Kissamos, Sphakia, Hirapetra.

Mt Ida

کم یونانی عیسائی ہین۔

فروری ۱۸۹۷ء مین مفسدہ پردازی کا زور شور اور یونانکی مداخلت

اہل کریٹ جب شروع سال مین بیجد دست اندازیان کرتے کرتے مسلمانون کی جان و مال کا سخت نقصان کرنے لگے تو عثمان صبر و تحمل اونکے ہاتھ سے بھی چھوٹنے لگی اور اپنے دشمن طبیعتونکو وہ بھی ترکی بہ ترکی جواب دینے لگے۔ سلاطین عظام کے جنگی جہازات نے امن قایم کرنیکی غرض سے سواحل کریٹ کو محصور کرلیا۔ چنانچہ فروری کے شروع مین باہمی خانہ جنگیون مین ایک عیسائی جج اور چار مسلمان ہلاک ہوئے اسپر مسلح مسلمانون کی جماعت نے کثیر التعداد عیسائیونکو یہانتک نیچا دکھایا کہ وہ غیر طاقتون کے جہازونپر جا جا کر پناہ لینے لگے۔ اور انہین محاربونمین جب مکانات کے منہدم ہونے اور تین عیسائیون کے قتل و ہلاکت کی خبر مشہور ہوئی تو یونانی گورنمنٹ نے جنگی جہازون کی روانگی کا حکم جاری کیا۔ اور بدامنی دیکھکر انگریزی فرانسیسی۔ اور اطالین جنگی جہازون کی سپاہیون نے کینیا کے بازارون مین پہرہ دینا شروع کردیا۔ اسپر بھی عیسائی برابر غیر ملکی جنگی جہازون پر جاکے چھپتے رہے تمام جزیرہ مین آتش عناد مشتعل ہونا شروع ہوگئی۔ یونان مین پبلک جلسے منعقد ہوکر گورنمنٹ پر زور ڈالنے لگے کہ وہ فی الفور جزیرہ کو اپنی سلطنت سے ملحق کرلے۔

۱۲۔ فروری کو یونانی گورنمنٹ نے لارڈ سالسبری وزیر اعظم انگلستان کو ایک یادداشت روانہ کی جس مین یہ درخواست تھی کہ کریٹ مین ترکی سپاہ کو داخل ہونے سے روکا جاوے ورنہ خود یونان اس کے روکنے مین اسقدر کوشش کریگا جہانتک اُس کا مقدور

سے چلے گا

یہ یادداشت نہایت ہی تمرد آمیز تھی۔ لہذا اور سلاطین نے قصد کرلیا کہ یونان کو کریٹ مین فساد بڑہانے سے باز رکھین گے۔ اور باغیون کو بھی خاموش کرنے کی کوشش کرین گے۔ یونانی امیر البحر نے اطلاع دی کہ کینیا پر گولہ باری کرنے سے ۴۸ گھنٹہ پیشتر غیر ملکی جنگی جہازونکو مطلع کیا جاویگا۔

انہین تاریخون مین ایک معمولی ترکی جہاز کو جو کینڈیا سے روانہ ہوا تھا یونانی جنگی جہاز نے گھیر کر اوسپر گولے مارنے شروع کیے جس سے مجبور ہو کر وہ پھر کینڈیا کو واپس آگیا۔
عیسائیون نے قلعہ کینیا پر گولہ باری کی جسپر قسطنطنیہ کے سفراء دول نے سلاطین کو مشورہ دیا کہ مسلمانون کے حفاظت کی غرض سے کینیا۔ ریٹمو۔ اور کینڈیا پر قبضہ کرنا لازم ہے
انگریزی جنگی جہاز ڈریاڈ۔ ھاربر اور بلینیم۔ اور ایک تارپیڈو پکڑنے والی کشتی مسمی بہ آرڈرنٹ مالٹا سے کریٹ کو روانہ ہوئی۔

۱۴۔ فروری کو یونان کے تین جہاز فوج سے بھرے ہوئے کریٹ کو روانہ ہوئے۔ اور اسی تاریخ کو پرنس نکولس شاہزادہ ولیعہد کے چھوٹے بھائی نے جو توپخانہ کے سپہ سالار ہین تھسلی کی طرف کوچ کیا۔ سلاطین کے جواب طلب کرنے پر گورنمنٹ یونان نے جوابدیا کہ جو کارروائی وہ کریٹ کے معاملہ مین کر رہی ہے وہ اوسکی خود ذمہ دار ہے۔ کینیا پر عیسوی گولہ باری ہونے سے تمام سفیر معہ اہل وعیال جنگی جہازونپر پناہ گزین ہوگئے۔ ۱۹ فروری کو تار آمدہ لندن سے ظاہر ہوا کہ سلینیہ کے قریب ۱۰۴ مسلمان جن مین بیس عورتین اور ۴۷ بچے تھے عیسائیون کے ہاتھ سے قتل کیے گئے۔ اسی عرصہ مین یونانی فوج نے ۱۵ فروری کو پیشقدمی کر کے ایک ترکی قلعہ کو چھین کر ۲۵ ترک قید کرلئے اور ترکی فوج کو مجبوراً کینیا کو واپس آنا پڑا۔ ۱۴ فروری کو تمام دن شہنشاہ ولیم جرمن نے سفارت خانون

اور مجلس وزرا مین معاملہ کریٹ کے مشورہ مین گذارا اور اسی طرح ایم مینوٹا وزیر فرانس نے بھی تاریخ مقدمہ کریٹ کے مشورہ مین سفراء دول کے ساتھ گذاری۔

شاہ یونان کا اڈیکانگ کرنیل واساس افواج یونانی متعینہ کریٹ کا سپہ سالار کیا گیا اس نے کینیا کے قبضہ کی اہل کریٹ کو اطلاع دی۔ اور گورنمنٹ یونان نے دوسرے سلاطین کی صلاح کی مطلق پرواہ نہ کی۔ بلکہ اونکی دہمکیون کو بھی اس کان سنا اور اس کان اوڑا دیا۔ آغاز مارچ مین۔ سلاطین نے ایک متفقہ یادداشت دولت عثمانیہ مین پیش کی اور اسکی ایک نقل گورنمنٹ یونان کو بھی روانہ کی گئی اوسمین درج تھا کہ کریٹ آیندہ سے سلطان ٹرکی کے زیر نگرانی ایک خودمختار دولت تصور کیجائے۔ اور یونانی سپاہ چھہ دن کے اندر کریٹ کو خالی کردے۔ ورنہ یونان سے نہایت سختی کا برتاو ہوگا۔

معاملہ کریٹ مین یونان کا جوش و خروش اور دیگر طاقتونکی دست اندازی

تمام یونانی اخبار گورنمنٹ کو راے دینے لگے کہ کریٹ کے معاملہ مین ہرگز دوسرے سلاطین کی تجویز نہ منظور ہوا اور ادنی سپاہی سے لیکر اعلی درجہ کے عہدہ دار تک کو یہ جوش تھا کہ یونان سے مزید کمکی فوج کے نہ بھیجے جانے پر وزیر جنگ نے اپنی خدمت سے استعفا دیدیا اور ایتھنیہ کے بیر پادری نے ارک بشپ آف کنٹربری کو لکھا کہ عیسی مسیح کے نام پر کریٹ کے عیسائیون کے لئے ہر ملک سے امداد طلب کیجائے۔ دیکن ارک بشپ موصوف نے اوسپر توجہ نفرمائی۔ اور سکنتر یا ریبوٹ اطالین جو کا ایک ڈپٹی اپنے ملک کے دالنیٹر لیکر کریٹ جانے کے لئے ایتھنیہ مین وارد ہوگیا۔ ۸ مارچ کو ایتھنیہ مین

جوش وخروش کی کچھ انتہا نرہی - اور اسی تاریخ کی شام کو ایک مجمع کثیر "جنگ جنگ" کی نعرے مارتا ہوا ایوان شاہی کے احاطہ مین گھس آیا - ولیعہد صاحب نے بالاخانہ کی کھڑکی سے اونکی طرف مخاطب ہوکر بادشاہ کا شکریہ ادا کیا - اور نصیحت کی کہ ہر کام خموشی اور آہستگی سے کرنا لازم ہے - بجاے مستعفی وزیر جنگ کے دوسرا شخص وزیر مقرر ہوا جس نے فوج کے تمام افسرون کو بہمہ وجوہ مستعد اور تیار رہنے کی ہدایت کی اور نہایت سرگرمی سے توپخانہ کی بیٹریان سرحد ترکی کیطرف روانہ کرنے مین مصروف ہوا - اور لندن کے ۲ مارچ کے تار سے واضح ہوا کہ ہاؤس آف کامنس کے چند ممبرون نے جنمین سر چارلس ڈلکی اور مسٹر ہربرٹ گلیڈسٹون شریک تھے شاہ یونان کو ایک تار روانہ کیا جسمین اونکی بیحد تعریف کی گئی - کیونکہ اونھون نے کریٹ کو مہذب بنانے اور وہان امن قایم کرنے مین بہت سعی کی - یہہ تار محض پرایوٹ رعایا کی حیثیت سے تھا نہ کہ بحیثیت سرکاری ممبر پارلیمنٹ ۷ - مارچ کو یونان نے گورنمنٹ عثمانیہ کو یادداشت بھیجی کہ اگر وہ ترکی فوج کو مقدونیا سے ہٹالے تو یونان بھی اپنی فوج وہانسے واپس بلانے کے لئے تیار ہے - اسی تاریخ کو باب عالی نے سلاطین کی یادداشت کا جواب دیا کہ اُسکو اکثر تجاویز اصلاح قبول ہین لیکن آزادی کریٹ کے معاملہ مین بحث کی ضرورت ہے - اس کے دوسرے روز معلوم ہوا کہ سلاطین عظام کے امیر البحرون نے تجویز کیا ہے کہ بپاداش کلہ درازی یونان اوسپر سختی واجب ہے اور اس لئے بندرگاہ پایرس (یہہ ایتھنیز کا بندرگاہ ہے) اور کریٹ کی آمدورفت جہازات بند کردیجاوے - اور جو یونانی جہاز تعمیل حکم نہ کرین اونکو گرفتار کیا جاوے لیکن ایدھنوٹا وزیر فرانس نے اس سے اختلاف کیا۔

اور کہا کہ جب تک چیمبر آف ڈپوٹیز مین مشورہ نہ کرلیا جاوے گا تب تک یونان پر کوئی سختی روا نہ رکھی جاوے گی

سلاطین کی یادداشت پر یونانی گورنمنٹ کا جواب اور سلاطین کی عملی دست اندازی

۹- مارچ کا تار مظہر ہوا کہ یونانی گورنمنٹ نے جو جواب سلاطین کو دیا وہ یہ تھا کہ فقط کریٹ کے خود مختار بنائے جانے سے موجودہ مشکلات کا خاتمہ نہین ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے سبب مذہبی جوش اور بغاوت ہرگز کم نہوگی۔ بلکہ مناسب یہ ہے کہ یہ جزیرہ گورنمنٹ یونان کو دیدیا جاوے اور فوج کے واپس بلانے کی نسبت یہ جواب ہے کہ یونان ایسا کرکے وہان کے عیسائیون کو مسلمانون کے اختیار مین دیدینا ہرگز نہین چاہتا۔ ہان بحری فوج اور بیڑہ جہاز کا حصہ کسیقدر واپس لیا جا سکتا ہے اور یہ امر کہ کریٹ مین کسطرح کی گورنمنٹ قایم ہو وہین کے باشندون پر چھوڑ دینا چاہیے

اس متمردانہ جواب سے گریٹ برٹن کو تشفی حاصل نہوئی اس لئے کہ یونانی فوج کے کریٹ مین رہنے سے برابر عیسائی اور مسلمانون مین کشت و خون جاری رہنے کا احتمال تھا۔

۱۴- مارچ کو خبر ملی کہ روس کی گورنمنٹ نے ایک سرکار سلاطین عظام کے نام جاری کیا جسمین تجویز کی گئی کہ چھ بڑی سلطنتون مین سے ہر ایک فوراً دو دو ہزار آدمی کریٹ مین اوتار کر جزیرہ کا قبضہ حاصل کرین تاکہ یونان اپنی فوجین طلب کرنے پر مجبور ہو۔ جرمن اور آسٹریا نے مزید افواج کے بھیجنے سے اختلاف کیا اور جملہ سلاطین کے مشورہ سے یہ امر طے پایا کہ یونانی یادداشت کا کوئی جواب ندین۔ بلکہ یونان و کریٹ کا بحری راستہ فوراً بند کر دین تاکہ آمد و رفت یونانی جہازات کی مسدود ہو جاوے۔ یونان نے ایک اور یادداشت نافذ کی جسمین تحریک کی گئی تھی۔ کہ کریٹ مین امن پھیلانے کا کام یونانی فوجون سے لیا جاوے اور یورپ کی طاقتین اسمین

اُسکا باعث بنا ہین اور یہ بھی تجویز کیا کہ امن قایم ہونے کے بعد جب تک اہل کریٹ کی رائے
صحیح نہ معلوم ہو کہ آیندہ انتظام حکومت کی بابت اونکی کیا مرضی ہے اوسوقت تک ترکی بطور
اعلے حکومت کے جزیرہ کی سرپرست ہو۔

آخر ہفتہ مارچ مین عیسائیونکی مسلمانونپر سخت زیادتی اور قسطنطنیہ مین ترکونکی جوشکو ترقی

۲۴ - اور ۲۵ - مارچ کو دن بھر کیسنیا کے گرد ونواح مین نہایت خونریزی ہوتی رہی اور
مسلمان مرد بچے اور عورتین گاجر مولی کی طرح کاٹے گئے - اکثر مقامات پر باغیونکا قبضہ ہوگیا
یہانتک کہ قلعہ **ملاک** کو بھی چھین کر خاک سیاہ کر ڈالا گیا حالانکہ دس منٹ تک جنگی جہازونسے
گولہ باری ہوتی رہی مگر باغی لوگ کسیطرح ظلم وستم سے باز نہ آئے - انہون نے موجودہ قلیل التعداد ترکی فوج
کا تعاقب کر کے خوب شکار کیا اور یہانسے بھی بڑہکر مقامات **ہلیپیا** وغیرہ مین ترکونکو چارونطرف سے
گھیر کر یانے مین مشغول ہوئے جبکہ دوبارہ جنگی جہازونسے گولہ باری کی ضرورت درپیش ہوئی جسمین
دوسو مفسدین کے قریب ہلاک ہوئے - اب ان مسلمانونکے پیہم کشت وخون نے تمام ایشیائی کوچک
اور یورپی روم کے ترکونکو بھڑکا دیا - اونکی رگ حمیت جوش مین آگئی اور یہ جوش اونکا کچھ بیجا نہ تھا
انھون نے ایک عرصہ مدید تک دنیا کو اپنا صبر وتحمل خوب نمایان طور پر دکھلایا - چنانچہ ان تاریخون
مین یونانیون کے خلاف قسطنطنیہ مین ایک آتش غیظ وغضب مشتعل ہوگئی - لندن مین ۲۶ کی آدہی
رات کے وقت اطلاعی تار برقیان روانہ کرنیکی ضرورت پڑی کہ قسطنطنیہ مین ترکون کو بیحد جوش ہے
اور وہان کی حالت نہایت نازک ہورہی ہے - یونانی بوجہ خوف قتل ہتھیار بند ہو رہے ہین - اس
تاریخ کو غیر ملکی جہازونے پھر باغیون پر گولہ اندازی کی جو خلیج **سودا** کے سامنے قلعہ ملاک
کے نیچے مورچہ بندی مین مصروف تھے - اسی روز جزیرہ **غازمے** مین جو

کریٹ کے جنوب مین واقع ہے یونانیون نے ترکون پر دہاوا کرکے انکے بہت سے آدمی
قتل و ہلاک کر ڈالے - اور بعض مفسدین نے ایک انگریزی دوخانی کشتی پر بھی گولے باری کی
۳۰ - مارچ کو ممالک اجنبیہ کے امیرالبحروان نے سلاطین سے درخواست کی کہ ہر ایک سلطنت
فوراً ایک ایک زاید پلٹن کریٹ کو بھیجے تاکہ جدید مقبوضہ حصہ شہر مفسدین کی حملہ آوری سے
محفوظ رکھا جاوے - ۳۱ کو مفسدون نے دو روز کی جنگ کے بعد قلعہ اسپینا لونگا فتح کرلیا
اور ایک ترکی جہاز جس مین سامان حرب تھا غرق کردیا اور قلعہ ترمدین واقع خلیج سودا پر حملہ
کیا جسکے فرد کرنے اور قلعہ پر قبضہ رکھنے کے لئے بیڑہ جہازات نے باغیون پر گولہ باری
کی اور کچھ مجموعی فوج قلعہ کی طرف بھیجی گئی -

اپریل کی کارروائی متعلق بہ کریٹ

۲ - اپریل کو سرکار برطانیہ نے ایک مزید پہاڑی توپخانہ اور ۱۸ توپچی کریٹ کو روانہ کئے -
۳ - اپریل کو دو ہزار باشی بزوقون نے کینیا سے نکلکر ایکروٹری مین باغیون سے مقابلہ
کیا مگر شکست کھائی اور نقصان عظیم اوٹھایا - ترکی گورنر اور اطالین افسرون
نے جنگ بند کرائی - اور باشی بازوق کو کینیا مین واپس لیجا کر اونسے ہتھیار
کھلوائے - ۵ اپریل کو کمینیا کے امیرالبحروان کو حکم ہوا کہ یونان کی جابرانہ زیادتی ہونے کی
وجہ سے وہ سب ملکر بندرگاہ پائرس (ایتھنز کا بندرگاہ) کو بند کردین -
اسی عرصہ مین سرحد تھسلی ترکی فوجون سے لبریز ہوگئی اور جنگ کے لئے ترکی عساکر
مین اسقدر جوش پھیلگیا کہ ذرا اشارہ ہوتے ہی وہ یونان کو دہون دہار کردین
۶ - کو بتائید و مشورہ گورنمنٹ روس کے تمامی سلاطین نے دولت عثمانیہ اور
شاہ یونان کو اطلاع دی کہ زیادتی کرنے والون مین جو کوئی بھی فتحیاب ہوگا

اوسکو فتح و ظفرہ نہ ملنے دیا جائیگا - اسی تاریخ کو ایتھنز مین جوش حرکت اوٹھا - لوگ
جوق جوق نعرہ ہاے جنگ مارتے پھرتے تھے حتی کہ سلاطین کی ایک یادداشت پر
جو ہفتہ اول کے اختتام پر یونان کو بھیجی گئی کوئی توجہ ایتھنز مین نہین کی گئی
ویلش فیوزلیر اور **سیفورتھ** کی بقیہ فوج انگلینڈ کی طرف سے اور مزید کچھ
سپاہ روس کیطرف سے کریٹ مین داخل ہوئی جہان برابر روزمرہ جنگ جاری تھی

۹- اپریل کو باغیان کریٹ نے کسموس کا محاصرہ شروع کیا - اور بحری سپہ سالارون کو مطلع
کیا کہ اگر وہ اوپر گولہ باری کرین گے تو اوسکا جواب ترکی بہ ترکی دیا جاویگا

اسی تاریخ کو مسلح یونانی بیقاعدہ گروہون کے ۲ ہزار آدمیون نے ترکی سرحد و منو
لکرانیا کے قریب عبور کیا اور جنکو جنگل مین گھیر کر ترکون نے شکست فاش دی (اس
سرحد کی کاروائیون کا مفصل حال مسلسل طور پر ابتدائی کتاب مین لکھا جا چکا اس جگہ صرف
کریٹ اور ایپائرس کے معرکون کی تفصیل تحریر کیجاتی ہے)۔

۱۰ اپریل کو باغیون نے غیر ملکی جہاز جسمین پناہ گزین مسلمان بھی سوار تھے گولہ باری کی
اور اوسکا جواب جہاز سے دیا گیا - سلطان المعظم نے کریٹ کے معاملہ مین تصفیہ کی
دیر ہونے سے جو نقصانات عظیم واقع ہو رہے تھے سلاطین عظام سے اوسکی شکایت
کی اور ۱۷- اپریل کو پھر وہانکی مسلسل خونریزی کے افسوسناک نتائج پر انکو متوجہ کیا
باقاعدہ ترکی اور یونان مین اعلان جنگ ہو گیا - سلاطین مین بنادر یونانی اور
بحری راستون کے بند کر دینے کی کامل تجویز ہو گئی - اٹلی سے بھی ایک بڑی فوج
اور دو بلٹینین کیانیہ مین پہونچگئین

۲۴- اپریل - کرنل واساس سپہ سالار افواج یونان مقیم کریٹ نے امیر البحر دن سے
استفسار کیا کہ سلاطین دولت عثمانیہ کے موافق ہین یا مخالف کیونکہ اوس نے

کہا کہ ترکون پر حملہ کرنیکا حکم ہوگا۔ ان تاریخون مین سرحد پر نہایت تیزی سے جنگ جاری تھی اور ترک میدان تھسلی مین بڑہ آئے تھے۔ شاہی خاندان کی وہ نازک حالت ہوئی کہ ایک جہاز اس لئے ہروقت تیار رہتا تہا کہ ضرورت کے وقت فوراً اپنے شاہی مسافرون کو غالباً ڈنمارک مین اُتار آوے جہان خود شاہ جیارج کے بوڑھے والدامن امان سے سریر حکومت پر جلوہ گر ہین۔ ٹرناو اور لرسیا کی ہزیمت سے کرنیل واساس مین بھی دم نہین رہا وہ چاہتا تہا کہ تھسلی کا بدلہ کریٹ کے بے گناہ اور غیر مسلح مسلمانون کا خون بہا کر نکالے اور اسی لئے اُس نے امیرالبحرون سے دریافت کیا کہ سلاطین کا تعلق ترکی سے کیا ہے۔

۲۹ - کے تار سے معلوم ہوا کہ سلاطین نے تجویز کیا کہ **کرنیل واساس** یونانی فوج کو کریٹ سے واپس لے آوے اور اگر گورنمنٹ یونان ایسا کرنے مین تساہل کرے تو کوئی بادشاہ جنگ مین دخل ندے اور یہ کہ کرنیل واساس کو واپس بلا لینا ثابت کردیگا کہ یونان سلاطین کی اطاعت سے باہر نہین ہے۔ علی ہذا شاہ جرمن نے سخت شرط کی کہ جب تک یونانیون سے کریٹ نہ خالی ہوجاویگا تب تک وہ جنگ کے معاملہ مین ہرگز دخل ندیگا اور بالاخر تھسلی مین شکست کھاکر یونان کو نہایت مجبوری اور شرمندگی کے ساتھ کرنیل واساس کو معہ فوج کے کریٹ سے واپس بلانا پڑا۔ چنانچہ ۹ مئی کے تار سے معلوم ہوا کہ وہ ایتھنز مین لوٹ کر آگیا۔ اور گورنمنٹ یونان نے سلاطین کو اطلاع دی کہ رفتہ رفتہ کل یونانی افواج کریٹ سے واپس کرلی جاوینگی۔ اور امید ظاہر کی کہ جنگ ترکی و یونان کے تصفیہ کرنے مین وہ جلد مدد دینگے لیکن سلاطین کو اس رفتہ رفتہ سے تشفی نہین ہوئی سلطان المعظم نے جو کریٹ کو خودمختار کردینے کا وعدہ کیا تھا وہ باوجود فتح تھسلی کے بچند شرایط اُسپر قایم رہے۔

۲۱- مئی - سلاطین کی تجویز پر یونان نے کامل اطاعت کا اظہار کیا اور شرایط مجوزہ جرمنی کے
بموجب یونان کو ایک نوٹ دیا گیا جسکو اس نے بلا کم و کاست منظور کر لیا - اسی تاریخ
کو کریٹ سے یونانی لشکر واپس ہونا شروع ہو گئے - اور ۲۲- مئی تک تمام بقیہ یونانی
سپاہیون سے جزیرہ بالکل خالی ہو گیا -

واقعات مندرجہ بالا سے صاف ظاہر ہے کہ بناء مخاصمت جزیرہ کریٹ ہوا اور چونکہ بوجوہات چند
در چند سلطان المعظم کو یونان کی بیجا مداخلت کا پہلے سے اندیشہ تھا اس لئے سامان جنگ کے
متحرک کرنے مین اُنہون نے وہ عاقلانہ تدبیر قبل از جنگ اختیار فرمائی جس سے بہتر ناممکن تھی اور
اس احسن طریقہ سے جنگ کی تیاریان ہوئین کہ باوجود موجودگی لاتعداد سفراء دول خارجہ کے جو
سلطنت کے ہر بڑے شہر مین مقیم رہتے ہین سلاطین یورپ اور پبلک کو کوئی خاص توجہ کرنیکی نوبت
نہ آئی اُسوقت تک کہ درہ ملونا کے مقابل طبل جنگ نہ بج لیا - یونان نے اول پیشقدمی کی اس مین
تو کوئی شک نہین - کیونکہ کریٹ مین کرنیل واساس کا داخل ہونا غنیم کی فوج کا ترکی سرحد مین
داخل ہونا تھا بھسلی کیطرف ابھی کوئی چھیڑ چھاڑ نہونے پائی تھی اور اسی بناء پر اعلان جنگ کا
باضابطہ عمل مین لانا اختیار کیا گیا - حالانکہ جنگ اپریل کے دوسرے ہفتہ مین شروع ہوئی الیکن
یونانی جہاز فوجین لیکر ۱۵- فروری سے کریٹ کی جانب چل پڑے تھے جنہون نے جزیرہ مین
داخل ہو کر اور باغیون کے ساتھ ملکر مسلمانون پر جو جو سختیان کین وہ ناگفتہ بہ ہین اُنہون نے جزیرہ
کے تمام اندرونی آباد مقامون کے مسلمانون کو تہ تیغ کر کے قلعون پر تسلط کر لیا اُنکی تمام جائداد
مال و اسباب کو لوٹ لیا - باغات اور لاکھون زیتون کے درختون کو کاٹ ڈالا - پس ترکون کو
سوا ساحلی شہرون کے اور کہین پناہ لینے کا ٹھکانا نہ تھا - چنانچہ ثلاج کو ایک ساحلی قلعہ
پر بھی جہان ترکون نے اپنے کو محصور کیا تھا حملہ کیا - غیر ملکی جہاز کچھہ عرصہ تک ساکت رہے
یہانتک کہ یونانی قلعہ مین داخل ہو گئے - اور تمام محصور ترکون کو قتل کر ڈالا

تب اسٹریا کے ایک جہاز نے یہ کھلم کھلا ظلم دیکھہ کر گولہ باری شروع کردی جس سے تھوڑے عرصہ مین قلعہ مسمار ہو گیا۔ اور تمام یونانی بھی بجز معدودی چند لوگون کے اوسی جگہہ ہلاک ہوئی تب بھی یونانی مقتولین کی تعداد قلیل تھی نیز آسٹریا کے ایک جنگی جہاز نے دو یونانی باربرداری کے جہازون کو جو سامان حرب اور خفیہ اسباب یونان سے کریٹ کو لارہے تھے گرفتار کرلیا۔

اندرون جزیرہ مین بعد ایک قتل عام کے صرف سوسوا سو ترک باقی بچے تھے اور اونہون نے ایک قلعہ مین پناہ لی تھی وہ بھی یونانیون کے دست تظلم سے نہ بچے اور سب ہلاک کردی گئی باوجود اس کے کہ سلطان نے اپنی مسلمان رعایا مین امن قایم رکھنے کی غرض سے کریٹ کی خبرون کو مشتہر نہونے دیا تاہم رفتہ رفتہ ان مظالم کی خبرون نے مختلف ذرایع سے اشاعت پائی۔ مسلمانون کی جوش ہمدردی اور غصہ کا کچھہ ٹھکانا نرہا۔ تاآنکہ مسلمان سلطان کی نرمی اور سہولت پر غم کھانے اور افسوس کرنے لگے حتی کہ اگر بدبخت یونانیون کو کافی سزا دہی کی جرأت نہ دکھائی جاتی تو کچھہ بعید نہ تھا۔ کہ سلطان کا تاج وتخت تو درکنار مسلمانون کے ہاتھ سے شاید وہ قیمتی جان بھی جو فی زمانہ بائیس کرور مسلمانونکی جان ہے معرض خطر مین پڑجاتی۔ جوش حمیت کا کچھہ ٹھکانا نرہا بلکہ عام خیال یہ پیدا ہو گیا تھا کہ اگر اسی طرح مسلمانون کا قتل اور اونکی تباہی اور جزیرہ سے بیخ کنی رہی تو افواج عثمانیہ شاید خود عنان اختیار اپنے ہاتھہ مین لیکر عیسائیون سے بدلہ لینا شروع کردین گے۔ (افواج مقیم کریٹ جو اول سے آخر تک باوجود کشت وخون رعایا کے دست اندازی نکی وہ سلاطین کے روکنے سے ہوئی کیونکہ وہانکی امن قایم کرنیکا ذمہ خود شاہان یورپ نے لے لیا تہا اس لئے کہ ترکی فوج کی دست اندازی سے شاید مذہبی رنگ چڑہکر بغاوت کو اور ترقی ہو اگر عثمانیہ فوج اس اخلاقی طور پر بے دست وپا ہوکر دیکہاتی تو اسقدر طول نہ کھنچتا اور کم سے کم مسلمان تو ابن افسوسناک حالت سے تباہ وبرباد نہوتے) لیکن خدا کے

فیصل سے ایسا نہ ہونے پایا بلکہ مسلمانون کے عظیم الشان بادشاہ نے ان ظالمون کی خونریزی اور مسلمانون کے خون کے بدلہ لینے کی ذمہ داری باوجود ۲۳ دانتون مین پھنسے ہونیکی اپنی ہی رہی جیساکہ انکو شایان تھا۔ اور ماہ اپریل اور مئی مین کیا جو کچھ کیا۔ اور اہل عالم نے سنا جو کچھ سنا مختصر یہ کہ ایک ماہ کی کارروائی نے اسلام کو حضیض مذلت سے اوج منزلت پر پہونچا دیا۔ الغرض کریٹ کے متعلق ضروری واقعات جسقدر قلمبند ہوئے وہ اس ضرورت کے لینے کافی ہین کہ جنگ کے وجوہات بخوبی سمجھ مین آجاوین بقیہ حالات اور واقعات بعد از اختتام جنگ اپنے موقع پر درج کیے جاوین گے۔ لہذا ہم پھر جناب ایپائرس کے ابتدائی محاربات لکھنا شروع کرتے ہین جنکی تمہید بیان ہوچکی ہے۔ اور جب تک کہ اس موقع کی ۲۶ اپریل تک کی کارروائی نہ لکھ لین گے تھسلی کی طرف رجوع نہ کرین گے تاکہ آیندہ سے مقامات کے حالات ملے جلے چلے جاوین۔

یونانی فوج کا داخلہ ایپائرس مین

۱۲ اپریل ۱۸۹۷ء سے قبل ایپائرس مین ترکی افواج کا طرز عمل صرف مدافعانہ رہا اور جیسا کہ سرحد تھسلی پر وہ چند روز تک یونانیون کی شرارت کا تحمل کرتے رہے اسی طرح آرٹا کے مقابل بھی جو افواج ترکی موجود تھین وہ یونانیون کی چھیڑ چھاڑ پر صبر کرتی رہین۔ حتی کہ احکام سلطانی حملہ بچانے اور بند حملہ کرنے کے پہونچ گئے۔ چنانچہ مثل سرحد تھسلی کے سرحد ایپائرس کو بھی یونانی ارنگولر سپاہیون نے عبور کر کے گریونیا پر حملہ کیا جنکے ساتھ اٹلی کے والنٹیر بھی شامل تھے ان سب کی مجموعی تعداد ۲ ہزار کے قریب تھی۔ سرحد ترکی مین داخل ہونے کے بعد انکی خوب خاطر داری کی گئی۔ یعنی سلطانی البانیہ فوج کے کمانڈر نے انکو دیکھکر حکم دیا کہ ایسے بزدلون پر شاہی کارتوس کے ذخائر صرف کرنے کی ضرورت

نہین ہے بلکہ انکا کام سرد لوہے سے لینا چاہئے یعنی تلوار اور سنگین سے انکی مزاج پرسی
کرلینا کافی ہوگا پس البانی فوج کی طرف سے ایک فیر ہوا بلکہ ان بہادرون نے چشم زدن
مین مجاہدین یونانی کو سنگینون پر رکھکر ٹکرے ٹکرے کرڈالا چنانچہ دوہزار مین سے بمشکل تمام
تین سو آدمی جان بچاکر بھاگے۔ اور باقی سب وہین کھیت رہے۔ اس کے بعد باقاعدہ
فوجون مین زور شور سے لڑائی ہونا شروع ہوگئی۔ ۱۷ اپریل کی صبح کو ۸ بجے کے وقت قلعہ
پریوزا سے یونانی بیڑہ پر گولہ باری ہوئی جس کے صدمہ سے یونانی جہاز مقدونیہ خلیج امرشیا کی
تنگ دہانہ مین غرق ہوگیا۔ نیز قلعہ مذکور سے یونانی جنگی مقام ہنیم پر گولے برسائے گئے
جسکا جواب بیڑہ کی توپون سے نہایت چابکدستی سے دیا گیا۔ اور ترکون کا اس سے کسیقدر
نقصان ہوا۔ یعنی منجملہ ۳ توپخانون کے دو چھوٹے توپخانے کچھہ عرصہ کے لئے بند کرنا پڑے
حالانکہ تیسرا بڑا توپخانہ کسیطرح خاموش نہوسکا۔ گورنمنٹ یونان نے مغربی حصہ کے بیڑہ جہازات
کو حکم دیا کہ وہ قلعہ پریوزا پر گولہ باری کرے اور ایک معقول تعداد لشکر کی سمندر کے کنارے سے
بڑہ کر جزیرہ کارفو کے مقابل۔ سارانتہ پر جہاز سے اوتری اور اوس مقام پر جو کچھہ ترکی
سامان رسد مختصراً جمع تھا اُسکو اوڑاتے اور جلادینے مین کامیابی حاصل کی اور یونانی فوج
برتی کے ایک پہلو کو اپنے زور مین رکھا جو کرنیل ماناس کے زیر کمان جانینا پر بڑہ رہی تھی
کرنیل نہایت تیزی سے حملہ آور ہوا اور ترکون کو ابتداءً مقام فلیپا ڈیڑ سے مٹادیا اور
جنکو آگے بڑہکر مقام اسٹرونیا بھی خالی کردینا پڑا۔ جس کو کرنیل ماناس نے اپنا فوجی
ہیڈ کوارٹر قرار دیا۔ دوسرا گروہ یونانیون کا قلعہ نیپی پکرویہ کے مقابل موجود ہوا۔
یہ مقام اوس جگہہ واقع ہے جہان جانینا کی سڑک آرٹا اور پریوزا کیطرف پھٹتی ہے لیکن
بقول ایک انگریزی اخبار کے "ترکی سپاہیون کا دل وگروہ تمام فن جنگ کے کمالات
سے برتر اور اعلی ہے" انہون نے اس حملہ آور فوج کا نہایت شجاعت سے

مقابلہ کیا اور ابھی آدھی دور بھی نہ پہونچنے پائی تھی کہ اونہون نے شکست فاش کھائی اور پھر اپنے علاقہ آرٹا کیطرف مراجعت کرنا پڑی - اس عرصہ مین ترکی کمک جو تھسلی کو جا رہی تھی راستہ ہی سے ایپارس کیطرف مڑ گئی جہان کمک کی زیادہ تر ضرورت تھی ۱۸- اپریل کو یونان کے بیڑہ جہازات نے قلعہ پریوزا اور اون قلعجات پر نہایت زور شور سے گولہ باری کی جو دہانہ خلیج امرینشیا پر واقع ہین اور یہی ایک بڑی کارروائی تھی جو تمام دوران جنگ مین یونانی بحری طاقت سے ظہور پذیر ہوئی - اس جہازی حملے کے جواب مین قلعہ پریوزا نے نہایت دندان شکن مقابلہ کیا اور تمام جہازون مین ایک کھلبلی ڈالدی - بیڑہ جہازات کو آخر کار توپون کے زد سے ڈر ہٹ جانا پڑا اور وہ آہن پوش جہاز جو گولہ کھا کر نہ سنبھل سکا تھا بدبختی سے خلیج کے تنگ دہانہ کے بیچ مین ڈوبا جسکی وجہ سے دیگر جہازات کی آمدورفت مین بڑا خلل واقع ہو گیا تھا اس لئے گورنمنٹ یونان سے حکم ہوا کہ ڈائنامیٹ کے ذریعہ سے اوڑا کر راستہ صاف کیا جاوے - اس بحری حملہ کی کیفیت خود جنرل حفظی پاشا کے تار سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے - جو انہون نے ۱۹ اپریل کو حضور سلطانی مین روانہ کیا -

۱۹ اپریل جنرل حفظی پاشا کا تار قلعہ پریوزا کی گولہ باری کے احوال مین

جنرل ممدوح الصدر اسطرح ۱۹ تاریخ کو تار دیتے ہین کہ :-

ان ۱۳ جہازون مین جنمین سے ۷ نے ایا ملوا اور باقی ۶ نے خلیج فاردہ کیطرف اگر شہر پریوزا پر حملہ کیا تھا جسکا حال اول عرض کیا گیا تھا جب پریوزا کے قلعہ سے گولہ باری کی گئی تو حمیدیہ اور جدید ومدسون کی توپون مین سے

۵ اینٹی میٹر والی توپون کے تین سخت گولون نے دو جہازون کو نقصان پہونچایا مگر یہ تحقیق نہو سکا کہ نقصان کی مقدار کسقدر ہی مگر اسکی وجہ سے یونانی بیڑہ ہٹ کر چلا گیا - خدا کا شکر ہے کہ اس ۱ ۱/۲ گھنٹون کی سخت جنگ مین ہما را کچہ نقصان نہین ہوا

اسی بحری حملہ کی خبر کو اخبار صباح نے اسطرح لکھا کہ :-

شہر پریوزا اور قلعجات پریوزا اور سما کی مورچون کو جلا دینے کی غرض سے یونانی بیڑہ نے جس مین ۔۔ آہن پوش اور تین چوبی جہاز تھے دو سو گز کا فاصلہ بیچ مین رکھکر دو اسکوادرن مرتب بنائے جنکے ۱۱ گولے بتفصیل ذیل اسطرح آکر لگے کہ قلعہ حمیدیہ مورچہ سے خارج اطراف پر ایک اور اوس کے اندر دو - ریتی قلعہ کے بیرونی اطراف پر تین اور اندرونی حصہ مین ۵ گولے لگے - لیکن کوئی نقصان نہ پہونچا کر ایک یونانی آہن پوش جہاز جبکہ حمیدیہ مورچون کے مقابل گذر رہا تہا تو اوس کے اگلے حصہ مین ۵ اینٹی میٹر والی توپ کا ایک گولہ مذکورہ بالا مورچہ سے اور اوس کے پچہلے حصہ مین ایک گولہ ریتی قلعہ کے توپ سے آکر لگا جس کے سبب سے جہاز ایک طرف کو جہک گیا - اور ایک دوسرے آہنی جہاز کے اندر ایک گولہ پہٹا جسکے سبب سے بیڑہ کو ہٹ جانا پڑا اور علاوہ اس کے "واطی مورچہ" اور "خضر قلعہ" پر ۱۵ - ۱۵ گیارہ سینٹی میٹر والی توپون کے گولون نے ایک چوبی جہاز کو بالکل بیکار کر دیا جسکو دو آہنی جہاز گھسیٹ کرلے گئے - اور یونانی بیڑہ کو بجز نقصان اوٹھانے کے کچھہ اور ہاتہہ نہ آیا "

پریوزا کی گولہ باری یونانیون نے ۲۱ - اپریل ۱۸۹۷ء کو بالکل موقوف کردی جسکا جاری رکھنا ان کے بس کی بات نہ تھی - کیونکہ قلعہ کے استحکام کے باعث بجز گولہ و بارود ضایع ہونے کے اور کوئی فایدہ مترتب ہوتا معلوم نہوتا تھا

ترکی فوج متعینہ ایپائرس کی کیفیت

کپتان نارمن صاحب ولایت کے ایک ماہوار رسالہ مین ترکی فوج کی موجودہ حالت کا ۱۸۷۷ء کی حالت سے باوضاحت مقابلہ کرتے ہین جنکی تحریر بمصداق الفضل ما شہدت بہ الاعداء نہایت قابل وثوق ہوسکتی ہے۔ صاحب موصوف نے دو برس ہوئے اوسوقت کی فوجی حالات پر ایک رسالہ شایع کیا تھا جسمین اونہون نے یقین کے ساتھ تحریر کیا تھا کہ ترکی فوج ان اصلاحات کے طفیل جو عملی جنگی کمیشن کی نگرانی مین جسکے میر مجلس خود اعلیحضرت امیر المومنین ہین اور جو برابر یلدز کوشک مین اجلاس کرتی رہتی ہے رایج کی گئی ہین کسی آیندہ لڑائی مین خواہ اوسکا مقابل کوئی ہو اپنی شجاعت و کار آزمودگی کا پورا ثبوت دیگی وہ اب محاربہ روم و یونان کی نتیجہ سے خوش ہوے انکا بیان بالکل درست ثابت ہوا۔ کپتان ممدوح اس جنگ مین ترکی فوج مقیمہ صوبہ ایپائرس کے ہیڈکوارٹر کے ساتھ تھے اور اونہون نے صوبہ مذکور کی لڑائیون اور محاربون کے حالات نہایت شرح وبسط کے ساتھ تحریر فرمائے ہین جس مین اونہون نے ترکی فوجی ترقی کا ذکر کیا ہے جو اس کو پچھلے بیس برس مین حاصل ہوئی ہے۔ ۱۸۷۷ء کی ترکی فوج کی نسبت تحریر فرماتے ہین۔

> محاربہ روم و روس مین ترکی فوج کے اہم نقص یہ تھے کہ اسٹاف کا اسمین نام و نشان تک نہ تھا۔ اور افسر بالکل ناقابل اور جاہل تھے مختار پاشا (سپہ سالار افواج آرمینیا) کے ساتھ کوئی اسٹاف نہ تھا اور نہ کوئی افسر ایسا اسکے ساتھ تھا جو دشمن کی جمعیت اور ملک کی قدرتی کیفیت کو معائنہ کرنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ بہت تھوڑے افسر نقشہ کو پڑھ سکتے تھے اور نقشے بھی بہت تھوڑے سے تھے۔ اور جو تھے وہ بھی اسٹریا کے چھپے ہوئے۔ میدان

٭ بعد اختتام جنگ سلطان المعظم نے انکو جنگی تمغہ عنایت فرمایا۔ ۱۲

جنگ مین تار برقی سے کوئی کام نہ لیا گیا تھا۔ کمپ سے فاصلہ پر پلٹ
اور پھیرے بٹھانے وہ جانتے ہی نہ تھے۔ ڈویزنون برگیڈون اور رجمنٹون
کے کمانڈر اپنی اپنی فوجون سے کام لینے اور ادنکی فوجی نقل و حرکت
کرانے کے فن سے ناآشنا تھے۔ اور کمپون کے صاف رکھنے کے لئے
کوئی کوشش نہ کیجاتی تھی۔ میدان جنگ کے لئے تقریبا کوئی ہسپتال
موجود نہ تھا۔ اور مجروح سپاہیون کے اعضا قسطنطنیہ سے منظوری
ملنے سے پہلے قطع نہین کئے جا سکتے تھے۔ میدان جنگ مین فوجی خزانہ بالکل
خالی تھا اور کمسریٹ کا انتظام کہین دکھائی نہین دیتا تھا ۱۸۹۷ء مین
کل نقشہ بدلا ہوا ہے۔ ڈویزنون کے کمانڈر عثمان پاشاہ ابراہیم پاشا رید
دونون افسر صوبہ ایپائرس کی فوج پر مامور تھے جیسکا مارشل ادہم پاشا سے
کوئی تعلق نہ تھا اور جو اعلی تعلیم یافتہ اور علمی و عملی دونون طرح کی فن جنگ مین
پورے ماہر تھے اسٹاف افسر ایسے چالاک اور ذہین تھے کہ کسی فوج مین ادنسے
بہتر نہین دکھائی دیتے تھے۔ فوج ایپائرس کے دونون ڈویژنون کے اعلی
اسٹاف افسر میجران اسد و صالح نے کئی برس جرمنی فوج مین رہ چکے تھے
اور ٹوپی کی چوٹی سے لیکر بوٹ کی ایڑی تک ہر جوڑ بند ادنکی سپاہگیری
کا شاہد تھا۔ تمام رجمنٹون کے افسرون اور اسٹاف افسرون کو ملک کے نہایت
درست نقشے تقسیم کئے گئے تھے جو ۱/۵۰۰۰۰ کے پیمانہ پر تھے ڈویژنون کے
کمانڈرون کے پاس اس نقشہ کے علاوہ ایک ایک نہایت ہی عمدہ نقشہ
رنگین ۱/۱۰۰۰۰۰ کے پیمانہ پر تھا۔ ان سے عمدہ نقشے مین نے کبھی نہین دیکھے
محکمہ تار فوجون کے ہمراہ تہا۔ اور گو عیسائی باغی اکثر تارون کو کاٹ جاتے

تھے تاہم محکمۂ مذکور نہایت قابل تعریف درستی اور سرعت سے کام دیتا رہا
بکٹ اور دو سکے پہرہ کے فرائض کو نظام توپین بخوبی بجا لاتی تھین اور صوبہ
مذکور کے تینوں برگیڈون کے سب صفائی و پاکیزگی مین اپنی آپ ہی
نظیر تھے آدمیون اور گھوڑون کے لیے پانی پینے کا الگ الگ انتظام تھا
پاخانے نہایت احتیاط سے بنائے گئے تھے اور ہر روز صاف کیے جاتے تھے
میدانی فوجی ہسپتال ہر ایک ڈویژن کے ہیڈکوارٹر مین موجود تھے – ایک
بمقام پریوزا تین بمقام فلیپا ڈیس – ایک بمقام ملا کا اور پانچ جانینا مین تھے
ان سب مین بالمجموع دو ہزار بیمار اور مجروح سما سکتے تھے مگر خوشی کا مقام
ہے کہ طبی ڈاکٹرون پر بیمارون کی چندان بھرمار نہ ہوئی – قطع اعضاء کے لیے
قسطنطنیہ سے اجازت منگوانے کی کوئی ضرورت نہین تھی – یہ امر ہسپتال
کے اعلی طبی افسر کی رائے پر منحصر تھا – جانینا کے ہیڈکوارٹر کا فوجی خزانہ بھرپور
تھا اور عثمان پاشا ہر وقت نہ فقط اون دہقانون کو جنکے جانور باربرداری کے
واسطے لیے جاتے تھے کرایہ دے سکتے تھے بلکہ فوج کے لیے جو بھیڑ بکری
خریدی جاتی تھین انکی قیمت فی الفور ادا کر دیتے تھے – سپاہی بھی روپیہ سے
خالی نہ تھے انکی بھی تنخواہ برابر ملتی رہتی تھی – اور گو البانیے طبعاً لوٹ
مار کے عادی ہوتے ہین مگر ردم آرمی (اردو) کے سپاہی نہایت احتیاط
و التزام کے ساتھ ہر ایک چیز کی جسکی اونہین ضرورت ہوتی تھی قیمت ادا کر دیتے
تھے – مئی کے آخر مین جانینا سے آگے بڑھنے کے وقت توپین باربرداری
کا انتظام نہایت مکمل تھا – ہر ایک بلٹن کے ساتھ دو سو یا پانچ سو خچرین تھین
اور مقامات ہیٹر یونیا – فلیپا ڈیز – ستہ صون – کاروان سرائے اور جانینا مین

ڈیپو قایم کردے گئے تھے۔

اس کے بعد کپتان نارمن تحریر فرماتے ہین کہ۔

گورنمنٹ عثمانیہ نے اس محاربہ مین عثمانیہ فوج کا بہترین و قابلترین حصہ نہین بھیجا تھا۔ چار رجمنٹون کے سوا اور کوئی رجمنٹ باقاعدہ فوج نظام کی سلطان المعظم نے میدان جنگ کو روانہ نہ کی۔ یہ میدان اکیلی ردیف فوج نے جیتا ہی نظام فوج اپنی اپنی چھاونیون کی بارگون ہی مین مقیم رہتی تھی اگر سرویا۔ یا بلگیریا بھی یونان کے ساتھ شامل ہو جاتے دگو ہیتک یونان صوبہ مقدونیا کا دعویدار ہی۔ یہ دونون قومین اُسکی بجائے زیادہ تر سلطان کی طرفدار رہینگی) تو ترکی کو اسکی کچھہ پروا نہوتی۔ اُس نے ان دونون ملکونکی سرحد پر منزل بمنزل الحسیونیٹیس ۱۲۲ پلٹن نظام فوج ڈال رکھی تھی جو سب کی سب ماسر بگزین رائفلون سے مسلح تھین۔ اور گو باب عالی کو ان دونون ملکونکی ساکت رہنے کا یقین تھا۔ مگر اُسے یونان ایسے حقیر دشمن کے مقابلہ پر نظام فوج روانہ کرنیکی احتیاج نہ تھی۔

پس ترکی نے ثابت کردیا کہ وہ یونان ایسے ملکون کو صرف بائین ہاتھہ کی ضرب سے تباہ کر سکتی ہی۔ کیونکہ ردیف اور نظام کی وہی نسبت ہے جو ہندستانی گورہ فوج کو پولیس کے رنگروٹ سے ہے۔ (منقول از وکیل)

جانینا کے قریب لڑائی

۲۴۔ اپریل کو جانینا سے کچھہ فاصلہ پر اُس یونانی فوج سے جو برابر اندرون ایپارس مین بڑہتی چلی گئی تھی ترکون نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا جسکا نتیجہ صرف یہی ہین

ہوا کہ یونانیون کے قدم آگے بڑھنے سے رک گئے بلکہ انکو ایسی شکست فاش ملی کہ جس مین
پانچسو کے قریب قتل و زخمی اور ۲۰۰ قید ہوئے۔ اور ترکون کی طرف سے کل ۱۳۴- آدمی قتل
اور زخمی ہوئے۔ اس معرکہ سے یونانی فوج پسپا ہو کر پیچھے کو لوٹ پڑی یہانتک کہ قلعہ پنٹی گپیدیا
پر دم لیا۔ جہان دوبارہ خونریزی کے ساتھ معرکہ آرائی ہوئی۔ یہ مقام آرٹا اور جانینا کے
درمیان واقع ہے۔

پنٹی گپیدیر دوسرا سخت معرکہ اور یونانیونکی ہزیمت

پہلی مرتبہ یونانیون نے ترکون کو پینٹی گپیڈیہ سے ہٹا دیا تھا۔ لیکن اس مقام پر ۲۳ اپریل
کی شام سے پھر ایک یونانی پلٹن زبردست دستہ فوج ترکی سے مصروف کارزار رہی جسمین
قبل الذکر کے ڈیڑھ سو آدمی ہلاک ہوئے تاہم اوس روز نتیجہ کا فیصلہ نہو سکا کہ بالآخر میدان
کس کے ہاتھ رہا۔ اس کے بعد پھر دونون فوجون مین بڑا بھاری مقابلہ ہوا جسمین یونانیون
کو سخت ہزیمت ہوئی اور اوس جگہہ سے شکست کھا کر یونانی سپاہ ایسے دیوانہ پن کے ساتھ
فرار ہوئی کہ جابجا خود اپنے شہرون کو لوٹتی ہوئی پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ اور چونکہ ترک پیچھے سے
تعاقب رہنے اس لئے اونکو رک کر دم لینے کا کہین موقع نہ ملا حتی کہ دریائے آرٹا کو عبور کر کے
اپنے محفوظ مقام شہر آرٹا مین جا کر پناہ گزین ہوئے۔ افسرون نے بہتیرا کوشش کی
کہ بھاگڑ بند کر کے اپنے دشمنون سے مردانہ وار مقابلہ کرین۔ لیکن سپاہی کب کسی کی سنتے
تھے۔ چنانچہ ہر طرف سے کھینچکر آرٹا پر یونانیون کی تعداد تیس ہزار سے متجاوز ہوگئی۔ اور
مجموعی تعداد ترکون کی اوس کے مقابل بیس ہزار سے بھی کم تھی۔ دونون سپاہون کے
درمیان صرف دریائے آرٹا حائل تھا۔ اگر یونانی گھر پہونچکر بھی ذرا حوصلہ کو کام فرماتے۔ تو
ظاہر ہے کہ اُن کے حریف اُن سے تعداد مین دو ثلث سے بھی کم تھے۔ لیکن باوجود

افسرون کے بہلانے پھسلانے - دھمکانے - ڈرانے چیخنے - اور چلانے کے کسی سپاہی نے اُنکے ارادون کی تائید نہ کی اور کسی روز تک مقابلہ کا ارادہ تک نہ کیا -

یورپی والنٹیرون کا یہ حال تھا کہ جابجا پہاڑون کے محفوظ مقامات مین مسکن گزین تھی اور باطمینان تمام ورجینیا تماکو کے سگریٹ بنا کر پی رہے تھے اور اندھیرے او جالے جو کوئی نظر آجا) تو ترک بھکر نشانہ موت بنا دیتے تھے - حالانکہ وہ شخص یونانی لباس مین ہوتا تھا وہ خیال کرتے تھے کہ ترک دھوکہ دیکر اونکی قریب آنا چاہتا ہے - پنٹی پگیڈیہ سے یونانیون کی فراری بعینہ لریسا کی مانند تھی - وجہ یہی کہ افسرون کی نالایقی اور سپاہ کی بزدلی اور گھبراہٹ سے انتظام اور ڈسپلن قایم نہ رہ سکا -

نتیجہ جنگ پنٹی پگاڈیہ

اس لڑائی کا نتیجہ ۲۹ - اپریل یوم جمعہ کو ظاہر ہوا جس مین پانچسو یونانی مقتول و مجروح ہوئی دا لنٹیرون مین انگریز والنٹیر کلیمنٹ ہیرس کے زخمی ہونے کا افسوسناک واقعہ پیش آیا جو ایڈمرل ہیرس کا بیٹا ہے - بعد کو معلوم ہوا کہ ہیرس والنٹیر نہین ملکہ نامہ نگار تھا جو ترکون کی قید مین کچھ عرصہ رہا - ترک تعاقب کرتے کرتے آرٹا کے سامنے جا پہونچے اور اس کے قرب وجوار کے گاؤن قبضہ مین کرلئے - علاوہ اس کے دوسری لڑائیون مین کپتان برج (جوان) مین گولی لگنے سے مجروح ہوئے جمیس روڈکنا کی گلمین اور بارک صاحبان بھی زخمی ہوکر ایتھنز کو واپس گئے -

آرٹا مین مخالفا جوش اپنی گورنمنٹ سے

پنٹی پگیڈیہ سے فراری اور شکستون کی پیہم شکستون سے گورنمنٹ کو رعایا نے اپنا دشمن

تصور کر کے مخالفت کا اظہار شروع کیا۔ چنانچہ ۲۵۔ اپریل یوم یکشنبہ کو جب پادری صاحب نے بادشاہ اور خاندان شاہی کے لئے دعا مانگی تو لوگون مین سخت مخالفانہ جوش پیدا ہوا۔ اور گرجا کے قریب مین جو شاہی محل واقع تھا دہقانیون نے اُسکو لوٹ لیا اور طرح طرح کی خفگی اور ناراضگی کا اظہار کرتے پھرے۔ باشندے شب و روز نہایت بے چینی اور اضطراب سے بازارون اور گلی کوچون مین پھرتے رہتے تھے۔ خوف سے اونکے چہرے متغیر اور حواس پریشان تھے کبھی تو اُن فوجون کے خیر مقدم کی غرض سے ریل اسٹیشن یا ساحل سمندر پر دوڑے جاتے تھے جو بذریعہ ریل یا بوسیلہ جہاز اُس مقام پر اُترتے تھے اور کبھی باہم جلسہ منعقد کر کے واقعات جنگ پر بطرح نکتہ چینیان کر کے غیظ و غضب کا اظہار کرتے اور بادشاہ سے لیکر فوجی سپہ سالارون اور جملہ افسرن او رگورمنٹ کے تمام اہلکارون اور منصبدارون حتی کہ اپنے سوا تمام ملک کو یونان کی مصیبت کا باعث ٹھیراتے تھے اور یہ جوش اسدرجہ بڑھتا رہا کہ دور اندیش اشخاص کے نزدیک خانہ جنگی برپا ہونیکا احتمال تھا۔

یونانی مغربی بیڑہ جہازات کی کاروائی

۲۶۔ اپریل کو مغربی اسکواڈرن نے سکایہ گاؤن پر حملہ کیا جسمین ترکون کی فوج کے لیے رسد کا سامان اور ذخیرہ جمع تھا لیکن کچھ کامیابی شکل پذیر نہوئی۔ کرنل مانس بدستور افواج ایپائرس کا سپہ سالار رہا لیکن بوجہ نالائقی کے اُسکے اسٹاف کی بدل دینے کی تجویز ہوئی۔

پینٹی ٹیگ بیٹ یہ پر کیونکر ترکی قبضہ حاصل ہوا

۲۸۔ اپریل کو ترکون نے وہ موقع جو اونکے ہاتھ سے نکل گیا تھا دوبارہ واپس لینے کے لئے جی توڑ کر کوشش کی۔ اور چار ہزار ترکی سپاہ نے معہ اس توپخانہ کے جو اونکے

ہمراہ تھا یونانیون کے ہیڈکواٹر پر حملہ کیا۔ جنکو صرف چھ سو یونانی سپاہیون تین سو
پیادون اور دو سو والنٹیرون نے بہت خوبی اور دلیری کے ساتھ روکا اور برابر اُسوقت تک
اپنی جگہ پر قابض رہے جب تک کہ امدادی فوج اپنے ساتھ دو توپ خانے لیکر آپہونچی۔
موقع چونکہ کوہستانی تھا اس لئے بصد دقّت توپین پہاڑ کی چوٹی پر چڑہائی گیئن۔ ان موقع
توپون کی گولہ باری نے ترکون کا بڑا نقصان کیا جسکے اثر سے اونکو پسپا ہونا پڑا۔ بقول ایک
ولایتی نامہ نگار کے اس معرکہ مین یونانی صرف ایک مقتول اور چار مجروح ہوئے لیکن چاہیے تھا
کہ اس غیر متوقع فتح اور خوش نصیب حملہ سے آیندہ کے لئے یونانی متنبہ ہوتے اور ہمّت
بڑھاکر اُس ضروری مقام کو جو دراصل صوبہ اپایرس کی کنجی تھا اچھی طرح محفوظ اور مضبوط
کرنیکا اہتمام کرتے اور اوسپر متصرف رہنے کی ضرورت سے واقف ہو جاتے۔ لیکن
"چون قضا آید طبیب ابلہ شود" یونانی افسرون نے ایسا ضروری مورچہ معدودے چند آدمیون پر
چھوڑ دیا اور اونکے لئے کافی سامان رسد بھی نہ چھوڑا جو ایک ہی طرف سے مطمئن رہتے
انکی تعداد اسقدر قلیل تھی کہ اگر وہ حد سے زیادہ بھی مستقل مزاج اور بہادر ہوتے تو بھی ترکی
گولہ باری کی تاب لاسکتے تھے لہذا رات ہونے سے پیشتر ہی اس مستحکم مورچے کو تمام سپاہی جنکی
شمار تین ہزار تھی چھوڑکر چلدئے اور اپنی موجودہ توپین بھی اپنے ہمراہ لے گئے اور صرف
ترکی اقبال سے بلا ایک فیر کئے ہوئے ساری فوج نے راہ فرار اختیار کرلی۔ بھاگنے والون پر
بے حد خوف و ہراس طاری تھا اور اونکے چہرون سے حالت اضطراب اور طرز رفتار سے سستی
محسوس ہوتی تھی۔ اُنکا قیافہ ظاہر کر رہا تھا کہ مقابلہ کرنے کی امید اُنھون نے قطعی ترک
کردی تھی۔ یہ تمام لوگ جو وردیون سے فوجی سپاہی معلوم ہوتے تھے ایک باقاعدہ بے ترتیب
اور ناممکن الانسداد صورت مین آرٹا کی جانب اوڑے جارہے تھے بیچارے افسر جنگی پلٹنین
سب منتشر ہو گئی تھین اور انکا انپر کوئی قابو نہ رہا تھا وہ بھی پیچھے پیچھے دوڑتے چلے جارہے

تھے۔ حزن و ملال اور شرم و غیرت کے آثار اونکے بشرے سے صاف عیان تھے اور دوبارہ اپنے آدمیون کو ترتیب مین لانے کی اونکو کوئی امید باقی نہ رہی تھی۔ ان سب بھاگنے والے سپاہیون کی شمار قریب ۰۰۰ ہزار کے پہونچ چکی تھی جنکے ساتھ دیہاتی لوگ بھی گریز مین شریک ہوکر اور بھی ہربونگ کا سبب بن گئے تھے یہ دیہاتی لوگ سلطان کی رعایا تھی لیکن بدین خوف کہ ترک اُن سے یونانیون کو مدد پہونچانے کا بدلہ نلین اپنے اپنے گھر چھوڑکر آرٹا کی جانب بھاگے چلے جارہے تھے۔ ہزارون مرد عورتین اور بچّے جنکا مال و اسباب گھڑیون مین بندھا ہوا اونکی پشتون پرلدا ہوا تھا۔ اُفتان و خیزان کثیر التعداد مویشی بھیڑون اور بکریون کو آگے آگے ہنکاتے ہوئے چلے جارہے تھے۔ بعض بعض جگہ جہان سڑک تنگ ہوتی تھی وہ اس خوف زدہ بھیڑبھاڑ اور اونکے اسباب اور سامان لشکر سے ایسی ٹھس جاتی تھی کہ پیچھے سے آنے والے لوگ چیختے چلاتے۔ شور و غل مچاتے ہوئے یگانہ اور بیگانہ کو کچلتے ایک دوسرے کو پامال کرتے حتی کہ جان سے مارتے ہوئے روان و دوان تھے۔ گاؤن والون کی حالت ذرا اس سے کسیقدر بہتر تھی۔ سخت شرمناک ہنگامہ برپا تھا۔ والدین کی آہ و زاری اور بیقراری کی چیخین سُنائی دیتین جنکے بچّے گم ہوگئے تھے اور بچّون کے دہاڑنے کی آواز گوش زد ہوتی تھی جو اپنے اپنے مان باپ سے بچھڑ گئے تھے رات ہوجانے سے یہ ہولناک سین اور بھی پُرخطر ہوگیا تھا۔ بعض بعض آدمیون کے ہاتھ مین جو لالٹینین تھین وہ اس دردناک سین کے کسی حصہ کو کبھی کبھی روشن کردیتی تھین یہ گروہ منفرورین ڈہائی بجے رات کے آرٹا کے پل پر پہونچا۔ اور صبح ہوتے ہی مطلع صاف ہوگیا۔ ایک یونانی بھی سرحد کے اس پار باقی نہین رہا۔ چنانچہ گیارہ ہزار فوج جرّار جسکے ہمراہ چالیس ضرب توپ کا توپخانہ تھا اور جس نے شروع شروع مین ترکی مین تا برابر حملے کرکے خاص کامیابی حاصل کی تھی۔ اور اچھی طرح مستحکم اور مضبوط مقامات پر جم گئے تھے۔

ایسے بے سروپا طریقے سے ایک ایک کر کے واپس آگئے جسکی نظیر کسی تاریخ مین مشکل ملے گی۔

آرٹا کی حالت

مفرورین کے جمع ہو جانیکے بعد

بعد جمع ہو جانے کل مفرور اور موجودہ سپاہ کے اور بوجہ پناہ گزین ہونے بیشمار دیہاتیون اور دیگر مفرورین کے آرٹا کی حالت نہایت نازک ہوگئی۔ ہجوم خلائق کا وہان کوئی ٹھکانا نہ رہا اور انتظام صفائی کے بگڑ جانے سے شہر کی حالت نفرت انگیز اور گھنونی ہوگئی یہانتک کہ آب و ہوا خراب ہو کر تپ محرقہ اور اسہال کے امراض وبا کی طرح پھوٹ پڑے۔

بقول ایک غمزدہ اور ہمدرد قوم نامہ نگار کے یونانیون کی محض سستی اور ناقابل عفو کاہلی اور بزدلی سے ایسے برے نتائج ظہور پذیر ہوئے جنکے لکھنے سے شرم آتی ہے اگر وہ دس روز پہلے جانینا پر حملہ کر دیتے جہان البانیا سپاہ باغی ہوگئی تھی تو انکی کامیابی بر ذرا بھی شبہ نہین ہو سکتا تھا اسی طرح پریویزا پر اگر مزید بحری قوت سے مدد پہونچائی جاتی تو کچھ عرصہ تک قبضہ ہو جانا ممکن تھا۔

ایپائرس مین مزید ترکی فتوحات

علاوہ نکالدینے یونانیونکے ترک سلاگورا۔ اور قلعہ حمرت پر بھی متصرف ہوگئے ترکی سپہ سالار جانینا کی رپورٹ سے ظاہر ہوا کہ یونانی تین ہزار رائفلین۔ سامان جنگ کی تین سو پیٹیان۔ ایک پہاڑی توپ اور ۹۷ لاشین میدان جنگ مین چھوڑ بھاگے۔

آرٹا کی بھاگڑ اور اسکی دلچسپ کیفیت

مطابق تحریر نامہ نگار اخبار ٹائمز

ہوتے سیرت سے ہین مردانِ دلاور ممتاز* ورنہ صورت مین تو کچھ کم نہین تہمارے جیپ

اخبار ٹائمز کے خاص کارسپانڈنٹ نے مقام پٹیراس* سے ۳- مئی کو تحریر کیا کہ :-

مین اور میرا ایک رفیق اپنا اسباب موضع کوماڑس مین جو ایک پہاڑی درّہ کے راستہ پر واقع ہی چھوڑ گئے تھے - جب ہم اس گاؤن مین آئے تو لوگ سخت آفت مین مبتلا تھے - جب ہم سڑک پر پہونچے تو ہمین موضع گرداسر اور بہت سے گاؤن دکھائی دئے جن مین آگ لگی ہوئی تھی اور مکانات یکے بعد دیگرے جل رہے تھے - یہ گاؤن دو میل سے زیادہ دور نہ تھے اس سے ہمنے یہ نتیجہ نکالا کہ ترک بہت قریب آگئے ہین - اور عیسائی کاشتکارونکے مکانات جلا رہے ہین - اب اس گاؤن مین رہنا ہماری راے مین آپ موت کے مُنہ مین جانا تھا - اس لئے ہمنے اُن بیچارے زمیندارون کو صلاح دی کہ اپنا اپنا اسباب جو فی الجملہ گران قیمت کا ہو لیکر راتون رات آرٹا مین پہونچ جاؤ ہمنے اونسے یہ بھی وعدہ کر لیا کہ جب تک تم تیار نہ ہو جاؤ ہم تمھاری راہ دیکھینگے بلکہ اپنے گھوڑے بھی اونہین مار تیا دیدتے - بیکس عورتین روتی تہین اور اسی حالت مین اونسے جو کچھ ہوسکا انھون نے کھب کرکے گٹھرون مین باندھا جب اس سے فارغ ہوئین تو اونھون نے نہایت درد انگیز اور دل سوز

* پیٹیراس خلیج کارنتھ کے دہانہ پر بخط مستقیم آرٹا سے ۵۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہی - ۱۲

نگاہون سے اپنے مکانون اور باقی ماندہ اسباب معاشرت کی طرف دیکھا جنکی نسبت اونھین یقین کامل تھا کہ ابھی طرفۃ العین مین جلکر خاکستر ہوجائیگا اور اونھین پھر دیکھنا نصیب نہوگا۔ ایک جوان عورت کی مایوسی خاصکر قابل بیان ہے کیونکہ اوسکی شادی عنقریب ہونے والی تھی اس سبب سے اُسکا جہیز وغیرہ سب کچھ تیار تھا۔ اب چونکہ بہت گڑبڑی پڑیا اس مین ناچارا وسے اپنے جامۂ عروسی تک بھین چھوڑنے پڑے۔ چھوٹے چھوٹے بچے بسترون سے اوٹھائے گئے اور وہ اوٹھتے ہی اصلیت سمجھ گئے اوسکی وجہ یہ ہی کہ بچپن ہی سے اونھین جب کبھی وہ والدین کو ستاتے مین تو اس نواح مین یہ کہکے چپ کرایا جاتا ہی کہ وہ ترکی سپاہی آئے۔ خیر جون تون کرکے ہم روشنی لیکر گھر سے باہر نکل آئے اور دروازے مقفّل کرکے پہاڑون کے درے مین اوترے۔ ہمارے ساتھ بہت سے آدمی تھے جن مین بعض تو ضعیف العمر تھے۔ اور بعض معصوم بچے۔ ان مین سے اکثر جن مین تھوڑی قوت بھی تھی اسباب کی گٹھریان سر پر اوٹھائے ہوئے تھے راستہ مین اور بہت آدمی ہمارے ساتھ شریک ہوتے اور رفتہ رفتہ ہماری تعداد ساٹھ آدمیون تک پہونچی۔ مین اور میرا رفیق سفر بہت دور تک پیادہ پا جاتے رہے۔ اور جب آخرکار ہم گھوڑون پر سوار ہوئے تو ہمنے اپنے ساتھ اپنے مالک خانہ کے دو شیرخوار بچے بھی لے لئے۔ رات بہت اندھیری تھی اور پہاڑی راستے بالکل ناہموار تھے اس لئے ہم جلد جلد سفر نکر سکتے تھے۔ بہت سے آدمی مشعلین اور لیمپ لیکر ہمارے قافلے مین دور دور پھیل گئے تاکہ اندھیرے مین کوئی پیچھے نہ رہ جائے اور راستہ بھی

دکھائی دے۔ ہمین خوف تھا کہ درّہ کے سرے پر ہمارے پہونچتے ہی ترک بھی نہ آن پہونچین۔ مگر جب ہم پہونچے تو وہان کوئی متنفس عام اسّے کہ وہ دوست ہو یا دشمن موجود نہ تھا۔ یونانی بھگوڑے ہمارے آگے تھے اور ترک ہمارے پیچھے چلے آتے تھے۔ اسوقت جب مین نے اپنے داہنی طرف نگاہ کی تو آگ مشتعل نظر آئی۔ کیونکہ ترکون کی فوج اب مقام فلیپاڈا پر تعاقب کرتے کرتے قابض ہوگئی تھی (یہ شہر اسی لڑائی مین تیسری بار ترکون کے ہاتھ آیا ہے) اس شہر کا مابقی حصہ جو سابقہ تاخت وتاراج سے باقی رہا تھا اب آگ کی نذر ہو رہا تھا۔ نصف شب ہوگئی تھی کہ ہمین یونانیون کی وہ فوج ملی جو بھاگ رہی تھی انکی عجب صورت ہورہی تھی اور ہمین اونکی حماقت پر سخت تعجب آیا کہ یہ کس بنیاد پر وہان سے بھاگ آئے ہین نہ تو کوئی بے ضابطگی تھی نہ خوف وہراس اور نہ کشت وخون تھا جو انکے بزدلانہ فرار کا موجب ہوا تھا بلکہ اگر باعث تھا تو یہ تھا کہ اُنھون نے آپس مین پختہ عزم کرلیا تھا کہ ہم اپنے افسرونکی متابعت نکرینگے اور ترکون کے مقابلے مین مطلق ہاتھ نہ اوٹھائینگے چنانچہ اونھون نے ایک گولی تک نہ چلائی اور بلا وجہ بھاگ گئے۔

مین اور میرا رفیق دونون حیرت مین تھے کہ انکو کیا ہوگیا یہ ہٹے کٹے ہین اور اونہین دیکھنے کو یہ قوت بخوبی موجود ہے کہ دشمن کا مقابلہ کرسکین مگر باوجود اسکے صورت یہ تھی کہ چپ چاپ ہتھیار بغل مین دبائے بلاتمیز خورد وکلان وافسر وسپاہی اندھیری رات مین دبک کر چلے جارہے تھے اور افسر بھی عالم بے بسی مین یہ دیکھکر کہ سپاہ قابو مین نہین کمال ذلّت ورسوائی

کے ساتھ اونکے ساتھ ساتھ چلے جاتے تھے سمجھ مین نہ آتا تھا کہ باوجود
اس تن و توش کے انکے حوصلون کو کیا ہو گیا۔"

یہ کارسپانڈنٹ آرٹا سے پٹیراس کو بذریعہ ریل پہونچا اور وہان سے اُس نے یہ تار دیا کہ
"پٹیراس کے لوگ بھی سخت اضطراب مین ہین۔ غول کے غول ایک وحشت
اور گھبراہٹ کی حالت مین شہر کے بازارون مین دیوانون کی طرح پھرتے
اور جہان کہین دس پانچ اکٹھے ہو گئے وہین ان متوحش واقعات کے
موجبات اپنے اپنے قیاسات کے مطابق بیان کرنے شروع کر دیتے ہین
کوئی افسرون پر الزام لگاتا ہے۔ کوئی شاہ کو کوستا ہے اور کوئی اوسکے
اراکین خاندان پر دل کا بخار نکالتا ہے۔ غرضکہ کوئی شخص ایسا نہین
جو اونکے لعن و طعن سے محفوظ رہ سکے۔ اکثر فہمیدہ آدمیون کو خوف تھا
کہ کہین انقلاب سلطنت ہی نہو جائے چنانچہ پچھلے اتوار (۲۵- اپریل ۱۸۹۷ء)
کو جب گرجون مین پادریون نے شاہ کی مزید عمر اور بقاے سلطنت کے
لئے دعا مانگی تو لوگ اسپر بہت بگڑے اور بادشاہ کے محل کو بھی جو اسی طرح
مین واقع تھا۔ بدحواسی مین بعض دہقانون نے لوٹ لیا۔"

کارسپانڈنٹ پھر جمعہ کے روز (۳۰- اپریل) آرٹا مین واپس آیا اوسکا بیان ہے کہ مین نے
راستہ مین ہزارون باضابطہ فوج کے سپاہی اور ردیف اور والنٹیر دیکھے جو سرحد پر
جارہے تھے ان مین حب قومی کا کچھ ولولہ تھا۔ مگر آرٹا والون کے دل سخت افسردہ اور
طبیعتین بجھی ہوئی تھین کہ ترکون سے لڑنے کو افسر نہ بھیجتے تھے (ابھی ابھی کارسپانڈنٹ
لکھتا آیا ہے کہ فوج بزدل ہے اور افسرون کی بزدلی اور کم حوصلگی کے ہاتھون ناچار ہین)

ترکون کی جمعیت یہان اونکے مقابلہ مین بہت قلیل ہے اور اونکی فوج دریا کے کنارے پڑھی ہی یا وجود یکہ بار بار وہ انہیں اشتعالک بھی دیتے ہین اور گاؤن پر گاؤن جلا رہے ہین مگر پھر بھی ادہنین اتنی ہمت نہین کہ آگے بڑھکر اونسے دو دو ہاتھہ کر لین - چنانچہ ۲۴ - اپریل جمعہ کے روز ترکون نے موضع کریٹزا کو جلا کر خاکستر کر ڈالا - حالانکہ دو میل کی مسافت پر سامنے یونانیون کے تیس ہزار سپاہی اپنی آنکھون سے یہ قیامت خیز حادثہ دیکھتے رہے مگر کسی نے چون تک نہ کی -

اب آرٹا مین آئینی اور غیر آئینی فوج اور دیگر اطراف کے بھگوڑے بکثرت جمع ہوگئے ہین عام طور پر تپ محرقہ اور اسہال کا زور ہے - دوکانین سب بند تجارت بلکہ کاروبار تک بالکل مسدود ہے - اب اونہون نے قلعہ عمرت اور سیلگورا بھی چھوڑ دیا ہی اور ترکون نے اپنا تسلط وہان بھی بٹھا لیا ہی

ترکون کا جنرل مقام جنیلے سے تار دیتا ہے کہ "یونانی یہان سے شکست کھا کر بھاگ گئے ہین - "

"لڑائی مین اُناسی آدمی کام آئے اور ترکون کو تین ہزار بندوقین اور تین سو صندوق گولہ اور بارود کے اور ایک پہاڑی توپ بطور غنیمت کے ہاتھہ آئی " -

"یونانیون کے ایک بیڑہ جہازات نے پیر کے دن موضع سکیا پر گولہ اندازی کی یہان ترکون کا ذخیرہ خوراک ہے - "

البانیا کے عیسائیون کا اشتہار

البانیا کے عیسائیون نے ایک اشتہار دیا - جسمین عبارت ذیل درج تھی -

"جن لوگون کا یہ اعتقاد ہی کہ مقدونیا اور تھسلی ہماری ہین وہ
غلطی پر ہین - بھائیو! جو ہمین یونانی سمجھے وہ ہم سے دشمنی کرتا ہی
اور ہمین رنج دیتا ہی یہ خوب یاد کر لینا چاہئی کہ اسلام اور
نصرانیت کے پیشواؤن نے ہمین ایک دوسرے سے
علیحدہ کر لیا ہے یونان علاقہ آرٹا اور تھسلی پر قبضہ
کر چکا ہے اور اب اپیارس اور مقدونیا کی
ہوس میں ہی مانٹینگرو نے سیٹن
اور اینٹیوری دبا رکھے ہین - ہمارے
باقی علاقہ پر آسٹریا - بلگیریا اور سرویا کی
دانت ہین - بیرونی غنیم
ہماری قلمرو مین دست
اندازی
بازنہ
رہین تو ہم تلوار سے اونکا مقابلہ کرینگے"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ ہذا کے حصہ اول مین ہم نے ترکی سپہ سالار ادہم پاشا کو اپنی مظفر و منصور فوج کے ساتھ شہر لریسا مین داخل ہوتے ہوئے چھوڑا ہے جو تھسلی مین ایک بڑا قلعہ بند شہر اور ریلون کا صدر مقام ہے۔ سرحد ٹرکی سے لیکر یہان تک تمام جنگی پل اور فوجی چوکیون پر بجائے یونانی پھریرون کے سلطانی پرچم اڑتے نظر آتے ہین - یونانیون نے ڈومکو - ویلسٹنو اور فارسالا مین بھاگ کر پناہ حاصل کی ہے اور سراسیمگی مین جو ابتدا سے تھوڑا بہت یونانی حوصلہ مندی کا ظہور ہو چلا تھا صرف ایک ہفتہ کی جنگ و جدل کے بعد پست ہمتی اور بزدلی سے تبدیل ہو گیا - خدا جانے وہ اولوالعزمی اور عالی حوصلگی وہ جوشش و خروش جو دس روز پیشتر ایتھنز کے جلسہ گاہون اور عام سڑکون اور بازارون مین بپا ہوا تھا کیون اتنی جلدی خاک مین ملگیا ... وہ گرمجوشی نہ معلوم کیون انا فانا کافور ہو گئی

ترکون کی کس بات سے ایسے ڈرے کہ محض اونکا نام ہی سے دینا افواج یونانی کے بھگا دینے کے لیے کافی ہوگیا - اور یہ خوف کچھ ایک ہی جگہہ نہین بلکہ ٹرناو - لریسا - اور آرٹا کی بھاگڑ کا حال دیکھکر ثابت ہوگیا کہ ہر جگہہ یکسان طور پر پھیل گیا تھا جو آخر تک کسی یونانی انسان کے دل سے دور نہو سکا - اور یہی وہ غائبانہ پر عظمت خوف و حراس تھا - جسکو مشرقی لوگ اقبال کہا کرتے ہین ذیل کی تصدیق سے جو ایک معتمد انگریزی نامہ نگار سے کی ہی اچھی طرح واضح ہوتا ہی کہ اس اقبال کی دہل کس درجہ تک پہونچ چکی تھی اور کیا کیا نتائج یونانیون کے حق مین اوس کے اثر سے پیدا ہوئے -

---

یہان سے تاریخ کا وہ سلسلہ شروع ہوتا ہی جو حصہ اول کے صفحہ ۱۴ و صفحہ ۱۰ پر چھوڑا گیا ہی

شہر لاریسا کیونکر تسخیر کیا گیا

ٹرناو کے قریب پہاڑ کی ڈہال پر ایک بڑے درخت کے سایہ مین ترکی گھوڑون کے درمیان اخبار ڈیلی نیوز کا نامہ نگار جو تار بھیجنے پر معین تھا اس انتظار مین بیٹھا ہی کہ کوئی خبر ملے تو تار بہراوڑادون کہ اتنے مین سلطان کا ایک اڈیکانگ ہو پہنچا جسکی سرخ اور نیلے لباس پر زر نفتی کام اس قدر آب و تاب سے چمک رہا تھا کہ نگاہ نہین ٹھہرتی تھی اوس نے کہا کہ

ہز ایکسیلنسی - آدہم پاشا تمہین مطلع کرتے ہین کہ لاریسا مسخر ہوگیا"

نامہ نگار - مسخر ہوگیا ! کسطرح ؟ ہمین تو یہ امید تھی کہ کل سے ایک لڑائی کا آغاز ہوگا جو بظاہر نہایت خونریز اور دیر طلب معلوم ہوتی تھی - کیا واقعی لاریسا فتح ہوگیا ! کیسے مسخر ہوا اور کب ؟ اور کس نے فتح کیا -

اڈیکانگ - بلا ایک گولی چلائے آج صبح لاریسا پر قبضہ ہوگیا - آؤ چلکر شہر کو دیکھین

نامہ نگار کہتا ہی کہ مین گھوڑے سے پر چڑ ہکر روانہ ہوا - حالانکہ درمیان مین چند دریا حائل ہین لیکن
شوق اسقدر متقاضی تھا کہ اگر سمندر مین بھی راستہ پڑے تو تیر کر نکل جاؤن اور واقعی
جلدی پہونچنے کی غرض سے ارادہ مصمم یہی کر لیا کہ کچھہ ہی کیون نہو آج ہی دریاؤنکو تیر کر جسطرح
بن پڑے لاریسا پہونچ جاؤن لیکن ایک دریا بالکل خشک ملا جسمین پانی نام کو نہ تھا دوسرا
جسمین پانی جاری تھا اوسپر پل صحیح و سلامت موجود تھا کیونکہ یونانیونکو بوجہ اپنی خوف جانکی اسقدر
مہلت ہی نہ تھی کہ وہ اوسکو توڑ دینے کا خیال بھی کرتے - البتہ پل کی دوسری جانب وہ ڈائنامائٹ
کا ایک گولہ چھوڑ گئے تھے جس کے اوٹھانے کی اپنی معمولی بے پروائی سی ترکون نے ذرا بھی
فکر نہ کی مین نے آج اوسے اوسی جگہہ پر پڑا دیکھا (جہان غالباً یونانی چھوڑ بھاگے تھے) لیکن
اس کے یونانی الساخت ڈائنامیٹ ہونے کی وجہ سے مجھے شک تھا کہ وہ بھی چل سکتا ہی یا نہین
کیونکہ یہ صفت یونانی میگزین نے اپنے لئے مخصوص کر لی تھی -

ٹرناؤ سے لاریسا جانے کے لئے مین شاہراہ اعظم اختیار کی جو وسیع و کشادہ اور خوش منظر
سڑک ہے اور جس سے بہتر کوئی دوسری سڑک قرب و جوار مین نہین دیکھی گئی - ٹرناؤ کوہستان کرٹیری
مین واقع ہی جو ایک ایسی ناقابل گذر پہاڑی ہی جسمین چار روز تک ترکی سپاہ کا میمنہ داخل
نہو سکا یہانتک کہ انکی خوش نصیبی سے یونانیون نے (ازراہ دوراندیشی یا - از براہ مہربانی)
خود ٹرناؤ اور کرٹیری کے دونون (زبردست) مورچون کو چھوڑ دیا - ٹرناؤ بالکل خالی اور
ویران پایا گیا - باشندون کے نہونے سے ہر طرف ایک سناٹے کا عالم نظر آتا تھا - سوائے
چند مرغون کے جو صحن مکانات مین یا چند کتون کے جو بازار مین پھرتے دکھائی دی کسی چڑیا تک کا
پتہ نہ تھا - مکانات خالی - دروازے اور کھڑکیان چوپٹ کھلے ہوئے (جو اضطراب مین بند تک
نہو سکین) کئی قمیص کرتے وغیرہ بازارونمین بکھرے ہوئے پائے گئے - غرض ٹرناؤ مین اسقدر
وحشتناک خاموشی چھائی ہوئی تھی کہ گویا وہان قیامت آپہونچی ہے - چوبی پل کو

عبور کر کے ہم شاہراہ پر پہونچے جس کی داہنی جانب ایک بڑی فوجی بارگ بنی ہوئی ہے جسکی طرف ایک ترکی افسر نے اشارہ سے کہا کہ یہ ہماری بنائی ہوئی ہے۔ جو وحشت خیز اوداسی ہان جگہہ پائی جاتی تہی اُس سے زیادہ کہین دیکھی اور نہ سُنی کیونکہ اس مایوسی بخش فراری کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ سڑک کے اطراف و جوانب مین سرسری نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا تھا کہ زین اور لگام کے انبار لگے ہوئے فوجی کاغذات ہوا مین اُڑتے ہوئے دور دور پہیلے ہوئے تھے کہیں یہان سپاہی کا تھیلہ لڑک رہا ہے وہان ٹوپی ٹھوکرین کھا رہی ہے۔ ایک جگہہ توپخانے کے گولہ بارود کی گاڑی خندق مین گری ہوئی ملی۔

دوسری جگہہ کارتوسون کا چھوٹا سا ڈہیر لگا ہوا پایا جو ایک فوجی ملک کے لئے نہایت شرم کی بات ہے

لاریسا کی بربادی خود اپنے محافظین کے ہاتھ سے

ٹائمز کے نامہ نگار نے ۲۶۔ اپریل کو لاریسا سے اس مضمون کی خبر بھیجی کہ جب مین ایک دستہ سواران کی ہمراہ کل اس شہر مین داخل ہوا تو اس کی حالت نہایت خراب اور افسوسناک معلوم ہوئی ابھی دشمن کا ایک سپاہی تک شہر مین داخل نہوا تھا۔ کہ خود اس کے محافظون نے لوٹ مار شروع کر دی اور دست اندازی کا کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا۔ بانیوجہ اکثر دوکانین بندپائی گئین اور اکثرون کے قفل ٹوٹے ہوئے دیکھے گئے۔ گھرون کا یہ حال تھا کہ قدم بقدم لوٹ اور غارتگری کے آثار ملتے جاتے تھے۔ اسباب خانہ داری بڑی بے سلیقگی سے ادہر اودہر منتشر پڑا پایا گیا بعض نشانات اور آثار سے یہ بھی مترشح ہوتا تھا کہ ایسی بے ترتیبی فراری کی وجہ سے ہوئی ہو لیکن دراصل اسکا سبب وہی لوٹ مار تھی جو خود وہین کے بدمعاشون نے بیکس اور خوف زدہ رعایا پر ایسی بے بسی کے عالم مین اپنے ہاتھون سے جائز رکھی۔ کل شام سے رات بھر ترکی افسرون نے ان قانون شکنون کے فرو کرنے مین بسر کی جسمین انکو بڑی کامیابی ہوئی۔ اسی مین شبہ

نہیں کہ البانیا کے ایک دو ترکی سپاہیوں نے لوٹ مار پر نیت کی تھی لیکن اوسکا نتیجہ فوراً یہ ہوا کہ وہ فوج سے علیحدہ کر دئے گئے اور سر بازار دو سپاہیوں کو گولیوں سے اوڑا دیا گیا کیونکہ اونہوں نے باوجود تاکید و اطلاع تعمیل احکام مین تساہل کیا تھا۔ پس اس کارروائی سے تمام فوج کو عبرت ہو گئی اور ترکی جنرل کے اس فعل نے اُس کے ضابطوں کی تعمیل و پابندی کا سکہ بٹھا دیا اور اس سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ ترکی فوج مین کس حد تک انتظام اور قواعد کو دخل ہی کیونکہ یہ کوئی معمولی بات نہین کہ ایک نیم وحشی اور جاہل جماعت کو جس نے ابھی ابھی ایک شہر کو بزور شمشیر فتح کیا ہو اس فعل سے روکا جا سکے کہ وہ کسی ایسی مال پر ہاتھ نہ ڈالے جس کو وہ شیر مادر سمجھ رہا ہی اور خاصکر ایسی صورت مین جبکہ اپنا غنیم بھی اُسمین حصہ لیچکا ہو۔ ایسی فوج کو روکنا آسان بات نہین ہی۔

یونانیون کو خود اپنی بیضابطگی کا اقرار

اکثر یونانیون نے خود تسلیم کیا کہ ہماری فوج مین بے ضابطگی اور بے آئینی بے طرح پھیلی ہوئی ہی اور ان رنگروٹون (ریکروٹ) نے بجائے فائدہ کے ہمین سخت نقصان پہونچایا ہی اور اس بے تکی لڑائی کی جسطرح یہ لوگ عادی ہین ایسے غنیم کے مقابلہ مین ذرا بھی نہین چل سکتی جسکی فوجین آئینی اور جس کے جنرل زمانہ حال کے فنون جنگ مین بدرجہ تم مشاق اور بدرجۂ اکمل ماہر ہون

لاریسا اور آرٹا کی فوجی بھاگڑ مین امتیازی مقابلہ اور یونانیون کے طریقہ جنگ کی مختصر کیفیت ایپائرس مین

اس موقع پر یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہوگا کہ قریب قریب ایک ہی وقت مین ہر دو افواج یونان مقیمہ ایپائرس اور متعینہ تھسلی کیونکر فرار ہوئین اور یہ کہ دونون مقامات مین فرار کے اسباب یکسان تھے یا مختلف؟ چنانچہ حالات ذیل سے انکشاف ان اسباب اور وجوہ کا بخوبی

ہوتا ہی جو انگلش اخبار ڈیلی نیوز کے نامہ نگار نے موقع جنگ سے ارسال کئے تھے اس کی تحریر کا اقتباس یہ ہی کہ بدحواسی مین لاریسا اور آرٹہ کی دونون فوجین سے ایک سے ایک بڑہکر تھی لیکن بے ترتیبی سے بھاگنے مین طریقہ فرار کو جانچا جاوے تو آرٹہ کی فوج زیادہ جوانمرد اور صف شکن ثابت ہوتی ہی۔ کیا معنی کہ آرٹہ کی فوج نے دو چار مقامات پر ترکون سے مقابلہ کرکے اور انکی قوت کا اندازہ کرکے راہ گریز کو رہ ستیز پر ترجیح دی تھی۔

کمبخت لاریسا کی پلٹنین تو ترکی ہراول تک کی صورت نہ دیکھنے پائین بلکہ صرف رایت اقبال واجلال سلطانی سے متاثر ہوکر ایسی لوکدم بھاگین کہ خود فاتحین کو انکی اسقدر پریشانی اور خوف کی وجہ تلاش کرنے مین ایک عرصہ صرف ہو لیکن اسکی وجہ کچھ ایسی مشکل نہین جو سمجھہ سے باہر ہو کیونکہ لاریسا سے بھاگنے والی فوج مین وہ ہی سپاہی تھے جنہون نے اول سرحد پر بڑہکر رشتہ مصالحت کو توڑکر درہ ملونہ پر قدم جمائے تھے اور تین چار روز انہین گھاٹیون مین اپنی مقدور بھر سینہ سپر ہوکر لڑے تھے اور باوجود پوری قوت صرف کردینے کے انکو مجبوراً پیٹ دکھلا کر ٹرناؤ مین پناہ گزین ہونا پڑا تھا اور پھر وہان سے بھی راہ فرار اختیار کرکے لاریسہ مین آکر دم لیا تھا علاوہ اس کے ترک تعداد مین زیادہ سخت ترین جنگی قاعدون کے پابند اور مہیب ترین اسلحہ سے مسلح تھے پس ایک دفعہ سے زیادہ آزمودہ کو آزمانا اپنی کو غیر محدود آفات مین پھنسانا اور خود موت کے منہ مین جانا تھا اس لئے "جان ہی تو جہان ہی" کے مسئلہ پر پورا عمل کرکے اونہون نے گریختن کا صیغہ خوب نوک زبان کرلیا تھا جس سبق کو یہ دوراندیش و حکمت مآب قوم اسوقت تک دہراتی گئی جبتک کہ ڈومو کو سے گذر کر اپنی مادری ملک مین نہ پہونچ گئی جہان سلسلہ کوہ اوتھرس اور تھرماپولی گھاٹی نے مثل آغوش مادر گود مین لیکر دشمنون سے محفوظ کرلیا۔ لیکن آرٹہ مین صورت معاملات اسکے خلاف تھی وہان برابر اسوقت تک یونانی کامیاب رہے تھے یہانتک کہ چند مقامات مقبوضہ مسلمانان پر بھی کئی دفعہ لپکے اور چھوٹا پیش گئے۔ علاوہ ازین اس مقابلہ مین ترکی تعداد بھی قلیل تھی اور

نہ وہ ترکی فوج بہ لحاظ اسلحہ نہ بلحاظ جنگی قواعد کے تھسلی کی فوج کے ہمپلہ تھی نہ اونکا سردار
مثل ادہم پاشا کے مشہور و معروف سپہ سالار تھا اونکا بھاگنا واقعی حیرت سے خالی نہین
ساحل تھسلی پر جہازی بیڑہ کو بہ نسبت مغربی بیڑہ کے زیادہ خوف نہ تھا خلیج پریوزا
اور کارٹو کے گرد کا سمندر اور اوس سمندر کے محاذات کی تمام بستیان یونانی جہازون
کے مین زیر تھین لیکن قلعہ پریوزا کے حمیدیہ توپون کے چند گولون نے یونانی جہازونکی ایسی
مرمت کردی کہ کچھ عرصہ کے لئے اوس بیڑہ کو بندرگاہ پاترس مین واپس آنا پڑا اور تمام
سمندر جو طوفان جنگ سے کچھ دیر کے لئے متلاطم اور موجزن ہو گیا تھا یکایک
ساکت اور خاموش نظر آنے لگا۔

نامہ نگار موصوف کی تحریر دیکھکر آرٹہ کی بھاگڑ کا نقشہ اسطور پر کھینچا ہے کہ آتش جنگ
مشتعل ہوتے ہی دس ہزار لشکر یونان آرٹہ سے ایپائرس کے صدر مقام جنینا کو فتح کرنے
بڑہا اور اونکے ایڈوانس گارڈ یعنی زبردست ہراول نے جنکی ہمراہ توپخانہ بھی تھا ترکی
فوج کو جو تعداد مین بہت قلیل تھی اپنے آگے رکھ لیا۔ یہانتک کہ جنینا کے مقابل پہونچ گئے اور
اونکے سولہ سو یوزونس سپاہیون نے پنٹی پگیڈیہ کی گھاٹی پر ایک محفوظ مقام پر اپنے قدم
جمالئے موقع کی عمدگی اس سے ظاہر ہے کہ ۴ ہزار ترکون نے اون کو وہان سے ہٹانا چاہا لیکن
ہر کوشش مین ناکامی رونما ہوتی رہی ان کے حملے خالی جاتے تھے اون کی ضربین برابر ترکون کے
سر پر پڑتی تھین وہ محفوظ بلند گھاٹی مین صف باندھے ہوئے تھے۔ ترکون کا کھلے میدان
مین پڑا ہوا تھا انکی پناہ مین ایک دیوار کوہ انکی آڑ مین ایک پرکاہ تک نہ تھا تاہم ممکن نہ تھا
کہ قدم پیچھے ہٹالین۔ یہانتک کہ دوسرے روز کے حملہ مین یونانی افسر تمام سپٹی پتاخ بھاگ
گئے۔ یکایک اونکے ہاتھ پاؤن پھول گئے حالانکہ امدادی فوج میدان جنگ سے ۴ گھنٹے کی راہ پر
بلکہ تمام تقسیم ہی جس کی تعداد ۳ ہزار اور ساتھ مین ۶ توپین تھین اور علاوہ برین ایک دوسر

دستہ فوج نادان کا اسی تعداد مین ۷ گھنٹے کی راہ پر پیچھے اُٹھا تھا لیکن افسرون کو بوجہ غایت درجہ اضمحلال اور سخت ترین بدحواسی کے اونکو اپنی کشمکش کی خبر پہونچانے تک کا خیال نہو سکا اور وہ سپاہی مفت سے چپ چاپ سلگا سلگا کر چھپ نکلتے رہے۔ تعجب تو یہ ہے کہ صرف آدہ گھنٹہ کے فاصلہ پر گھوڑ چڑہا توپخانہ باگ ڈور اور توبڑے سے لیس کھڑا رہا اور ایسے ازمنی وقت مین ذرا کام نہ آیا چنانچہ جن ترکون پر حملہ آور ہوکر یونانیون نے عارضی فتح کا ڈنکا بجایا تھا وہی ترک اب اونکی جانکا وبال ہو گئے۔ پو پھٹتے ہی طبل جنگ بجا اور چار گھنٹے تک خوب میدان ستیز گرم رہا۔ گولونکا جواب گولون اور بندوق کا بندوق سے دیا جاتا رہا۔ یہانتک کہ ترکون نے ایک سخت حملہ کی طیاری کا نقشہ جمایا۔ اور ابھی وہ نقشہ تکمیل کو نہ پہونچا تھا کہ خیر اندیش یونانی جنرلون نے اپنی فوج مین طبل بازگشت بجواکر دشمن کے سامنے سے بھاگ جانے کا حکم دیدیا جسکی تعمیل اون فوجون نے سب سے پہلے کی جو دشمن کی زد سے چار اور سات گھنٹے کی راہ پر تھین۔ چنانچہ مشہور و معروف مثل "مارنے کے پیچھے بھاگتے کے آگے" پر عمل کرکے آرٹہ مین سب سے پہلے وہی پہونچے اور چونکہ لشکر کے تین چار دستے مختلف مقامات اور مختلف فاصلہ پر پڑے ہوئے تھے اس لئے بھاگڑ مین وہ سخت ترین بدنظمی واقع نہین ہوئی تھی جو لاریسہ سے تمامی لشکر اور رعایا کے ایکساتھ فرار ہونے سے واقع ہوئی تھی۔

آن فوجون مین ہزارہا سپاہی ایسے تھے جنکو آخر وقت تک ایک فیر کرنے کا بھی موقع نہ ملا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گو اونہون نے ترکون کے مقابلہ مین ٹرہنی کے حکم کی تو تعمیل کی لیکن اونسے لڑنے کا ارادہ کسی کے دل مین نہ تھا۔

اس سب بدانتظامی اور ابتری کا الزام شہزادہ ولیعہد سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے افسر پر عاید ہوتا ہے کیونکہ اگر یہ حکمت عملی اور استقلال کو کام فرماتے تو شکست ہونا تو مقدر مین تھا لیکن ایسی شرمناک ہزیمت یونان کو نہوتی۔ باقاعدہ بازگشت ایسی بُری نہین جیسے بے قاعدہ بھاگڑ

عبرتناک ہوا کرتی ہے۔

لاریسہ مین شہزادہ اسپارٹا کی جنگی تدابیر بالکل مہمل اور ناقص یقین اور اس لئے بجائے اس کے کہ مقابلہ مین قدم جما کر اپنا کام کرتے بھاگنے مین وہ کام کیا کہ سارا سامان حرب توپ و گولہ۔ بندوق۔ میگزین۔ رسد۔ وغیرہ حتی کہ اپنی پوشش تک ترکونکو حوالہ کر کے چند انڈے مرغی اور کھانے پینے کا ضروری سامان اپنی ہمراہ لیکر فرسٹ کلاس کی گاڑی مین سب سے پہلے روانہ و دلو ہوئے اور یہ ایسی بزدلی کا کام تھا کہ ان سب سرداروں کو الزام سے بچنے کے لئے کوئی حیلہ باقی نہین رہا۔

یونانی فوج کی حالت بعرصۂ جنگ بزبانی نامہ نگار اخبار ڈیلی نیوز

نامہ نگار موصوف جسنے اِس سے پہلے بہت سی معرکے بچشم خود دیکھے ہین کہتا ہے کہ یونانی سپاہیوں کی حالت جو مجبوری فوج مین بھرتی کئے گئے تھے۔ ناگفتہ بہ ہے لیکن جنگ شروع ہونے سے پہلے جو عام یونانیون مین جوش و خروش تھا اوس سے مجبوری کی کوئی علامت نہین پائی جاتی جبکہ بمبئی تک کے یونانی باشندے قومی حمیت کے جوش مین اپنا اپنا کاروبار بالائے طاق رکھکر جان نثاری کے لئے میدان جنگ مین جا موجود ہوئے تو ہم کو نامہ نگار کی رائے سے اتفاق نہین ہو سکتا کہ کوئی یونانی سپاہی بمجبوری بھرتی کیا گیا ہو۔ ہاں اس کے معنی یہ ہو سکتے ہین کہ بوجہ کمی فوج کے شاہ کو مجبوری نہوئی کہ وہ ناتجربہ کار لوگوں کے مزید فوج تیار کرنے پہ مجبور رہا مگر پرجوش اور جوانمرد غازیون کا یہ کام ہوتا آیا ہے کہ وہ باضابطہ فوجون کے سامنے بے ڈھنگے پنے سے اپنی جانین دیدین لیکن میدان جنگ سے پیٹھ نہ پھیرین۔

یونانیون کا ایسی بزدلی اور ذلت خواری سے ہر مقابلہ مین پشت دکھلا دینا نہ انکی بیضابطگی

پروال ہے نہ ناتجربہ کاری کا کوئی عذر ہے بلکہ صاف اور بدیہی ثبوت ہے اس امر کا کہ وہ قوم
عضد و رتو ہے لیکن بے حد لچر او نہایت بزدل اور جنگی سطح سے بہت ہی نیچے گری ہوئی اپنی
جان و مال و آل کو عزت و آبرو پر ترجیح دینے والی - ملک و ملت کا نام بدنام کرنے والی - مادری
وطن کی شان و شوکت کو خاک مین ملا دینے والی ہے اب یونانی ہرگز وہ یونانی نہین رہے جو ہی
میدان تھرماپلی مین اگست سنہ ۴۸۰ قبل عیسی علیہ السلام مین ایرانیون سے سینہ سپر ہوکر
انکی سیلاب حملہ اور فوجونکو روک دینے مین کامیاب ہوئے تھے - نہ وہ یونانی ہین جو سکندر اعظم
کے جھنڈے کے نیچے دنیا کو فتح کرنے پر تلے ہوئے تھے اور جنہون نے مشرق و مغرب
مین تہلکہ ڈال رکھا تھا -

یہہ لوگ افترا پسند - نقصان رسان اور تفرقہ انداز ضرور ہین - ان کا خاصہ ہے کہ
بغاوت کو امن پر مقدم کرین جیسا کہ قدیمی تعلقات سلاطین روم سے ظاہر ہوتا ہے لیکن یہ صفات
کسی جوانمرد - شیر دل اور باعزت قوم مین نہین پائے جاتے - یہ کام چھچھورون اور ڈرپوک تھڑدلون
کے ہوا کرتے ہین (بہادر مجبور فوج وہ کام کیا کرتی ہے جو غازی عثمان پاشا کے سپاہیون نے
پلونہ مین کیا تھا) نامہ نگار کہتا ہے کہ مین نے کسی معرکہ مین چھوٹے سے چھوٹے دستہ فوج کو بھی
ایسے انتشار اور اضطراب کے عالم مین پیٹھ دکھلاتے نہین پایا اور زیادہ تعجب خیز یہ امر ہے کہ (باوجود
ہمسایہ قوم ہونے کے) ایسے ناتجربہ کار لشکر کو جس نے میدان جنگ کی صورت تک نہ دیکھی
ہو اور جس کے کان ترکی توپون کی آواز تک سے ناآشنا ہون کیون میدان مین لایا گیا
اور کیون اول سے ترکی شجاعت کا اندازہ نہ کیا گیا جن کے مقابل ہوتے ہی ایسا رعب و خوف
ان پر طاری ہوا کہ جہان تہان سے وہ ہمیشہ بھاگتے ہی نظر آتے رہے -

آج کل کے یونانی جو ہمیشہ دوسری قومون سے اپنی کو موازنہ کرنے کے عادی
ہین کیا انہین یہ جرات باقی ہے کہ برابر تعداد کی اور قومی فوج سے مقابلہ کر سکین جنگی

تعریف وتوصیف مین کتب تواریخ کے ہزار ہا صفحے بھرے پڑے ہین - البتہ اون سپاہیون کو یہ عذر کرنے کا موقع ہوسکے گا کہ قصور اونکا نہین بلکہ فوجی سردارون کا ہے خصوصًا اون افسرن کا جو ولیعہد کے اسٹاف مین شریک ہین جنکا تمام ایتیھنز کی رعایا نے تمسخر کیا اور بے حرمتی کی اور جب اون سردارون سے جواب لیا جاوے کہ کیون تمنے ایسی بزدلانہ حرکات کین تو وہ صاف کہین گے کہ یہ سرکار کا قصور ہے کہ اوس نے ہمین کافی فوجی تعلیم نہین دی جس سے تجربہ اور جنگی لیاقت حاصل ہوتی -

سلطانی تاربرقی دربارہ فتوحات ٹرناؤ - لاریسہ وغیرہ
بنام غازی احمد مختار پاشا ہائی کمشنر ترکی متعینہ مصر

بعد فتح لاریسا محمد کامل بے کاتب ابین ہمایون ملوکانہ کی جانب سے غازی مختار پاشا کے نام ایک تار روانہ ہوا جسکا مطلب حسب ذیل تھا -

خداوند جل وعلا کے فضل وکرم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح کی استعانت سے عساکر نصرت مآثر نے ٹرناؤ - لاریسا - اور اوس کے کل حوالی کو بتاریخ ۲۶ ذیقعدہ - بروز چہارشنبہ (۲۸ - اپریل) فتح کرکے علم سلطانی جابجا نصب کردیا -

فتح تریقالہ ۲۹ - اپریل بوقت ۶ بجے شام

لاریسا کی کامل تسخیر کے بعد ایک دستہ فوج زیر کمان جنرل خیری پاشا قصبہ تریقالہ کو فتح کرنے بڑھا -

یہ قصبہ جیسا کہ نقشہ مقابل صفحہ ۱۶ سے واضح ہوتا ہے لاریسہ سے ٹھیک مغرب مین قریب چالیس میل کے فاصلہ پر ہے - یہان وہ ریل گذرتی ہے جسکا سلسلہ جنوب مشرق مین

ناوسالا- ولیستنو اور دوتوتک پہونچتا ہی اور شمال و مغرب مین کلابکا تک اور اس سے متصل کے بڑے شہرون لاریسہ اور ڈومو کو وغیرہ سے اوسکا ریلوی تعلق ہی-

لاریسہ کے مسافر کو تریقالہ پہونچنے سے پہلے دریای سلامبریا کو عبور کرنا پڑتا ہی چنانچہ ترکون کی آمد آمد کی خبر وحشت اثر نے اس مقام پر بھی (بری) اثر پیدا کیا جو ہر طبقہ عام تھا یعنی اون کے داخلہ سے پیشتر ہی سب اعیان سلطنت اور عمال سرکاری شہر چھوڑکر محفوظ مقامات کیطرف فرار ہو گئے اور چلتے وقت اتنا بندوبست کرتے گئے کہ مفسدہ پردازی کے لئے جیلخانہ کے قیدی چھوڑ دے گئے اور ہزارہا بندوقین بارود اور کارتوس اہالیان شہر کو دیتی گئی کہ ترکون کے داخل ہوتے ہی وہ اون سے برسرپیکار ہون لیکن جسقدر فوج ہی ایسے حملہ آورون کے نام سے ڈرکر بھاگ نکلے تو بیچارے گھر گھرستی لوگ اور ہل جوتنے والے کسان کیا کھاکر مقابلہ کرتے-

چنانچہ خیری پاشا امن و امان سے ۲۹- اپریل کی شام کو داخل آبادی ہوئے اور تمام ہتیار اور ذخیرہ ہائے رسد جو لوگون کی تحویل مین تھے بذریعہ اشتہار عام ضبط کرلئے گئے-

فتح تریقالہ کا تار بحضور سلطان المعظم

۲۹- اپریل ۱۸۹۷ء کو سپہ سالار ادہم پاشا نے بذریعہ تار برقی حضور سلطانی مین اطلاع دی کہ آج ۲۹- اپریل کی شام کے ۶ بجے تریقالہ کو فوج ظفر موج نے فتح کرلیا اور شہر مین داخل ہونے سے پہلے خبر ملی کہ یونانیون نے دوسو دائم الحبس قیدیون کو رہا کردیا اور ۲۰ ہزار بندوق معہ سامان حرب کے اہالیان شہر کو بدین غرض حوالہ کرکے چلتے ہوئے کہ اون سے ترکون کا مقابلہ کرین کمنڈان (کمانڈر) پہلے فرق کا خیری پاشا شہر مین داخل ہلوا اور یہ اشتہار شایع کیا کہ ۲۴ گھنٹے کے اندر جو شخص آلات حرب ہماری

تحویل مین نہ دے گا وہ سزا یاب ہوگا اور نیز جس کے پاس فوجی ذخیرہ ہو یا جسکو اوسکی اطلاع ہو وہ حاضر کرے ورنہ اخفا کرنے والا بھی مستوجب سزا ٹھہرے گا۔

(Ghazi Ahmad Mukhtar Pasha)

"غازی احمد مختار پاشا ہائی کمشنر ترکی متعینہ مصر"

تریقالہ اور قاردیچہ (کارڈیسا) کی رعایا اور اوس کی فریاد بخدمت سفراے سلاطین

بقول المؤید المصری تریقالہ اور قاردیچہ دیہ ایک قصبہ تریقالہ کے جنوب مین رہنے

لائن پر واقع ہی، کی یہودی - یونانی - آرمنی - اور دیگر رعایا نے سفرا سے روس و فرانس و جرمن و انگلینڈ و اٹلی کی خدمات مین ایک عریضہ ارسال کیا جسمین اونہون نے یونانیون کے ہاتھ سے اپنی تباہی اور بیحد بربادی کا افسوسناک حال اسطرح لکھا کہ پندرہ سولہ برس سی ہم لوگ یونان کے دست تظلم سے تنگ اور اونکے جور و تعدی سی سخت مجبور ہو گئے ہیں اوس پر طرہ یہ کہ یونانی لشکر ترکون کے ہاتھ سے ہزیمت اوٹھاکر فرار ہونے لگا تو بھاگتے بھاگتے بھی ہمارے سرسبز کھیتون - اور ہر قسم کے مال و اسباب کو تباہ و برباد کرکے ہم کو بیغر تکیا ہر چند ہم چیختے چلاتے رہی لیکن ہماری فریاد و زاری پر کوئی متوجہ نہین ہوتا تھا - یہانتک کہ ترکی لشکر آپہونچا تب ہمکو امان ملی -

یہ قوم ہماری زراعت کی محافظ ہماری ننگ و ناموس اور مال متاع کی نگہبان اور حفظ صحت کی پوری پوری ساعی ہی - پس ہماری درخواست ہے کہ ہماری ردی حالت اور ترکی عساکر کے ترحم اور معدلت کی حکایت اپنے اپنے بادشاہونکو سناوین - اور عرض کرین کہ آیندہ ہمیشہ کے لیے ہمکو یونانی گورنمنٹ کے نہ حوالہ کرین اور اوس کے دست تعدی سے نجات دلانے مین ساعی ہون -

دار الخلافہ یونا مین شاہی خاندان کی نازک حالت

۲۶ - تا ۲۸ - اپریل کی تاربرقیون نے دار الخلافہ کی نازک حالت کا بہت کچھ اظہار کیا عام جوش و خروش و خوف و گھبراہٹ کے علاوہ خود ہز مجسٹی شاہ جارج کے متعلقین کی مایوسی اس درجہ نازک حالت پر پہونچ گئی کہ بقول "اسٹینڈرڈ" اگر ضرورت واقع ہو تو ایتھنز سے فرار ہو جانے کا پورا پورا بندوبست کر لیا گیا اور اس امر کے انجام دہی کو ایک جہاز اسٹیم سے بھرا ہوا بندرگاہ پارس مین ہر وقت طیار منتظر رہا کہ بھی خلاف ہوا کہ شہزادگان کی

کارروائیان تمام ناقص ثابت ہوتین واپس بلوالیا جاوے اور کبھی یہ قرار پایا کہ اون شاہزادہ کو نہین بلکہ اونکے اسٹاف کو جو نہایت بزدل اور کم حوصلہ لوگون کا مجمع ہی واپس بلایا جاوے چنانچہ اِن لوگون کو طلب کرلیا گیا۔ اور کرنل اسمالنسکی اس اسٹاف کا سردار مقرر ہوا۔ جو بمقابلہ اور افسرونکے تاحال جوانمرد ترین ثابت ہوچکا تھا۔ شہر مین جابجا غضبناک انبوہ پھرتے تھے اور شاہ کی تصویرون کو جو دوکانون پر جابجا آویزان تھین بے عزت کرنے مین دریغ نکرتے تھے حتی کہ ایک مجمع نے حملہ کرکے شاہی ریزرو میگزین کے اسٹیشن سے ہتھیار اور گولی بارود وغیرہ بالجبر چھین لئے اور توپ سازی کے کارخانون کو دن دہاڑے لوٹ لیا اور نئے آلات سے مسلح ہوکر شاہی ایوان کے روبرو جمع ہوکر آمادہ فساد ہوئے اور وجہ یہ بیان کی گئی کہ کیون نہین ہمکو ترکون کے مقابل بھیجا گیا تاکہ وہ اونکو قلع قمع کرڈالتے۔

۲۸۔ کی شام کو مغرب کے وقت دس ہزار آدمیون نے وزارت خانہ یعنی چیمبر آف ڈپوٹیز کو گھیر لیا۔ اور ایم رالی ہونے والے وزیر اعظم نے گورنمنٹ کو بوجہ کمزوری اور اختلاف بہت برا بھلا کہا۔ چنانچہ ۲۹۔ کو ایم ڈیلیانی موجودہ وزیر اعظم کو برطرف کرکے ایم رالی کو اونکی جگہ مقرر کیا گیا۔ اور تمام وزراے دیگر بھی معزول ہوکر جلسہ نئے شخصون سے مرتب ہوا جسکا مفصل حال حصہ اول کے صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۹ مین لکھا جاچکا ہی۔

آغاز ماہ مئی و جنگ ولیسٹنو ۳۰ اپریل ۹۷ء

جیسا کہ نقشہ صفحہ ۱۷۲ حصہ ایک) سے ظاہر ہی ولیسٹنو براہ راست لاریسا سے بذریعہ ریلوے لائن ملحق ہی اور اوسکے قریب ساحل سمندر پر وولو واقع ہی۔ یہ ہردو مقامات قریب ترین بہ نسبت فارسالا (فرسالوس) کے جہان لاریسہ سے گھومکر ریل جاتی ہی لہذا ولیسٹنو اور وولو کا فتح کرنا مقدم ہوا بہ نسبت فارسالا کے۔ علاوہ برین ولیسٹنو جنکشن ہے جہان سے

بجانب مشرق ووںلوکو اور بجانب مغرب فارسالا کو اور بطرف شمال و مغرب لاریسا کو ریل جاتی ہی بس اوسکو قبضہ مین کرنے سے گویا فارسالا اور ووںلو کا سلسلہ یونانی رسل و رسایل بند کردینا تھا اور ریل پر متصرف ہونے سے یونانی امدادی فوج کی آمد و رفت بند ہوجانا غرض تھا اور نیز یونانیون کے مقابلہ کی اول لاین مین سے صرف یہی ایک جگہ فتح کرنے کو باقی تھی جو سب سے زیادہ اہم اور یونانیون کے حق مین نہایت کارآمد اور محفوظ مقام تھا کیونکہ اس شہر کے گرد دو پہاڑیان ہلال کی شکل کی واقع ہین اور بلندیون پر یونانیون کے زبردست مورچے اور دھسے بندھے ہوئے تھے اس لئے لامحالہ ادھم پاشا نے اس ضروری مقام کو تقیہ فتوحات کی کنجی سمجھا اور فارسالا پر اسکو مقدم رکھا۔

چنانچہ ایک دستہ فوج ووںلو کے محاصرہ کے لئے روانہ کیا اور جنرل حقی پاشا کو دس پیادہ پلٹنون اور میدانی توپخانہ کی دو باٹریون کے ساتھ ویلیسٹنو پر حملہ کرنے کی غرض سے روانہ کیا۔ جو دستہ فوج ووںلو کو جارہا تھا اوس سے ۳۰۔ اپریل کو یونانی فوج نے ویلیسٹنو سے نصف گھنٹے کی راہ پر مبارزت کی۔ دس بجے صبح سے شام تک لڑائی رہی جسکی مفصل کیفیت خود مارشل موصوف کے تار سے معلوم ہوتی ہے جو وزیر جنگ کو بتاریخ یکم مئی ۱۸۹۷ء کو موصول ہوا۔

مارشل ادھم پاشا کا تار بحضور وزیر جنگ
یکم مئی ۱۸۹۷ء

یکم مئی کو وزیر صیغہ جنگ ٹرکی کو منجانب مارشل ادھم پاشا حسب ذیل تار موصول ہوا

"جو سپاہ کا دستہ محاصرہ ووںلو کے لئے بھیجا گیا ہی اس کے کمانڈر کی رپورٹ ابھی میرے پاس پہونچی ہی جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ کل ساڑھے بارہ بجے صبح کے ویلیسٹنو سے نصف گھنٹے کی مسافت پر دشمنون سے مقابلہ ہوا۔ لڑائی شام تک ہوتی رہی۔ دوسرے روز ۹ بجے

صبح کو جنگ پھر ہوئی۔ سپاہ سلطانی نے تین قلعون اور چار مورچون پر قبضہ کرلیا۔ اور دشمن نے ویلسٹنو کے قریب ایک قصبہ کے قلعہ مین پناہ لی۔ بروصہ ردیف پلٹنون نے اسکا بھی محاصرہ کرلیا ہی اور امید کامل ہی کہ یہ قلعہ بھی بہت جلد تصرف مین آجائیگا۔

"مین نے جنرل حقی پاشا کو دس پیادہ پلٹنون اور میدانی توپخانہ کی بیٹریون کے ساتھ ویلسٹنو پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا ہے اور توقع کیجاتی ہی کہ ویلسٹینو کے قلعہ پر عنقریب ترکی جھنڈا لہراتا نظر آئیگا۔ اور دو روز سے اسکی تمام خط وکتابت بند کردیجاے گی۔"

"جنرل احمد حفظی پاشا گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف جانینا نے ۷ مئی کو بذریعہ تار اطلاع دی ہی کہ دوسرے ڈویژن کا کمانڈر رپورٹ کرتا ہی کہ افضال الہی واقبال سلطانی سے ترکی فوج نئی اور پرانی دونون سڑکون سے علاروس کی جانب بڑھ رہی ہے اور سپاہ اول قصبہ مذکور مین پہونچ گئی ہے۔"

جنگ ویلسٹنو ۷ مئی ۱۸۹۷ء

اسی تاریخ جنرل حقی پاشا اپنی جمعیت کے ساتھ عین وقت پر ویلسٹنو کے سامنے آپہونچا لڑائی صبح سے شروع ہوگئی) یونانی مستحکم مقامات پر پہرہ جماے ہوئے تھے اونکو دشمن کی توپون سے اچھی خاصی آڑ تھی۔ حقی پاشا نے آہستگی سے بلکہ کامل استقلال اور مضبوطی سے اپنے مورچے جمالئے۔ ایک توپخانہ جو نسبتاً کم ناہموار مقام پر لگادیا گیا تھا حملہ آور فوج کی حفاظت کے لئے مامور کیا گیا تھا ترکی فوج کا میمنہ اور میسرہ آگے بڑھا اور قلب لشکر اونکی حفاظت کے لئے اپنی جگہ ٹھہرا رہا۔

ان دونون بازوؤن نے نہایت تیز آتشباری کے ساتھ دہاوا کرنا شروع کردیا جسکا جواب یونانی کمزوری سے دینے لگے۔ حتی کہ شجاعان ترک اُس موقعے پر پہونچے جہان توپون کی زد سخت ترین تیزی کے ساتھ ہورہی تھی مگر وہ اُس مقابلہ کے سامنے سینہ سپر کئے ہوے

برابر آگے بڑھتے رہے اور یکے بعد دیگرے ہر ایک قلہ کوہ اور بلندیون کو فتح کرتے
چلے گئے اور ایک مضبوط مورچے پر کمک کا انتظار کرتے رہے اس لئے کہ بازوے
میسرہ کو ایک سخت کام درپیش تھا دشمن مقابل مین ایک بلند عمودی پہاڑ پر قابض تھا
اوپر براہ راست حملہ کرنا نہایت دلیری اور مردانگی کا کام تھا۔ چنانچہ ترکون نے سامنے
ہی سے حملہ کا خیال دلاکر یونانیون کو ایسی ترکیب سے محصور کرلیا کہ اونسے بجز مورچہ
چھوڑکر بھاگ نکلنے کے اور کوئی پہلو نہ اختیار ہوسکا۔ چنانچہ اونھون نے دوسرے
مورچے پر جاکر پناہ لی اور وہان سے آگ برسانے لگے لیکن تابکے۔ آخر ہلکی ہوتے
ہوتے آتش باری بالکل بند ہوگئی اور اس لئے ظاہر ہے کہ ترکی فوج کے میسرہ نے
اول درجہ کی بہادری اور شجاعت اور قابل تحسین جوش و خروش کے ساتھ مقابلہ کیا۔ حالانکہ
یونانی فوج کی امداد کے لئے ایک معقول تعدادمین کمک پہونچ چکی تھی اور اوس نے ملکر
میسرہ پر بھی توڑ توڑ کر حملہ کیا جسکا جواب نہایت کامیابی سے برابر دیا جاتا رہا۔
جب اونھون نے دیکھا کہ میسرہ بے حد مضبوط اور ثابت قدم ہے تو اونھون نے میمنہ کا
امتحان لینا شروع کردیا۔ جنھون نے اونکے حملہ کی مطلق پرواہ نکی اور اونکو صحیح المخاطب
نہ سمجھکر جواب تک دینا گوارا نہ کیا۔ آخرکار بجاے توپ و تفنگ و نیزہ و سنان کے
گریختن سے مشتقات چلنے لگے۔ گریختید۔ گریختہ اند۔ بقیہ خواہند گریخت۔
الا ! اے یونان بگریزید۔ اگر تاب مقاومت ندارید جہان ست تا جان ست این
وقت نہ آنست کہ خود را بدست خود در معرض ہلاکت بیندازید و براے چہ !
ننگ و ناموس و قوم و ملک ! جان خود را کہ از ہمہ جہان بہتر و از تمامی عالم و عالمیان
خوشتر ست۔ قبل از وقت بجہد الب سپارید۔
الا ! اے یونانیان پاے خود را بسر پیوستہ راہ فرار اختیار کنید چرا کہ اگر یک از

کم شود بسا غم و الم شود و اگر یک صد پشن از ہزران ترک در ہوس ملک گیری سر در خاک و خون دہد
مضائقہ نیست۔

غرض ہر طرح بھاگے ہی مین فائدہ نظر آیا۔ واقعی یہ بہادر اگر بے فائدہ کٹ جاتے تو شاہ کو
ایسے جری اور آزمودہ کار سپاہی پھر کہان ملتے جو سیکڑون روپیہ خرچ کرکے تیار کیے گئے تھے چنانچہ
جنگ کی خبرون کے ساتھ ہی دنیا بھر مین تار دوڑنے لگے کہ یونانی ویلسٹنو سے بھاگ
رہے ہین اور زخمیون کی ایک بہت بڑی تعداد گاڑیون مین سوار کرکے دولو کو لے جا رہے ہین۔
رویٹر کے کارسپانڈنٹ نے لکھا (جسکی تصدیق بمقابلہ ترکی حوالون کے اکثر بلاد مین زیادہ تر قابل
وثوق ہے) کہ اثنائے جنگ مین ترکی فوج کا قلب ایک گھنے جنگل کی آڑ مین تھا ترکون نے
نہایت کامیابی سے یونانیون کے حملہ کا مقابلہ کیا۔

دشمن کی فوج ترکون کے مقابلہ مین بہت زیادہ تھی۔ صبح کے وقت ترکی رسالہ کے
دو اسکواڈرن یونانی فوج کے ایک حصّہ پر حملہ آور ہوئے اور انکو مارکر بھگا دیا لیکن غیر متوقع
طور پر ایک بڑا لشکر سامنے آگیا جس نے نہایت ضبطی کے ساتھ مورچہ بندی کر رکھی تھی۔
اس موقع پر ترکون کا بڑا نقصان ہوا۔ ترکی فوج کی بہادری اور شجاعت کی تعریف نکرنا ناممکن
امر ہے جو خوف اور خطرہ کے مطلق پرواہ نہ کرتی تھی۔ مین نے اُن مورچون کو دیکھا جنپر ہر لمحہ
مین دشمن کے ٹوٹ پڑنے کی امید تھی وہان بجز چند سنتری سپاہیو کے تمام فوج بآرام
تمام خواب راحت مین پڑی ہوئی تھی۔ گویا اونھین جنگ سے کوئی تعلق ہی نہ تھا۔ فوج کے لیے
روٹی ابھی سے گاؤن مین پک رہی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ کل شام آٹھ بجے یونانی کمکی افواج وولو
اور فارسالا سے بذریعہ ریل یہان لائی گئی ہین۔ ترکی فوج چونکہ اپنے دشمن کے مقابلہ مین بلحاظ
تعداد بہت ہی کم تھی اور میمنہ و میسرہ کے درمیان فاصلہ بہت بڑھ گیا تھا اس لیئے سپہ سالار نے
انکو ایک بہتر صورت مین یکجا مقیم کرنا مناسب سمجھا۔

مقام ویلسٹنو پر ۳۰۔اپریل اور اوسکے قبل کے معرکہجات کے تفصیلی حالات

ویلسٹنو کی فتح سے قبل شہر کے قرب و جوار مین کئی روز تک معرکے رہے۔ ۲۷۔ اپریل کو قریب ایک ہزار ترکی سوارون نے چھ میدانی توپین لیکر ویلسٹنو کے گرد و نواح مین گشت لگایا۔ اگرچہ ۵۱سو یونانیون سے (جنکے پاس بھی چھ میدانی توپین تہین) وہ کوئی ڈیڑھ گھنٹے تک برابر جنگ کرتے رہے لیکن ریلوے کاٹ دینے کے ارادہ مین کامیاب نہو سکے۔ لڑائی ختم ہو جانے کے بعد یونانیون کو فارسالا سے مدد پہونچی۔ تین یونانی افسر اور ۳۲ ترک مقتول ہوئے۔

۲۹ کی شام کو ترکون کی دو ہزار پیادہ فوج اور ایک رسالہ نے بارہ میدانی توپین لیکر پھر گشت کیا اس مرتبہ یونانیون کی فوج زیادہ تھی لہذا ترکون کو اب بھی ریلوے کاٹ دینے مین کامیابی نہ میسر ہوئی اور دو گھنٹے کی لڑائی کے بعد وہ اپنے مقام پر پسپا ہوئے۔

۳۰۔ اپریل کو ترکی پیادہ فوج پھر دو کالمون مین منقسم ہوکر بدین عزم آگے بڑھی کہ ویلسٹنو کی ریل کاٹ کردو اور فارسالا کے مابین سلسلۂ پیغام رسانی مسدود کردین۔ یونانیون کی طرف بارہ ہزار سپاہ تھی۔ ترک تقریبًا چار ہزار سے کم نہ تھے۔ اونھون نے بڑے قابل تعریف طریقے پر سنگینون کے زور سے مقام **کیفالو** کو چھین لیا۔ اگرچہ اس موقع پر اونکی تعداد یونانیون سے کم تھی۔ جانبین کا نقصان بہت سخت ہوا۔

میدان مین ترکی رسالے اور یونانی پیادون کے دستے مصروف کارزار تھے۔ نقصان زیادہ تر پیادون کو پہونچا۔ افواج مقابل مین باہم گولیان برابر چلتی رہین وہ ایک دوسرے سے ۸۰۰ گز کے فاصلہ پر رہتی تھین اور چھوٹی چھوٹی پہاڑیون کے سلسلہ سے منقسم ہوگئی تھین۔ قریب شام کے ترکی سپاہ کا بڑا درمیانی حصہ تھوڑی دور پر آگے بڑھتا نظر آیا لیکن غروب

آفتاب کے باعث عارضی طور پر جنگ ملتوی ہوگئی۔ اب دولوسے فارسالا جانے والی ریلوے یہان سے گزر جانے کا بندوبست کیا۔ رات کو یونانی آگے نہین بڑھے بلکہ اپنے مورچون پر قایم رہے اور ترک وہان سے پانچ میل دور موضع غربی مین چلے گئے اور فوج کا انتظام کرنے لگے۔

یکم مئی روز شنبہ کو یونانیون نے تقریباً اپنی تمام سپاہ متعینہ فارسالا یہان بلالی اور کئی غیر نتیجہ خیز معرکے ہوے۔ رات کو بھی کئی بار کشمکش ہوتی رہی۔ لیکن یونانی اپنی جگہ قایم اور قابض رہے۔ بالآخر حقی پاشا سے ہزیمت اوٹھا کر دولو وغیرہ کی طرف فرار ہونے لگے جو یکم مئی کے حالات مین ابھی درج ہو چکا ہے۔

فتح ولیسٹو اور ترکون کا نقصان ۲ مئی ۱۸۹۷ء

چونکہ اس جنگ مین یونانی بلند اور محفوظ مقام پر تھے اور ترک نیچے میدان مین اُس پہاڑی کے فتح کرنے پر تُلے ہوئے تھے جنکے لئے کسی قسم کی آڑ نہ تھی اس لئے ترکون کا زیادہ نقصان ہوا جو اسوقت تک کسی لڑائی مین ایک جگہ اور ایک ہی وقت مین نہ ہوا تھا۔

یونانی فوج بماتحتی جنرل سمولنسکی لڑ رہی تھی۔ ترکون نے ریلوے سلسلہ مسدود کرکے کمک کا دروازہ بند کر دیا لیکن موجودہ کثیر التعداد فوج اور محفوظ جگہ سے گولہ باری ہونے کی وجہ سے کھلے میدان کی ترکی فوجون کو صدمہ پہونچا۔ چنانچہ اول روز یعنی یکم مئی کو بقول نامہ نگار ریوٹر ترکون کے بارہ سو سپاہی اس حملہ مین کام آئے ہین۔ جن مین سے یکم و ۲ مئی کو خود یونانیون نے چھ سو کے قریب دفن کئے۔ علاوہ برین چار سو رسالے کے گھوڑے بھی مارے گئے اور یونانیونکی فقط ۲۳۰ جانون کا نقصان پہونچا۔ جسمین سے صرف ۵۵ مارے گئے اور باقی زخمی ہوئے۔ یہ یکم مئی کا واقعہ تھا۔ ۲ مئی کو حقی پاشا نے یونانیون کے پہلے مورچے پر

یورش کی اور ایک سخت مقابلے کے بعد یونانی فوج اُس کو چھوڑدینے پر مجبور ہوئی مورچہ
لے لیا گیا۔ اور دشمن دوسری لاین پر پسپا ہوگئے۔ یہان بھی امن چین سے گذر نہ سکی
اور بالآخر تاب مقاومت نہ پاکر دولو کی طرف بھاگ گئے جہان سے جہاز مین بیٹھکر سیدھے
گھر کو جا سکتے تھے۔

یہ لڑائی اسقدر سخت تھی کہ رجمنٹ نمبر مین سے صرف ایک سو بیس سپاہی زخمون سے
محفوظ رہ سکے باقی کل یا تو زخمی ہوئے یا مارے گئے۔ ترکون کو یہ فتح میدانی توپون کی موجودگی
کے باعث قرار دی گئی لیکن غنیمت فوج جب کسی مقام کو فتح کرتی ہے تو آخر کچھ نہ کچھ ذریعہ ضرور
ہوتا ہے اسکا اظہار کرنا فعل عبث ہے کہ توپون کے ذریعے سے ہوئی یا کہ بندوقون سے۔
ہوئی درحصل فوج کے ذریعہ سے جو مستقل مزاجی سے توپ اور بندوق چلانے پر قدرت
رکھتی تھی ورنہ خودبخود توپ نہین چلا کرتی۔

یونانیون کے پاس فقط کوئی توپ خانہ نہ تھا۔ علاوہ برین ایک یورپین اخبار نے لکھا کہ فتح
اس وجہ سے ہوئی کہ اونکے جنرلون نے بڑی ہوشیاری اور تدبیر سے کام لیا اور خوب مہارت
جنگ دکھلائی گویا اونکے نزدیک نامی فتح جب ہوتی جبکہ بیوقوفی اور نالائقپنے سے کام کرکے
شکست دیتے ورنہ عقلمندی اور تدبیر سے کام لیکر فتح کرنا تو سب جانتے ہی ہین۔

کرنل سموئنسکی ہوا کا مخالف رخ دیکھکر وولو سے دور امیرو کو کوچ کر گئے اور اپنی ہمراہی فوج
کو مع الخیر ساتھ لیتے گئے۔ اس اثنا مین یہ امر البتہ قابل توصیف ہے کہ کوئی بے ترتیبی اور ابتریا
اور آرٹ کی سی گڑبڑ واقع نہین ہوئی۔

امیرو سے سموئنسکی کا فرار ہونا

جب کرنل سموئنسکی کا امیرو کی طرف پہونچ کر ٹھہرنا معلوم ہوا تو ادھم پاشا نے اوسپر اوسی جگہ
حملہ کی تیاری کی جسکی خبر پاتے ہی اونکو وہ جگہ بھی چھوڑنی پڑی اور امیرو سے ہٹکر

مقام سوری مین جو ایمیروسے شمال مین واقع ہی جاکر مورچہ بندی کی۔ لیکن یہان بھی حملہ کا خوف صحیح تھا کیونکہ ادھم پاشا تھسلی کے ایک ایک کونہ سے بخوبی واقف تھے۔ کمانڈر سمپ ٹسلو نے بذریعہ تار اطلاع دی کہ مین ترکون کے مقابلہ کے لیے کرنل سمولنسکی کے لشکر مین جا کر ملنے والا ہون۔

حقّی پاشا فاتح ولسٹینو

حقّی پاشا سپہ سالار اردوے سوم (تفرق سوم) جنگ سے پہلے صدر جندارمہ (یعنی پولیس کمشنر) سلطنت عثمانیہ تھے ۱۸۵۵ع مین فوج مین داخل ہوئے۔ مدرسہ حربیہ سے نکلتے ہی خدمت لفٹنٹی پر ممتاز ہوے۔

حقّی پاشا مانٹی نگرو کی لڑائی پر روانہ کیے گئے تھے اور اپنی کپنی استوارہ محکم مقام پر حملہ آور ہوے جس کارنمایان کے صلے مین عہدہ کول آغاسی یعنی ایجوٹنٹ میجر پر ترقی پائی ۱۸۵۶ع مین سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کے ایڈیکانگ مقرر ہوے اور عہدہ میرآلائی (لفٹنٹ کرنل) سے ممتاز ہوئے۔ اسکے بعد اعلی حضرت سلطان المعظم کے دوم چیمبرلین مقرر ہوتے اور ۱۸۶۷ع مین ہمراہ رکاب سلطانی بطور اول چیمبرلین سفر یورپ مین شریک رہے ۱۸۷۰ع سے ۱۸۷۵ع تک ارض روم کی کونسل کے چہارم درجہ کے رکن رہے۔ ۱۸۷۷ع اور ۱۸۷۸ع کے معرکے مین بمقام قارص حقّی پاشا نے جنگ الاجاداغ مین نمایان بہادری ظاہر کی جسکے صلہ مین تو اپنے بریگیڈیر جنرل کے عہدہ سے ممتاز ہوتے ۱۸۸۲ع مین قسطنطنیہ کو واپس آئے اور جندارمہ (پولیس) کی صدارت سے سرفراز و عہدہ فوق یعنی ڈویزنل جنرل سے ممتاز ہوئے۔

حقّی پاشا ایرانی وضع کے آدمی تھے لیکن اول درجہ کے ریاضی دان ناظم و ناثر ستھار کمال شجاع اور ہمدرد ملک و قوم تھے۔ افسوس کہ جنگ سے چند ماہ بعد بمقام تھسلی اکتوبر ۱۸۹۷ع مین انتقال فرمایا۔

فرانس کی طرفداری یونان سے

۲۴ اپریل کو موسیو ہونانٹو نے ترکی سفیر متعینہ پیرس سے ملاقات کی اور ۵ گھنٹے تک گفتگو ہوتی رہی - اخبار ڈیلی نیوز کو معلوم ہوا کہ موسیو ہونانٹو نے ترکی سفیر کو خبردار کیا کہ اگر ترک اور آگے بڑہین گے تو فرانس یونان کی حمایت کرے گا -

دار الخلافہ یونان کی نازک حالت

۳۰ - اپریل کو ایتھینز مین ایک نہایت دردناک نظارہ پیش آیا - ڈچز آف اسپارٹا ہسپتال سے زخمیونکا معائنہ کر کے پیدل واپس آرہی تھین کہ ایک جم غفیر نے اونپر مونہہ چڑانا اور مضحکہ اوڑانا شروع کیا - چنانچہ اونکو مجبوراً لوٹکر ہسپتال مین پناہ لینی پڑی - اس کے بعد اونکی گاڑی محل سے آئی جسپر یہ سوار ہوئین اور نہایت جلد سرپٹ گھوڑے پر محلسرا پہونچین (یہ ولیعہد یونان کی بیوی اور قیصر جرمن کی ہمشیرہ ہین) ایتھنز کے گرجاؤن مین بھی جبکہ وہان شاہ کی وفاداری کی دعائین پڑھی جارہی تھین لوگون مین براَنگیختگی اور غصہ کا اظہار ہوا -

غلوص یعنی وولو پر حملہ اور یونانیونکی فراری

(روز شنبہ ۸ مئی -)

مقام وولو - خلیج وولو کے قدرتی بندرگاہ پر یونانی مشرقی بیڑہ جہازات کا ہیڈ کوارٹر اور اُن ریلوے لائنون کا جنکشن ہے جو تھسلی کے شمال اور شمال و مغرب کی جانب وولو سے چلی گئی ہین اور شمال مشرقی صوبہ تھسلی کو مغرب اور جنوب و مشرق کی طرف سے محصور کئے ہوئی ہین - اس حصہ کے مشرق کی سمت وہی سمندر ہے جو شمال و مشرق کی جانب بڑھکر خلیج سلونیکا

کہلاتا ہی اور اس لئے نقشہ دیکھتے ہی فوراً یہ یقین ہوتا ہی کہ یونانی گورنمنٹ کے حق مین دولو ایک
نہایت ضروری مقام تھا جہان سے سلونیکا اور قسطنطنیہ تک بحری قوت سے اور مغرب مین
ترنقالہ اور ڈوموکو تک ریلوے لاین کے ذریعے سے بہت کچھ ترکون کی مزاحمت ہو سکتی
تھی اور اس لئے کسی یورپین کو خیال تک نہ گزرتا تھا کہ یونانی ایسے بھاری بندرگاہ اور ایسے
مفید ترین ریلوے جنکشن کو ترکون کی ایک گھڑی مین چھوڑ کر اونکو اپنی آنکھون کے سامنے
مسخر اور مسلط ہوتا ہوا دیکھ لین گے اور مثل لاریسا ترنقالہ اور فارسالا کے (جسکا حال آگے
ابھی آنیوالا ہے) دولو کو خیرباد کہہ جاوین گے کیونکہ یہ مقام محفوظ جگہ ساحل سمندر پر واقع ہی
اور جہان یقین تھا کہ فوجی اور تجارتی بندرگاہ ہونے کی وجہ سے یونانی بیڑہ جہازات جسکی
اسقدر آغاز جنگ سے دہوم دہام تھی ضرور دشمن کا منتظر ہوگا اور خصوصاً اسوقت مین جبکہ
یونانیون کو اسقدر قوت حاصل تھی کہ ترکون کے ملک مین عملداری سلونیکا اور ایپارس
کی طرف سے چڑھائیان اور عارضی فتحمندیان حاصل کی گئین تو یہ امر یقینی تھا کہ ترک اس
مقام دولو پر ہرگز قابض اور متصرف نہو سکین گے کیونکہ ترکی اور مصری اخبار کے علاوہ جن
ذرائع سے اکثر خبرین دنیا مین مشہور ہوتین اونمین ترکون کی بحری کارروائی کا بجز اسکے اور
کچھ ذکر سننے مین نہین آیا کہ ترکی بیڑہ بحیرہ ڈارڈ نیلز مین پڑے پڑے سڑ رہا ہے اور
جس کے جہازات ایسے بوسیدہ اور کرم خوردہ ہین کہ خود ترکی بحری افسرون نے باضابطہ
سرکار کے ذریعے سے گورنمنٹ کو مطلع کیا کہ ترکی جہازات نقل و حرکت کے قابل نہین ہین
پس اس حالت مین ضرور تھا کہ یونانی جہازات اپنے خاص ملک اور ناف سلطنت (ناف
سلطنت اس لئے کہ محض سمندر کی کھاڑیان یونان کے اندرونی ملک مین وسطی مقامات
تک چلی گئی ہین اور بندرگاہ دولو بھی قریب قریب اسی طرح کے ایک کھاڑی پر واقع ہے)
کے ایک اہم بندرگاہ اور ریلوے جنکشن کو دشمن کے ہاتھ سے محفوظ رکھنے مین اپنی جان

لڑادینگے اور جیسا کہ یقین تھا اوسکے مطابق ایک مستحکم یونانی جہازی بیڑہ بندرگاہ مین موجود تھا لیکن خیال اور گمان سے دور اوسکی کوہ کن اور قلعہ شکن توپین ترکی جنرل کے محض ایک زبانی ڈانٹ مین سرد پڑ گئین اور یونانی جہازات کا طمطراقی بیڑہ اوسمیں پاشا اور اونکے ہمراہ دو توپون کے داخل ہوتے ہی وہان سے دوسمندر کی طرف ہٹ گیا جس سے اہل فہم و کیاست نے اندازہ کرلیا کہ یونانی بحری قوت بھی کسقدر ہو سکتی ہے اور درانحالیکہ یونانی جہازات ایسے بیچر اور پوچ ہین کہ بری فوج کی گھڑکیون سے ڈر کر لغیر لڑے بھڑے ایک ایسے ضروری بندرگاہ سے لنگر اوٹھا دین جو ہین یونانی عملداری مین ریلوے جنکشن بھی تھا تو صاف ظاہر ہی کہ یونان کے جہاز ترکی جہازون کے سامنے گو وہ کیسے ہی کرم خوردہ کیون نہون بحری معرکہ آرائیون مین بھی کچھ نکر سکتے تھے اور ثابت ہو گیا کہ یونانی بحری قوت ! بحری قوت" کی جو پکار تھی وہ محض بے اصل اور پر کا کوا بنی ہوئی تھی۔ اگر دوران جنگ مین یہ معلوم ہو جاتا کہ یونان کے شمال مشرقی سمندرون اور قلعہ سلونیکا کے متصل واقعات کی اصلی حالت کیا ہی جہان ایک برٹش جہاز مع ایک مشہور ممبر پارلیمنٹ سر اشمیڈ پارلیمنٹ کے گردنار رہا تو بھی بہت سی مشتبہ کارروائیان بخوبی صاف ہو جاتین تاہم عقل سلیم فوراً تسلیم کرتی ہی کہ اگر یونانیون مین بحری قوت اور اونکے بحری ایڈمرلون اور جہازی کپتانون مین کچھ بھی مادہ اور تمیز ہوتی تو وہ اوسوقت بجائے ایپارس کے یا سلونیکا کے سواحل پر گولہ اندازی کرنے کی خاص اپنی عملداری کے اون سواحل پر اپنا قبضہ رکھنے مین جی توڑ کر دو دکار کرتے اور کم سے کم اس ساحلی عملداری کے بڑے ضروری صدر مقام کے چندمیل قبہ کو اپنے قابو مین رکھنے یا رکھنے کی کوشش کرتے جو باسانی اونکے ہاتھ سے نکل گیا اور جس ضروری مقام کا نام دولو ہی۔ اور اس سے صاف عیان ہی کہ دولو کا چھوڑ بھاگنا یونانی بحری قوت کی کامل شکست اور اس کے برائے نام ہونے کا کافی ثبوت ہے اور اونکے بیڑہ

جہازات کا ترکی سمندرون اور خلیج سلونیکا مین موجود ہونا اور ساحلی قلعون پر گولہ باری کرنا ایک عجیب غریب امر تھا اور اوس کے ساتھ ترکی جہازونکی نقل و حرکت کا ذکر ایک مرتبہ بھی یورپی اخبارون مین نہونا اس حیرت کو اور بھی زیادہ کرتا تھا جو برابر اول سے آخر تک سامان رسد اور فوج کے لانے اور لیجانے مین انھین سمندرون مین مصروف رہے جہان " خوفناک یونانی بیڑہ " پٹرول کرتا تھا۔ لیکن فتح وولو سے ان سب باتون کا انکشاف ہوگیا۔ ترکی جہازون کی کارآمدگی اور یونانی بیڑہ کی ہیچکاری بالآخر پوشیدہ نہ رہ سکی اور اسطرح مشہور حالت کے برعکس اصلی کیفیت خود بخود روز روشن کی طرح چمک اوٹھی۔

وولو کا قبضہ ۸ مئی ۹۷ء

پیشتر لکھا جاچکا ہی کہ لاریسہ سے فوج کے دو دستے حقی پاشا کے زیرکمان وولو کو بھیجے گئے تھے جن مین سے ایک دستہ سے ولیسٹنو کے قریب کرنل اسمولنسکی نے معرکہ آرائی کرکے جنگ ولیسٹنو برپا کی اور دوسرا دستہ وولو پہونچ گیا جس نے بماتحتی حقی پاشا سنیچر کی صبح ہوتے ہی وولو پر قبضہ کرلیا۔ یہان مقابلہ کسی سے نہوا اس لئے کہ ترکی اقبال سے تمام یونانی فوجین پہلے سے ایتھنز روانہ ہوگئی تھین۔ مگر باشندے برابر شہر مین مسکن گزین رہے۔ بنابرین برٹش اور فرانسیسی سفرا متعینہ وولو نے بذریعہ درخواست ادہم پاشا سے باشندون کی جان کی امان مانگی جسپر جنرل موصوف نے وعدہ کیا کہ نہ صرف جان بلکہ مال و اسباب بھی تمام باشندون کا محفوظ و مامون رہے گا۔ اور کسی قسم کی دست اندازی رعایا سے نہ کی جاوے گی۔ (یہ واقعہ سنیچر کا ہی ولیسٹنو جمعہ کے روز فتح ہوا تھا اور یونانی حملہ کرنے والی فوج رات کے وقت ہی پسپا ہوگئی تھی) لیکن شرط یہ ہے کہ یونانی امیرالبحر اپنا بیڑہ جہازات وولو سے

دور ہٹاکر لیجاوے۔ جو اسوقت تک خلیج وولو مین شہر کے سامنے موجود تھا۔ چنانچہ امیر البحر نے بلا اظہار مخالفت فوراً اس حکم کی تعمیل کی اور اپنا بیڑہ امیرو کی طرف پیچھے ہٹاکر لے گیا۔

یہ مایۂ ناز بیڑہ غالباً وہی بیڑہ تھا جسکا یہی امیر البحر جو ادھم پاشا کی صرف گھڑکی سے امیرو کی طرف جان بچاکر بھاگا۔ سر مہر احکام شاہ جارج سے حاصل کرکے قسطنطنیہ پر قبضہ کرنے کے لئے ایتھنز سے نکلا تھا۔

وولو کے باشندون نے اپنے ہمسایون کے حالات سنکر اچھا سبق حاصل کیا اور اونھون نے نہایت عقلمندی کی کہ اپنے اپنے گھرون سے نہ بھاگے اور بجاے اسکے ترکون کے داخلے کے وقت اظہار خوشنودی کیا۔ اور سلطان اور اونکی افواج کو خیر مقدم کرکے دعائیہ الفاظ سے خلوص کا اظہار کیا۔

وولو کے قبض و دخل کا حال موافق تحریر نامہ نگار ریوٹر

اس قبض و دخل کا حال ریوٹر کے اُس نامہ نگار نے جو ترکی فوج کے ساتھ تھا۔ ۸ مئی کو اسطرح لکھا کہ مارشل ادھم پاشا کا ارادہ صبح ہوتے ہی چند ایسے مقامات پر قبضہ کرنے کا تھا جہان سے شہر بآسانی فتح ہو سکے مگر پو پھٹتے ہی جبکہ ہم سب خیمے مین بیٹھے ہوئے چاء پی رہے تھے تو ہمین دو گاڑیان دُور سے آتی ہوئی دکھائی دین۔ اِن گاڑیون مین روسی۔ فرانسیسی۔ اٹالین اور انگریز قونصل متعینہ وولو سوار تھے۔ انکے ساتھ چار خلاصی بھی تھے جنکے ہاتھون مین اپنی اپنی گورنمنٹ کے نشان تھے۔ بہت سے آدمی اونسے ملنے باہر نکل آئے اونکی زبانی معلوم ہوا کہ یونانی افواج نے وولو

چھوڑ دیا ہے اور اب وہان صرف امیر البحر جنگی جہازون کے ساتھ بندرگاہ مین موجود ہے
یہ قونصل اُس سے بِل آئے تھے اور جب اونھون نے اُس سے پوچھا کہ اب نظر بحالات
موجودہ اوسکا کیا ارادہ ہی تو اوسنے اونسے وعدہ کیا تھا کہ اگر مجھے اس امر کا اطمینان
ہو جائے اور وعدہ دلایا جاے کہ ترک شہر کو غارت اور تاخت نکرینگے تو مین اپنے
جہاز ہٹا لونگا۔

اِن قونصلون کے ساتھ تین انگریزی اخبارونکے نامہ نگار بھی تھے۔ مین نے انھین
حاضری کی دعوت دی اور فراغ طعام کے بعد اونسے مفصل کیفیت یونانیونکی تباہی اور
بربادی کی سُنی جو اونھین بمقام وولو پیش آئی۔ یہ سارے حالات سنکر مین نے اونھین آرام
کرنے کے لئے کہا کیونکہ وہ پچھلے دنون کی زحمت سے سخت تھکے ہوئے تھے۔ بلکہ
ایک شب کامل انگریزی سفارت خانہ مین پہرہ دیتے رہے تھے۔ کسقدر عذر و تامل کے بعد
مارشل ادھم پاشا نے اقرار کرلیا کہ مین شہر مین تاخت و تاراج نکرونگا۔

یہ وعدہ لیکر چارون کونسل واپس چلے گئے اور کچھ عرصہ کے بعد انکے ہمراہی یعنی
چارون خلاصی بھی نجیب بے کے ہمرکاب امن کا سفید علم لیکر بھیجے گئے۔ مین بھی اونکے
ساتھ ہولیا۔ دو لوسے کسیقدر مسافت پر ہم اس امید مین کھڑے رہے کہ ان قونصلون
مین سے کوی امیر البحر کا جواب لیکر آویگا وہان سے کوئی بھی نہ آیا۔

یہ حال دیکھکر ہم شہر مین چلے گئے تھوڑے تھوڑے آدمی جمع ہوکر ہمارے سامنے
آتے تھے اور نہایت ادب سے سلام کرتے تھے۔ شہر کے دروازے پر بھی ہمین بہت سے
آدمی مِل گئے۔ یہ سب ملکر ہمارے رکاب مین بہت سے آدمیونکا ہجوم ہوگیا جنکے سر
یکقلم ننگے تھے اور جنکے چہرون پر بجائے غم کے خوشی کے آثار نظر آتے تھے۔

بقول اڈیٹر اخبار وکیل امرتسر "وہ ترکون کے قدیم نمک خوار تھے اونکے آبا و اجداد

؎ یعنی سفیر۔ انگریزی مین کانسل کہتے ہین ۱۲

تک اونکے احسانون کے ممنون تھے۔ علاوہ بران وہ اونکے تازہ سلوک اور انسانیت کا شہرہ سُن چکے تھے وہ بخوبی جانتے تھے کہ ایک سچا مسلمان اور حقیقی شجاع زبردستون کے ساتھ عادتًا رفق اور ملاست سے پیش آتا ہی بس اونکا خوش ہونا حق بجانب تھا۔ ہم آہستہ آہستہ محلہ ڈمیٹری مین پہونچے جو شہر کا سب سے بڑا محلہ ہی۔ اس موقعہ پر ہمارے ساتھ کئی ہزار آدمی کا ہجوم تھا۔ پہلے تو اُس مین ٹاؤن ہال کا پتہ نہ لگا مگر بعد مین سی قدر تلاش کے بعد پتہ چلا۔ یہان ہم نے میئر کی تلاش کی جو کہین دستیاب نہوا۔ آخرکار مسٹر گیو جو میئر کی غیر حاضری مین اوسکی جگہ کام کرتا تھا ملا۔ نجیب بے نے اوسے مارشل ادھم پاشا کا اعلان دکھایا۔ جسمین مندرج تھا کہ:-

" باشندگان دولو عساکر عثمانیہ کی حفظ و امان مین لئے جاتے ہین وہ اپنی جان اور ناموس اور جائداد کو محفوظ و مصئون سمجھین اونھین اختیار ہے کہ وہ اپنے کاروبار مین مصروف ہون "

جب مسٹر گیو اس اعلان کے مطالعہ سے فارغ ہوا تو ہم سب کے سب ٹاؤن ہال کے برآمدے مین نکلے تاکہ عوام الناس کو بھی اوس کے مضمون سے اطلاع دیجائے کیونکہ ہزارون آدمی باہر انتظار مین کھڑے تھے۔ مین نے مدت العمر مین یہ نقشہ اپنی آنکھون سے نہین دیکھا تھا ہزارون آدمی باہر نقش دیوار بنکر اس بیم و رجا کی حالت مین کھڑے اور فقط ایک لفظ کے سننے کے منتظر تھے جو اونکی قسمت کا فیصلہ کرنیوالا تھا۔

" مسٹر گیو کے اہل عمل نے چاہا کہ اعلان کی تکرار کیجائے مگر زبسکہ اوسکی آواز پست تھی اس سبب سے سننا سخت دشوار تھا لوگون نے ہرچند کان لگائے مگر سنائی کچھ نہ دیتا تھا اسلئے اونکے دل دھڑکنے لگے اور اوہام اور گمان پیدا ہونے لگے جسپر اونھون نے باواز بلند غل مچاکر کہا کہ " ذرا بلند آواز سے پڑھئے ہم کچھ سُن نہین سکتے " اسوقت مین دوسرے

یونانی جہاز بندرگاہ مین دکھائی دیتے تھے اور امیر البحر کا جواب بھی ابھی تک نہ آیا تھا۔ آخرالامر جب لوگون نے اعلان کا ماحصل معلوم کرلیا تو اُن سب کے مونہ سے یہ صدا بیساختہ نکلی " کہ خدا سلطان کی عمر مین برکت کرے اور ترکون کو دیر تک سلامت رکھے "

" اب وقت تنگ ہوچلا تھا اور ترکی افواج کی آمد شروع ہوگئی تھی سپاہیون نے شہر مین قدم رکھنا شروع کیا اور اگر یونانی جہاز احیاناً ارادہ جنگ ظاہر کردیتے تو ترک اوسی وقت شہر مین مورچہ بندی قایم کرلیتے۔

تجیب بے نے اب مجھے اور دیگر دو کارسپانڈنٹون کو یونانی امیر البحر کے پاس اوسکا منشا دریافت کرنے کو بھیجا کہ اُسکا ارادہ آشتی یا جنگ کا ہے۔ جب ہم گئے تو ہمین جہاز کے زینت پر ایک کشتیبان ملا جو آگے ہی اُسکا جواب لئے آرہا تھا۔ اُس نے جواب مین یہ لکھا تھا کہ مین اُسوقت تک یہان ہون جب تک کہ ترک ان کے ساتھ شہر مین داخل نہون۔

" جب نجیب بے نے یہ جواب سُنا تو اُس نے جواباً مارشل ادھم پاشا کی طرف سے جواب دیا کہ عساکر سلطانی بخوبی باخبر ہین اور وہ ہمیشہ اُس شہر اور شہر کے باشندون سے نیک سلوک کیا کرتے ہین جو بلا مقابلہ اطاعت قبول کرلین۔ ہماری افواج قاہرہ مین سے فقط ایک دستہ انتظام شہر کے لئے داخل شہر ہوگا۔ باقی فوجین نواح شہر مین خیمہ زن ہونگی۔

علاوہ برین یہ بھی کہلا بھیجا کہ اگر اب بھی تم اپنے جہاز فی الفور یہان سے نہ لیجاؤ تو اسکا نتیجہ تمہارے حق مین اچھا نہ ہوگا اور عساکر سلطانی کسی مکروہ نتیجے کے ذمہ دار نہونگے چنانچہ اسکے مطابق عملدرآمد ہوا اور ترکون نے بھی فقط ایک دستہ اپنی سپاہ کا شہر مین جانے دیا۔ یونانی امیر البحر وقت تحریر اس خط کے ابھی تک نہین ہے مگر کوئی ساعت مین جائے گا "

اسی دن کے خطوط سے جو شام کے نامہ نگارون نے اپنے اپنے اخبارات کے نام روانہ کئے تھے معلوم ہوتا ہے کہ سہ پہر کے وقت امیر البحر اپنے کل جنگی جہازون سمیت چلا گیا تھا)۔

فتح وولو و ولیسٹنو ۔ واپسی کرنل واساس (واسو) از کریٹ و آغاز سلسلہ گفتگوی مصالحت فیمابین بذریعہ سفراے دول یوروپ

اوپر مذکور ہو چکا ہی کہ ولیسٹنو جمعہ کے دن اور وولو سنیچر کے روز حقی پاشا نے فتح اور مسخر کر لیا اور برٹش اور فرانسیسی سفیرون کی سفارش پر باشندگان وولو کو جنرل ادھم پاشا نے محفوظ اور مامون قرار دینا منظور کر لیا جو بدستور اپنے اپنے گھرون مین مقیم رہے ۔ یونانی بیڑہ بندرگاہ وولو سے حکماً واپس کیا گیا ۔

سنیچر کے روز کرنل واساس جو یونانی فوج لیکر کریٹ پر زور شور سے چڑھ گیا تھا ۔ اب اسکو گورنمنٹ یونان نے پے در پے شکستین اوٹھا کر اور دول یوروپ کے آغاز تحریک مصالحت مین اوسکی واپسی کو مشروط کر دینے کی وجہ سے واپس بلانے مین اسقدر جلدی کی کہ وہ مع اپنی فوج کے ساحل کریٹ کو فوراً الوداع کہکر سنیچر کے دن ایتھنز مین داخل ہو گیا ۔ اس سئے کہ تمامی سلاطین نے اختتام ماہ اپریل پر تجویز کیا کہ ۔

" اگر کرنل واساس کو گورنمنٹ یونان کریٹ سے واپس نہ بلائے گی تو کوی بادشاہ جنگ ترک و یونان مین ہرگز دخل نہ دیگا اور کرنل واساس واپس بلا لیا جائے گا تو ثابت ہوگا کہ یونان سلاطین کے حلقہ اطاعت مین آگیا ہی ۔ "

نیز بہت سے یونانی اور اٹالین والنٹیرون نے اوسکی تقلید مین کریٹ کو خالی کر کے گھر کا راستہ لیا ۔ گورنمنٹ یونان نے سلاطین سے درخواست کی کہ وہ اپنے اپنے امیر البحرون کو ہدایت کر دین کہ وہ یونانی جنگی جہازون کو یونانی افواج متعینہ کریٹ کے واپس لانے سے لیے

کریٹ کے ساحل پر آنے کی اجازت دین۔ اس لئے کہ یونانی جہازات کا کریٹ کے قریب آنا بالاتفاق مسدود کر دیا گیا تھا۔ اور چونکہ باوجود سخت تاکید کے شاہ یونان نے کریٹ خالی نہ کرنے مین ہٹ اور ضد سے کام لیا تھا لہذا اب واپس بلانے کے لئے مجبور ہو کر شرم کے باعث یہ بات بنائی کہ افواج کریٹ کو ہم اس غرض سے لوٹانا چاہتے ہین تاکہ پوری قوت کے ساتھ تھسلی پر دشمن کے مزید قبض و دخل کو روکین۔ لیکن کرنل واساس نے کسی ایسی ہدایت کے وصول کرنے سے انکار کیا تھا اور جبتک صاف تاکیدی احکام نہ پہونچ لئے اُس نے جزیرہ کو نہ چھوڑا۔ ایک متفقہ نوٹ سفراے دول نے گورنمنٹ یونان کو سہ شنبہ کی صبح کو پیش کیا۔ اوس مین درج تھا کہ سلاطین عظام فوری مہلت جنگ حاصل کرنے کے لئے درمیان مین پڑنا چاہتے ہین جو قرارداد صلحنامہ ما بین ترکی و یونان سے پیشتر ضروری ہے بشرطیکہ یونان اپنے تمام اغراض و فوائد کو بنظر غور فکر دوستانہ دول یورپ کے سپرد کردے۔ اسپر یونانی وزیر خارجیہ نے جواب دیا کہ "گورنمنٹ یونان اُن مطالب پر جمی ہوئی ہے جو یادداشت مین مندرج ہین اور وہ اپنے مقاصد اور اغراض کو دول یورپ کے ہاتھ مین دیتی ہے"

نیز سفیران متعینہ قسطنطنیہ نے ایک مجموعی او متفقہ یادداشت بابعالی مین گذرانی جسمین درخواست کی گئی کہ مخالفت اور جنگ بند کردیجائے اسکے جواب کا بیچینی اور اضطراب سے انتظار کیا گیا۔ سلطان خود جنگ کو ختم کردینا چاہتے ہون لیکن وہ تمام اعیان سلطنت اور فوجی حکام کے خیالات کو نظر انداز نہین کر سکتے تھے جنمین یونان کی زیادتیون سے جوش پھیلا ہوا تھا اور ان سب معاملات پر نظر کر کے سلطان نے اسوقت تک اسکا فیصلہ نکیا جب تک کہ ڈومو کو لیکر تھسلی کی ایک ایک انچھ زمین نہ فتح کرلی۔

دراصل اُسوقت بھی اس متفقہ یادداشت پر کچھ لحاظ نکیا گیا تھا بلکہ شہنشاہ روس کے

پرائیوٹ تار پر جسمین نہایت دوستانہ طرز مین درخواست موقوفی جنگ کی گئی تھی عملدرآمد کیا گیا۔

زرکوس کا قبضہ

یہ قصبہ جلاریا سے بجانب مغرب ترقیالہ جانے والی سڑک پر واقع ہے ۲۹۔ اپریل کو ترکون کے قبضہ مین آیا جہان سے کثیر المقدار سامانِ جنگ اونکے ہاتھ لگا۔ اسی تاریخ ترقیالہ بھی پوری پوری طرح مسخر ہو چکا تھا جسکا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔

آغازِ جنگ فرسالا

قدیمی نام (فرزاوس)

اسطرف ایک دستہ ترکی فوج کا ولیسٹنو اور وولو کے فتح کرنے مین مصروف کارزار تھا دوسری طرف ترکی طلیعہ فوج فرسالا کی طرف بڑھنے مین مصروف تھی لیکن فرسالا ایک محفوظ مقام تھا اور یونانی لشکر پوری قوت کے ساتھ مع دونون شہزادون کے وہان موجود تھے نیز وزیر جنگ اور وزیر داخلہ حقیقت حال دریافت کرنے کو وہان آئے ہوئے تھے۔ اس باعث یہ خیال تو ہوتا تھا کہ اس مقام پر ایک جنگِ عظیم برپا ہونے والی ہے لیکن اسکا گمان تک نہ تھا کہ یکم اور دوم مئی کو ولیسٹنو اور وولو پر ترکی قبضہ ہو اور سوم۔ مئی کو میدانِ فرسالا مین فوج بڑھے۔ چوتھی کو دونون فوجین باہم مزاج پرسی کرین ۔ اور ۵۔ کو ترکی ہلال فرسالا کے بلند مقامات پر لہراتا نظر آوے۔

حقیقت مین بعض کاروائیان ادہم پاشا کی ایسی عجیب غریب ہوئی ہین جو طلسمات کا نقشہ سامنے کھینچ دیتی ہین اور جس سے ترکی کمانڈران افواج کی پوری پوری قابلیت اور

آزمودہ کاری کا ثبوت ملتا ہے - خود وہ لوگ جو بطور نامہ نگاران اخبارات دنیا کے مختلف مقامات سے حالات جنگ مشاہدہ کرنے گئے تھے اس امر کا یقین رکھتے تھے کہ فرسالا ایسا قلعبند مقام ہے - اور یونانی افواج کو ایسی ایسی آڑین اور پناہین حاصل ہین کہ ترکون کو یہ مقام لیتے کم سے کم ایک ہفتہ صرف کرنا پڑیگا - لیکن ادھر جنگ چھڑنے کی خبر آئی اودھر دوسرے تار نے تمام یورپ کی عقل حیران کردی کہ ایک ہی روز مین لاریسا کی طرح تین طرف سے حملہ کرکے ادھم پاشا نے شام سے پہلے پرچم سلطانی فرسالا پر جا اڑایا -

حوالی فرسالا مین جنگ ۴ مئی ۱۸۹۷ء

۴ - مئی کو غیر متوقع طور پر میدان فرسالا مین جنگ کی چھیڑ چھاڑ شروع ہو گئی - ادھم پاشا دور پرون کے ملاحظہ کرنے کی غرض سے صبح کے وقت لاریسا سے روانہ ہوئے تا کہ نقشہ جنگ کی جانچ کرکے دوسرے روز حملہ شروع کردین لیکن دوسرا روز آنے بھی نہ پایا کہ میدان بندوقون کی آوازسے گونجنے لگا اور رفتہ رفتہ تمام جنگی لاین مصروف کارزار ہو گئی -

یونانیون نے لاریسا سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر فرسالہ کے قریب بتدریج اوٹھی ہوئی پہاڑیون کی آڑ لیکر ایک نہایت عمدہ موقع منتخب کیا جسپر نہایت زبردست اور لاجب مورچے ترتیب دئے گئے ان مورچون کے بازو گھنے جنگل کی پناہ مین رہے اور توپخانہ میمنہ کی طرف نصب کیا گیا - اول اول یونانی گولہ اندازون نے اچھی مشق دکھلائی اس لئے کہ بقول ایک نامہ نگار کے "گزشتہ چند روز کے تجربہ نے اونکو اچھا خاصہ نشانہ باز کردیا تھا -"

ترک اپنی معمولی شجاعانہ اور خاموش طریقے سے برابر ثابت قدمی دکھلاتے رہے اور ایسے استقلال اور زور کے ساتھ حملہ آور ہوئے کہ باوجود جدوجہد عظیم دوپہر کے قریب دشمن کو اپنے مورچے چھوڑنا مناسب معلوم ہوئے اور اس "باقاعدہ بازگشت" مین

جو سرگرمی یونانیون نے روز روشن مین دکھلائی وہ ہر طرح قابل تحسین ہی اس لئے کہ دشمن کے زد سے بچکر فوج کا راہ فرار اختیار کرنا بھی ایک سبق ہی جو جنگی مدرسون مین سکھلایا جاتا ہے لیکن پسپا کرنے مین ایک افسوسناک نقص واقع ہو گیا یعنی غلطی سے یا گھبراہٹ مین یونانی بازگشتی سپاہ اتفاقیہ ایک ترکی پیادہ فوج کے دستے کے سامنے اسقدر قریب ہو کر گزری کہ اونکی بندوقون کی زد مین آگئی۔ اور اس طرح میمنہ فوج کو خصوصًا زیادہ نقصان پہونچا اور عقب کی پلٹنین باقی فوج کے بچانے کی کوشش مین خود قربان ہو گئین۔

ایک مرتبہ جب بھاگڑ شروع ہو گئی تو متعاقب ترکون نے دشمن کو ایک لحظہ آرام نہ لینے دیا۔ اور فیر کرتے ہوئے برابر دبائے چلے گئے۔ یہانتک کہ ایک پہاڑ کی چوٹی پر جا پہونچے جو میدان کے سرے پر واقع ہی۔ یہان عجیب نظارہ پیدا ہوا یعنی جب ور رہت مین کئی پیادہ فوج کے دستے جو برابر ہٹتے چلے جاتے تھے۔ دیکھنے والون کو دور سے سیاہ دھبون کی شکل مین نظر آتے تھے۔ باقی تمام میدان یونانیون سے بھرا ہوا تھا جو تیزی سے حرکت کر رہے تھے۔ بے ترتیبی البتہ اسمرتبہ کم تھی۔

یہ سب ایک سنگی پل کیطرف کو اک مارچ سے چلے جا رہے تھے۔ اسی حالت مین ترکون نے اپنے توپخانہ کو بڑھا کر ایک عمدہ موقع پر جما دیا۔ اور بھاگتی ہوئی فوج کے کالمون اور بے ترتیب قطارون مین گولہ پر گولہ پھینکنا شروع کر دیا جس سے بھاگڑ نہایت تیز ہو گئی۔ تاہم یونانی فوج نے جو عقب مین تھی مقابلہ کرنے کی کوشش کی مگر ترکون کے دھوان دھار حملہ کے سامنے وہ مثل پر کاہ اڑتے چلے گئے۔ یہانتک کہ ایک مقام سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا آتا چلا گیا لیکن پیچھا کرنے والون نے اب بھی دم لینے دینا منظور نہ کیا۔

ایک نامہ نگار اس موقع پر لکھتا ہی کہ "میرے دل پر جو کچھ ترکون کی شجاعت اور

جوانمردی کا اثر اسوقت تک ہوا وہ کبھی پہلے نہوا تھا۔"

پناہ اور آڑ مین کھڑا ہونا وہ معیوب سمجھتے تھے حتیٰ کہ گھٹنون کے بل بھی نہ جھکتے تھے بلکہ بلا کے جوش و خروش مین باڑھین مارتے ہوے برابر آگے ہی کی طرف بڑھتے چلے جاتے تھے۔

فرسالا پر ادھم پاشا کا بذات خاص حملہ کرنا

جسوقت یونانی پل پر سے گذرنے کو جمع ہو رہے تھے تو ایک بم کا گولہ ایک گاڑی پر لگا جو دوسرے سپاہی لا رہے تھے۔ یہ گولہ ایسا کاری بیٹھا کہ جس نے یونانیون کا بےانتہا نقصان کیا۔ پل سے گذر جانے کے بعد منفرورین اور متعاقب ترکون کے درمیان ایک دریا حائل ہوگیا (جو دریاے سلمبریا کا معاون ہے اور فرسالا کے مغرب کی طرف بہتا ہے) اور اس سبئے جنگ کی گرم بازاری بمقابلہ سابق کم ہونے کو تھی کہ مارشل ادھم پاشا نے اپنی کامیابی اور اس عالی شان نظارہ کی اُمنگ مین جو اُسوقت پیش نظر تھا بخط مستقیم حملہ کرکے اوسی روز شہر کے لے لینے کا تہیہ کرلیا۔ اور ایک بیٹری (توپخانہ) ہمراہ لیکر اور میدان مین اُتر کر بالمقابل جنگ کے لیئے ایک صف کو آگے بڑھکر ایسی شدت سے حملہ کیا کہ وہ واقعہ اس جنگ کے خونخوار حملون مین شمار کیا جانے لگا۔ خصوصًا داہنی جانب (دریا کی طرف) ایک مختصر سے گاؤن کے قریب ایسی سخت آتشباری ہوئی کہ ترکی قدرانداز خود اپنی بندوقون کے دہوئین مین چھپ کر رہ گئے۔ ساتھ ہی ترکی توپخانہ نے فوج کی مدد کی یہانتک کہ وہ گاؤن فتح کرلیا گیا اور گولہ اندازی بند کی گئی۔ یونانی اُس جگہ کو اندیشناک اور غیر مامون سمجھ کر فرسالا شہر کی طرف بھاگ نکلے اور بغیر ایک لمحہ ضائع کرنے کے پیچھے ترکی پلٹنون نے اس شہر پر جسکی قسمت کا فیصلہ ترکون کے حق مین پہلے سے ہوچکا تھا آگ

برسانی شروع کردی۔ لیکن اس معرکہ آرائی مین دن بسر ہوچکا۔ شام سرپر آپہونچی۔ آفتاب
نظرون سے غائب ہونے لگا۔ افق پر شفق کے خونی رنگ نے میدان رزم گاہ کو پہلے
سے زیادہ مہیب اور خوفناک کردیا اور جب تک روشنی کی ایک شعاع بھی باقی رہی ترکی
توپون کا مونہ بند نہ ہوا۔ ایک توپخانہ کے پیچھے دوسرا توپخانہ برابر آتا رہا اور اپنے اپنے
مناسب موقعون پر لگایا گیا۔

اور بقول ایک ولایتی نامہ نگار کے اتنی گولہ باری نے تقریباً نصف شہر کو آٹا کردیا۔ رات
ہو جانے سے گولہ باری بند کی گئی اور اسطرح کچھ دیر کے لئے فرسالا کو دم لینے کی مہلت ملی۔
دوسرے روز یعنی ۵۔ مئی کی صبح ہوتے ہی ترکی فوجین آگے بڑھین یہانتک کہ کوئی
مزاحمت انکو پیش نہ آئی جیسا کہ خیال کیا گیا تھا کیونکہ یونانی اپنی معمولی عقلمندی اور حفظ ماتقدم
کے مسئلہ پر عمل کرکے صبح ہونے سے پہلے ہی شہر کو خالی کرکے بموجب فرمان ولیعہد بہادر
ڈوموکو کی طرف منعطف فرما ہوچکے تھے۔

یونانی افسرونکی طرف سے گورنمنٹ کو اپنے فتح پانیکی جھوٹی رپورٹ دینا اور اوسپر اتھنز مین دھوم دھام کی خوشی اور مبارکباد کے تارونکا ولیعہد کے نام آنا۔

اول سے آخر تک اس لڑائی مین یہ بات قابل یاد رہی ہے کہ جو خبرین ترکون کے ذریعہ سے
مشتہر ہوئین وہ ہمیشہ لفظ بہ لفظ صحیح اور قابل وثوق ثابت ہوئین لیکن برخلاف اسکے
یونانی کلیسا کے پیرون نے من گھڑت اور دل خوش کن خبرین تراش خراش کرکے مقام جنگ
سے باہر بھیجین وہ بلا استثنیات ہمیشہ دوسرے یا تیسرے روز سراسر کذب اور افترا
سے مملو پائی گئین جس سے یونان کے اعتبار اور صدق کلامی پر بھی بٹہ لگ گیا۔

شکست پر شکست کھاتے جاتے تھے اور کسی نہ کسی پہلو سے اپنی قوم اور گورنمنٹ پر ثابت
کرنے کی کوشش کرتے تھے کہ ہمین ہی فتح ہوئی۔ چنانچہ ویلسٹنو اور فرسالا کے
ابتدائی حملہ کی روک اور دفعیہ کی اسقدر کوشش اور ترکون کا نقصان اوٹھا کر ویلسٹنو کو
فتح کرنا اور کرنل اسمولنسکی کا سخت مگر ناکام معرکے مین کچھ دیر قدم جمانا اونکے لئے کافی وسیلہ
ہوگیا کہ اُسکو فتح قرار دیکر شاہ اور اُسکی رعایا کو ذرا دیر جی خوش کر لینے دین۔ چنانچہ ۵ مئی کی شب کو
ایتھنز مین خبر آئی کہ ویلسٹنو اور فرسالا پر ترکون کو شکست ہوئی اسپر وہان وہ جوش پھیلا
کہ باید و شاید۔ کرنل سمولنسکی نے لکھا کہ ویلسٹنو مین ترکون کی جمعیت دس ہزار سے زیادہ تھی
جو دو دستون مین تقسیم ہوکر ہمپر حملہ آور ہوئی مگر ہمنے اپنی قوت بازو سے اونکو پسپا کیا۔
دوسری مراسلت مین اطلاع دی کہ ہمنے دن بھر متواتر سخت سے سخت مقابلے کئے یہانتک
کہ میری فوج مین خون مثل آب روان کے بہنے لگا۔
دن کے ڈہائی بجے لڑائی ختم ہوئی اور کرنل مذکور نے پھر ایک تار بھیجا کہ آج کی لڑائی محض
خدا تعالے کی مہربانی سے ہمارے لئے فتح و نصرت کے ساتھ اختتام کو پہونچی۔
چار بجے ترکون نے پھر دھاوا کیا اور ہم نے پھر اونکو پیچھے ہٹا مارا۔ حسن اتفاق سے میری
مدد کے لئے عین موقع پر کمکی فوج آپہونچی اور اسطرح جمعیت زیادہ ہوکر اب مین نے حملہ مین پیشقدمی
کی اور دشمن کو بے انتہا نقصان پہونچا"
اختتام معرکہ پر ایک تار اسی کرنل نے پرنس کی خدمت مین اس مضمون کا روانہ کیا کہ دشمن
اگرچہ خدا کی عنایت سے پسپا ہوگیا لیکن آج کسی وقت وہ پھر ایک حملہ کرنے والا ہے۔ علی الصباح
عساکر عثمانیہ مقام کومیری سے لوبکار کی طرف بڑھنے لگے اور ولیعہد یونان نے وزیر جنگ کو
تار دیا کہ لڑائی شروع ہونے والی ہے اور پھر خبر بھیجی کہ جنگ چھڑ گئی اور یونان کی فوج اگلے
مورچون کو چھوڑ کر قلب لشکر سے آملی ہے" یہ واقعہ ہوتے ہوتے دوپہر کا وقت گزر گیا تھا

چونکہ اس مقابلہ کا انتظار پیشتر سے تھا اس لئے اول وقت صبح سے یونانیون مین تیاریان
ہو چکی تھین۔ جب شاہزادہ ولیعہد بہادر بذات خاص میدان جنگ مین پہونچے تو سپاہیون
کی ہمت کسی قدر بندھ گئی اور پرنس نکولس شاہزادہ ولیعہد کا چھوٹا بھائی بھی توپخانہ لیکر
اسی لشکر کے ساتھ موجود تھا اور اس لئے یہ جنگ بڑی بھاری مہم سمجھنا چاہیئے۔

شام کے ۸ بجے تک آتشباری جاری رہی۔ رات کے آٹھ بجے کرنل پالے نے جو
کردن پرنس کی فوج کا چیف اسٹاف تھا دن بھر کی لڑائی کی ایک رپورٹ تیار کی جسکا ماحصل
یہ تھا۔ " آج دو بجے ترکون نے ہمارے مورچون پر حملہ کیا کل سے اونکا ارادہ تھا کہ ہماری
میسرہ کو چیر کر نکل جائین مگر آج خلاف توقع وہ اپنا ارادہ ترک کرکے مقدمۃ الجیش پر حملہ آور
ہوے چونکہ وہ تعداد مین ہم سے کہین زیادہ تھے اسوجہ سے ہماری طلیعہ کی فوج لڑتے لڑتے
پیچھے کو لوٹ آئی اور اپنی فوج کے میمنہ کے مقابل آکر صف بستہ ہوگئی۔

گولہ اندازی تھوڑی دیر تک جاری رہی۔ ترکون کی پیادہ فوج اگرچہ تین موقعون پر بڑے
زور شور سے پیشقدمی کررہی تھی لیکن ہمارے لشکر نے اوسکے بڑھنے کو روکدیا۔

فریقین کے نقصان کا بھی اندازہ نہین ہوسکتا۔ شاہزادہ ولیعہد ہر وقت جنگ ترکی
پیادہ فوج کی آتشباری کی زد مین برابر موجود رہا۔ پرنس نکولس فوج کے میمنہ مین سپاہیون
کی جرأت بڑھاتا رہا حالانکہ اوسکے توپخانہ کے مقابلے مین دشمن کے توپخانے نصب تھے۔

ہماری رائے مین جس فوج نے میمنہ پر حملہ کیا تھا اوسکی تعداد ۱۵ ہزار کے قریب تھی۔
علاوہ برین مور و ملخ کی طرح اونکی فوجین ہر روز پہاڑ وغیرہ سے اوترتی نظر آتی ہین
ترکون کی جمعیت اونکا توپخانہ اور سوارون کے دستے ہمسے بدرجہا زیادہ ہین۔
ہم اسوقت تک اپنے مورچون پر قابض ہین۔ کل غالبًا پھر لڑائی ہوگی صرف ایک
دستہ سوارونکا جو ہمارے ساتھ تھا وہ بھی ترنقالہ فتح کرنے گیا ہوا ہے۔

رنگ رنگیلیاں

چنانچہ اس بے اصل رپورٹ پر وزیر جنگ جامہ سے باہر ہو گیا۔ گورنمنٹ نے شاہزادہ ولیعہد۔ شاہزادہ نکولس۔ اور کرنل اسمولینسکی کو جدا جدا مبارکباد کے تار دیئے اور وزیر جنگ نے کل فوج مقیمہ فارسالہ کے نام مبارکباد کا ایک علیحدہ تار روانہ کیا اسکے بعد شاہ جارج نے خود اپنی طرف سے شاہزادہ ولیعہد کو ایک تار باظہار مسرت و مبارکباد فتح روانہ کیا (جہ خوش نانہ) ہر شخص کو یقین ہو گیا کہ آج ہی فرسالا اور ڈیمسٹنو کا قطعی فیصلہ ہو جائے گا۔ لوگ خوشی خوشی فوجی قوت پر اسقدر اترائے پھرتے تھے کہ ٹھکانا نہیں۔ ہر ایک گرجا گھر میں یونان کے حق میں بڑے زور و شور اور ساز و سامان سے دعا کائی گئی اور شادیانے فتح بڑے جوش و خروش کے ساتھ بجائے گئے۔ اور لوگ اسی مسرت میں مشغول تھے کہ یکایک تار برقی نے بجلی کیطرح یہ خبر آ کر گرائی کہ فوجیں فرسالا سے بھاگ کر ڈومو کو پر آ پہنچیں۔

جنگ فرسالا کے تفصیلی حالات

۵ مئی ۱۸۹۷ء

عساکر عثمانیہ لاریسا اور دیگر شمالی مقامات فتح کر کے جنوب کی طرف ایڈوانس مارچ کر رہے تھے کہ اس تاریخ ایک فیصلہ کن جنگ محض غیر متوقع طور پر ظہور پذیر ہوئی۔ ادھم پاشا اپنے ڈویژنوں میں انتظام کر رہے تھے کہ دوسرے روز بحیثیت مجموعی دشمن پر حملہ آور ہوں۔ اس روز کوئی تہیۂ معرکہ آرائی کا نہ تھا لیکن اتفاقی طور پر دونوں لشکروں کی طلیعہ افواج میں مٹ بھیڑ ہو گئی اور آناً فاناً ایک سرے سے دوسرے سرے تک بازار کشت و خون گرم ہو گیا۔

یونانی مورچہ کا استحکام

یونانی مورچہ نہایت ہی مستحکم اور باموقع تھا اس لئے کہ فرسالا کے سامنے جو چار میل کا ایک وسیع میدان واقع ہے اور اسمیں ایک دریا اینی پ

بہ رہا ہے۔ اسکی شمالی حد پر نیچی نیچی پہاڑیونکا سلسلہ کچھ دور تک چلا گیا ہے۔
ان پہاڑیو نپر یونانی افواج کی مورچہ بندی اسقدر مضبوط اور ناقابل التسخیر تھی کہ چڑہائی
کرنے والے دشمن کو بمشکل تمام آگے بڑھنے کی تاب ہو سکتی۔ کیونکہ تمام آنے والی
سڑکین دور تک ان مورچون کی زد مین واقع تہین ۹ بجے صبح کے لڑائی شروع ہو گئی
یعنی فرسالا سے مقام کرانڈی مرسی کے تھوڑی دور بجانب شمال جو فرسالا سے ۱۲ میل
کے فاصلہ پر واقع ہی۔ شاہزادہ قسطنطین (ولیعہد یونان کا اصلی نام) کے تین بریگیڈ ڈن
سے جو خاص اونہین کے زیر کمان تھے مقابلہ ہو گیا جو جنگ فرسالا کا آغاز سمجھنا چاہیئے۔
اول توپخانون نے میدان کارزار گرم کیا اور یونانی توپخانہ نے اس احتیاط سے گولہ اندازی
شروع کی کہ اتفاق ہی سے کوئی نشانہ خالی جاتا ہو لیکن بہادر ترک ان توپون کی زد
مین ایسی استغنا اور استقلال سے بڑھے چلے جاتے تھے جسطرح کوئی فوج ایک
چھاونی سے تبدیل ہو کر دوسرے مقام کو جایا کرتی ہے۔ ریوٹر کے نامہ نگار نے اس
حملہ کو غیر معمولی اور حیرتناک پیشقدمی کر کے لکھا ہے۔

یونانی پہاڑی مورچون سے کسطرح ہٹائے گئے

جیسا مذکور ہوا ہے کہ پہلے سے یونانی فوجون نے کرانڈی مرسی کے پہاڑیون پر نہایت زبردست مورچہ بندی کر رکھی تھی اُنکو
ترکون نے نہایت ہوشیاری اور چابکدستی سے فوراً توڑ دیا یعنی اول نہایت عاقلانہ
نقل و حرکت سے اونکے موقعون کو زیر و زبر کر ڈالا اور بعدہٗ توپخانہ نے پیشقدمی کر کے
یونانی میمنہ کو پسپا کیا اور پھر نہایت سرعت کے ساتھ ترکی صفین بحر مواج کی طرح آگے
بڑھین اور سیف اللہ پاشا نے اور بہت سی پلٹنون کو یکجا جنمین البانیا کی پلٹنین بھی
شامل تھین یلغار کے طور پر دشمن پر ایسا زبردست حملہ کیا کہ مجبوری تمام یونانی فوجین
اپنے اپنے آخری مورچے چھوڑ کر میدان کی طرف پسپا ہونا شروع ہو گئین جو موقع

تاتاری سے جنوب کی طرف اور فرسالا سے ۳½ میں شمال کی جانب واقع ہے۔
اس موضع کو ترکون نے ۲ بجے دن کے مسخر کیا اسوقت یونانیون مین نہایت انتشار اور بدنظمی پھیلی ہوئی تھی لیکن یہ ضرور ہوا کہ ترکی آتشباری کا راستہ بھر جواب دیتے رہے یہانتک کہ دریاے اینی پس کے پل پر پہونچ گئے۔

ایک سخت غلطی

اس ابتدائی نوبت مین یونانیون سے ایک سخت غلطی یہ سرزد ہوئی کہ اونھون نے بغیر کسی مقابلہ یا مزاحمت کے اُن مورچون کو چھوڑ دیا جنسے پہاڑیون اور ترکون پر قابو ہو سکتا تھا۔ اور خود بخود ہٹ کر میدان مین اُتر آئے۔ جہان عثمانیہ توپخانہ قدم قدم پر گولہ باری کر رہا تھا۔ بااین ہمہ ایک مقام اظہار شجاعت و مردانگی مین سب سے مستثنیٰ رہا۔ یعنی صرف ایک کمپنی یونانی پیدل سپاہ کی ایک عرصہ تک اس بہادری سے کثیر التعداد دشمن سے مقابل رہی جو قابل داد ہی۔ مگر چونکہ اسکو کوئی کمک نہین پہونچی اس لئے اُسکی شجاعت سرتاسر بیکار گئی اور مجبوراً اپنے دوسرے ہم پیشہ لوگون کی طرح اُسکو بھی اپنا مورچہ چھوڑ کر بڑھنے والے دشمن کے سامنے سے بھاگنا پڑا۔
یہ بازگشت فوجی نظام کی رو سے باضابطہ تھی اسکے علاوہ کئی مورچون پر کچھ ہمت دکھائی گئی اور براے چندے ترکون کی پیشقدمی مین بھی ہارج ہوئے جو اپنی معمولی لاپروائی کے ساتھ اپنا جنگی جوش ظاہر کرتے ہوے بڑھتے ہی چلے جاتے تھے۔
لیکن یہ روک ٹوک چونکہ عارضی تھی اس لئے ذرا دیر مین جاتی رہی۔

غضبناک ترکی گولہ باری

بعض یونانی بیٹھ کر اور بعض لیٹ کر فیر کر رہے تھے اور اکثر لوگ کھڑے ہی کھڑے نشانہ لگا رہے تھے لیکن جب ہی کہ اونھون نے بھاری مورچون کو چھوڑ کر میدان مین قدم رکھا کہ ترکی توپخانہ نے قہر ڈھانے والی آگ برسانی شروع کی گولے پر گولا گر کر ایسے ایسے موقعون پر پھٹتا تھا کہ صفین کی صفین روئی کی طرح

اڑتی چلی جاتی تھیں اسوقت جنگ کا نظارہ نہایت عظیم الشان اور خوفناک تھا۔
تمام اطراف سے یونانی ہٹ ہٹ کر سنگی پل کیطرف نہایت سرعت سے سمٹتے
چلے جاتے تھے کیونکہ دریا کو پار کرنے کے سوائے اسکے اور کوئی ذریعہ نہ تھا دور سے
دیکھنے سے یہ انبوہ کثیر بعینہ مثل ایک امنڈنے والے سمندر کے متحرک اور موجزن
معلوم ہوتا تھا اور یا یون کہیئے کہ ایک سیلاب عظیم تھا جو ہر چہار طرف سے سمٹ کر ایک
تیز دھار کی صورت مین ایک ہی نالے مین سے گذرنے کی کوشش کر رہا تھا اور لمحہ بلمحہ
جسکا زور بہاؤ کی طرف بے انتہا تیزی کے ساتھ بڑھتا چلا جاتا تھا ترکی توپخانہ کو اس سے
بہتر کون موقع ہوسکتا تھا اس نے اس گھچا گھچ انبوہ پر بم کے گولے پھینکنا شروع
کردے جنھون نے عین ڈٹی ہوئی بھیڑ بھاڑ مین پھٹ پھٹ کر نہایت ہولناک خونریزی
پھیلادی اور یہ گولے ایسے تاک تاک کر پھینکے جاتے تھے کہ دیکھنے والون کو توپچیون کی
قدر اندازی پر سخت حیرت ہوتی تھی جسنے ایک معقول حصہ یونانی افواج کا آن کی آن
مین تباہ و برباد کرڈالا جو غالباً دس فیصدی سے کم نہو گا۔

بہرحال اس غضبناک آتشباری کی زد کو اوٹھاتے ہوے رفتہ رفتہ تمام یونانی
فوج دریا پار اوتر گئی۔

ویلی گاؤن پر تسلط اس میدان کے وسط مین دریا کے شمالی سمت پر ویلی نام
ایک گاؤن واقع ہے ترک اسکے گردنشیں مورچونمین جمع ہوگئے اور ایک نہایت زبردست
یونانی لشکر سے جو بظاہر ترکی پیشقدمی روکنے پر تلا ہوا معلوم ہوتا تھا سخت
معرکہ آرائی کی۔ یہ لوگ ایک محفوظ پہاڑی کی آڑ مین چھپے ہوئے تھے اور جب ہی کہ
دشمن نزدیک کے قریب پہونچا فوراً میمنہ کی طرف گولیان برسانا شروع کردین لیکن بقول
نامہ نگار رویٹر ترکون نے اپنی جبلی عادت کے موافق اوسکی پرواہ نہ کی اور

اُسکر مش کرنے کی غرض سے کسی جگہ نہ ٹھہرے بلکہ بیباکانہ طور پر برابر بڑھتے چلے گئے یہانتک کہ گاؤن پر تسلط کرلیا کس ذریعہ سے ؟ گولی بارود سے نہین بلکہ محض اپنی غیر متزلزل جلادت اور اظہار شجاعت سے جنکے رعب اقبال نے یونانی دلون مین خطرہ بٹھادیا اور اونھون نے ایسے نڈر اور شجاع ترین دشمن کے سامنے سے بجاے اسکے کہ کٹ مرین ہٹ جانا ہزار درجہ بہتر سمجھا۔ "

نامہ نگار موصوف جو دور سے تماشہ دیکھ رہا تھا بیساختہ لکھ اوٹھا ہے کہ :-

" حقیقت مین گولیون کی ژالہ باری کے مقابلہ مین ایسی دلیرانہ اور بیباکانہ پیشقدمی ایک نہایت ہی عظیم الشان کارروائی تھی جو ترکون کی طرف سے عمل مین لائی گئی۔ یونانی اتنا انتظار نکرسکے کہ دست بدست جنگ کرکے فیصلہ کرڈالنے کی نوبت آنے دین۔ حالانکہ مارشل ادھم پاشا نے اپنے ڈویژنون کو روز آیندہ کے لئے تیار کیا تھا اور ایک ڈویژن جسکی ڈیوٹی یونانی فوج کے بازو پر حملہ کرنے کی مقرر کی گئی تھی اس موقع پر (چونکہ بالکل غیر متوقع تھا) آبھی نہ سکا تاہم جو قابل تعریف کارروائی فوج نے اسوقت کی اوس نے اچھی طرح ثابت کردیا کہ ترک ہروقت پورے انتظام۔ ترتیب اور مستعدی کے ساتھ اپنی موجودہ زندگی کی گھڑیان صرف کیا کرتے ہین چنانچہ وہ ڈویژن جو موافق حکم کے کل حملہ کرنا جنگ کی خبر پاکر تیس میل سے زیادہ فاصلہ طے کرتا ہوا لڑائی بند ہونے سے آدھ گھنٹہ پیشتر اپنی فوج مین آموجود ہوا۔ "

دونون طرف کے توپ خانون نے اس لڑائی مین قابل توصیف کام کیا اور بہت کچھ حصّہ لیا لیکن فرق یہ تھا کہ ترک اول سے آخر تک یکسان گولہ چلاتے رہے اور یونانیون نے کام شروع مین اچھا کیا لیکن آخر مین بالکل بگاڑ دیا۔

جنگ مین ترکی توپخانہ نے اس موقع سے بڑھ کر کسی دوسری جگہ کام نکیا تھا اتفاقاً ایک ٹرین اُسیوقت فرسالا کی طرف آتی ہوئی نظر پڑی لیکن یونانی باحتیاط تمام اپنے تجربہ کے موافق ترکی توپخانہ کی زد سے اسکو دور ہٹا کر لے گئے۔

ترکی نقصان موضع ویسیلی پر قبضہ کرنے کی کوئی پیشبندی نکی گئی تھی بلکہ اوسپر تسلط کرنے کا خیال عین حملہ کے وقت کیا گیا اور چونکہ ترک دشمن کی مہیب ترین باڑھون کی بوچھار مین ہوکر گذرے اس لئے ظاہر ہے کہ اونکا نقصان کسقدر ہوا ہوگا۔

دلیری کی ایک مثال بقول نامہ نگار رویٹر اس امر عظیم کے ظاہر کرنے مین ذیل کی تمثیل کفایت کرے گی کہ سپاہیون کو موت کی ذرا بھی پرواہ نتھی اُس نے لکھا ہے کہ مین نے ایک سپاہی کو بچشم خود دیکھا کہ جسکی ٹانگ زخمی ہوگئی تھی اور وہ چار دن ہاتھ پیرونکے بل بڑھتا جاتا تھا اور متواتر دشمنون پر بندوق چلاتا جاتا تھا۔

وہ لکھتا ہے کہ البانیا رجمنٹ کی پیشقدمی اور حملہ کے لئے آگے بڑھنا ایسا نظارہ نہین جسکی یاد صفحۂ دل سے کسیوقت محو ہوسکے۔"

شجاعت کی دوسری نظیر یونانیون نے ازراہ پیشبندی ہر موقع کی جانچ ایسی صحیح طور سے کی تھی کہ جسوقت ترکی میسرہ کالم آگے بڑھا اور یونانی توپخانہ نے خوفناک آتش فشانی شروع کی تو شاذ و نادر ہی کوئی نشانہ ہوتا تھا جو خطا ہوجاے۔

چنانچہ ایک شیل (بم کا گولہ) ایک بٹن کے قلب مین آکر گرا جس سے تین سپاہی ہلاک اور بہت سے زخمی ہوگئے۔ مگر ممکن نہ تھا کہ بڑھنے والی صف ایک لمحہ کا

توقف کرلے یا ملے ہوے فاصلون مین کہین کوئی انتشار کی صورت پیدا ہوسکے بلکہ اوسی معمولی لاپرواہی سے جو ترکون کا خاصہ ہے اپنے جنگی گیتون اور اشعار رجز برابر پڑھتے ہوئے پیشقدمی کیے گئے اور اپنے متواتر نقصان جان ومال کی طرف نگاہ پھیرکر بھی نہ دیکھتے تھے جو ذرا مشکل بات ہے۔

ایک لطیفہ ویسیلی گاؤن پر حملہ کرتے وقت بعض سپاہیون نے کچھ پتھر زمین سے اوٹھاکر کہا کہ "آج گولی بارود صرف کی جاتی ہے یونانیون کے لئے تو یہی کافی ہین"

جوانمردی کی ایک تیسری مثال نامہ نگار ریوٹر نے ویسیلی سے لوٹتے وقت ایک ترکی سپاہی کو دیکھا کہ وہ یکہ وتنہا وسط میدانِ جنگ مین اپنے زخمی گھوڑے کے پاس آنکھون مین آنسو بھرے ہوے رفع تکلیف کی کوشش کررہا ہے۔

گھوڑا بہت بری طرح زخمی ہوا تھا اور قریب تھا کہ ایکدم مین دم توڑ دے لیکن باوجود اسقدر مایوسی کے وہ ایسی خوفناک جگہ کو جو میدان جنگ کا مرکز ہو بمقابلہ اسکے کہ اپنے عزیز گھوڑے کا آخری دم تک ساتھ دے ہرگز چھوڑنا گوارا نہین کرتا تھا۔

تعداد افواج فریقین بمقام فرسالہ میدان فرسالا مین ترکون کے تین ڈویژن شریک تھے اور یونانی افواج مین جو شہزادہ جارج ولیعہد یونان اور پرنس نکولس کی ماتحت تھین بیس ہزار کے قریب سپاہی اور پانچ بٹیریان توپخانہ کی تھین۔

شام کی کارروائی میدان کارزار مین سب سے زیادہ ہولناک نظارہ اسوقت پیش نظر ہوا جب آفتاب افقِ مغرب کے قریب پہونچا چونکہ ترکون نے قصد کرلیا تھا کہ وہ یونانیون کو شہر سے نکال کر دم لین گے اس لئے جیسے جیسے کہ وہ پیچھے کی طرف کو ہٹتے گئے ترکی گولہ باری برابر آگے بڑھتی گئی۔ دھندیاری

مین توپ خانہ کی ایک بھاری لاین روشنی کی نمودار ہوکر تمام توپچیون اور گولہ اندازون کے چہرون کو منور کردیتی تھی اور اوسکے مقابل مین طرف ثانی کی جانب ایک باریک خط روشنی کا بندوق کی ہلکی باڑھ کے ساتھ چمک جاتا تھا حتی کہ ۶ بجے شام کے ترکی توپخانون نے ایک مرتفع موقع پر قبضہ کرلیا جہان سے فرسالا کی آبادی پوری پوری زد مین آگئی۔ اور پیدل فوج پُل کو عبور کرکے دریا کی دوسری جانب مسلط ہوگئی۔

اندھیرا ہوجانے سے رفتہ رفتہ آتش فشانی بند ہوگئی اور ۷ بجے کے بعد ترکی سپاہی زمین پر دراز ہوئے۔ اور نیندین لینے لگے۔

نقصانات تمام دن کی گولہ باری مین یونانیون کا صرف ایک شیل گولہ کاری پڑا تھا۔ حالانکہ ترکی توپخانے برابر فیر کرتے ہوئے یکے بعد دیگرے مورچہ جات فتح کرتے چلے جاتے تھے۔

اس روز طرفین سے بے انتہا مقدار گولہ بارود کی صرف مین آئی یونانیون کی نقصان جان کا صحیح اندازہ نہوسکا لیکن ترکون کی طرف تیس آدمی قتل ہوئے اور دوسو کے قریب زخمی۔

یونانیون نے آخر کیا کیا؟

یونانیون نے فرسالا جیسے مضبوط اور عسیر الفتح مقام کو صرف ترکون کی ہیبت مین آکر خالی کردیا جسکا فتح کرنا آسان نہ تھا اگر وہ ذرا بھی مقابلہ کے لئے تل جاتے۔ کیونکہ اونکی جمعیت تیس ہزار سے اُسوقت کم نہ تھی اونھون نے اس خاموشی سے شہر کو چھوڑ دیا کہ ترکون کو کانون کان بھی خبر نہوئی۔ چلتے وقت بہت سا سامان

رسد اور ذخیرہ حسب معمول نوجوں کے چھوڑنا پڑا - کیونکہ بازگشت مین راتون رات اسقدر عجلت کی گئی کہ خیر و عافیت کے ساتھ صبح ہوتے ہی (۶ مئی پنجشنبہ) ڈوموکو مین جا داخل ہوئے۔ دو سو زندہ قیدی ترکون کے ہاتھ آئے - ڈوموکو کے باشندے فوج کی درگت کا حال سنکر پہلے سے لامیا کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

کرون پرنس نے بھاگنے سے پہلے ایک فوجی کونسل منعقد کی جس نے یہ تجویز کیا کہ چونکہ ادہم پاشا کی فوج ساٹھ ہزار کے قریب ہے اور اونکی نقل و حرکت سے یہ ظاہر ہے کہ فرسالا کو وہ محصور کر رہے ہین اس لئے مناسب وقت یہی ہے کہ یہان سے صحیح و سلامت نکلکر ڈوموکو مین مورچہ بندی کرین اور رات ہی کا وقت اس واپسی کے لئے نہایت مناسب ہے اس تجویز کی اطلاع کرنل اسمولینسکی کو بھی دی گئی تاکہ اسکو اختیار دیا گیا کہ اپنے لئے بہتر راہ فرار پسند کرلے۔

یہ فیصلہ ہوتے ہی فوجون مین باقاعدہ نقل و حرکت شروع ہوگئی اور امن و امان کے ساتھ صبح کے وقت ڈوموکو مین داخل ہوئے۔

قبضہ فرسالا ۶ مئی ۱۸۹۷ء

بوقت صبح

ترک اس خیال سے کہ دشمن فرسالا مین بند ہو کر سخت ترین مقابلہ پر آمادہ ہوگا رات بھر شہر کا محاصرہ کئے پڑے رہے مگر صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہان یونانیون کا پتہ نہین اونکی مستحکم مورچہ بندی خالی پڑی ہوئی ہے - افواج ترک بلا روک ٹوک شہر مین داخل ہوئین - ہر ایک دیوار و اطراف شہر کا ہر ایک مکان معہ ریلوے اسٹیشن کے پوری پوری طرح قلعہ بند کردیا گیا تھا اور اس لئے ترک صحیح طور پر خیال

کرنے لگے کہ یونانی بالمقابل جمکر لڑنے کی ہمت نہین رکھتے۔ باشندے بھی اپنے اپنے مسکن چھوڑکر بھاگ گئے اور ترکی سنتری جابجا اونکی نگرانی مین مقرر کئے گئے۔ جنگی کا مکان زخمیون کے لئے شفاخانہ بنادیا گیا۔

فرسالا ایک چھوٹا سا شہر یا قصبہ ہے جسکے کئی طرف بلند اور عمودی پہاڑ واقع ہین اسٹیشن ایسے محفوظ مقام مین تعمیر کیا گیا ہی کہ دشمن کے حملہ کی دیر تک مدافعت ہو سکے۔

ویلسٹنو اور وولو پر پورا پورا تسلّط ۷ و ۸ مئی ۹۷ء

فتوحات ویلسٹنو اور وولو کا مفصل حال اوپر بیان ہوچکا ہی لیکن پورا پورا قبضہ ان دونون مقامات پر قبضہ فرسالا کے بعد ۷ و ۸ مئی کو عمل مین لایا گیا اور ان تاریخون کے بعد وہان کسی قسم کی یونانی مزاحمت باقی نہین رہی۔

جنگ فرسالا کے متعلق افسران یونانی کی تصنّع آمیز رپورٹ دارالصدر یونان کو

۵۔ مئی ۹۷ء کی لڑائی کی رپورٹ جو ایتھنز کو روانہ کی گئی تھی اوسکا خلاصہ یہ ہے۔

"شاہزادہ ولیعہد نے سپاہ کو ترتیب دیکر دونبجے دن کے آگے بڑھنے کا حکم دیا جسکے مقابلے کے لئے پچاس ہزار ترکی فوج حرکت مین آئی اور اونھون نے ٹکی پہاڑیون سے اوترکر ایک موزون موقع پر اپنا توپخانہ نصب کرکے آتشباری شروع کی جس سے ہماری فوج کو سخت نقصان اوٹھانا پڑا۔ بالخصوص ریلوے اسٹیشن کے قریب بہت کچھ خونریزی ہوئی۔ مزید برآن ترکی سپاہ سبقت کرکے یونانیون کی صفون سے سینہ

ہوگئی۔ اسوقت ولیعہد بہادر نے واپسی کا حکم دیا۔ تمام سامان جنگ
امن وامان سے ڈوموکو پہونچ گیا اور ترکون نے تاتری گاؤن جو ٹھکی
پہاڑی کے دامن مین واقع ہی جلاڈالا۔ اور ایک دوسرے گاؤن مین داخل
ہوتے وقت ایک یونانی پادری مع اپنے اہل عیال کے قتل ہوا۔ یونانی
توپخانہ ڈوموکو کی بلندی پر جنگ کے لئے ہر وقت مستعد ہی"

شاہزادہ ولیعہد کا اعلان

مقام ایتھنز۔ مورخہ اامئی ۹۷ء

"اے افواج یونان کے سپاہیو! تمھاری فوج ڈوموکو مین واپس آگئی ہے
کیونکہ ہمارے مورچے مقام فرسالا پر اچھی طرح مستحکم نہ تھے اور دشمن کی تعداد
ہمسے بدرجہا زیادہ تھی لیکن جو مقامات کہ اسوقت ہمارے قبضہ مین ہین وہ
ایسے مستحکم اور ناقابل فتح ہین کہ دشمن ہرگز اونپر قابو نہین پاسکتا۔ پس مجکو
یقین واثق ہی کہ تم نہ صرف یہی کروگے کہ کثیر التعداد دشمن کے حملون کو کامیابی
کے ساتھ روکو اور دفع کرو بلکہ خود حملہ کرکے اُن کو حدود یونان سے خارج
کردوگے۔ یادرکھو کہ یہ وہ موقع ہی کہ تم اپنے آبا واجداد کے زاد بوم کو
بچانے آئے ہو۔ اور بادشاہ اور قوم کی عزت آج تمھارے ہاتھ ہے
تمہین لازم ہے کہ دشمن کو اب ایک قدم بھی آگے نہ بڑھنے دو۔

مین اس امر سے خبردار ہون کہ تمنے اتنے روز دن لڑائی مین مصروف
رہنے سے کسقدر زحمت اوٹھائی ہے اور اوٹھا رہے ہو لیکن ہمکو ان مصیبتون کا
استقلال کے ساتھ برداشت کرنا لازم ہی۔ کیونکہ ہم اپنے ناموس اپنے
ملک اور وطن کی حفاظت کا فرض انجام دیرہے ہین" دستخط قسطنطین

ڈوموکو پر ترکی حملہ کا خطرہ ۱۲ اپریل ۹۷ء

خاص ڈوموکو پر ۱۲- مارچ تک کسی ترکی حملہ کی ابتدا نہین ہوئی۔ البتہ ۱۱- کی شب کو اس مقام سے دور شمال و مغرب کی طرف ایک معمولی مقابلہ طرفین مین ہوا لیکن ۱۲- کی صبح کو ایک عام جنگ اور خونریزی کا خطرہ پھیلا ہوا تھا اور ساتھ ہی اسکے مہلت جنگ کی خبرین اوڑنے لگی تھین۔ ڈوموکو کی حالت قابل رحم تھی یا تو کچھ حصہ خالی پڑا ہوا تھا یا موجودہ باشندون مین اضطراب اور انتشار کی علامتین جمع تھین۔

افسرون کا اسٹاف ایک نجی جگہ پر صدر بازار مین پڑا ہوا تھا اور افسر لوگ میزون کے گرد صندوقون پر بیٹھے ہوے خط کتابت مین مشغول تھے۔ ہر فرد بشر کے بشرے سے عام طور پر دل شکستگی کے آثار نمایان تھے اور جابجا یہ چرچا اسی بات کا تھا کہ کوئی دم جاتا ہے کہ دول عظام درمیان مین پڑکر بیچ بچاؤ کرادینگے۔

ترکی میمنہ موضع فیشیا اسملار اور استار پر قابض ہو چکا تھا۔ یونانی ان مورچون کے سامنے کی سڑک پر دو ہزار پیادون اور توپخانون کے ساتھ خیمہ زن تھے۔ اسکے علاوہ دو اور سڑکین بھی محفوظ کر لیگئین۔

ترکی میسرہ کوہ کیسی ؤاری کے مقابل اور ہر دو اطراف مین پڑا ہوا تھا۔ مقابلہ کی امید موضع سیالما کسلار اور کٹنلی پر تھی۔ کسلار ایک نہایت کمزور مورچہ تھا اور قریب چار یا پانچ ہزار یونانی فوج اوسپر قابض تھی۔

ڈوموکو کی حالت سے [illegible] یہ تھا کہ بجاے سامنے سے حملہ کرنیکے ترک اسکو عقب سے گھیر لینگے بعد یہ خیال تھا کہ اگر واقعی ترکون کی تعداد ساٹھ ہزار ہے تو بجز اسکے کہ مہلت جنگ ملجاوے کوئی صورت نہین کہ ڈوموکو پر حملہ کرنے سے باز رہین۔ کیونکہ یقین تھا کہ اس

موقع پر شکست پا جانے سے یونان کی کمر بالکل ٹوٹ جاوے گی۔ یونانی ہمیشہ دو غلطیون کے مرتکب ہوتے رہے بقول نامہ نگاران۔

ایک تو وہ اپنے اگلے مورچون کو بے زور چھوڑ دیتے ہین جیسے کہ فرسالا وغیرہ پر واقعہ ہوا اور اس لئے بازگشت کے وقت پلٹنون کو سخت مصیبت جھیلنا پڑتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اپنی لائنون کو دشمن سے پوشیدہ نہین رکھتے اور اسطرح سخت نقصان اوٹھاتے ہین۔

ڈوموکو مین یونانی فوج کی ردی حالت اور صلح کی خواستگاری

پاینیر کے نامہ نگار نے ۱۴ مئی ۱۸۹۷ء کو لندن سے جو لکھا تھا اوس مین یونانی فوج کی ردی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے جسکا اقتباس ذیل مین درج ہے۔

فرسالا سے بھاگ گئے کے بعد یونانی فوج کی بہت کچھ درگت ہوئی سپاہی بھوک کے مارے بے حال ہوئے جاتے ہین سردی سب کو علیحدہ اوٹھیرن بنا رہی ہے۔ بیماری کا یہ حال ہے کہ کوئی لحظہ نہین جو مسلسل کھانسی سے فرصت ملے۔ دل شکستہ اور حوصلے پست ہو گئے ہین۔ کسی کی طبیعت مین اُمنگ کا پتہ نہین رہا۔ پس اس قوت اور حوصلے کے ساتھ ان خوف زدہ بھگوڑون کا لشکر ڈوموکو مین آکر اوترا ہے جہان ہر دم اور ہر لحظہ اس خوف سے کہ فتحمند دشمن کی افواج قاہرہ ابھی آکر پامال کئے ڈالتے ہین۔ بدن سے قبل از وقت روح نکلی جاتی ہے کیونکہ سامانِ حرب جسقدر موجود تھا وہ قریب قریب سب پہلے ہی کھو چکے اور ادھر برق و باران کے طوفان مین تھسلی کے ایک لاکھ

یونانی بے خانمان ہوکر کسی مقام امن کی تلاش مین حیران وسرگردان
پھر رہے ہین اور حال اونکا یہ ہی کہ نہ پیٹ کو کھانا میسر ہی اور نہ تن کو کپڑا
ترکون نے وہ تمام علاقہ فتح کرلیا ہے جو اونسے ۱۸۸۱ء مین بالجبر
چھینا گیا تھا۔ اس فوج کو درصل فوج کہنا غلطی ہے البتہ یہ کہا جاسکتا ہی
کہ ایک غول بال و پر شکستہ اور شکست خوردہ بھگوڑون کا جمع ہے جنکے
پیچھے شیران ترک بڑھے چلے جاتے ہین اور آگے دار الخلافہ یونان ہے
یہ لوگ بے پر اور بے زر رہ گئے ہین۔ انکا مالی اعتبار جو ممالک اجنبیہ پر
تھا وہ بالکل جاتا رہا ہی۔ اور اندرونی آمدنی کے ذرائع یعنی صنعت و
حرفت وتجارت وزراعت متواتر مصائب اور مسلسل صدمات کے سبب
معرض زوال مین آگئے ہین۔ اس دلخراش حالت اور ایسی جانگداز مصیبتون
کے نرغے مین گرفتار ہوکر ناچار یونان کو سلاطین کی حضور مین صلح کا خواستگار
ہونا پڑا۔ یونانی گورنمنٹ نے اپنے افسر اور بقیہ فوج کریٹ سے واپس
بلالی ہے۔ اونکی ذلت اور رسوائی اس حد کو پہونچ چکی کہ اونھون نے
بلاکسی شرط کے اپنے نیک و بد کو دول عظام کے فیصلہ پر چھوڑ دیا ہے کہ
جسطرح مناسب سمجھین وہ اس بدبخت ملک کی قسمت کا فیصلہ کردین۔

یہی یونانی جنھین ایسا شورہ پشت اور جنگجو بیان کیا جاتا تھا اب ہمہ تن
صلح کے خواستگار ہین۔ ایک ہفتہ نہین گذرا کہ وہ اس امر کے خواہان تھے
کہ یورپ صلح کے معاملہ مین تحریک کرے اور ہم رضامندی ظاہر کرین اور
اب بطریق شکایت برملا کہنے لگے کہ یورپ کس دن کام آئے گا کیون
نہین بیچ بچاؤ کرادیتا بلکہ خاص ایتھنز کے صلح پسند لوگ اس حیرت مین

پیکر ترکی صلح کی بات چیت کو کیون کھٹائی مین ڈال رہی ہو اور کیون مہلت جنگ کو منظور نہین کرتی ۔ ترک اس لئے بات کو ٹالتے رہے کہ کسی طرح ڈومو کو لے لین تاکہ جو ملک اونکے قبضہ سے ۱۸۸۱ء مین نکل گیا تھا وہ بجنسہٖ واپس آجاوے اور اپنے پہونچنے کے لئے کوی امر سد راہ نہ ہو۔ اور جو شرائط چاہین اونپر صلح کرین خواہ وہ یونان کو کیسے ہی ناگوار کیون نہون۔

گفتگوی مصالحت مین کیون تساہل ہوا

نامہ نگار موصوف نے لکھا کہ :۔ مصالحت کی سد راہ یونانیون کی چالبازی اور عیّاری ہے اور سلطان نہایت اعتدال سے کام لینا چاہتے ہین ۔ اگرچہ اخبار ٹائمز نے سلطان کو صلاح دی ہی کہ وہ اس معاملہ مین تساہل نکرین بلکہ جسقدر ممکن ہو جلد مصالحت کرلین مگر عبد الحمید اپنے معاملات کو آپ خوب جانتے ہین ان معاملات مین وہ بڑا ہوشیار شخص ہی اور عہد پیمان کے بارہ مین اوسی خاص لیاقت حاصل ہے اور خصوصًا ایسے وقت مین جبکہ اوسکی فوجین غنیم کے ملک مین فیابت برپا کررہی ہین وہ اپنے فایدہ سے کب چشم پوشی کریگا اور یہ امر قابل لحاظ ہی کہ ڈومو کو فتح کرنے کے بعد اونکی طاقت اور بھی زیادہ قوی ہو جاوے گی مشہور ہے کہ سلطان صلح پسند ہین ممکن ہی کہ یہ صحیح ہو تاہم وہ یہ ہی تو سلطان عبد الحمید خان ہین جنکی فہم و فراست کو یورپ مانے ہوے ہے ۔ وہ ایسے وقت مین کب چوکنے لگے اور کوی عقل سلیم نہین مانتی کہ ایسا بیدار مغز آدمی اونسے اونکے فایدہ بھی جو ممکن الحصول ہو ہاتھ سے جانے دے اور علاوہ برین اوسے اپنی جان نثار رعایا کی بگڑی ہوی طبیعتون کا بھی پاس خاطر

منظور ہے کیونکہ آجکل قسطنطنیہ مین جنگجو فریق کا غلبہ ہے اور قرین قیاس نہین کہ سلطان اونکے مشورہ نیک کی کچھ بھی پرواہ نکرین۔

شاہ یونان خطرہ مین

دوسری طرف شاہ یونان کو یہ خطرہ لاحق ہو رہا ہے کہ کہین بیٹھے بٹھائے سلطنت ہی نہ چھن جائے اسکی وجہ یہ ہے کہ اٹلی کے والنٹیرون نے اس فساد کا تخم یونان مین آکر بویا ہے جو قریبًا سب کے سب سوشلسٹ اور ریپبلکین تھے انکا اصلی مدعا یہان آنے کا یہی تھا کہ لوگون کو سلطنت شخصی سے بدگمان کرین اور اپنے جمہوری اصولون کو ترویج دین۔ یونانی بالعموم نہ تو شخصی سلطنت کے بڑے طرفدار ہین اور نہ جمہوری کے۔ علاوہ برین وہ یہ خوب جانتے ہین کہ اگر ہمنے ذرا بھی موجودہ خاندان شاہی کے برخلاف ایک حرف بھی زبان سے نکالا تو آدہا یورپ ہمسے بگڑ بیٹھے گا * (کیونکہ دول عظام کے سارے تاجدار تقریبًا یونان سے قرابت قریبہ رکھتے ہین) مگر پھر بھی اونھین یہ امر گوارا نہین کہ شاہزادہ ولیعہد کی شکل دیکھین۔ حالانکہ اس نفرت سے یہ لازم نہین کہ سارے خاندان شاہی کے مخالف ہون۔

خرچہ جنگ کی نسبت ہنگی خیالات

خرچہ جنگ کی نسبت مختلف روایتین ہین مگر تحقیق معلوم ہوا کہ آجتک اس لڑائی مین سلطان کا چالیس یا پچاس لاکھ پونڈ خرچ ہوا جس سے یہ قیاس کرنا آسان ہے کہ تقریبًا اتنی ہی

نوٹ * حضور پرنس آف ویلز شاہ یونان کے بہنوئی ہین۔ شاہ ڈنمارک اوسکے والد۔ اور زار روس کا وہ ماموں ہے۔ شاہ بیگم یونان زار روس کی بشتہ مین پھوپی ہوتی ہین۔ اور شاہزادہ جارج ولیعہد یونان کی بیوی قیصر جرمنی کی حقیقی بہن ہے۔ ۱۲

رقم پر خرچہ کا فیصلہ ہوگا۔ مگر دقت یہ ہی کہ یونان تہیدست ہے غالباً بعض دول یورپ اسکی ضمانت کرینگے اور آیندہ یونان کے مالی محاصل مین سے اس رقم کے بارے مین اطمینان کرلینگے۔
قرضخواہون مین سے اول جرمن (سب سے زیادہ) ہے جسکا روپیہ بقدر ۱۵ ملین (۲۲ کرور) کے یونان کے ذمہ ہے۔ اور دوسرون کا بھی کم از کم اتنا ہی ہوگا۔

شرط تنسیخ رعایات اگر دقت ہی تو وہ تیسری شرط ہے جو سلطان لگانا چاہتے ہین وہ یونانیون کو ضرور ناگوار ہوگی۔
یہ شرط رعایا کی تنسیخ کے بارہ مین ہی جو یونانی رعایا کو بشمول دیگر رعایاے یورپ بلاد اسلامیہ مین آج تک حاصل ہی سلطان کو اس شرط کے منوانے مین یہانتک ہیچ بیان کیجاتی ہی کہ وہ کہتے ہین کہ مین اور شرطون کی پرواہ نہین کرتا مگر اس شرط کو ضرور منوا کے چھوڑونگا اوسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ یونانی سخت ذلیل ہونگے اور ہر ایک مسلمان خواہ وہ کتنا ہی ذلیل الاوقات کیون نہ ہو اونھین نہایت حقارت کی نظر سے دیکھے گا سلطان یہ کہتے ہین اور اونکا یہ کہنا معقولیت سے خالی نہین کہ اگر مین یہ بھی نکر سکون تو اپنی رعایا کو کیا مونہ دکھاؤنگا۔ وہ مجھسے ضرور معاوضہ کرینگے کہ اس آگ و دوا اور صرف بیجا کا یہ معقول نتیجہ نہین ہوسکتا کہ سرحد مین ایک خفیف سی ترمیم ہوجائے۔ پانچ چھ کرور روپیہ ملجا دسے ایسے معاوضے تو کوہ کندن و کاہ برآوردن کے مصداق ہین۔ یہ تو سلطان کا ظاہری حیلہ ہے لیکن فی الاصل

اسمین جو فائدہ اونکی مد نظر ہے وہ یہی ہے کہ بلاد عثمانیہ مین یونانی بکثرت سوداگری کرتے ہین - اگر سلطان اونپر ٹیکس لگانے پر قادر ہوے تو یقینًا ایک قلیل عرصہ مین خرچہ جنگ کیا اوس سے دوگنا روپیہ وصول کرلین گے -

اگر یہ رعایات منسوخ ہوئین تو جسقدر یونانی تاجر ہین وہ سب کے سب سلطان کے قبضہ قدرت مین بالکل بے بس ہونگے اور سلطان انکا خون بخوبی نچوڑینگے - جنکے مقابلے مین عقلی کا دوبارہ ہاتھ سے جانا بھی ترکون کو چندان ناگوار ہوگا -

اب یہ دیکھنا ہے کہ دول عظام کیا فیصلہ کرتے ہین - روس پر سب کی آنکھین لگی ہوئی ہین مگر بقول اخبار ڈیلی کرانیکل وہ یونانیون کی اس تباہی پر ہنس رہا ہے - مگر یہ بھی سنا جاتا ہے کہ پچھلے دنون سے اوسے یہ فکر پڑ رہی ہے کہ ترکون کی طاقت اتنی زبردست کسطرح ہوگئی - حق یون ہے کہ یونان نے اس جنگ مین سخت غلطی کی ہے وہ ایسے بڑے مقابلے کے لئے کسی طرح تیار نہ تھا اور نہ تو اوسکے پاس فوج تھی نہ سامان حرب اور نہ رسد - اسکو جو امید تھی کہ میرے میدان مین آتے ہی بلگیریا اور سرویا اور کوہ بالکن کی تمام ریاستین علم بغاوت بلند کرینگی اوسمین بھی اوسے کوئی کامیابی نہوئی اور اسکی وجہ ظاہر ہے کہ روس نے ایک لاکھ فوج اونکی سرکوبی کو تیار رکھی تھی - رہا یورپ کا اتفاق سلاطین وہ بھی ترکون کو منع نکر سکا - اب اوسکا بار خمیازہ انگلستان پر ڈالنا چاہتے ہین یعنے کہتے ہین کہ ہمین امید تھی کہ انگلستان ہمارا ہاتھ بٹاے گا چنانچہ

انگلستان کا سابق ممبر پارلیمنٹ جو ابھی یونان سے واپس آیا ہی لکھتا ہی کہ "یہ لوگ میری آؤ بھگت کرنے مین یہانتک مبالغہ کرتے تھے کہ مین اونکی خام خیالی اور بیجا خوشامد سے ہیطرح تنگ آجاتا تھا اور ہر چند چاہتا تھا کہ اونکے دلون سے یہ بیہودہ خیال دور کرون - مگر وہ باز نہ آتے تھے اور انگلستان کو اپنا قومی مددگار خیال کرتے تھے اور ثبوت مین وہ سو ممبران پارلیمنٹ کا تار پیش کرتے تھے - اُسپر اونھین اتنا ناز تھا کہ کسی کے کہنے کو خاطر مین نہ لاتے تھے (حالانکہ وہ تار محض پرائیوٹ حیثیت سے دیا گیا تھا) اور اگرچہ بادشاہ اور اوسکے وزیر بخوبی جانتے تھے کہ یہ تار مین کسی امداد یا دستگیری کا وعدہ نہین دیتا مگر وہ لوگ ضرور اس دہوکے مین رہے -"

سب سے بڑا نتیجہ سب سے بڑا نتیجہ اس لڑائی کا یہ ہوا کہ یونان صفحہ ہستی سے معدوم ہوگیا اور ترکون کو حیات دوبارہ ہوئی اور مشرقی یورپ مین پھر ایک زبردست سلطنت نظر آنے لگی - اسلام کی بوسیدہ ہڈیون مین آب حیات چھڑکا گیا اور مسلمانون کو جو عرصہ دراز سے اپنے آپکو مریض سن سن کر خود بھی بیمار سمجھنے لگے تھے یہ معلوم ہوگیا کہ ہم مین ابتک جان اور حوصلہ باقی ہی اور ہم مین وہی سپاہیانہ جلادت اور جوانمردی موجود ہے جو آبا و اجداد سے ورثتًا ملی تھی اور ہم اب بھی اپنے بزرگون کی طرح اوروں کو فتح کر سکتے ہین -

اس خیال کو یہانتک وسعت ہوگئی ہے کہ ترک کہتے ہین کہ یونان اگر ہمین تاوانِ جنگ وغیرہ کچھ بھی نہ دے تاہم اسکا ہمین ممنون ہونا چاہیئے کیونکہ اسنے ہمارا سکہ سارے یورپ مین جما دیا ہی جو بصورت لڑائی نہونے کے ناممکن تھا -

ترکونکا سلوک

سارے نامہ نگار جو مختلف اخبارون کی طرف سے میدانِ کارزار مین موجود تھے متفق اللفظ بیان کرتے ہین کہ ادھم پاشا کی فوج نے جو نیک سلوک باشندگان تھسلی سے کیا ہے وہ نہایت قابلِ تعریف ہے۔ لوگ خواہ مخواہ غلطی سے گھر بار چھوڑ کر بھاگ گئے ہین اور جن لوگون نے ایسا نہین کیا وہ اِن بدبختون کی شومی اعمال پر ہنستے ہونگے جو اب نادیدہ و موزہ از پا کشیدہ پر عمل کر کے نکل کھڑے ہوے اگرچہ کچھ قتل و غارت بھی ہوا تو وہ بھی یونانیون کا تھا جو ہمیشہ عادتاً جہان سے بھاگتے تھے قید خانے کھول جاتے تھے جسکا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ قیدی زنجیرین توڑ کر نکل آتے تھے اور بیگناہ شہریون کو لوٹتے تھے۔ اور جسوقت ترک داخل شہر ہوتے تھے تو اونسے ڈر کر پہاڑون مین جا چھپتے تھے اور وہان کے باشندون کو ستاتے تھے۔ اب بھی جہان جہان ترکون کی جمعیت ہے وہان ایسے بدمعاشون اور رہزنون کا بس نہین چلتا اور لوگ امن و آسایش مین ہین۔ اب لوگون کا اعتبار اس حُسنِ سلوک پر اتنا جم گیا ہے کہ بکثرت اپنے گھرون کو واپس آ گئے ہین۔ اور اپنے کام دہندون مین لگ گئے ہین۔ اِن یونانی سپاہیون نے لوگون کو اسطرح بھی غارت کیا کہ اونھین خواہ مخواہ بہکا دیا کہ ترک آ کر ہمین لوٹین گے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بیچارے تھوڑا اسباب لیکر بھاگے اور باقی چھوڑ گئے۔

ٹائمز کے کارسپانڈنٹ کی راے مین "قریب تیس لاکھ پونڈ (پانچ کروڑ روپیہ) تھسلی والونکا نقصان ہوا"

جرمن کی مداخلت

نامہ نگار موصوف آگے چلکر لکھتا ہے کہ :۔

" ایک نتیجہ خیز امر جو اس لڑائی مین ثابت ہوا وہ جرمنی کی مداخلت ہے جرمن کے ماہرانِ جنگ اس کارزار مین بہت کچھ دخیل تھے اور یہ فتوحات ظاہراً انہین کی اعلیٰ تربیت کا بدیہی نتیجہ ہین اس سے عجب نہین کہ سلطان آیندہ بھی

مستفیض ہوں اور اسوقت میں بھی اونکو زیادہ تر دخل کرنیکا یقین ہے کہ اگر سلطنت عثمانیہ کا انتظام مستدین اور قابل آدمیوں کے ہاتھ میں چلا جاوے تو ترکی عرصہ قلیل میں ایک بڑی متمول سلطنت بنجاوے گی - جرمنی عرصہ سے چپکے چپکے اپنے دوستانہ اور تجارتی تعلقات قسطنطنیہ میں بڑھا رہا ہے - چنانچہ ٹائمز کا کارسپانڈنٹ مقام قسطنطنیہ سے لکھتا ہے کہ اب ایکی چھیڑ چھاڑ سے جرمنی سلطان کے ساتھ رہا ہے اور اسکو یقین دلاتا رہا ہے کہ میں تمھارے ساتھ ہوں اسمیں جرمنی کی غرض یہ ہے کہ وہ اپنی تجارت سے فائدہ اوٹھاوے اور سلطان بھی اس امر میں رضامند ہیں چنانچہ اب جسقدر ضروریات اسلحہ گولہ و بارود وغیرہ جنگی سامان کی گورنمنٹ ترکی کو پڑتی ہے وہ جرمنی کے کارخانوں سے تیار ہوتے ہیں - جرمنی کی ایک متمول کمپنی نے سلطان کی خدمت میں ابھی ابھی دس لاکھ پونڈ قرضہ بھی پیشکش کیا تھا مگر سلطان نے یہ کہکر نامنظور کیا کہ ہمیں بالفعل ضرورت نہیں - اسمیں بھی عبدالحمید کی چال ہے جس سے یہ مطلب ہے کہ بالفعل بجائے خود ممنون ہونے کے جرمنی کو تجارتی فوائد کے لیے اپنا دست نگر اور گرویدہ کرلیں - چنانچہ ایک جرمن بینک کو یہ حوصلہ بھی دیا گیا ہے کہ وہ قلمرو عثمانیہ میں ایک بینک کھولے اور اس بینک کو بہت سی رعایات کا وعدہ بھی دیا گیا ہے اور یقیناً اوسے بہت فائدہ بھی ہوگا - اور اسمیں ذرا بھی شک نہیں کہ یہ رعایات ضرور عطا ہونگی "

اب دیکھنا یہ ہے کہ روس ان تعلقات کو کس نگاہ سے دیکھے گا وہ بخوبی جانتا ہے کہ ترکی سپاہی جنپر جرمنی کے افسر ہوں سد سکندری سے کم نہیں اور اسمیں ذرا بھی کلام نہیں کہ موجودہ شہنشاہ جرمن سلطان کا بڑا دوست ہے اور اس یگانگت اور خلوص کا اظہار اوسنے تاریخ تخت نشینی سے آجتک متواتر مختلف پیرایوں میں کیا ہے +

یادداشت سفراے دول عظام بنام وزیر خارجہ یونان

جو یادداشت ایم آنو سفیر روس نے منجانب طاقتہاے یورپ وزیر خارجہ یونان کے نام بھیجی اوسکا مضمون حسب ذیل تھا۔

"سفراے فرانس و اٹلی و برٹانیہ و جرمنی و آسٹریا و ہنگری۔ ایم آنو قایم مقام گورنمنٹ روس کو جو بمقام ایتھنز سفارتی گروہ مین اعلی ممبر ہے اختیار دیتے ہین کہ وہ ہر ایک کی گورنمنٹ اور نیز اپنی سرکار کی طرف سے گورنمنٹ یونان پر ظاہر کردے کہ دول عظام اس نظر سے کہ مہلتِ جنگ حاصل ہو سکے اور اس نظر سے کہ ترکی اور یونان کے درمیان جو بالفعل مشکلات پڑی ہوئی ہین اونمین سہولت اور آشتی پیدا ہو سکے بیچ بچاؤ کرنے کے لئے تیار ہین بشرطیکہ یونانی گورنمنٹ کو ان امور کا علانیہ اقرار ہو کہ وہ اپنی تمام فوج کو کریٹ سے واپس بلا لینے کا بندوبست کرے اور کریٹ کی خود مختاری (بجاے الحاق) باضابطہ طور منظور کرے اور یہ کہ وہ اُن ہدایتون اور مشورون پر بے کم و کاست کاربند ہو۔ جو دول عظام حصول امن کی غرض سے اوسکے سامنے پیش کرین۔

یونانی گورنمنٹ کا فوری جواب

یہ یادداشت پہونچتے ہی سرکار یونان نے بعجلت تمام حسب ذیل جواب دیا کہ :۔

" گورنمنٹ شاہی اُس یادداشت پر غور کرکے جو قائم مقام گورنمنٹ روس نے منجانب سفراے دول عظام بھیجی ہے اقرار کرتی ہے کہ وہ اب شاہی

افواج کو کریٹ سے واپس بلانے کے اہتمام میں مصروف ہے اور یہ کہ وہ کریٹ کی خود مختاری کو باضابطہ تسلیم کرتی ہے اور یہ کہ وہ یونان کے اغراض اور فوائد کو دول یورپ کی سپرد کرتی ہے۔"

ساتھ ہی گورنمنٹ یونان نے فوراً اپنی افواج کو مطلع کیا کہ طاقتہائے یورپ نے بیچ بچاؤ کا وعدہ کر لیا ہے۔

انخلای کریٹ

۱۲-مئی کی نصف شب کے وقت ایتھنز کے تار سے معلوم ہوا کہ کرنل اسٹیکو کو ۴۳۰۰ افسر اور سپاہیوں کے جہاز پر سوار کرا دینے کا حکم آیا۔ انکے لیجانے کی غرض سے تین جہاز مقام پلاٹینیا سے کچھ فاصلہ پر تھے کہ سپاہیوں کے تیار ہوتے ہی وہ انکو لیکر رخصت ہوں۔ بقیہ فوج کی نسبت بھی مشہور ہوا کہ فوراً واپس بلائی جاوے گی۔

چونکہ ابتدائی خیالات سروں سے نکل گئے تھے اس لئے باغیوں نے یونانی فوج کی واپسی کی نسبت میں سمجھوتہ کرنا شروع کیا۔ انکو یقین ہو گیا کہ طاقتہائے یورپ اپنا وعدہ پورا انکر سکینگی کہ ترکی فوج بھی جزیرے سے ہٹا دیجاوے گی اور کامل خود مختاری قایم ہوگی۔ گو اسوقت تک ایک معقول تعداد باغیوں کے سرگروہوں کی اپنے خیالی پلاؤ پکاتی رہی لیکن کثیر التعداد کریٹ کے باشندے اپنی کامیابی اور امید براری کو امر محال تصور کر کے ناامید ہو گئے۔ کیونکہ برعکس نتائج جنگ نے ثابت کر دکھایا کہ یونان ہرگز اس لائق نہیں کہ وہ کریٹ کی خواہشات اور دعاوی کے پورا کرنے میں آئندہ کبھی قابل ہو سکے گا۔

امیر البحر کینی ورو اور سرالفرڈ بلوئی نے ۱۳- مئی کی شام کو کینیا کے بشپ (لاٹ پادری) سے عند الملاقات بیان کیا کہ ہمارے پاس سرکاری طور پہ اطلاع آچکی ہے کہ یونان نے تمام خیالات جو الحاق جزیرے کے تھے دل سے نکال دئے ہین اور یہ کہ دول یورپ وہان کی خودمختاری کی کارروائی کو چلانا چاہتے ہین -

بشپ کا شک تھیں خودمختاری مین

بشپ نے خودمختاری کی نسبت سنکر ظاہر کیا کہ مجکو خوف ہے کہ خودمختاری کی کارروائی ایسے ہی ٹھہر کر رہجاویگی جیسے کہ اصلاحات اور ترمیمات کا وعدہ پچھلے سال مین معدوم ہو کر رہگیا ہے -

۱۳- مئی کی دوپہر کو کرنل حرم سابڈ - کرنل مرے - نفٹنٹ کرنل مین وارنگ اور ایک اٹلی کے کرنل نے کریٹ کے ترکی گورنر اور کمانڈنٹ سے باضابطہ ملاقات کی شاہی سلامی سر کی گئی اور ان افسرون کا مع اردلی کے شہر مین ہو کر گذرنا باشندون مین دوستی کی نگاہ سے دیکھا گیا - ایک ترکی بینڈ قومی راگ بجاتا رہا -

ڈوموکو کی حالت زبانی ایک نامہ نگار کے

روز یکشنبہ ۹ مئی ۹۷ء

ایک نامہ نگار نے مقام ڈوموکو سے لکھا کہ مین ہفتہ کے روز اس درہ سے ہو کر گذرا جو لامیا کے راستہ مین واقع ہے ابتک پرانی حد بدستور موجود ہے کیونکہ ترکون کے مورچے برقرار ہین - لوگ سب کے سب بھاگنے پر تیار بیٹھے ہین ہزارون بیل - گائے - بھیڑین - گھوڑے - اونٹ اور اسباب خانہ داری کے چھکڑے قطار در قطار سمندر کی طرف جارہے ہین - ڈوموکو مین یونانی فوج کی جمعیت تیس ہزار ہے

اور قلب لشکر ایک پہاڑی کے عقب مین واقع ہی جو سمندر سے ۱۴۰۰ فیٹ بلند ہی — اور فرسالا کا میدان یہان سے نیچے برابر دکھلائی دیتا ہے۔

کرنل اسموہنسکی کی سپاہ میمنہ کی طرف گوڈا کی سڑک پر خیمہ زن ہی (یہ وہ فوج ہی جو بالا بالا ویلسٹنو سے بھاگ کر آئی ہے) اگرچہ سپاہیونکا حوصلہ۔ اور صحت اچھی حالت مین ہی مگر موسم کی اس ناقص حالت مین سپاہیون کا صحیح وسالم رہنا مشکل معلوم ہوتا ہے (معلوم موسم کا اثر غنیم کی فوج پر کیون نہ محسوس ہوتا تھا)

تصویر سینٹ یکو سبے از باغیان کریٹ ×

مال غنیمت

فرسالا کی جنگ مین جسقدر مال غنیمت ترکون کے ہاتھ لگا اوسکی مقدار بہت بڑی تھی
سامان رسد۔ گولہ بارود۔ اور کئی توپین اور کثیر التعداد سامانِ جنگ پیچھے رہگیا۔ جو
باسانی ترکون کے ہاتھ لگا۔ لیکن سب سے زیادہ مال غنیمت شاہزادون کے پہننے کے
کپڑے اور جوتیان وغیرہ تہین جنکی نسبت کہا گیا ہے کہ گھبراہٹ مین ساتھ نہ جا سکین+

افسران افواج یونانی مین تغیر و تبدّل

تربقالا کو یونانی لشکر نے خیر باد کہی۔ رسالہ کے افسر میجر ٹریٹی اہل فوج مین شامل ہونے
کی غرض سے عازم ڈوموکو ہوئے۔ کرنل واساس اور کرنل کانسٹن ٹنڈ نیر کریٹ سے
واپس آ گئے۔ تصفیہ ہوا کہ کرنل واساس تھسلی کو جائین اور کرنل کانسٹن ٹنڈ نیر
فی الفور ڈوموکو پر بڑہین اور بطور چیف اسٹاف وہان اپنے کامون کا چارج لین۔
کرنل سناس آرمی کی کمان سے برطرف کردے گئے۔ اور کرنل اسٹری ٹوس بجائے
اونکے مقرر ہوے اور جنرل اسٹاف بھی اونکے لئے نیا مقرر ہوا۔

یونان اور گورنمنٹ یونان کی نازک حالت

یونانیون کی باقیماندہ فوج چارونطرف سے سمٹ کر ڈوموکو مین جمع ہو چکی۔ سپاہیون کا
یہ حال تھا کہ کھانسنے۔ چھینکنے اور سردی سے کانپنے اور فاقہ کشی سے مرنے اور
جابجا گھسٹتے پھرنے کی نوبت آ چکی تھی۔ بارش کے مسلسل ہونے سے بیماری لحظہ بلحظہ

ترقی پکڑ گئی۔ دوا دارو کا پتہ نہ تھا۔ نہ ایسے وقت مین ڈاکٹرون۔ کمسرٹ اور
ادویات کا بندوبست ہو سکتا تھا اور یہ دقت بار برداری کے جانورون کے نہ ملنے سے
اور بھی زیادہ ہو گئی تھی۔ فوج کو محصور ہو جانے کا ہر وقت اندیشہ لگا رہتا تھا کیونکہ وہ توپین
اور کارتوس دشمن کے ہاتھ مین دیکھ چکی تھی۔ ایک لاکھ یونانی رعایا اپنے مکانات واقع تھسلی کو
چھوڑ کر ایسے وقت مین جابجا کوہستانون مین ماری ماری پھرتی تھی۔ جبکہ موسلا دھار بارش
اور برف باری کی شدت تھی نہ اونکے تن پر کپڑے تھے نہ کھانے کو روٹی میسر تھی۔ کھلی
ہوا مین دن اور رات بسر کرتی تھی۔ قریب قریب اُس تمام ملک پر ترکی قبضہ ہو چکا تھا۔
جو اس جنگ سے ۱۶ برس پیشتر ان سے چھین لیا گیا تھا۔

یونان کا خزانہ کوڑی کوڑی سے محتاج۔ سلح خانہ ایک ایک رئفل بندوق سے
خالی۔ اعتبار مفقود۔ آمدنی کے ذرائع بند۔ کاشتکاری اور زراعت موقوف ہو گئی تھی
ترکی فوج اور دارالسلطنت یونان کے مابین بجز اونہین مفرور سپاہیون کے اور کوئی روک تھام
نہ تھی۔ اس لئے گورنمنٹ یونان مجبور ہوئی کہ سرنگون ہو کر خواستگار امن ہو۔ کریٹ سے
فوجین واپس بلالی گئین۔ جزیرہ کی خود مختاری نہ کہ الحاق منظور کرنا پڑا لیکن ترکی کو دوموکو
فتح کرنے سے قبل مہلت جنگ منظور کرنا گوارا نہ تھا شاید وہ جو ۱۸۸۱ء مین نکل گیا تھا واپس لے
اور امپھنر کا راستہ کھل جاوے اور بہترین شرائط پر صلح کرنا ترکی کے اختیار مین رہے۔

آرٹا کی حالت کمانیر ترکی فوج کی تار برقی

قسطنطنیہ کو ۱۱ مئی ۱۸۹۷ء

کمانیر فوج ترکی نے ۱۱۔ مئی کو پنیا سے ایک تار برقی اس مضمون کی قسطنطنیہ کو روانہ کی
"یونانی فوج ایپائرس آرٹا کو بھاگ گئی اور تین ہزار بندوقین اور تین صندوق

سامانِ جنگ کے اور ایک کوہستانی توپ چھوڑ بھاگی۔ حال کی جنگ مین یونانیون کے ۹۰ آدمی کام آئے اور جب مراسلہ کے ذریعہ سے یہ خبر قسطنطنیہ سے روانہ ہوئی تھی اسمین یہ بھی بیان تھا کہ ۴۲۵ گھوڑے کو سود کے عیسائی اور مسلمان باشندون نے بلاقیمت اس غرض سے نذر دیئے ہین کہ ترکی فوج الاسونا اونکو استعمال مین لائے۔ زخمیونکا چوتھا چالان کل یہان داخل ہوا۔"

انتظام مقامات مفتوحہ

کونسل وزرا کے ایک فرمان مین جو پیشگاہ سلطان سے منظور ہوا یہ حکم دیا گیا کہ: "جنگی پولیس کی ایک بٹالین لاریسا کو روانہ کیجاوے" یہ فوج مناسطر اور سلونیکا کی جنگی پولیس سے لی گئی اور لاریسا کے قریب قریب جو مقامات واقع ہین وہانکی فوج مستحفظ کے لوگ بھی اس مین داخل کئے گئے۔

یہ بھی حکم دیا گیا کہ وولو اور لاریسا اور طرنق قلعہ مین جو ترکی افسر کانسلون کے عہدہ پر ماموررہے تھے وہی اب اضلاع مذکور کے قایم مقام مقرر کئے جاوین اور وہان کا انتظام کرین۔ فوج سلطانی کے لئے جن تمغون کی تیاری کا حکم دیا گیا اونکی ڈھلائی کے اخراجات کا سلطان نے اپنی جیب خاص سے دینا منظور کرلیا۔

جنگ ایپارس یا رسوم محاربہ پنولیو (ایپارس مین)

جب یونان کے محافظ فوجین جنوبی مشرقی سرحدی ضلع مین جابجا متعین تھین تو مغربی بازو جو ایپارس کے حصون پر پہلے سے قابض تھا بتدریج سرحد سے پیچھے ہٹا دیا گیا ان بہت سی لڑائیون مین جو التوائے جنگ سے پہلے ان حصہ جات مین واقع ہوئین

ایک لڑائی نہایت زبردست تھی اور وہ ہنو پولو کا معرکہ تھا۔
اخبار ڈیلی نیوز کے خاص نامہ نگار کے ذریعے سے جو یونانی فوج کے ہمراہ تھا اس ہزیمت کا
حال بخوبی معلوم ہوا جو اُس نے مقام پتراس سے ۱۰ مئی کو لکھا تھا۔

"جنگ ہنو پولو کی تین روز کی لڑائی میں یونانیوں کے مقتولین اور
مجروحین کی تعداد سات سو سے زیادہ ہو گئی جس میں پچیس ۲۵ افسر مقتول
اور بہت سے مجروح ہوئے۔ افسروں کا نقصان عموماً بہت زیادہ
اس لیے ہوا کہ یونانیوں کی رجمنٹوں میں بہت زیادہ افسر ہوتے ہیں۔
ایک پلٹن میں ایک میجر کمانیر اور تین افسر مارے گئے اور چار زخمی ہوئے
یہی مصیبت اور پلٹنوں پر بھی گذری ہوگی۔

ایک مرتبہ جگہ کی قلت کے سبب ایک پہاڑی کے بازو سے توپوں کا
چلنا خاموش ہو گیا جو سڑک کے اوپر واقع ہے لیکن یونانی فوج ان نقصانات سے
جو اس مقام پر اُس نے اوٹھائے تھے ایسی کمزور ہو گئی تھی کہ وہ اس موقع کو
غنیمت سمجھ کر اُس پہاڑ کی چوٹی پر قبضہ نہیں کر سکی جہاں سے ترک ایسی
آگ برسا رہے تھے کہ وہاں ٹھیرنا دشوار تھا۔ اسوقت درہ قیافا کے
دہانہ پر فوجوں کو کچھ بہت بڑی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اس درہ کی
شکل نہایت پیچدار اور عمودی ہے اور اسکے دونوں جانب کی چٹانیں ڈھالو
ہیں۔ یونانی توپیں ان آہنی دیواروں کے خلاف کوئی اثر ڈالنے والی کارروائی
کرنے کے قابل نہیں جس کے عقب میں البانیا کے لوگ بڑے تحمل کے
ساتھ کھڑے تھے اور یونانی پلٹن پر گولیوں کے متواتر سیلاب بہا رہے تھے
جنکے پاس سوا ایک یا دو چھوٹی چھوٹی آبپاشی کی نہروں کے اور کوئی

بچاؤ نہ تھا۔ یہی کیفیت ہر مقام پر تھی۔ یونانی نوجوانوں کے لئے میدان مین صرف اُن سڑکوں کے پشتوں نے کسیقدر پناہ ملگئی تھی جو ایک دوسرے کو قطع کرتی تھین برخلاف اس کے ترک ہر مقام پر ایک قدرتی آڑ رکھتے تھے جسکو اونھون نے اپنے طور پر بخوبی [illegible]ست کرلیا تھا اور ہر حالت مین انکے مورچے یونانیون پر حکمرانی کرسکتے [illegible]ین ظاہر ہے کہ ہر موقع پر انکا نقصان نسبتًا خفیف ہوتا تھا۔

یہ لڑائی تمام دن رہی اور جیسا کہ اس قسم کی لڑائیون مین معمولًا دیکھا جاتا ہے دورانِ جنگ مین کسی قسم کا ذرا سا بھی سکون نہین دیکھا گیا جب کچھ عرصہ گذر گیا تو آسمان پر کالی کالی گھٹائین چھا گئین اور موسلا دھار مینہہ برسنے لگا۔ اگرچہ اس سے اُن سپاہیون کو نجات ملگئی جو چالیس گھنٹے سے فی الواقع بے آب و دانہ لڑ رہے تھے لیکن چار بجے ایک دلیرانہ آخری کوشش کی گئی۔

اس جنگ مین تین کالم فوجین یکبارگی شریک ہوئین اور ایک ہیبتناک گولہ باری جانبین سے نصف گھنٹے سے زیادہ تک ہوا کی۔ اُسوقت شرابور کرنے والی بارش اور بھی بڑھ گئی اور آدمی بالکل بھیگ گئے۔ اور فوجون مین بہت بڑی بیدلی پھیل گئی۔ پہاڑیون کی چٹانون مین پانی کی وجہ سے پھسلن ہوگئی اور کسی حملہ کی مزید کوشش مین رخنہ پڑگیا جس رفتہ رفتہ گولہ باری کم ہوئی اور بند ہوگئی اور اگرچہ جابجا شام تک کبھی کبھی ایک آدھ گولہ چلتا رہا لیکن درحقیقت ہنوپولو کی لڑائی پانچ بجے ختم ہوگئی اور فوجین اپنے اپنے مورچون پر قابض رہین۔

جب تک بہت زیادہ رات نہین گذری لاشون کے اوٹھانے کا کام ختم نہین ہوا اور بعض لاشین درحقیقت دوسری صبح تک نہین ملین اس لئے دن مین یونانیون کے طبّی وسائل رجمنٹون کی نقل و حرکت اور خبرگیری مین نہایت ہی قابل الزام تھے ۔ البانیا فوجون کی تفنگ اندازی ایسی شدید تھی جس سے [illegible] ہی حالتون مین اس بات کی ضرورت تھی کہ مقتولین کی لاشین جہان پڑی ہین وہین پڑی رہین ۔ رات کے گیارہ بج گئے تھے اور بارش کی وہی کیفیت تھی سپاہی بھیگ رہے تھے اور یہ دیکھا گیا کہ اکثر پلٹنون کو غیر ضرر رسیدہ افسرون نے چھوڑ دیا تھا ۔

فوجون کے جمع ہونے کے لئے احکام جاری ہوئے تھے اور ہدایت تھی کہ ایاری کے پہاڑ پر اپنا وسطی مورچہ قایم کرین جسکے معنی درحقیقت یہ تھے کہ جو کچھ تھوڑا بہت موقع حاصل کیا گیا ہی چھوڑ دیا جاے اور جن جن موقعون پر بالفعل قبضہ تھا وہان سے کسی مقابلہ کے بغیر ہٹ جائین ۔ جب فوج دریا کو چہارشنبہ کے روز عبور کر رہی تھی تو پھر ایک رات کھلے میدان مین بیرحم بارش کے خلاف بڑی بےچینی سے کاٹنا پڑی ۔ یہ بارش بھی شام سے صبح تک ہوا کی ۔

جب شنبہ کے روز سپیدۂ صبح نمودار ہوا تو ترک ان مورچون پر قابض ہو گئے یونانیون نے پنجشنبہ کے روز دوپہر کو بڑی مردانگی سے غنیم کے گولون کی برداشت کی اور ایک جدید دمدمہ بندی مین مشغول رہے ۔ جہان ترکون کی سپہ گری کا سیلاب جاری تھا جسکی زد تھوپولو کے پہاڑ تک تھی جس نے ایک روز پہلے یونانیون کی بہت کچھ قیمتی جانین ضائع کی تھین چونکہ

یونانی باوجود ان بھاری نقصانات کے ایک ایسی حالت مین نہ تھے جس سے کسی حملہ کا تجدید ہوسکے اس لئے قرار دیا گیا تھا کہ وہ اپنی حفاظت بہ سختی کے ساتھ قایم رہین - ترکی سوار میدان مین نمودار ہوتے لیکن چونکہ وہ ایک فاصلہ دراز پر تھے اور اونپر کسی مزاحمت و مخالفت کا اثر نہین ہوتا تھا اور نہ ترکون ہی نے حملہ کی کوئی علامت ظاہر کی لہذا وہ تمام دن خاموشی سے گزر گیا - کبھی کبھی جابجا کوئی توپ چل جاتی تھی - بعض اوقات قلعہ آرٹا سے کوئی گولہ ترکون کے مورچہ پر گرتا تھا لیکن اس سے انکا کوئی نقصان نہوتا تھا - اصل حقیقت یہ ہے کہ جانبین کے لوگ بالکل تھکے ہوئے تھے اور کوئی خواہش انکو لڑائی کی نہ تھی - حتی کہ دریاے لورس کے پل پر جسکا ایک حصہ کرنل گول فنولوپوس نے اس لڑائی مین چھین لیا تھا کچھ یون ہی توپون کی لڑائی مین مشغول رہا - اور تھوڑی دیر تک بیدلی سے توپون کی لڑائی ہوتی رہی - لیکن وہ بھی ایک یا دو گھنٹے کے بعد بند ہوگئی اور فریقین ایک دوسرے کے مقابلے مین توپون اور بندوقون کی بھاری گولہ باری کو سہتے رہے جو تمام دن حوالی پریویزا مین ہوتی رہی اسطرح نصف شب تک یونانی اپنے مورچون پر قابض رہے حتی کہ دفعۃً کرنل مناس کا جو دوپہر کو آرٹا واپس گئے تھے یہ حکم آیا کہ تمام فوجین بہ ترتیب اور دریا کے اس پار قصبہ مذکور کو واپس آجاین -

فی الواقع اس کارروائی کے متعلق بہت سی افواہین مشہور ہوئین جو عام طور پر سمجھ مین نہین آتین - تاہم یہ بازگشت بڑی اسلوبی اور انتظام کے ساتھ وقوع مین آئی اور تمام فوجین اور توپین قدیم جنگ بازگشت کے طریقہ پر

پانچ بجے صبح واپس گئین اسکے بعد کرنل ڈاکس اور دوسرا برگیڈ مقیم ملاکا چونکہ ترکی مورچہ مین ہو کر نکل جانے کے قابل نہ تھا پس یہ حصہ نقل و حرکت مین ناکام رہا اس لئے حکم دیا گیا کہ عملداری یونان کو فوجین واپس جائین - مارکوپٹ نارس اور پریویزا کی فوج کو بھی یہی ہدایت ہوئی اسطرح تیسری مرتبہ کوئی یونانی سپاہی ترکی علاقہ مین باقی نہین رہا-

پریویزا کے قریب سخت جنگ اور یونانی فوجونکی مصیبت ۱۶ مئی ۹۷ء

انھین روز ان گروراسا مین ایک جنگ عظیم تین روز تک برابر ہوا کی اور اسکے بعد فوجین پسپا ہوئین - اس بازگشت مین بہت سے آدمی ضائع ہوتے - یہ قابل غور ہے کہ تین ہزار کی ایک زبردست فوج دہانہ لوروس مین چہارشنبہ کے روز اوتری تھی - لیکن کوئی مناسب انتظام یہان پیشتر سے نہ کیا گیا تھا - اس لئے کسی طرح یہان کوئی کشتی نہین ملسکتی تھی اور فوج کی ایک بہت بڑی جماعت تیرنے یا پایاب اوترنے پر مجبور ہوتی - تاہم سب لوگ اسی رات مین صبح سے پہلے بغیر کسی مخالفت کے چہارشنبہ کے روز کنارہ پر پہونچ گئے اور اسکے بعد اونھون نے تمام ان ممکن الحصول راستون پر جو پریویزا سے فلی پاد یہ کو گئے ہین ایک زبردست مورچہ قایم کرلیا- اس مقام پر وہ لوگ تمام دن پنجشنبہ جمعہ اور شنبہ کو لڑائی مین مشغول رہے - ترکون کی دو ہزار زبردست فوج نے پریوزا سے نکلکر ایک حملہ کیا اور ایک بڑی گولہ باری اور گولی کی بوچھار کے بعد یونانی مورچے کو بنوک سنگین گھیر لیا اور اگرچہ ہر ایک مرتبہ ترک بہت بڑے نقصان کے ساتھ وہان سے ہٹا ہٹا دیے جاتے تھے تاہم

اونھون نے متواتر اور پیہم حملے کیئے۔

یونانی اپنے مورچون کو سنبھالے رہے لیکن چونکہ اونکو اپنے تین مورچہ بند کر لینے کا وقت نہین ملا اس لئے اونکو سخت مصیبت پیش آئی لیکن ترکون کے مقابلہ مین اونکا نقصان بہت تہوڑا ہوا۔ شنبہ کی شام کو دونون فوجین تھک کر چور ہوگئی تہین یونانیون کو بھوک اور پیاس سے سخت تکلیف پہونچ رہی تھی اس مین کوئی شبہ نہین ہی کہ ترکون کا بھی قریب قریب یہی حال تہا۔ یونانیون کا قول ہی کہ البانیا کے سپاہیون نے بڑی عمدگی سے جنگ کی اور ایک عجیب غریب دلیری اور شجاعت ظاہر کی اونکو موت کا مطلق ڈر نہ تھا باایں ہمہ مورچے مین کوئی انقلاب واقع نہین ہوا یونانی ابتک اپنے اصلی مورچے پر قابض تھے۔ اسکے بعد رات کے وقت حکم آیا کہ یونانی علاقہ کو فوج واپس جائے۔

اسوقت ایک کمانیر نے تھکی ہوئی بھوکی اور بھیگی فوج کو اطلاع دینے مین یہ غلطی کی کہ اونکو عجلت کے ساتھ پسپا ہونا یا منتشر ہونا چاہیئے۔ سپاہی ساحل کو ایک عمدہ انتظام کے ساتھ لوٹے۔ لیکن تقریبًا دوسو سپاہی جنکے لئے اطلاع اور آگاہی کا بظاہر کوئی ذریعہ نہ تھا مارڈالے گئے یا قید مین پڑ گئے باانیہمہ دریا کے کنارہ پرایک کو بھی مصیبت اور ابتری ہوئی۔ ابتک ترک خاموش تھے لیکن جب یونانیون کو کوئی کشتی نہ ملی تو مایوس ہوگئے اور آخرکار اونھون نے اس دریا کے خلیج سے پایاب اوترنے کا ارادہ کیا جو اونکو یونانی عملداری سے علیحدہ کرتا تھا۔

یہ ایک ڈہائی گھنٹے کا کام تھا لوگ دریا مین ہاتھ پاؤن مارنے لگے علی الصباح ترکون کو اس واقعہ کی کیفیت معلوم ہوئی اسوقت اونھون نے پایاب اوترنے والی جماعتون پر گولے برسانا شروع کردیئے جنکی اب حالت نہایت مصیبتناک تھی بہت سے

آدمی ڈوب گئے جس مین اکثر زخمی تھے اور جب یہ فوج مرتی کھپتی مقام پر پہونچی تو اونکی حالت نہایت قابل افسوس تھی - اونھون نے اپنے زخمی پیچھے چھوڑ دے تھے - بہت سی تون مین اکثر سپاہیون نے اپنے اسلحہ گم کروا لے تھے اور سب خستگی اور مصیبت کی عام بلا مین پھنسے ہوئے تھے - تین روز کی لڑائی اور ہزیمت مین کرنل بوٹ زارس کے آدمیون نے تخمینہ کیا ہی کہ اونکے ایک سو آدمی گم ہوگئے اور بیس مارے گئے اور دو سو سے زیادہ زخمی ہوئے - جنمین چند آدمی فی پلٹن چھوڑ دئے گئے تھے - اور دو سو کا پتہ نہ تھا - اب اگر اس نقصان کو ایارٹی کے نقصان عظیم کے ساتھ ملائین (جہان بیشتر لڑائی ہوئی) تو ایپا رس کی فوج کا نقصان تین روز کی لڑائی مین جو کچھ ہوا اوسکی تعداد تقریباً اسقدر ہے کہ پانچسو آدمی مارے گئے اور ایک ہزار زخمی یا مفقود الخبر ہوگئے جن مین سے بہت سے آدمیون کو مُردون مین شمار کرنا چاہیے -

۱۷ مئی ۱۸۹۷ء - ڈوموکو کی لڑائی اور جنگ روم و یونان کا خاتمہ

اس لڑائی مین بھی جسکے اختتام پر مہلت جنگ عطا کی گئی تھی اور لڑائیون کے ترکون نے بہت بڑی گرمجوشی اور جنگی قابلیت ظاہر کی اور یونانی فوجین بڑی کمزوری کے ساتھ منہزم ہوئین - تاہم بقول ایک نامہ نگار کے -

"یونانیون کی جانب سے بھی بعض ایسی علامتین پائی گئین جن سے معلوم ہوا کہ اونھون نے آخر تک ہمت و مقابلہ کیا - لیکن اس لڑائی کا بہت بڑا حصہ جسکا تعلق یونانیون سے ہے مایوسانہ شکست اور مصیبت سے لبریز ہے"

مورچہ بندی کی کیفیت	یونانیونکا مورچہ ناہمواری کی وجہ سے گھوڑے کے نعل کی شکل کا تھا

جسکا داہنا بازو بہایت تنگ تھا۔ بھاری توپون کی تین باٹریان اس مورچہ مین ایک چوٹی پر قایم کی گئی تھین جو بائین جانب واقع ہے اور اونکی امداد کے لئے پانچہزار سپاہی متعین تھے۔ ڈوموکو کے سامنے چوٹیون اور ان ڈھالون پر جو میدان سے جا ملے ہین پانچ میدانی اور کوہی توپخانے مع پانچہزار سپاہیونکے قایم کئے گئے تھے اور داہنی جانب کے آخر ایک توپخانہ کیٹیکی مین اور دوسرا توپخانہ کنٹریزی مین لگایا گیا تھا۔ اسکے محاذی چار میدانی اور کوہی توپخانے تھے۔

اس مقام پر جو فوجین صف بستہ تھین اونکی تعداد تقریباً تیرہ ہزار ہوگی یہ ڈوموکو کے بائین جانب ایک پہاڑ کی ڈھال پر بطور محفوظ فوج کے متعین تھین۔ یونانیون کے حفاظتی مورچہ کوہ اسٹی مسٹر والی کرب کی دو توپون سے جو کرنل لوپولوس کے زیر کمان تھین استحکام دیا گیا تھا۔ انمین سے ایک توپ قدیم قلعہ مین جو قصبہ کے اوپر اور دوسری ڈوموکو کے مشرق مین ایک چوٹی پر نصب کی گئی۔ اس کے محاذی چار میدانی اور کوہی توپخانے تھے۔

یونانیون کی کل فوج کی تعداد پینتیس اور چالیس ہزار کے مابین تھی جس مین پانچہزار سوار بھی شامل تھے۔ جب ترکون کی فوجین بائین جانب اور سامنے کے رخ پر صف بندیان کر رہی تھین تو اونکی تعداد پچاس ہزار سے کم نہین معلوم ہوتی تھی۔ انکے علاوہ پچیس ہزار فوج داہنی جانب کے خاتمے پر اندازہ کی گئی۔ نو بجے کے تھوڑی دیر بعد ترکی فوجین فرسالا کی جانب سے بڑھتی ہوئی دیکھی گئین۔ قریب قریب اوسی وقت ایک فوج کوہستان کیسی دیاری کی چوٹی پر نمودار ہوئی اور یونانیون کے بیرونی مورچون پر گولہ باری شروع کی جس نے انکا جواب دیا۔ جنرل میرجمالی بائین بازو کی کمان کرتے تھے اور جنرل میکرلیس داہنے بازو کی فوج کے کمانیر تھے۔ ترکی توپخانون نے کوہ کیسی دیاری سے

اسوقت تک گولہ باری کی جب تک کہ انکی فوجین فرسالا کی سڑک پر کوچ کرتی ہین
اور میدان مین صف بستہ ہو کر لڑائی کے لئے تیار ہوئین یہ ایک عظیم الشان منظر
تھا جو ڈوموکو کی پہاڑیون سے بخوبی دکھائی پڑتا تھا۔

رسالہ کے پانچ اسکواڈرن جو دو میل تک سڑک پر سرپٹ آ گئے تھے مشرق کی جانب
مڑ گئے۔ اوران اونچی اور بلند زمینون کے نیچے جو کلیسی دریا کی نشیب مین واقع ہین غائب
ہو گئے۔ پلٹنین تین میل تک ثابت قدمی کے ساتھ سانپ کی طرح لہراتی ہوئی چلی گئین۔
اسکے بعد وہ بائین جانب موضع پوگاری کے عقب مین پھیل گئین جو فی الفور جلا دیا گیا۔
یہ فوجین یونانیونکی مشرقی فوج کے سامنے قایم ہوئین۔ دو ترکی توپخانے سڑک
کی مشرقی جانب ایک ایسے نشیب مین قایم کئے گئے۔ جنھون نے بڑی قابلیت کے
ساتھ ترکی کی نقل و حرکت کو جو توپخانون کے داہنی جانب سے حملہ کرنے کے لئے
(یونان کی جانب چپ) ہو رہی تھی ایک عرصہ تک چھپائے رکھا۔ یونانیون کی بڑی
کرپ کی توپین جو قلعہ اور چوٹیون پر تھین گولونکا مینہ برسانے لگین۔ اور فوراً نشانہ
دریافت کر کے ترکون کی صف بستہ نقل و حرکت مین ہل چل ڈالدی جو باانیہمہ بڑی
بردباری اور بے پرواہی سے عمل مین آ رہی تھی ایک اور یونانی توپخانہ نے جو ایک ہموار
پہاڑی کی پیشانی پر تھا اس سڑک کی جانب جو میدان کو جاتی ہے نشانہ باندھا اور ترکی توپخانہ
پر گولے برسانے شروع کئے۔

ایزلونیون نے مورچون پر ڈھلوان پہاڑون سے گولہ باری شروع کی اور تین بجے تک
یہ لڑائی عام طور پر پھیل گئی نصف گھنٹے کے بعد جانبین سے ہنگامہ گولہ باری اسقدر گرم ہوا
جس سے معلوم ہوتا تھا کہ گویا شلکی توپین چل رہی ہین۔ یونانیون کی صف بندی غنیم کی
نسبت عمدہ تھی۔ ایک شخص اس خوفناک تباہی کو بخوبی دیکھ سکتا تھا جو ترکی پلٹنون کی

صفون مین اونکے توپخانون نے ڈال رکھی تھی ایک گولہ قلعہ کی کرپ توپ سے ترکی فوج کے ایک کالم مین جو مورچہ کے مشرقی گوشہ مین تھا اوس وقت گرا جب وہ ڈھس کی پناہ مین صف بندی کی تیاری کر رہا تھا اور ایک دوسرا گولا سڑک کی داہنی طرف ترکی توپخانہ مین گرا - ان گولون نے سخت نقصان ہونچایا - جسکا اندازہ اس امر سے ہوسکتا ہے کہ ایک ترکی توپ اپنے مقام سے گر پڑی اور توپچیون کو یہ توپ اوسی جگہ چھوڑکر باقی توپین کچھ عرصہ کے لئے ہٹا لینا پڑین - جو کچھ دیر کے لئے بالکل خاموش ہوگئین -

ترکون کی شجاعت

یونانیون نے توپ کو گرا دیکھ کر اسکو بالکل نیست و نابود کرنے کو کوشش کی اور گولہ باری کا زور اوسی پر مجتمع کر دیا - دو گولندازون نے ہرگز اس خوفناک حالت مین بھی اپنی توپون کو نچھوڑا - ریوٹر کا نامہ نگار خاص جو عساکر عثمانیہ کے ہمراہ تھا لکھتا ہے کہ

"ان دونون جانباز گولندازون نے کمال ہی جرات اور شجاعت دکھلائی جنکے اردگرد واقعی قعر جہنم موجزن ہو رہا تھا اونکے سرون پر خاردار گولے پھٹ پھٹ کر گر رہے تھے اور کروی گولے اونکے قدمونکے نیچے زمین کو پاش پاش کئے ڈالتے تھے لیکن یہ بہادر اپنی جگہ سے ایک انچ ادھر اودھر ہٹ جانے کا نام نہ لیتے تھے - رات ہو جانے کے بعد مین ترکی فوج کے عقب مین ہٹ آیا اور فرش خاک کو بچھونا کرکے لیٹ رہا - کارتوسون کے شکستہ صندوقون کو جمع کرکے آگ سلگائی جسے دیکھ کر کئی زخمی ہسپتال جانے سے پہلے اپنے کمزور جسمون کو گرم کرنے کی غرض سے جمع ہوگئے ایک افسر کے بائین آنکھ کے اوپر گولی کا سخت زخم تھا مگر وہ نہایت زندہ دلی سے اس روز کے معرکون کی کیفیت سناتا رہا - ایک سپاہی کے شانہ سے گولی وارپار نکل گئی تھی جسکی اس تیسر مرد کو مطلق پرواہ نہ تھی لیکن بعض سپاہیون

کو ایسے شدید زخم پہونچے تھے کہ ذراسی جنبش یا ٹھیس پر درد بیچین کر دیتا تھا اور اونکے منھ سے آہ کے ساتھ بے اختیار یہ کلمہ نکلجاتا تھا کہ "اے اللہ ہمپر رحم کر"۔

"ان غریب مصیبت زدگان کی تکلیف کا المناک نظارہ جو میرے پاس جمع ہوگئے تھے مجھے مدت العمر فراموش نہوگا۔ مین اسوقت ترکی توپخانہ کی قابل تعریف استقامت اور استقلال کی تعریف کئے بغیر نہین رہسکتا۔ اوسکو دو میل کے فاصلہ سے یونانی مورچون پر گولہ باری کرنی پڑی تھی۔ اور طرہ یہ کہ انکا توپخانہ نشیب مین اور مورچے بلندی پر تھے اس لئے مشکلات اور بھی زیادہ پڑین۔ دشمن اونکی نقل و حرکت کو بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ باایہمہ ترکی توپخانہ کے صرف دو آدمی مقتول اور سات مجروح ہوئے۔ مگر ترکون کی پیادہ فوج کو نقصان عظیم اوٹھانا پڑا۔ مجھے میدان جنگ کے ایک حصہ پر سے گذرنے کا موقع ملا تو مردے اور زخمی بلا امتیاز ایک ہی ڈھیر مین پڑے پائے۔ زخمی سپاہی کے پہلو بہ پہلو جسکی اوس جگہ مرہم پٹی کیجارہی تھی دوسرے شخص کی لاش بھی پڑی تھی جسکا جسم گولے نے ٹکڑے ٹکڑے کرکے چیتھڑے کردیا تھا۔

جس ترکی دستہ نے دشمن کے قلب پر حملہ کیا وہ بہت ہی قابل تعریف ہے اوسکو دوران جنگ مین یہ پہلا ہی موقع ملا کہ گولے کی زد مین آوے تاہم اوسنے غنیم کے چند مورچون کو جو نہایت ہی محفوظ و مصئون تھے اور جہان غنیم کے لشکر کی تعداد مقابلہ اپنے بہت ہی زیادہ تھی بنوک سنگین فتح کرکے خاص امتیاز حاصل کیا۔"

تھا۔ پہنچے فرسالا کی سڑک پر اور زیادہ ترکی سوار نمودار ہوے اور وہ لکی چال میں پیش قدمی
کرتے ہوئے نظر آئے۔ اسی وقت ترکی بائین بازو کی فوج مین مزید ترقی ہوئی
ہوئی ہے کے عقب سے دو توپین میدان مین بڑہائی گئین اور یونانیون کے مورچون پر
گولہ باری شروع کی جہان قصبہ کے نیچے بکثرت یونانی فوجین جمع تھین۔
اس اثنا مین چلتے ہوئے گاؤن کے سامنے مغربی جانب فوجون کی صفین
روانہ ہوئین اور ایک خوبصورت اور عمدہ ترتیب کے ساتھ پھیلکر پنکھے کی شکل مین آگے
بڑہین اور ایزنوون اور ڈیڑہ سو گیری بالڈی والون سے مورچون پر مقابلہ کیا۔
آخر الذکر سپاہی گیری بالڈی کے زیر کمان تھے۔ لیکن چونکہ وہ غیر ملکون کے سپاہیون
کے دیکھنے کو چلا گیا جو یونانیون کے بائین بازو پر تھے۔ اس لیے انکی غیر حاضری مین
سیریانی نے انکی کمان لی اور گیری بالڈی والون کو حکم دیا گیا کہ وہ مورچون پر جا
توپخانے کے سامنے تہا ایزنوون کی مدد کرین۔ انھون نے ہر چند غنیم پر قاتلانہ
بوچھار شروع کی لیکن اونکی مستقل پیشقدمی کو نہین روک سکے۔
اس لڑائی مین ترکون کا استقلال قابلِ تعریف ہے جو باوجود اسکے کہ گولون اور
گولیون کی بوچھار سے اونکی صفین پل پل جاتی تھین اور ایزنوی اور گیری بالڈی
کے لوگ بڑی قادر اندازی کے ساتھ باڑھین مار رہے تھے مگر اونکا بڑھنا کسی طرح
نہین رکتا تہا۔ ترکون نے انتظام کیا تھا کہ ڈہال پر سے بندوق سنگین حملہ کرین لیکن گیری بالڈی
والون کی مجموعی گولہ اندازی اور باڑہون نے اونکو اپنی جگہ سے ہٹا دیا۔ اور وہ
میدانِ جنگ کی جانب پسپا ہو گئے۔ ڈیڑھ سو گیری بالڈی والون مین سے
دس مقتول اور تیس مجروح ہوئے۔ سیریانی بھی مجروحین مین تھا۔ اس موقع پر گارڈ
بالڈیا تیمار دارنے جو مردانہ کام کیا وہ نہایت حیرت انگیز ہے۔ یہ عورت سرخ کرتی

پہنے ہوے بیبا کانہ اپنے زخمیون کی تیمار داری کو موجود تھی اور خوش قسمتی سے تمام لڑائی
مین اوسکو کوئی ضرر نہین پہونچا - یہ فوجون کی بازگشت مین صاف بچ آئی - اس عرصہ
مین اوس نے اپنے زخمیونکا ساتھ نچھوڑا - یہانتک کہ تمام زخمی سلامتی سے اوس ہسپتال
مین پہونچ گئے جو بندر میرنو مین قایم ہوا تہا -

نازک وقت

جب نازک وقت قریب آیا تو یونانی سوارونکا ایک اسکواڈرن اُس
چکر دار راستہ سے جو میدان کو جاتا ہے اس لئے اوترا کہ اگر ترکی فوج حملہ کرے تو یہ اسکا
مقابلہ کرے - لیکن وہ اوس کے بعد ہٹ گئے تھے ساڑہے چار بجے کے قریب ایک
بہت بڑی ترکی فوج درہ اگوریانی کے بائین جانب پھیلی ہوئی دیکھی گئی جسکی امداد پر
دو توپخانے تھے ان فوجون سے بہت جلد میدان جو دو میل سے زیادہ وسیع تھا
بالکل پُر ہوگیا - اس اثنا مین ترکون کے توپخانے کیسی دیاری نے جہان صبح
کو اول اول لڑائی شروع ہوئی تھی یونانیون کی بائین فوج پر گولے مارنا شروع کئے
جس نے تمام پہاڑی چوٹیون پر فی الفور آگ لگادی اور اسکا سبب یہ ہوا کہ جہاڑیان
اس گولہ اندازی سے جلنے لگی تہین اور موضع کیتیں مین آگ لگادی گئی تھی جسپر ترکون
نے قبضہ کرلیا تہا - اور اس داہنی فوج کو جو جنرل میکری کے زیر کمان تھی ہٹا دیا تہا - اور
پچاس یونانی مار ڈالے تھے جنرل میکری نے بڑی بے صبری کے ساتھ کمک طلب کیا
تھی اور تین ہزار فوج محفوظ کو بھی توپخانون کے اوسکی مدد کو بھیجی گئی تھی - اس عرصہ مین مینا
ترکی جنرل نے یونانیون کی میسرہ فوج پر متواتر حملے کئے اور ایک حملہ ڈدموکو کے نیچے
ہوا - پون گھنٹے تک بندوقون اور توپون کی متواتر باڑہین چلاکین اور اونکا اثر زخمیون
کے اُس سیلاب سے معلوم ہوا جو چکر دار راستہ سے عقب فوج مین لایا گیا تہا -

لڑائی کا انجام

جنگ کا طوفان اب داہنی جانب بڑھ آیا - بالخصوص ایک سخت حملہ

ایز نویون کے مورچے پر ہوا جہان دوسری اور رجمنٹین صف بستہ تہین اونھون نے بہادرانہ
خوب مقابلہ کیا لیکن کرنل پیرو مچالی نے جو اس حصہ فوج کے قریب سے گذر رہے تھے
مزید کمک طلب کی اور باقی تین ہزار محفوظ فوجین پہاڑ کے اُس پار ڈومو کو کی داہنی جانب
بڑہین - اور لڑنے والی صفوں کی مدد کے لئے بھیجی گئین - اسوقت کرنل مچالی کے
کوٹھے پر ایک گولی لگی اور وہ میدان جنگ سے واپس گئے - اونکو لوگ گاڑی مین سوار
کرکے لامیہ کو لے گئے انکا ایڈیکانگ اور بھتیجا لفٹنٹ جارج میر مچالی بھی زخمی ہوا
اسکی پیشانی پر گولی پڑی تھی اور کھوپڑی توڑ کر نکل گئی تھی اُسکو بھی لوگ لامیہ کو اوٹھاکر
لے گئے تھے - جہان وہ جراحی عمل کے تھوڑی دیر بعد مر گیا - اُسوقت تمام فوج مصروف
کارزار تھی جسکا منظر نہایت عظیم الشان تھا - پھر ہنگامہ کارزار بائین جانب گرم ہوا اور
ساڑھے چھ بجے کے قریب تمام میدان سپاہیون سے بھر گیا جو سخت لڑائی مین مشغول
تھے - سات بجے کے قریب جانبین کی تفنگ اندازی دھیمی ہوئی اور جب شام ہوگئی
تو بالکل ختم ہوگئی - ان میدانی توپون یا قلعہ کی کرپ توپون سے کبھی کبھی کوئی گولہ ملیتا
تھا - غروب آفتاب کے بعد یونانی رسالہ میدان سے اوپر کو بڑھ کر درہ فرقا تک
پہونچ گیا - جو ایک مختصر میدان تک جھیل زیریز دو کی مشرقی جانب نیچے کو گیا ہے اور
اگرچہ یونانی بڑی بہادری کے ساتھ اپنے تمام مقامات پر قابض تھے - مگر ڈوبتے
ہوئے آفتاب کی روشنی مین دہوئین کا ایک غبار معلق نظر آتا تھا جو ایک ریگستان یا
سراب کا شبہ ڈال رہا تھا - جس مین جابجا شعلہ کے خطوط پڑے ہوئے تھے -
میدان خون آلود اور لہولہان ہو رہا تھا - رات ہونے سے لڑائی کچھ وقفہ کے لئے
بند ہوگئی -

ہیبتناک نتیجہ	اس روز کی جولانی اور ہیبتناک جنگ کا یہ نتیجہ تھا کہ جہانتک یونانی

فوجون کا تعلق سامنے اور بائین مورچون کی جانب تہا اونہون نے نہایت دلیری اور ہمت مردانہ کے ساتھ اونکو اپنے قبضہ مین رکھا جسکا شمار یا ہر ایک ترک اعتراف کرتا ہوگا۔ نوجوان سپاہی اور نوسکھ رنگروٹون کے استقلال اور دلیری نے ایک ایسے باران آتش مین جس سے بڑے بڑے بہادرونکے چھکے پانی ہوسکتے تھے ایک ایسے غنیم کے حملون کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا جو نہایت آراستہ اور تربیت یافتہ تھا۔ انکی صفین دہانہ درہ اگوریانی سے فوج میمنہ تک کہین ٹوٹی ہوئی نہ تھین اور ترک اپنی زیادتی افواج کے سبب سے دوسرے دنکی خونریز جنگ کے ذریعہ سے اس لڑائی کے خاتمہ کردینے کی کوشش [illegible] نے ہمہ وجوہ تیار سے چار سو زخمی جو خندقون اور مورچون سے جمع کیے گئے تھے [illegible] بھیجے گئے اور وہان سے اسپتالات بندر [illegible] اور [illegible] کو روانہ کیے گئے۔

عارضی شفاخانہ ڈوموکوس کے عارضی اسپتال کا منظر جو [illegible] مکان [illegible] ایک لیمپ کی دھندلی روشنی ہوتی ہی ناگفتہ بہ تہا۔ اس سے بہتر ہے کہ اس بیان بجائے خود چھوڑ دیا جاوے۔ قصہ مختصر جو لوگ عالت جانکنی مین درہ جات فرسا اور لاریسہ سے لائے گئے تھے۔ اونکا نام بھی فرشتہ اجل کی فہرست مین درج ہوچکا تہا۔

نامہ نگار رویٹر کا بیان ایک یونانی افسر کی تصدیق پر

اس افسر نے جو اس لڑائی مین شریک تہا بڑی صفائی سے بیان کیا کہ۔

مقام کشکی مین ۹ بجے کے قریب ایک گھمسان ڈالنے والی ترکی فوج نے کیوریک سٹرک برونا نیون پر حملہ کیا۔ ایک جنگ سخت کے بعد وہ موضع لوری کو

پلٹ جانے پر مجبور ہوئے جو ڈیرہ میل فاصلہ پر تہا وہان وہ ٹھیرے اور اس امدادی فوج کا انتظام کیا جو جنرل میکری نے کرنل سٹراپا چیف اسٹاف سے دو بجے سے پہلے طلب کی تھی۔ یہ کمکی فوجین پیام کے پہونچتے ہی روانہ کی گئی تہین لیکن یہ فوجین دیر مین پہونچین۔ افسر نے بیان کیا کہ جنرل میکری کا بازو اُسوقت مغلوب ہوا جب بہادر یونانیون نے ترکی کے متواتر حملون کو پریشان کردیا تہا اور مردہ اور زخمی ترکون سے زمین پوشیدہ ہوگئی تھی۔ یونانیون کی صفین آٹھ بجے لوٹین اور داہنا بازو ڈوموکو کے مورچے سے ہٹا۔ اُسوقت جنرل اسموئنسکی کا ڈویزن امیرو مین اپنے انجام کے لئے چھوڑدیا گیا تھا۔"

بے شبہ اب اسموئنسکی کا ڈویزن گھر گیا تھا صرف دریا کی جانب راہ فرار محفوظ تھی اور اسکا نتیجہ یہ شدنی تھا کہ یا تو وہ ہتھیار ڈالدین یا براہ دریا بذریعہ یونانی بیڑہ جہازات کے بچکر نکل جائین۔ نو بجے کے قریب تک یونانیون کے طرفدارون کو بالکل اس سے بیخبری تھی کہ اس روز کی جنگ کا نتیجہ یونیون کے خلاف ہوا ہے۔

بازگشت کے احکام

بازگشت کے لئے اُسیوقت احکام جاری ہوئے۔ یہ تیسری بازگشت تھی جو بڑی بھاگڑون مین شمار کی جاسکتی ہے۔ یہ منظر نہایت دردناک اور دلخراش تہا۔ لیکن اس بازگشت مین بخلاف فرسالا وغیرہ کے کوئی بڑی بدنظمی اور گھبراہٹ نہین ہوئی البتہ لامیہ کا راستہ بوجہ اُس مزاحمت کے اکثر اوقات رُک جاتا تہا جو کسانون کے ہجوم اور گاڑیون اور چھکڑون کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی جنپر مفرورین اور رکسرٹ کا سامان لدا ہوا تھا۔ یہ نہایت تابناک چاندنی رات تھی جس سے کوئی ہلڑ نہ ہونے پایا۔ بیان ہوا ہے کہ تمام توپخانے بخیریت تمام لامیہ کو واپس لائے گئے صرف تھوڑے

محاصرہ کی کرب توپین چھوڑ دی گیتن - علی الصباح ترکون نے ڈوموکو تصرف کرلیا -
بازگشت مین شہزادے کی گاڑی سب سے آگے تھی اور اوسکے پیچھے سوارونکا بدرقہ تھا -

لامیہ کی حالت

لامیہ کے خاص محلہ مین پانچ اور چھ بجے کے مابین گاڑیونکا تانتا لگا ہوا تھا جو زخمیون کو لارہی تھین جنمین کرنل میرحپالی بھی تھے - باشندونکی حالت مین ایک بہت بڑا تہلکہ پڑا ہوا تھا - ہز رائل ہائنس نبد رمیر نبو مین داخل ہوے اور وہان جاکر سلاطین آتوجہ کو اس دلخراش واقعہ کی اطلاع کی جو بیچارہ یونان کی تاریخ مین نہایت المناک ہے -

کپتان ایوارٹ کا بیان ہے کہ "جو خوفناک منظر مین نے زخمیونکے انتقال مکان اور پناہ گزینون کی فرار کی نسبت دیکھا ہے اوسکی تفصیل اور توضیح کی کوئی ضرورت نہین ہے اسوقت خوف پر خوف ایسا چھایا ہوا ہے کہ میرے لئے اوسکا بیان بالکل بدمزہ اور پھیکا ہو گیا ہے -"

نتیجہ جنگ ڈوموکو

۱۷- مئی کی خونخوار جنگ کا نتیجہ ۸ بجے رات کو ظاہر ہوگیا جبکہ یونانیون نے ہزیمت کھاکر لامیہ کا راستہ لیا - ۱۸- کی صبح کو ترکون کا پوری پوری طرح شہر پر تسلط ہوگیا اور آغاز جنگ سے پورے پورے ایک مہینہ کے بعد ہلالی پرچم بالآخر لہرین مارنے لگا -
اس آخری جنگ مین یونانیون کے مقتولین کی تعداد دو ہزار تھی اور زخمیون کی کوئی شمار نتھی جو تھسلی کے آخری شہر ڈوموکو سے رخصت ہوکر یونانی ہسپتالون مین پہونچتے پہونچتے تمام ہوجاتے تھے جیسا ابھی اس سے پیشتر لکھا جاچکا ہے +
ترکون کی طرف دوسو مقتول اور سات سو مجروح ہوے حسب معمول سامان جنگ آلات حرب وغیرہ قلعہ ڈوموکو مین ترکون کے ہاتھ لگے سب سے بڑا نتیجہ اس لڑائی کا یہ ہوا کہ یونان کی قسمت کا آخری فیصلہ ہوگیا اور اس جنگ مین شکست فاش کھانے سے اوسکی تمام امیدین ٹوٹ گئین اور سوائے خواستگاری صلح کے اور کوئی صورت تخت ایتھنز کے بچاؤ کی باقی نہین رہی جسکا فتح کرلینا ترکون کے لئے اسوقت صرف ایک ہفتہ عشرہ کی بات تھی -

ڈوموکو کی ترک قطعی اور کامل ترک قرار دی گئی - اور یونانیون کے دماغ سے ایک مدت کے لئے ترکون کے مقابلہ مین صف آرائی کرنے کی جرات اور ہوس بالکل محو ہوگئی

مفرور یونانیون کا تعاقب - کوہ اتھریس مین اونکا محاصرہ

۱۸ - مئی ۱۸۹۷ء بوقت صبح - اور

اختتام معرکہ آرائی - ۱۹ - مئی ۱۸۹۷ء عیسوی

۱۸ مئی کی صبح کو پندرہ[15] ہزار ترکون نے مفرور سپاہیون کا تعاقب کیا - یونانی سپہ سالار دس ہزار فوج درہ فورکہ کی حفاظت کے لئے چھوڑکر باقی فوج لامیہ کو ہٹا لے گیا تھا اس درہ پر آٹھ بجے رات تک فریقین مین گولہ باری ہوتی رہی اسوقت یونانی اپنے مورچون پر قابض رہے - مگر صبح ہوتے ہی ۱۹ - مئی کو موضع ترازامین جو لامیہ اور فورکہ کے درمیان ہی ہٹ گئے - ترک بھی تعاقب کنان آگے بڑھتے چلے آتے اور دس بجے دن کے لڑائی شروع ہوگئی - بیس ترکی رسالے غنیم کا عقب روکنے کے ارادہ سے اونکے پہلو پر سے گذر گئے - یونانی اونپر متواتر گولہ باری کرتے رہے جس سے اکثر ترکی سوار مارے گئے - لیکن سوارون کی اس مردانہ کارروائی سے یونانیون کے لئے کوئی راہ فرار باقی نہ تھی کہ اسنے مین التوائے جنگ کا حکم آ پہونچ گیا اور معرکہ آرائی ختم ہوگئی - یونانی ۲۰ - مئی کو لامیہ جاکر پناہ گزین ہوئے اور ترک درہ فورکہ چھوڑکر قدیم سرحد سے پار گزر گئے - یوشر کا فرنس نامہ نگار اس واقعہ کو اس طرح سے بیان کرتا ہے کہ

ترک فاتحین یونانیون کو درہ فورکہ سے بھگا کر اونکی عقب کی فوج کا جو برابر بھاگی جارہی تھی پوری سرگرمی سے تعاقب کئے چلے جارہے تھے کہ یونانی سپہ سالار کا قاصد التوائے جنگ کی درخواست لیکر آ پہونچا سیف اللہ بے

نے پیغام کو فوراً مارشل ادھم پاشا کے ساتھ جو ڈوموکو مین مقیم تھے روانہ کردیا - جواب آنے تک دونون فوجون مین لڑائی ملتوی کردی گئی ۔"

اس تعاقب مین ترکون نے ساٹھ یونانی گرفتار کیے ۔ مارشل موصوف کا جواب آنے پر باقاعدہ التواے جنگ کا اعلان کردیا گیا - اور یونانی فوج لامیہ کو ہٹ گئی - ولیعہد نے اسکو مقامات لامیہ موکو اور تھرما پولی مین تقسیم کرکے اپنا ہیڈ کوارٹر آخرالذکر مقام تھرماپولی مین قایم کیا - اسی نامہ نگار نے جنگ ڈوموکو کے بعد مندرجہ ذیل تار برقی یونانی محتسبون کی نگرانی سے بچنے کے لیے ایتھنز سے براہ برنڈزی ارسال کی -

"کوہ اتھریس کے درّون پر ہٹ آنے کے بعد ولیعہد یونان کی فوج نے پرانی سرحد کے اُن درّون پر جنسے لامیہ کو راستہ جاتا تھا قیام کیا - کرنل استاماس کی رجمنٹ درہ ادانا امنشر پر متعین کی گئی - یہ رجمنٹ جو غالباً قلب لشکر کے ساتھ معرکہ آرائی مین شامل تھی نامعلوم خوف و دہشت سے گھبراکر مایوسی اور ناگفتہ بہ وجہ سے درہ کو چھوڑکر جس سے لامیہ کا راستہ اسطرف سے بالکل غیر محفوظ ہوگیا تھا سیدھی لامیہ کو بھاگ گئی جہان وہ کمال بے ترتیبی سے داخل ہوئی سپاہی بے تحاشا چیخین چنگھاڑین مار رہے تھے اور کوئی اونکو روکنے والا نہ تھا ۔"

قیدیونکی رہائی | سپاہ کو ابسلے سر دیکھکر قیدیون کے رشتہ دارون اور دوستون نے جیلخانہ کا راستہ لیا اور اوسکے دروازون کو توڑکر تمام قیدیون کو رہا کردیا -

دوسری روایت ہے کہ حاکم شہر نے اُن لوگون کی استدعا پر خود جیلخانے کے دروازے کھولدئے - خیر رہائی کسی طرح ہوئی ہو - قیدیون نے جیل سے نکلتے ہی دوکانون کو لوٹنا شروع کردیا - ولیعہد جو اُس وقت وہان پہونچ چکے تھے شور و شغب سنکر فوراً ودہی امن قایم کرنے کی توقع سے چوک کو روانہ ہوے مگر دعایا اور خود سپاہیون نے نوجوان کے

نعروں سے اونکا منہ پھیر دیا۔ ایک رسالہ سوارونکا شہزادہ صاحب کی اردل مین تھا اوسنے مداخلت کرنے کا قصد کیا تھا کہ شہزادہ نے اُسکو روک کر حکم دیا کہ فقط مفسد سپاہیون کو جمع کر کے کیمپ مین لے جاؤ۔

متفقہ یادداشت سلاطین بابت درخواست صلح

دول عظام کے سفیرون نے ۱۲ مئی کو باب عالی مین درخواست کی کہ اب صلح کیجائے اور جنگ موقوف ہو اسکے جواب مین ۱۵ مئی کو ٹرکی نے باضابطہ جواب دیا کہ جب تک اسکی شرائط منظور نہون جنگ کا ملتوی ہونا غیر ممکن ہے۔ پہلی شرائط یہ تھین۔ (۱) الحاق صوبہ تھسلی۔ (۲) ایک کرور پونڈ تاوان جنگ (جو سولہ کرور روپیہ کی برابر ہوتے ہین) (۳) ترکی سلطنت مین رعایاے یونان کے حقوق کیپی چولیشن کی موقوفی۔ سفراے دول عظام سے ٹرکی نے یہ بھی تجویز کیا کہ شرائط انجام دینے کی غرض سے فرسالا مین جمع ہوکر اجلاس کرین اور اس امر مین زور دیا گیا کہ اگر شرائط قابل منظوری نہوئین تو عثمانیہ افواج پیشقدمی کو برابر جاری رکھینگی۔ اس غیر متوقع جرأت پر سلطنت ٹرکی سے کل عظمت و جبروت کا بار ڈالدیا اور لوگ حیرت مین رہ گئے کہ سنگین مطالبات ٹرکی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ بنابرین سلطان المعظم کو ہر طرح سے ترغیب دلائی گئی کہ شرائط مین کچھ ترمیم فرمادین لیکن زار روس کی کوشش نے فوراً یہ نتیجہ پیدا کیا کہ التواے جنگ کا اعلان باضابطہ جاری ہوگیا۔ زار روس نے اسکے بدلے مین ایک تار شکریہ کا سلطان المعظم کی خدمت مین روانہ کیا۔

زار روس کی درخواست بذریعہ تار برقی اور حضور سلطان المعظم کی منظوری بابت التواے جنگ

مندرجہ ذیل نقل اُس ٹیلیگرام کی ہے جسکو زار روس نے سلطان کی خدمت مین	The Czar appeals and the Sultan accedes

The following is the text of the telegram of the Czar of Russia to the Sultan urging the declaration of an armistice

"Your Imperial Majesty will not feel astonished by the fact that, encouraged by the evidence of that sincere friendship & neighbourly feeling which exists between us, I have taken upon myself the task of addressing your august sensibility with my expression of the wish that you will crown the heroic success of your soldiers by the suspension of hostilities.

This is the course which will be in entire accord with the firmness and peaceful moderation you evinced at the commencement of the campaign. Your Imperial Majesty thus will accomplish an act which will be entirely in conformity with wisdom & moderation, and

باینغرض بھیجا تھا کہ مہلت جنگ کا اعلان کریں۔

"یوامپیریل مجسٹی۔ اس امر سے کوئی حیرت نفرمادیں گے کہ جس نے بوجہ شہادت اُس حقیقی دوستی اور ہمسایانہ خیال کے جو ہمارے مابین موجود ہیں ہمت دلائی ہے اور میں نے بذات خود اس کام کو اپنے ذمہ لیا ہے کہ میں آپکی عالی دماغی اور زود فہمی کے سامنے اپنی اس خواہش کو ظاہر کروں کہ آپ مہربانی سے التوائے جنگ کے ذریعے سے اپنے سپاہیوں کی دلیرانہ کامیابی کو عزت بخشیں گے۔ یہ کارروائی بھی ایسی اس استقلال اور نمائش آمیز اعتدال سے جو آپ نے آغاز معرکہ جنگ سے ظاہر کیا ہے بالکل موافق اور مطابق ہوگی یورامپیریل مجسٹی اسطرح ایک ایسے کام کو انجام دینگے جو دانائی اور بردباری سے مشابہت تامہ رکھتا ہے اور جو اس عزت و

& which will serve still further to augment the respect & admiration, which you personally inspire, and of which I will for ever retain a memory.

I pray Your Imperial Majesty be good enough to believe in my unalterable friendship."

The Sultan's Reply

"I pray Your Majesty accept my most lively and sincere thanks for the assurances & friendly felicitations you express towards me and the success of my soldiers, in the despatch you have been good enough to address me, reiterating the peaceful sentiments you entertain towards me, based upon the relations of solid friendship & neighbourly feeling existing between us.

I thoroughly appreciate and reciprocate the pacific intentions of Your Majesty & as a proof of my desire to conform with the senti-

حریت کو آیندہ مسنزاد کریگا جو آپکی ذات والا صفات مین موجود ہے اور جسکو مین ہمیشہ یاد رکھونگا۔

میری التجا ہے کہ یور امپریل مجسٹی براہ کرم میری غیر تغیر پذیر دوستی کا یقین کرین گے۔

سلطان المعظم کا جواب یور مجسٹی کے

جناب قدس مین التماس ہے کہ میرا نہایت دلی اور سچا شکریہ اس یقین اور دوستانہ تہنیت اور مسرت کے لئے قبول فرمائین جو آپ نے میری نسبت اور میرے سپاہیون کی کامیابی کی نسبت اس مراسلہ مین ظاہر کیا ہے جسکو براہ عنایت آپنے میرے نام بھیجا ہے اس محبت نامہ مین جو مصالحت آمیز خیالات آپنے میری نسبت ظاہر کئے ہین اُس مستحکم دوستی اور ہمسایانہ طبیعت کے تعلقات پر مبنی ہین جو ہمارے اور آپکے پائی جاتی ہے مین اُسکی بڑی قدر کرتا ہون اور یور مجسٹی کے مصالحت آمیز ارادون کو پسند کرتا ہون

ments Your Majesty expresses concerning the suspension of further warlike movements and the cessation of bloodshed, orders have been given for the commanding officers of both my armies to simultaneously arrest the course of hostilities.

I pray that Your Imperial Majesty may also be good enough to take into consideration that I wish for the friendly intervention of the powers to assure the reestablishment of peace having for its results the safeguarding of the rights & prestige of my Government & the maintainance of general peace by the subsequent and continual security of my frontier"

اور اپنی اس خواہش کے اثبات مین جسکے ذریعے سے مین یور مجسٹی کے خیالات اور آرا کی تائید کرنا چاہتا ہون جو آپنے مزید جنگی تحریکات اور خونریزی کے انسداد و التوا کے بارے مین ظاہر کی ہین - مین نے اپنی دونون فوجون کے کمانیر افسرونکے نام احکام جاری کردئے ہین کہ فی الفور جنگی کاروائیون کو روکدین -

التماس ہے کہ یور مجسٹی براہ عنایت اس بات پر غور و لحاظ فرمادینگے کہ مین دول عظام کی دوستانہ مداخلت کے لئے اس امر کا یقین دلاتا ہون کہ از سر نو امن و امان قایم کیجاوے اور اوسکے نتیجے مین میرے حقوق اور میری گورنمنٹ کے اعزاز و مرتبہ کو محفوظ رکھا جائے اور بذریعہ آیندہ اور دوامی حفاظت میری سرحد کے امن عامہ کو ترقی دیجائے +

عارضی شرائط مہلت جنگ بمقام آرٹا

عثمان پاشا سپہ سالار افواج متعینہ اپاپرس نے ۱۸- مئی روز سہ شنبہ ساڑھی پانچ بجے شام کے یونانی کمانیر کو اطلاع دی کہ ہمارے نام قسطنطنیہ سے حکم آیا ہے کہ التوائے جنگ کا بندوبست کروں۔ (اس سے اہل یورپ کو خیال پیدا ہوا کہ ایسا ہی حکم ادھم پاشا کے نام بھی پہونچا ہوگا لیکن تھسلی میں ۱۹ مئی سے قبل جنگ نہیں روکی گئی۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ ادہم پاشا اور عثمان پاشا کے نام جو جو احکام التوائے جنگ کی بابت صادر ہوئے انہیں ضرور اختلاف ہوگا)

۱۹- مئی کو ۱۲ بجے دن کے عبداللہ پاشا حاکم لامیہ کو اطلاع دی کہ ٹرکی ہیڈکوارٹر کو مہلت جنگ کے متعلق کوئی ہدایت ابتک نہیں ملی ہے۔ اسی تاریخ کو ایک بجے دن کے (؟) ایک عہدنامہ جس میں شرائط مہلت جنگ مندرج تھیں اور جسپر یونانی اسٹاف افسر نے آرٹا کے پل پر دستخط کئے تھے ایتھنز پہونچا۔ گورنمنٹ نے اسکی اطلاع فوراً عہدوں کو دی اور تاکید کی کہ وہ سیف اللہ پاشا کے اسٹاف افسر سے نامہ و پیام شروع کریں۔ اس لئے کہ گورنمنٹ یونان کے خیال میں جو انتظام آرٹا میں ہوا وہ عموماً کل جنگی کارروائیوں سے متعلق سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ مقام آرٹا کے معاہدہ کے مضمون میں یہ بات مشرح نہیں ہوتی تھی جو حسب ذیل ہے۔

(۱) اسوقت ایک بجے ۱۹ مئی ۱۸۹۷ء کو ایک معاہدہ مہلت جنگ فریقین میں ہوگیا ہے۔

(۲) ترکی فوج آج شام کے ۶ بجے سے ان مورچوں پر قبضہ کرے گی جو دریائے آرٹا کے داہنے کنارہ پر واقع ہیں اور جنپر وہ قبل اعلان جنگ کے قابض تھے۔

(۳) یونانی فوج دریائے آرٹا کے بائیں کنارے کو خالی کردے گی اور سابقہ مورچوں پر قابض رہے گی۔

(۴) اس معاہدہ کی دو نقلیں ہونگی اور ہر ایک فریق ایک ایک نقل اوسکی اپنے پاس رکھے گا۔

چوبیس گھنٹے کے لئے موقوفی جنگ کا انتظام بمقام تھسلی

گورنمنٹ نے ولیعہد کو جب اس معاہدہ کے مضمون کی اطلاع دی تو اونکو یہ بھی ہدایت کی کہ نقض انتظام کی ذمہ داری ترکون پر بھی ڈالیں اور ظاہر کردیں کہ یونانی فوج اب کسی طرح چھیڑ چھاڑ نکرے گی۔ ہاں اوسپر اگر کوئی شخص حملہ کریگا تو وہ اپنی حفاظت کی پابند ہوگی۔ ولیعہد سے یہ بھی چاہا گیا کہ معاہدہ التوائے جنگ کا مضمون کمانیہ ترکی فوج کے بخوبی ذہن نشین کردے۔ اس پیام کے پہونچنے پر ولیعہد نے اپنے اسٹاف کے چند افسرون کو سیف اللہ پاشا کے پاس بھیجا اور ۱۹ مئی کو پانچ بجے شام کے چوبیس گھنٹے کے لئے موقوفی جنگ کا ایک انتظام ختم ہوا۔

لڑائی ۲۰ مئی کو ساڑھے پانچ بجے موقوف ہوئی

گورنمنٹ یونان اس دلیل پر کہ آرٹا کا معاہدہ ایک بجے موکد ہوا ہے دعوی کرتی ہے کہ ادہم پاشا کی فوج نے اس گھنٹہ کے بعد جو موقع حاصل کیا ہے وہ ضبط ہونا چاہئے۔ ۲۰ مئی کی دوپہر کے بعد قبل انقضائے ۲۴ گھنٹے کے ایک اسی قسم کا معاہدہ مہلت جنگ تھسلی میں عمل میں آیا اور ولیعہد کے اسٹاف افسر اور سیف اللہ پاشا نے اوسپر دستخط کئے اس میں صرف اسقدر اختلاف رہا کہ ترک تھسلی میں اپنے مورچون پر قابض رہیں۔

اختتام جنگ کی باضابطہ اطلاع

۲۱ مئی کو گیارہ بجکر ۳۰ منٹ پر لندن میں تار برقیان موصول ہوئیں کہ باب عالی نے سفیران دول عظام متعینہ قسطنطنیہ کو اطلاع دی کہ جنگ ختم کردیجانے کی اطلاع مارشل ادھم پاشا کو دیدی گئی۔ اسی تاریخ مارشل ادھم پاشا کو گورنمنٹ عثمانیہ نے جنگ سے دست کشی کی خبر روانہ کی۔ اسی روز زار روس کا تار بدرخواست التوائے جنگ صادر ہوا جسکا فوراً منتذکرہ بالا جواب

دیا گیا۔ توفیق پاشا وزیر خارجیہ نے دولت آسٹریا کے سفیر کو اختتام جنگ کی اطلاع دی سر فلپ کری نے بوقت شام توفیق پاشا سے ملاقات کی۔ آرٹا کے سامنے ترکون نے صلح کا سفید جھنڈا بلند کیا۔

حد فاصل

۲۲۔ مئی روز شنبہ کو دونون افواج مقابل کے درمیان آٹھ سو میٹر کی حد فاصل مقرر کی گئی۔

(**نوٹ**) آٹھ سو میٹر برابر ہوتے ہین ۸۷۵ انگریزی گز کے اس لئے ایک میٹر جو فرانسیسی پیمانہ ہے برابر ہوتا ہے ۳۹ و ۱۳۷۰۷۹ انچ انگریزی کے۔ میٹر کو انگریزی گز بنانیکا عموماً یہ قاعدہ ہی کہ تعداد میٹر کو ۷۰ سے ضرب کر کے ۶۴ سے تقسیم کر دیتے ہین تو گز بنجاتے ہین مثلاً $\frac{800 \text{ میٹر} \times 70}{64}$ = ۸۷۵ گز کے (مولف)

ذیلی واقعات

یونان کے بے تمیز معاونین یعنے اطالین مجاہدین

یونان کی بدقسمتی سے اُسے جو معاون ملے وہ اپنے سپاہیون سے بھی بدتر نکلے۔ اطالین مجاہدین نے تو ایسی مدد کی جو یونانیون کو مدت العمر فراموش نہوگی۔ ترک جس شہر یا قصبہ مین داخل ہوئے فوراً شراب کی بوتلون کو ڈرکر شراب لنڈھا دیتے تاکہ کوئی مسلمان شیطان کے اغواسے ادنکو منہ نہ لگا بیٹھے انکے برخلاف اطالین مجاہدین جب کسی شہر مین جاتے تو اونکا پہلا کام شراب خوری ہوتا۔ شراب اوڑانے دنگہ فساد کرنے۔ عورتون کی عصمت بگاڑنے تاخت و تاراج کرنے مین اونھون نے کوئی کسر باقی اوٹھا نہ رکھی اور لڑائی کے وقت پاؤن سر پر رکھ کر رفو چکر ہو جاتے۔ ہان جب کچھ بھی مفر نہ رہ جاتا اور بے قابو ہو جاتے جیسا ڈوموکو مین ہوا تو پھر کچھ لڑ بھی لیتے۔ رہتا سے جنگ پر یونانیون نے ان بدبختون کے حصہ کثیر کو جبراً چہار دن پڑھلائ

اٹلی کو واپس بھیجدیا۔ جب انکی کسی جماعت کو چلے جانے کے لئے کہا گیا وہ فوراً اس پر خاموش
ہوگئی اور جب تک سرکاری فوجون کی گولیون سے تقریباً اوسیقدر ہلاک اور زخمی نہ
ہوئے جتنے کہ ترکون کے ہاتھ سے ہوئے تھے ہتھیار رکھنے اور جہازون پر بیٹھنے کا نام
نہ لیا جسوقت یہ لوگ لڑائی سے فارغ ہوتے تو یونانیون مین مغویانہ خیالات پھیلاتے
رہتے۔ انکا افسر اعلیٰ مشہور گیری بالڈی (آزادہ کنندہ اٹلی) کا بیٹا اور نائب کمانڈر
اطالین پارلیمنٹ کا ممبر ڈی فیلاسیس تھا۔ ان لوگون کی شرارت سے تنگ آکر جب
آخرالذکر کو ایم ریلی وزیر اعظم نے اپنے دفتر مین بلا کر اس سے درخواست کی کہ
اب آپ مجاہدین سمیت اٹلی کو تشریف لیجائین اس نے جواب دیا کہ مین اپنے اعلیٰ افسر
کے حکم کے بغیر ایسا نہین کرسکتا۔ جب وزیر نے اصرار کیا تو ممبر صاحب نے تبرّے سنانے
شروع کئے اور وزیر موصوف کی بخوبی مرمت کرنے کو تیار تھے کہ پولیس نے اطالین ممبر کو
گردن سے پکڑا اور مدعیان آزادی کو اطالین جنگی جہاز پر سوار کرکے یونان کی اونسے خلاصی کرائی

والنٹیرون سے سلوک

گورنمنٹ یونان نے اعلان دیا کہ والنٹیر اور بیقاعدہ فوج سے اسلحہ
لے لئے جائین۔ باقاعدہ سپاہ کے کمانڈرون کے نام تاکیدی احکام صادر ہوئے
کہ اونکو دیہات اور شہرون کے لوٹنے سے باز رکھین اگر بے قاعدہ سپاہی ہتھیار
دینے سے انکار کرین تو جبر عمل مین لایا جاوے۔

ایتھنز مین کثیر التعداد والنٹیرون کی موجودگی سے سخت خوف کھایا جاتا تھا۔ فوجی
پولیس کی جو جماعت آرٹا بھیجی گئی تھی واپس طلب کی گئی۔ بہت سے اطالین والنٹیر
انارکسٹ تھے گورنمنٹ نے انکو ایتھنز آنے سے روکدیا۔ آرٹا سے روانہ
نہ بھیجے گئے جہان اونسے ہتھیار لیکر حکم دیا گیا کہ اونکو جہاز مین چڑھا کر حسب مراد
جس ملک کے بندرگاہ کی طرف جانا چاہین وہان اونکو اوتار دیا جاوے۔ ان والنٹیرون

نے یہ احکام سنکر سرکشی کی اور باشندون سے لڑ پڑے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک اٹالین مقتول اور چھ زخمی ہوئے۔ اونکو دو یونانی جنگی جہازون کی حفاظت سے بڑی بھی بالگیا۔ جمعہ کو امریکہ سے پانچسو والنٹیر پہونچنے پر ایتھنز مین بجاے جوش و خروش کے ایک عالم تحیر پیدا ہوا۔ یہ دستہ فورکہ لڈہیہ اور تھرمابولی کی یونانی سپاہ کے ساتھ شامل ہوگیا۔ فرنچ والنٹیر گزشتہ ہفتہ مختلف مقامات کو ایتھنز سے روانہ ہوئے۔ کرنل منوس جسکو گورنمنٹ نے واپس بلایا تھا جب مقام اگرینیم مین پہونچا تو لوگون نے اسکے آنے پر بہت بڑی ناراضی ظاہر کی۔ ایک گروہ بڑے غیظ و غضب مین اوسکے پیچھے ہولیا جو اسکو چلا کر کہتا تھا کہ اسکو قتل کر ڈالو۔ خوش نصیبی سے ایک انگریز نے پر جوش مجمع سے مخاطب ہوکر کہا کہ اسوقت تمہارا طریق عمل اصول انصاف کے برخلاف ہے۔ اور ایک پادری نے تائید کی۔ اسطرح کرنل منوس کی جان بچگئی۔

۱۴ مئی کو اخیر گروہ یونانی فوج کا کریٹ سے یونان کو واپس روانہ ہوا۔

اعلیحضرت سلطان المعظم کا ہسپتال معائنہ فرمانا

۲۳ مئی ۱۸۹۷ء

اعلیحضرت سلطان المعظم ۲۳ مئی کو اپنے مجروح سپاہیون کے دیکھنے کے لیے محل یلدز کے ہسپتال مین تشریف لے گئے۔ حضور ممدوح کے کمرے مین داخل ہونے پر تمام سپاہی کھڑے ہوگئے مگر ایک سپاہی جو بہت ہی کمزور تھا فرش پر گر پڑا۔ جب اوسے اوٹھا کر پھر کھڑا کر دیا گیا تو خلیفۃ المسلمین نے اوسکے قریب جاکر ارشاد فرمایا۔ تیری سب سے بڑی تمنا کیا ہے ؟ مجروح سپاہی نے جواب دیا " خلیفۃ المسلمین کی درازی عمر اور فتح و نصرت "۔ اعلیحضرت نے ارشاد کیا یہ تو مانی ہوئی بات ہے کچھ اپنے لئے مانگو۔ اس سپاہی نے اپنے زخمی ہاتھ اوٹھا کر تنا عور عرض کیا۔ " یہ ہاتھ اسلام کی شان قایم

رکھنے مین ٹکڑے ٹکڑے ہوئے ہین۔ اے میرے بادشاہ! میری التجا ہے
کہ جو ملک اسطرح حاصل کیا گیا ہے وہ تیرے پاشا واپس نہ دینے پائین۔"
اسکی خالص حب قومی اور جوش اسلامی دیکھکر امیر المومنین کا روے مبارک زرد ہوگیا۔
اور آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے۔

سلاطین کا اتفاق

۲۴ مئی کے تار کے بموجب سلاطین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ٹرکی کو اطلاع دین
کہ تھسلی کا دیا جانا غیر ممکن ہے گو یہ بات ممکن ہے کہ جنگی کامون کی عمدگی کی غرض سے
سرحد ترمیم کیجاوے اور ٹرکی جو مصارف جنگ چاہتا ہے اوس مین تخفیف کرے۔
اور سلاطین سمجھتے ہین کہ یونان کے اختیارات فسخ نہین کیے جا سکتے گو ممکن ہے کہ این
کچھ تخفیف کیجائے۔

مجموعی یادداشت پر جرمن کا اعتراض اور سلطان کا شکریہ

۲۵۔ مئی۔ جرمن نے ٹرکی کے پاس مجموعی یادداشت بھیجنے پر اعتراض کیا تاوقتیکہ یونان
سلاطین کی تجاویز کو منظور نہ کرے۔ سلطان نے شاہنشاہ ولیم کو ایک تار برقی بھیجا
اور اونکے مشورہ کا شکریہ ادا کیا اور بیان کیا کہ مین امید کرتا ہون کہ اس سے فائدہ
ہے ٹرکی کیونکر فاتح کے استحقاق کو تسلیم کر سکتا ہے۔

۲۶۔ مئی سلاطین نے قطعی طور سے ایک مجموعی یادداشت معہ دیگر تجاویز کے گورنمنٹ
ٹرکی کے روبرو پیش کی جنگی تار برقی شنبہ کے روز بھیجی گئی تھی۔ جسپر جرمن نے تجویز
کیا تھا کہ یادداشت پیش نکیجاوے تاوقتیکہ یونان تجاویز سلاطین کو منظور کرے۔

وزیر اعظم ٹرکی کی استقامت

افواہ تھی کہ خلیل رفعت پاشا صدر اعظم نے اعلیحضرت کی خدمت مین التماس کیا کہ دول یورپ

ٹرکی کے مخالف ہین جو ٹرکی کو نیست و نابود کرنے کے لئے سازشین کر رہی ہین -
حضور ممدوح مسلہ آرمینیا اور دیگر معاملات مین یورپ کے مطالبات کو کامیابی کے ساتھ
مسترد فرما چکے ہین اسی طرح تہسلی کے بارہ مین اونکی خواہشون کی پرواہ نکرکے اوسپر مستقل
تصرف کیا جاوے کہتے ہین کہ آخر مین وزیر موصوف نے بصورت نامنظوری درخواست
استعفا منظور فرمائے جانے کی استدعا کی -

(نوٹ) **شاہ یونان کے خیالات دربارہ جنگ**

مسٹر فرنیکلن بولین نے جنکا تعلق اخبار پیرس جرنل سے ہی اُس گفتگو کا حال لکھا ہی جو شاہ یونان سے ہوئی
جس مین چند امور نہایت دلچسپ اور پُر اثر ہین - شاہ جارج نے فرانسیسی نامہ نگار کو یقین دلایا کہ مجکو آخری
ساعت تک مصالحت آمیز فیصلہ کی آرزو تھی - ہر مجسٹی نے یہ بھی بیان کیا کہ بے شبہ مجکو عام اسے کی
بمقدمہ مایانہ حالت سے کما حقہ واقفیت تھی لیکن عاجلانہ کارروائی یا تحریک بے ضرر تھی جو لوگ ہمپر الزام ڈالنا چاہتے
ہین یہ وہ اشخاص نہین ہین جو امور سلطنت کے ذمہ دار اور جوابدہ ہین -
ملک کا فرض مجھپر یہ ہی کہ لڑائی سے بچنے کے لئے بہر طور کوشش کرون - مین اُن شخصون مین نہین ہون جو
تلون طبعی کیوجہ سے لڑائی مول لیتے ہین - مین نے بڑے صبر و قناعت کے ساتھ اس بات کی امید مین
انتظار کیا کہ دول یورپ اپنی غلطیونکی اصلاح کرینگے - مین نے فوجون اور بیڑہ جہازات کے اُس مقام پر
متعین کرنے مین ایک دن بھی ضائع نہین کیا جہان سے وہ اپنی خاطر خواہ کارروائی کر سکین - ہم کو اس
نازک حالت پر سخت حیرت ہوئی جسکا پہلے سے کوئی وہم و گمان بھی نہ تہا - ہمارے بدترین غنیم کو کبھی
ایسے موزون حالات اور اسباب کے جمع ہونے کا خیال بھی ہنوگا - مجھے اطمینان کلی ہی کہ آیندہ ہم کو
اتفاق کے ذریعے سے قوت حاصل ہوگی اور ہمارا صبر تمام دنیا کی رائے کی ہمدردی حاصل کریگا - اگرچہ
سلاطین عظام ہمارے خلاف ہین لیکن ہر شخص ہمارا ساتھ دینے کو آمادہ ہی اور ہم اس بات پر جسقدر ناز
کرین زیبا ہے - اس سوال کے جواب مین کہ یورپ کے اخبارون مین ابتک عداوت اور دشمنی پائی
جاتی ہے اور اصرار کے ساتھ اونکی خواہش ہی کہ یونان پر الزام لگائین - شاہ نے کہا کہ ان کو ہ خفیون کا

ٹرکی کا جواب

طاقتوں کے متفقہ نوٹ کے جواب میں ۲۰ مئی ۹۷ء کو بابعالی کی طرف سے وصول ہوگیا اسمین شرائط صلح کی بابت کوئی بحث نہین کی گئی صرف اسقدر لکھا کہ اب چونکہ التوائے جنگ کی رسمین ادا ہو چکی ہین تو پھر جلد بازی کی چندان ضرورت نہین ہے - ہمارے سلطان سفیران دول سے اس معاملہ پر گفتگو کرنے کے لئے آمادہ ہین - آخر جواب مین یہ بھی خواہش ظاہر کیگئی کہ صلحنامہ پر قسطنطنیہ مین دستخط کئے جائین -

کوئی اثر نہ پڑیگا - ہرچند یونان کے وسائل نہایت ہی محدود ہین لیکن یونانی قوم صرف اونہین شخصون پر بھروسہ کرسکتی ہے جنہون نے واقعات اور حالات کو روزمرہ دیکھا ہے اور جو ہمارے ساتھ بغیر کسی طرح غداری کے بتاؤ کرنیکو راستبازی سے آمادہ ہین اونہون نے بڑی گرمجوشی کے ساتھ یہ بھی بیان کیا کیا ہم اس لڑائی کے جوابدہ ہین کیا ہمنے چھیڑ چھاڑ کی ؟ ایک کے مقابلہ مین سات کی مخالفت قابل غور ہے - بہانہ بازی سے ہمارے اعتبار مین کوئی فرق نہین آتا - کیا ہمنے لڑائی کے چھیڑنے کی غرض سے اپنی فوج جزیرہ کریٹ مین اوتاری جہان ہمارا فرض تھا کہ اپنے ان بھائیون کی جانون کو محفوظ رکھین جنکو ترک ہلاک کررہے تھے - درحالیکہ یورپ سلطان سے صلح کی گفتگو کررہا تھا اور کیا یہ بات سرحد تھسلی پر تھی جہان ہمسے آٹھ روز قبل ترکون نے بھی محفوظ فوج جنگ طلب کی تھی مجکو معلوم ہے کہ سرحد پر کچھ حادثے گذر رہے تھے - لیکن کیا ان چند بلوائیون کی نقل و حرکت اعلان کے لئے کافی و وافی وجہ قرار دیجاسکتی ہے - اول فرض یہ تھا کہ اونکو سرحد سے اوترنے کی اجازت نہ دیجاتی - شاہ نے ۱۸۹۶ء کو نقصان رسانی یونانی سرحد کا حوالہ دینے کے بعد (جب ترکون کی باقاعدہ فوج نے اناٹیس تھانہ پر حملہ کیا تھا) مندرجہ ذیل غمناک حالات بیان کئے - اونہون نے کہا اصل حقیقت یہ ہے کہ ہمپر بیوجہ حملہ ہوا اور راست راست یہ ہے کہ ہمپر حملہ کرنے کے لئے حکم دیا گیا تھا - یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ ہم ٹرکی سے جنگ نہین کرتے ہین - جزیرہ کریٹ کے سبب سے ہم مین تفرقہ نہین ہوا بلکہ اور سازشین ہین جو بعد کو کھلینگی - غرضکہ تمام دول عظام ہمارے خلاف ہین اور چند قومین تو کھلم کھلا ہماری مخالفت کررہی ہین - آپ کہینگے کہ یہ کیون تو مین اسکی توضیح کے لئے تیار نہین ہون - بہرحال اگر وہ جنگ کے لئے چین سے اور لڑائی سے خروج کیا تو یہ یورپین اتفاق کا فعل ہے "

یونان کا عذر افلاس

۲۸ مئی کو یونان نے طاقتوں کے نام ایک مراسلہ لکھا بدین مضمون کہ سرحد یونان مین کوئی تغیر ہونا چاہیئے (جیسا کہ طاقتین بجائے تسلی دینے کے ملک یونان مین ٹرکی کی حدود کچھ بڑہا دینا اور سرحد کو سیدہی کرنی چاہتے ہین۔) کیونکہ اس صورت مین یونان کو اپنے ملک کی حفاظت کے لئے از سر نو جدید قلعے بنانے پڑینگے اور اوسپر تازہ زیر باری کا پہاڑ ٹوٹ پڑے گا۔

مشکلات کریٹ کی خاص بحث پر شاہ جارج نے کہا۔ "مجھے ابتک کوئی دول یورپ کا حال معلوم نہین بلکہ قومی قانون کے مطابق محاصرہ قایم نہین رہ سکتا یورپین فوجین اس مقام پر قیام کرنے کی وجہ سے دولت عثمانیہ کے اصول راستبازی کو شکست کر رہی ہین درحقیقت وہ ہمارے دشمن کی مدد پر ہین۔ اور ہمارے مقابلہ کو ہتھیار اوٹہا رہی ہین۔ یونان اور ترکون کا جھگڑا اگر طے ہوجائے تو پہر تمام مداخلت یکطرفہ عداوت کا ایک فعل ہو جاے گی۔ بدنصیبی سے اس نازک حالت نے ہم کو سکھا دیا ہے کہ قومی قانون ایک بیکار سائنس ہے۔" علی ہذا ہزمجسٹی نے دفعتًا لڑائی کے پہیل جانے پر نہایت مشرح گفتگو کی۔ اونہون نے کہا یورپ کو بہت جلد یہ بات معلوم ہوجاے گی کہ ہم کو لڑائی مین دہکیلنے سے کوئی سلسلہ سلوک اور قید کا قایم نہ رہیگا۔ تم بہت جلد دیکھوگے کہ ہمارا بیڑہ جہازات ایک بہت ہی بڑی نازرولی کے سے طلب کیا گیا ہے۔ کیا تسلی اور ایپرس ہی تک جنگی کارروائیان محدود رہینگی۔ ہم جانتے ہین کہ ہم اپنے پر بہروسہ کرسکتے مین لیکن ہم اور ہتھیارون سے بھی فائدہ اوٹہا سکتے ہین جو ہم کو . . . . مین ہم مین کافی ہمت موجود ہے اور ہم اپنے حقوق کا تحفظ بخوبی کرسکتے ہین ہمارا یہ خیال ہے کہ ہم تمام دنیا کے مقابلہ مین تنہا ہین یہانتک کہ فرانس بھی ہم سے بالکل علیحدہ ہے تم کہتے ہو کہ یورپ قبل اوس طوفان کے نمودار ہونے کے جسکا وہ بانی ہے ہٹ آیگا لیکن مجھے بخوبی معلوم ہے کہ وہ ایک طولانی اور خونریز جنگ کے لئے نہایت بیدار ہے اگرچہ بدقسمتی سے بہت دیر ہوگئی ہے لیکن ہم کو آیندہ انصاف پر یقین رکھنا چاہیے کریٹ کے معاملہ مین حق اور انسانیت کے خلاف ایک بہت بڑا جرم سرزد ہوا ہے اور اوس کی گوشمالی شروع ہوگئی ہے۔

اس مراسلہ مین یونان نے یہ بھی لکھا کہ ہم صرف بہت تھوڑا زر تاوان دے سکتے ہین اور یہ ناممکن ہی کہ تاوان جنگ بھی دیا جاوے اور تیر ضبحوا ہون کو بھی بھگتا جاوے اسکے علاوہ یونان کو اسمین بھی عذر ہی کہ یونانی رعایا سے ٹرکی کے حقوق مین کسی قسم کی تخفیف کیجاوے۔

جواب الجواب منجانب سفیران

بالعالی کے نوٹ مذکورہ بالا کے جواب مین ۳۰ مئی کو سفیران یورپ نے لکھا کہ ہمین التوا ے جنگ کے ختم ہونے مین کوئی عذر نہین ہی اور اسی کے مطابق ہم اتھینز مین کارروائی کرینگے لیکن اسکے ساتھ ہی ہماری راے یہ ہی کہ شرائط صلح پر بحث فی الفور شروع ہوجانی چاہیے۔

۳۱ مئی ۔ قسطنطنیہ ۔ ایک سلطانی فرمان جاری ہوا جسمین مہلت جنگ پندرہ روز کی ۲۰ مئی سے قرار دی گئی باین شرط کہ پھر یہ زیادہ کیجاوے اگر گفتگو سے صلح ختم نہو۔

رعایتی حقوق یونان

کیپی چولیشن یعنی رعایتی حقوق یونان کی موقوفی کی شرط دفعات شرائط مصالحت مین اوپر لکھی جاچکی ہی۔ اوسکا مطلب اور حقوق کی تشریح معلوم کرنا لازمی ہے چنانچہ رعایتی حقوق کا ذکر اوپر آچکا ہی۔ وہ بعض اُن مراعات کا نام ہی جنکو یکے بعد دیگرے تمام فرمانروایان سلطنت عثمانیہ ان بیرونی سلطنتون کے باشندون کے باب مین ملحوظ رکھتے آئے جنھون نے ترکون کی عملداری مین سکونت اختیار کی ہی۔ یہ رعایتین قرن اوسطے ابتک چلی آتی ہین اور ابتدا مین مثل اونکے مغلون نے انگلش سیاحون کے حق مین عطا کی تھین۔ یہ محض تجارتی رعایتین تھین بعد امتداد ایام و زوال سلطنت عثمانیہ ہندوستان کی طرح ترکی مین بھی وہ عہدنامجات کی برابر گران قدر ہوگئین اور ٹرکی سے زبردستی بمعاونت ان دوسری سلطنتون کے حفاظت ٹرکی یا دوسری باتون کے جو اونکی بابت دعوی کرنیکی قوت رکھتی تھین حاصل کیجانے لگین۔ ان رعایتی حقوق کے بموجب جو مراعات ملحوظ رکھی

جاتی ہین وہ یہ ہین۔ برات ٹیکس سے علاوہ محصول کسٹم کے (اور جو بیرونی اشخاص غیر منقولہ جائداد رکھتے ہون تو ٹیکس ارضی سے) ٹرکی مین رہنے سے اونکی وطنی سکونت کے حق کا ضائع نہونا۔ اور کل عدالتون کے اختیار سماعت سے اونکا بری رہنا۔ یہ آخری رعایت البتہ مستثنیات اور حدود کی پابند ہے اور اسکی تفصیل بہت طول طلب اور پیچیدہ ہے پس اسقدر کہنا کافی ہے کہ اجنبی اشخاص کے حق مین اس رعایت کے ہونے سے ہمیشہ طرح طرح کے جھگڑے بالخصوص مصر مین جہان اونکی وجہ سے مخالطی عدالتین مقرر کرنا پڑین پیدا ہوا کرتے ہین اور قبل اسکے بارہا مختلف ملکون کے مابین اونکی وجہ سے پیچیدگیان واقع ہوئین فی الحال جو سلطنتین یہ رعایتی حقوق رکھتی ہین اونکے نام یہ ہین۔ یعنی یورپ مین فرانس۔ اطالیہ۔ انگلستان۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ روس۔ ہالینڈ۔ سوئیڈن۔ ڈنمارک۔ بلجیم۔ پرتگال اور یونان۔ اور نئی دنیا مین ممالک متحدہ امریکا و برازل۔

رعایتی حقوق یونان پر سر الفرڈ ملز کی تحریر

رعایتی حقوق یونان کے تاریخی حالات کے بارے مین بہت کچھ اختلاف رائے ہے۔ اسموقع پر سر الفرڈ ملز کی تحریر کا حوالہ مناسب ہے۔ سر الفرڈ ملز اپنی تاریخ مصر مین لکھتے ہین کہ ابتدا مین جو رعایتی حقوق ادا کیے گئے وہ اصل مین معاملات کی حیثیت نہین بلکہ زیادہ تر مراعات کی حیثیت سے دیے گئے تھے۔ اس زمانہ کے سلاطین ٹرکی نہ تو مغرب کی عیسائی سلطنتون کو اس قابل سمجھتے تھے کہ انکے ساتھ برابری کا برتاؤ کیا جاتا اور نہ اونکا خاص منشار یہ تھا کہ جو رعایتین وہ عطا کرین انکے معاوضہ مین اسی طرح کی رعایتین دوسری سلطنتون مین اونکے ساتھ کیجائین۔ جن زبردست خودمختار فرمانرواؤن نے ابتدائی رعایتی حقوق عطا کیے تھے وہ اس خیال پر مسکرانے لگتے کہ جو رعایتین وہ قریب قریب

حقارت کی نگاہ سے دیکھ رہی ہین وہ کسیوقت انکے جانشینون کی کمزوری اور سخت پریشانی کا باعث ہو جائینگی "

دنیا کی سب سے بھاری سلطنت کا معدودے چند بیرونی ملک کے تاجرون کو اپنے شاہانہ اختیار کی کوئی جزو اپنی خوشی اور مرضی سے دیدینا اور ہی بات ہے۔ (ان تاجرون کی وطنی گورنمنٹین بہت ہی دور دراز مقامات پر واقع تھین ۔ اور ان ایام مین بمقابلہ ٹرکی کے بالکل ہی ضعیف تھین ۔ اور اس وجہ سے ذرا بھی گمان نہ تھا کہ جو حقوق اسوقت دیے گئے تھے اونکی تعمیل ایسی سخت پابندی کے ساتھ چاہی جاویگی) اور یہ بالکل دوسرا امر ہے کہ وہی سلطنت ضعیف اور زوال پذیر ہوگئی ۔ اور اب اُسکو بیشمار تعداد ان اجنبی باشندون کا سامنا کرنا پڑا جو ایسے حقوق سے مسلح ہین ۔

سلطان المعظم کی نسبت اخبار کرانیکل کی رائے

کرانیکل نے جو اکثر موقعون پر ترکون اور اونکے سلطان کے ساتھ اظہار تعصب کرتا رہا ۱۵ مئی ۱۸۹۷ء کے پرچہ مین یون آرٹیکل لکھا ۔ " یہ مشہور ہے کہ سلطان نرمی پر مائل ہے مگر پھر بھی وہ اس سے بہت کچھ زائد طلب کریگا جو دول عظام کا ارادہ ہو۔ اسکی عادت مین داخل ہے کہ وہ جس چیز پر اڑ بیٹھے اوسے آسانی سے نہین چھوڑتا ۔ سارے پولیٹشین یہ کہا کرتے ہین کہ اموشتان مین جب وہ کوئی رائے قایم کرتا ہے تو پھر اُس سے مشکل ہٹتا ہے برسون تک اوس نے تمام یورپ کی سلطنتون کو انگلیون پر نچایا حالانکہ سب کے سب یہ کہتے رہے کہ اوسکی ذات بلکہ سلطنت تک ایک دن مین نیست و نابود ہوسکتی ہے مگر آج اوسکی وہ حالت نہین جو ان دنون مین تھی وہ اسوقت ایک ایسی فوج کا میر لشکر ہے جس نے نمایان فتح حاصل کی ہین بلکہ سچ پوچھو تو وہ آج ایک قوم کا سردار ہے جسمین ایک نئی روح پھونکی گئی ہے اور جس نے نئی زندگی پائی ہے ۔ اسلام جو سامون اور

قسطنطنیہ کے کشت و خون اور قتل و غارت کے بعد پست ہوگیا تھا آج اوسکے دم سے
قوی ہوگیا ہی بلکہ اوسکے وجود پر فخر کرتا ہے۔ یورپ مین بھی اب اسکو بہت بڑی وقعت
حاصل ہوگئی ہی اور کثرت سے طرفدار ہوگئے ہین۔ بڑے بڑے زبردست بادشاہ آب
اوسکے جنبہ داردن مین ہین آج کی حالت کا پچھلے ماہ کی حالت سے مقابلہ کیا جاوے
تو کتنا فرق ہی۔ اوسوقت اوسے اپنے تخت و تاج بلکہ مملکت کے ٹکڑے ٹکڑے
ہوجانے کا اندیشہ تھا اور آج وہ دن ہی کہ یورپ اوسپر حاکمانہ کارروائی نکریگا۔ اور ایسے
وقت مین جبکہ سکہ اوسکا یورپ کے دلون مین بیٹھ گیا ہے اوسکے منہ سے اس کلمہ کا نکلنا
کہ ہم نرمی پر مائل ہین بڑی مسرت اور خوشی کے ساتھ سنا جاویگا۔

واقعات بعد از جنگ

یکم جون۔ اکثر باغیونکے سرغنے کریٹ کی خودمختاری اس شرط پر قبول کرنا چاہتے تھے
کہ ترکی فوجین وہان سے نکل جاوین۔

۲۔ **جون**۔ بابعالی نے سفیران دول عظام کو اطلاع دی کہ تا تصفیہ شرائط صلح التوای جنگ
منظور رہو۔ بابعالی نے کل دول عظام کو دعوت دی کہ کل سے مصالحت کی بابت گفتگو شروع کردین

۳۔ **جون**۔ فرانس نے کریٹ کی خودمختاری کے بارہ مین ایک تجویز پیش کی جس مین تجویز کیا گیا
کہ ممالک غیر کی پولیس بھرتی کیجاوے اور سلطنت ہای غیر کے اعتبار پر قرضہ واسطے اخراجات کے
لیا جاوے۔ روس اور انگریزون نے اس تجویز کو پسند کیا۔

۳۔ جون ۱۸۹۷ء کریٹ کے لوگون نے بماتحتی خاص مفد مکلیس نامی کے صوبہ کی گورنمنٹ قائم کی

۴۔ جون ۱۸۹۷ء مابین سفیران ممالک غیر اور توفیق پاشا کے گفتگو صلح شروع ہوئی
یہ بات قرار دی گئی ہی کہ ایم لیدوف دربارہ ترمیم ترکی یونانی سرحد کے اور ایم کمبلن دربارہ

اختیارات یونانیوں کے اور سرقلب کری درباره اداے مصارف جنگ کے ایک ایک یادداشت طیار کرین۔

۵- جون - مختلف علامات کی موجودگی سے ثابت ہونے لگا کہ ٹرکی تیاری کر رہا ہے کہ تھسلی مین بہت مدت کے لئے قبضہ کرے - گورنر جج اور اسکول ماسٹر مقرر ہوے ہین - اور ٹرکی سے لوگون کے حرم بھی داخل ہونے لگے -

۵- جون ۱۸۹۷ء آج مقام پیرا مین جو جلسہ سفیرون اور توفیق پاشا کا جمع ہوا تاکہ درباره شرائط صلح ٹرکی و یونان کے بحث کیجاوے - اوس مین قایم مقامان گریٹ برٹن فرانس اور اٹلی نے قطعی برخلاف اُس تجویز کے بیان کیا کہ تھسلی سلطنت ٹرکی مین شریک کیجاوے -

۶- جون ۱۸۹۷ء - گورنمنٹ ٹرکی نے جو یادداشت سفیرون کو پیش کی اوس مین ٹرکی دعوے کرتی ہے کہ تھسلی کو بعد اپنے ملک مین شریک کرے - کیونکہ جن شرائط سے وہ مقام یونان کو دیا گیا تھا اونکا عملدرآمد نہین کیا گیا - گورنمنٹ ٹرکی برابر اپنی خواہش ظاہر کرتی ہے کہ یونان کو جو اختیارات دیے گئے تھے وہ خارج کئے جاوین کیونکہ یونان نے اونکا خراب برتاؤ کیا اور درباره مصارف جنگ کے یادداشت مین بیان ہے کہ فاتح اپنا نقصان پورا کرنے کا مستحق ہے -

۷- جون ۱۸۹۷ء - پندره یونانی والنٹیر کریٹ کو اس غرض سے واپس آئے تھے کہ کریٹ کے لوگون کو ترغیب دیکر آماده جنگ کرین لیکن جہاز سے اوترتے وقت گرفتار کرلیے گئے -

۹- جون اس خبر سے ایتھنز مین سخت تشویش پھیلی کہ سفیران متعینہ قسطنطنیہ نے صرف تشریح کی ہے کہ کس بنا پر فیصلہ ہونا چاہیئے اور ٹرکی اور یونان کو اس بات پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ خود اپنا فیصلہ کرلین -

۱۰- جون - سفراء متعینہ قسطنطنیہ نے تین کیفیات تجربہ کارون کی مقرر کین جنمین

اٹھا چکی ہین تاکہ گفتگو سے سرحد تھسلی اور مصارف جنگ اور یونان کے اختیارات کے بارے
مین جانچ کرین -

۱۰- جون - گورنمنٹ ٹرکی نے اُن الزامات سے انکار کیا جو اُس یونانی یادداشت مین
لگائے گئے تھے جو سلاطین کے پاس بھیجی گئی تھی - کہ تھسلی اور ایپرس مین ترکون نے سخت
جور وظلم کیا ہے -

۱۰- جون - اخبار ڈیلی نیوز کے نامہ نگار نے قسطنطنیہ سے تحریر کیا کہ توفیق پاشا نے
سفیران دول یورپ کو اطلاع دی کہ ایسے ملک یا علاقہ کا واپس دینا جو خون کے ذریعے سے
فتح کیا گیا ہو مذہب اسلام کے خلاف ہے - اسی ذریعہ سے یہ بھی بیان کیا گیا کہ سفیر جرمن نے
اس بارہ مین توفیق پاشا کی تائید کی -

۱۱- جون - ٹرکی نے تھسلی مین بہت زیادہ فراہمی ٹکس کا حکم دیا اور فرسالا مین ایک ترک
گورنر مقرر کیا -

۲۸- جون - قسطنطنیہ مین سفیرون نے جو ایک فینانشل کمیشن مقرر کی تھی اوس نے ایک
رپورٹ تیار کی کہ یونان کے اخراجات جنگ کے لئے چالیس لاکھ پونڈ سے زیادہ نہین دیسکتا -

۵- جولائی - ایم ڈیلانیس سابق وزیر اعظم یونان نے ایتھنز مین برٹش وزیر سے کہا
کہ یونان کی مالی حالت کی نگرانی کسی دوسری دولت کو تفویض نکیجائیگی جیسا کہ دول یورپ کا خیال ہے

۶- جولائی - یونانی سرحد کے متعلق وزراے ٹرکی نے طاقتون کے متفقہ نوٹ
پر دستخط کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ تھسلی مین سے ایک انچہ زمین یونان کو واپس
نہ بجاوے گی -

وزیر اعظم نے سلطان کو اطلاع دی کہ مین ہرگز مجوزہ کاغذ پر دستخط نکرونگا -
ایک پرچہ کے لارڈ نے کہا کہ ٹرکی یونان نہ مانے گا اس کے منوانے کے لئے سنہ ۱۸۷۸ع

کی طرح قسطنطنیہ پر روسی فوج کے جمع ہونے کی ضرورت ہے۔
روس نے ایک گشتی چھٹی طاقتون کو بھیجی کہ فیصلہ کا جلدی فیصلہ کرائین۔
۸۔ جولائی۔ ٹرکی نے بھی ایک مراسلے مین مسئلہ یونانی سرحد کی نسبت اپنی عذرات
خوب وضاحت سے بیان کئے کچھ عرصہ کے لئے ٹرکی کے خلاف ساری طاقتین متفق ہو گئین۔
سفیر آسٹریا نے توفیق پاشا کو لکھا کہ سرحد تھسلی کی بابت اگر بابعالی گفتگو کے لئے کوئی دن
معین نفرمائے گا تو سفیران یورپ اپنی اپنی طاقتون کو لکھ دینگے کہ بسبیل تعجیل بطور خود
کارروائی کرین۔
سفیران یورپ نے ایک متفقہ یادداشت بابعالی مین پیش کی کہ سرحد والے معاملہ مین تاخیر نکرین
شہنشاہ آسٹریا نے تھسلی کے معاملہ مین سلطان کے مراسلے کے جواب مین لکھا کہ بابعالی اگر
طاقتون کا کہنا مان لیگا تو اسکا فائدہ ہے۔
شہنشاہ جرمنی نے بھی سلطان کو یہی جواب دیدیا کہ افسوس ہے ساری طاقتون کے خلاف کارروائی
نہین کرسکتا۔
۱۰۔ جولائی۔ پریسیڈنٹ فار اور دوسرے سلاطین یورپ نے بھی سلطان المعظم کو جواب
یہی دیا کہ شرائط صلح مین ہمنے جو رائے دی ہے وہ آپکو قبول کرلینا بہت مناسب نظر آتا ہے
۱۲۔ جولائی۔ توفیق پاشا نے سفراے دول یورپ کو اطلاع دی کہ یونانی سرحد کا مقدمہ
طے ہونے کی بابت شنبہ کے دن ہم کچھ کہین گے۔
۱۳۔ جولائی۔ جواد پاشا جو سابق مین وزیر اعظم دولت عثمانیہ تھے کریٹ مین فوجی سپہ سالار مقرر ہوے
۱۴۔ جولائی۔ سفراے دول یورپ نے شنبہ کے روز مجوزہ اخراجات جنگ اور یونانیون کے
لئے ممالک ترک مین رعایتی حقوق منسوخ کرنے کے لئے چند تجاویز پیش کین۔
۱۹۔ جولائی۔ بموجب تحریر نامہ نگار ٹائمز۔ سلطان نے ذکی پاشا اور سعدالدین پاشا کو

سیم کے طے کرنے کی غرض سے توفیق پاشا کے ساتھ فوجی ڈیلیگیٹ مقرر کیا لیکن سفرا نے توفیق پاشا کے ساتھ اور کسی کا ہونا ناپسند کیا اور اس لئے ایک ہفتہ کے لئے جلسہ ملتوی رہا۔

۲۰ و ۲۲۔ جولائی۔ سفیرون نے جو نقشہ الحاق سرحد کا بنا کر توفیق پاشا کو پیش کیا تھا وہ سلطان نے نامنظور فرمایا اور اس لئے سفیرون سے گزر کر اب یہ فیصلہ وزرار دول مین جا پڑا مگر ۲۲۔ کو اسکے خلاف سلطانی اعلان کئے جانے کا شہرہ ہوا یعنی ترمیم سرحد ترکی کسیقدر تبدیل شرائط کے ساتھ بابعالی نے منظور کرلی۔ خرچہ جنگ کا تخمینہ سفیر جرمن کے سپرد کیا گیا۔

(نوٹ) استغاثہ سلطان و جواب شہنشاہ آسٹریا

۸۔ جولائی کو سفرار دولتہاے یورپ نے موافق ہدایت اپنی اپنی گورنمنٹ کے سرحد تھسلی کے قایم کرنے کی نسبت بتکرار مطالبہ سابق توفیق پاشا کے پاس ایک متفقہ یادداشت روانہ کی جسکا مضمون حسب تلیگرام اخبار اسٹینڈرڈ بطریق ذیل تھا۔

"ہم سفراے دول جنکے دستخط ذیل مین ثبت ہوئے ہین عالی جناب وزیر صیغہ خارجیہ دولت عثمانیہ کی خدمت مین عرض پرداز ہین کہ چونکہ بابعالی کیطرف سے ترمیم سرحد تھسلی کے متعلق ہنوز کوئی قطعی فیصلہ نہین کیا گیا ہے لہذا ہمارے متفقہ بیان ذیل پر لحاظ کرنا ضرور ہے۔ مجوزہ سرحد باغراض جنگی فوجی اتاشیون نے جو تجویز کی ہی اور باب عالی مین پیش کی ہے۔ دول عظام یورپ اسی تجویز کو منظور کرتے ہین اور اسی بنا پر دول نے اتفاق کرلیا ہے کہ دولت عثمانیہ کو یقین دلایا جاے کہ ہمنے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ اُن مزاحمتون کا استیصال کردین جنکے سبب سے صلح مین تاخیر ہوئی ہے جو مفید اغراض یورپ ہے۔"

مذکورہ بالا یادداشت متفقہ کے وصول ہونے کے بعد سلطان المعظم نے سلاطین یورپ کے پاس استغاثہ تجدیدًا بلاواسطہ روانہ کیا اور اس مین جدید سرحد سلامبریا پر معارضہ کیا۔ سلاطین و پریزیڈنٹ فرانس کیطرف سے جو جواب آئے وہ بالکل ایک سے ہین۔ سلطان کو یہ صلاح دی کہ تجویز پیش کردہ سلاطین کو تسلیم کرلیا جائے۔ فرانسیس جوزف آسٹریا نے سلطان المعظم کے ایک خاص استغاثہ پر جواب دیا وہ حسب ذیل ہے۔ "جو خالص اور وفادارانہ اتحاد مجھکو حضرت والا سے حاصل ہے

۲۸ - جولائی - منجانب یونان خرچہ جنگ کی بابت روس نے تجاویز جرمن سے
اختلاف کیا اس لئے سفیر جرمن نے اپنی گورنمنٹ کو اس بارہ مین تحریر بھیجی -

۲۹ - جولائی - جرمن کی راے ہے کہ اگر سلاطین یونانی مالی حالت کی نگرانی
اور اخراجات جنگ کی ادائیگی کے ذمہ دار ہون تو ترکی فوج تھسلی سے قدم اوٹھائیگی

۳۰ - جولائی - جنگ کے متعلق سفراء نے ایک تجویز کی جس کو جرمن نے پسند کیا
لہذا تصفیہ کی امید تازہ ہوئی -

چار ملین پونڈ (۶ کرور روپیہ) جو فینانشل کمیٹی نے تجویز کیا اوس کے لینے سے
بابعالی نے قطعی انکار کردیا اس لئے کہ خرچہ اس سے کہین زیادہ ہوا ہے -

یکم اگست - سفیرون نے صلحنامہ کے ابتدائی شرائط قلمبند کئے لیکن توفیق پاشا نے
چند ایسی ترمیمین تجویز کین جو باعث اختلاف سلاطین تھین -

۷ - اگست - گورنمنٹ یونان کی طرف سے ایک یادداشت سلاطین کی خدمت مین روانہ
ہوئی جس مین یہ تجویز پیش ہوئی کہ ترکی کو خرچہ جنگ دینے کے لئے کوئی شخص اوس کو مدد

اور جس کے سبب سے حضرت اعلی موجودہ حالت مین مجھسے جائز استغاثہ فرماتے ہین اوسی کی رو سے
میرا فرض ہے کہ مین آپکی ذاتی بہتری اور نیز یورپ کے شرائط پیش کردہ کے بنیاد پر آپ یونان کے ساتھ
صلح کرلین - لشکری انجینیرون کی کمیشن کے ذریعہ سے جو سرحد تجویز ہوئی ہے وہ مطابق اوسی اصول کے
ہے جو باغراض جنگی مطلوب ہے - اور جسکو حضرت اعلی نے مبادی الحال مین تسلیم فرمایا ہے اور یہی
سرحد ترمیمی ہے جو بشمول دوسری شرائط صلح کے منتہاے گذاشت ہے - جسکو دول متفقہ یورپ
بطور انصاف کے میسر کررہی ہین اور جسکی بنا پر یہ امر ظاہر کیا جارہا ہے کہ یورپ مین امن وامان کی حالت
قایم رہنے کی یہی ایک مضبوط ضمانت ہے لہذا میری یہی استدعا ہے کہ حضرت اعلی میری اس صلاح نیک پر
توجہ عاجل مبذول فرماینگے - اسموقع پر مین تجدیداً اوس خاص دوستی اور اعلی احترام کا اظہار
کرتا ہون جو مجھکو آپکی نسبت حاصل ہے "

قرض دے اور اُس قرضہ کی ذمہ دار ایک ایسی کمیشن ہو جس مین قرض خواہون کی طرف سے ارکین مقرر کئے جائین جس سے دوسرے سلاطین کو یونان کی مالی حالت کے نگران رہنے کی کوئی ضرورت باقی نہین رہے گی۔

۱۰ اگست۔ گورنمنٹ یونان کی اس تجویز سے قرض دینے والون کو تشفی خاص نہین ہوئی اس لئے گورنمنٹ یونان کو قرض لینے مین کامیابی کی امید نہین اور تھسلی کا ملک اوسوقت تک خالی نہ کیا جائیگا جب تک کہ یونان کی مالی حالت زیر نگرانی سلاطین یورپ نہو۔

۱۱ اگست۔ ٹائمز کے نامہ نگار نے ایتھنز پایۂ تخت یونان سے اطلاع دی کہ خرچہ جنگ یونان سے نہ وصول ہونے کی وجہ سے دولت عثمانیہ نے صاف جواب دیدیا ہے کہ ہماری فوج ملک تھسلی خالی نہین کر سکتی۔ اگر دس لاکھ پونڈ کی پہلی قسط دیدی جاوے تو ترکی افواج تھسلی سے نکلنا شروع کرینگی۔ گورنمنٹ یونان نے سلاطین یورپ کو جواب دیا ہے کہ اگر وے باہر کے قرضدارون سے انتظام کرنے کے لئے اسکو اجازت دین تو وہ خود قرضہ نکالکر خرچہ جنگ ادا کر سکتا ہے اور اگر اونکی خواہش ہو کہ یونان کی مالی حالت اونکے زیر نگرانی رہے وہ اس امر مین مجبور ہے۔

جوّاد پاشا کی تقرری بہ عہدہ گورنری کریٹ

جواد پاشا سابق وزیر اعظم کی تقرری سے یورپ نے رضامندی ظاہر نہ کی۔ اخبار سٹینڈرڈ نے لکھا کہ خوف ہے کہ "کریٹ مین انکی موجودگی سے بُرا اثر پیدا ہو۔" پاشا موصوف روانگی سے پہلے آستانہ علیہ مین حاضر ہو کر باریابی سے مشرف ہوئے تو اعلیٰ حضرت نے اسطرح ارشاد فرمایا۔ " تا بدولت تمپر اُن خدمات جلیلہ کے صلہ مین جو ما بدولت اور خود اپنی سلطنت کے لئے تم نے انجام دئے ہین کامل طور سے بھروسہ کرتے ہین۔ چونکہ تم تمام مسلمانون کی نظر مین محبوب اور عیسائیون کے نزدیک معزز شخص ہو اور نیز یورپ بھی تمپر اعتماد

کرتا ہے لہذا ما بدولت اقبال تم کو کریٹ کی فوجی سپہ سالاری سے عزت بخشتے ہین"
جواد پاشا کے رخصت ہو جانیکے بعد سلطانی فرمان صادر ہوا کہ شاکر پاشا برادر جواد پاشا فوجی کمشنر
دار الامارۃ یلدیز کے ایک ممبر مقرر ہون اور جواد پاشا کے داماد ظفر بے کو عثمانی تمغے سے سرفراز
کیا جاوے۔ ایک بیان کے موجب اہل کریٹ نے جواد پاشا کی گورنری پسندگی اور بابعالی کو
اس پسندیدگی کی بابت تار بھیجا۔ ترکی سرکاری حلقون مین جواد پاشا کی تقرری اس بنا
پر محمول کی گئی تاکہ گورنمنٹ عثمانیہ اور سلاطین یورپ کے امیر البحرون مین اتحاد قایم ہو۔ جواد
پاشا سے موصوف کو اورونپر اس سے لئے ترجیح دی گئی کہ وہ کریٹ کے حالات سے بخوبی واقف
ہین اور انکی انتظامی قابلیت مشہور زمانہ ہے۔

نیو فری پریس کے نامہ نگار سے ملاقات۔ نامہ نگار نے تقرری کے بعد بغرض الملاقات
جزیرہ کی بابت سوال کیا تو جواد پاشا نے کہا کہ پہلی مرتبہ جبکہ مین گورنر کریٹ مقرر کیا گیا تھا
تو مقابلہ حال کے وہان کی حالت بہت ابتر تھی تاہم عرصہ قلیل مین تھوڑی سی فوج سے امن امان
قایم کر دیا گیا اور زیادہ خونریزی نہونے پائی۔ انھون نے کہا کہ وہ جزیرہ مین پہونچتے
ہی متحدہ دول کی امیر البحرون کو ان عملی تدبیر کے عمل مین لانے کی جو امن قایم کرنے
کیلئے ضروری ہین اطلاع دینگے اور کہا کہ متحدہ دول کے امیر البحر جو وسائل قیام امن کیلئے
ابتک کام مین لائے وہ بالکل ان تدابیر کے برعکس ہین جو کرنا چاہتے ہین اور اگر
وہی تدابیر برتی جاوینگی جو ابتک برتی جا رہی ہین تو اسکا انجام بجز اسکے کہ جزیرہ ویران ہو جاوے
اور اوسکی آبادی نیست و نابود ہو جاوے اور کچھ نہو گا۔ جواد پاشا نے جزیرہ مین پہونچکر تنخواہین
تقسیم کین اور مسلمان اور عیسائیون کے باہم اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کی اور محصور
مہاجرین کی خلاصی کا انتظام کیا۔

۲۳۔ اگست۔ لارڈ سالسبری نے ایک تجویز سلاطین عظام کو پیش کی کہ یونان

کو اجازت دیجاوے کہ وہ اخراجات جنگ کا روپیہ دولت عثمانیہ کو کسی سے قرض لیکر ادا کرے اور تمام سلاطین کی نگرانی اسقدر محاصل یونان پر ہنی چاہئیں جس سے قرضے روپیہ کا سود ادا ہوسکے۔ ۲۴۔ اگست۔ لارڈ سالسبری نے تھسلی کو خالی کرنے اور اخراجات جنگ ادا کرنے کے لئے جو تجویز پیش کی سلاطین عظام نے اسکو پسند کیا اور یونانی گورنمنٹ سے دریافت کیا کہ اس قرض کو ادا کرنے کے لئے کسقدر محصول سے وہ دست بردار ہوسکے گا ۳۱۔ اگست۔ بجواب اس سوال کے گورنمنٹ یونان نے سلاطین کو اطلاع دی کہ خرچہ جنگ کے بالاقساط ادائیگی میں یونان محاصل ہٹاتے ہے سالانہ ایک کرور دس لاکھ درھم دینے کے لئے موجود ہے۔ ۶ ستمبر۔ باب عالی نے سفراے دول کے نام ایک مراسلہ کو ذریعہ اطلاع دی کہ عہدہ ولایت کریٹ پر ایک عثمانی شخص کا تقرر ہوگا اور ترکی فوج جزیرہ میں قائم رہے گی سفیرون نے اختتام صلحنامہ تک اسکا جواب دینا ملتوی رکھا۔ ۱۶ ستمبر سلاطین نے یونان کی درخواست قبول کی کہ اوسکے تجارتی تعلقات ٹرکی سے از سر نو قایم کرادے جائیں۔ ۱۷ ستمبر گورنر کریٹ نے منجانب بابعالی مجوزہ مشتہر کہ عدالت قایم کئے جانے پر اعتراض کیا جس سے سلطان المعظم کے شاہی حقوق میں نقص ہونیکا احتمال تھا۔ نیز متحدہ یورپین پولیس کے تقرر کی تردید کی۔ ۱۷ ستمبر۔ بالآخر تصفیہ ہوگیا۔ سفراے دول قسطنطنیہ نے بالآخر عہدنامہ صلح مابین ہم و یونان کے مسودہ میں کئی شرائط کو قطعی طور پر داخل کرلیا۔

دفعات مصالحت مندرجہ صلحنامہ مجوزہ دول یورپ وباب عالی

اخبار فرنکفر ٹرزئیٹنگ کے ایک نہایت واقفکار اور باخبر نامہ نگار نے قسطنطنیہ سے ابتدائی مجوزہ دول یورپ بالعالی کی تفصیل اسطرح سے پر لکھی۔ "چونکہ طاقتون نے یونان کے فوائد واغراض اپنے ہاتھ میں لئے ہیں اور ٹرکی نے طاقتون کی اغلت اس بارہ میں منظور کرلی ہے

ذیل کی گیارہ دفعات سفیران دول یورپ نے باب العالی کے مشورہ سے تیار کی ہیں"۔
(۱) حد بندی سرحد روم و یونان کے نقشہ منسلکہ کے مطابق ہوگی اور اسکے مطابق حد بندی کی کاروائی ابتدائی عہدنامہ پر دستخط ہونے کے ۱۴ روز بعد شروع ہوگی اور ٹرکی اور یونان اور دول یورپ کے وکلاء اسکو سرانجام دینگے اور آخرالذکر بصورت پیش آنے کسی تنازعہ کے ثالثی کرینگے۔
(۲) یونان ٹرکی کو چالیس لاکھ پونڈ تاوان جنگ دیگا دول یورپ اس غرض سے تدابیر اختیار کرتے ہیں کہ پرانے قرضخواہوں کے استحقاق پر ادائیگی تاوان جنگ سے کوئی نقصان نہ پہونچے اور اسواسطے وہ محاصل سلطنت کو نئے اور پرانے قرض ادا کئے جانے کے واسطے اپنے اہتمام اور نگرانی مین لینگے۔
(۳) جو حقوق اور فوائد یونان کو آغاز جنگ سے پہلے ٹرکی مین حاصل تھے وہ بدستور رہینگے۔
(۴) ابتدائی شرائط پر دستخط ہو جانے کے کم از کم ۱۴ روز بعد یونان کے خاص قاصد قسطنطنیہ آوینگے اور آخری عہدنامہ پر دستخط کرینگے۔ امین قید یونکا تبادلہ ہمیشہ کے واسطے صلح وامن کے بے روک بحری تجارت اور جہازات کی آمدورفت اور ان لوگونکو ہرجانون کا دیا جانا طے ہوگا جنکی املاک کو جنگ سے نقصان پہونچا ہو۔
(۵) مزید بران امین تین مدین یہ بھی ہونگی۔ (۱) تعلقات بین الاقوام (روم و یونان) کا عملدرآمد اور اونکے ضوابط۔ (۲) قطعی طور پر یونانی سفیر متعینہ اور ٹرکی سیاست کے تعلقات کا فیصلہ۔ (۳) تصفیہ متعلق ان جرایم کے جو ایک فریق کی سلطنت مین سرزد ہون اور مرتکب دوسرے فریق کی عملداری مین بھاگ کر پناہ گزین ہو۔
(۶) ابتدائی شرائط پر معًا دستخط ہو جانیکے بعد روم و یونان مین لڑائی کی حالت بالکل معدوم سمجھی جائیگی ٹرکی فوجین فورًا تھسلیسر تک ہٹ آئینگی۔ اور ٹرکی کے مفید مطلب موقع جنگ کی عقد چوکیون پر متصرف رہینگی جب تک کہ یونان کل تاوان جنگ نہ ادا کر دے۔
(۷) ابتدائی شرائط پر معًا دستخط ہونے کے بعد دونون ممالک مین بدستور سابق تعلقات

از سر نو تازہ ہو جائینگے۔ دونوں سلطنتوں کی رعایا ایک دوسرے کے ملک میں پوری آزادی کے ساتھ اپنے کاروبار انجام دے سکے گی۔

(۸) یونان کے سفیر اور باشندے سلطنت عثمانیہ میں اپنے اپنے کاروبار شروع کرینگے۔

(۹) مقدمات جو جنگ چھڑ جانے کے باعث ملتوی ہو گئے تھے طریق سابق کے مطابق عدالتوں مین پیش ہو کر طے پائینگے اور نئے مقدمات قانون بین الاقوام اور نیز معاہدہ روم و یونان قرار یافتہ ۲۴ فروری و ۹ مئی ۱۸۹۶ء کے مطابق فیصل ہونگے۔

(۱۰) ٹرکی کو حق حاصل رہے گا کہ دول یورپ کے سامنے اس سلطانی فرمان کی ترمیم کی تجویز پیش کرے جو ۹ مئی ۱۸۸۱ء کے معاہدہ پر مبنی ہے۔

(۱۱) آخری مصالحت کے امور میں دول یورپ ثالث سمجھی جاوے گی مذکورہ بالا شرائط کے واسطے ضروری ہے کہ انکے منظور کئے جانے کے بعد آٹھ روز کے اندر اندر حضرت سلطان المعظم انکو منظور فرمائین۔

۱۸ ستمبر۔ مقام پیرا میں صلحنامہ روم و یونان پر دستخط ہو گئے۔ ۲۰ ستمبر۔ ایم رالی وزیر یونان نے صلحنامہ کے لحاظ سے سلاطین کے رویہ کو یونان کے حق میں نہایت سخت اور خلاف امید بیان کیا اور یونانی اخبارات نہایت غیظ و غضب کے ساتھ شرائط صلح پر اعتراض کر کے انکی تنسیخ کے طالب ہوئے۔ ۲۱ ستمبر (سلاطین کی طرف سے مبارکبادین) بہت سے یورپین فرمانرواؤن نے سلطان المعظم کو سرانجام صلح پر مبارکبادونکے تار روانہ کئے۔ شاہ بلجیم نے بھی ترکی سپاہ کے تازہ فتوحات پر سلطان کو مبارکباد دی اور نیز اسپین کی ملکہ معظمہ نے سفیر ترکی کو اسی بارہ مین خوشدلی سے مبارکباد دی۔ ۲۲ ستمبر حضور سلطان المعظم سے ابتدائی صلحنامہ کی تصدیق کر دی گئی اور اسی روز اسلامی علما نے غیر معمولی اجلاس منعقد کر کے تجویز کیا کہ تمام دنیا کے اسلامی سرگروہوں کو تکمیل صلحنامہ اور فتح یونان کی خوشخبری بھیجی جائے۔

۲۳ ستمبر۔ ایتھنز مین سخت جوش پھیلا ہوا تھا حتی کہ عوام کے ایک جم غفیر نے مانک کے وقت

جمع ہوکر صلحنامہ کا مسودہ جلا ڈالا - ۲۶ ستمبر - شرائط کی نسبت جو جوش پھیلا ہوا تھا وہ فرو ہونے لگا - "زبردست کا ٹھینگا سرپر" گو شرائط کیسی ہی سخت ہون مگر ماننے بغیر چارہ نہ تھا

یکم اکتوبر - وزیر اعظم یونان کا استعفا - وزیر اعظم یونان نے مجلس کے سامنے ابتدائی شرائط معاہدۂ صلح پیش کرتے وقت نہایت زبردست الفاظ مین اسپر اظہار ناپسندیدگی اور ناراضی کیا - مگر یہ بھی کہا کہ مین طاقتون کی مرضی منظور کرنے اور آخری مصالحت سرانجام دینے کو تیار ہون - وزیر اعظم نے بیان کیا کہ جو کچھ کیا ہے جرمن نے یونان کے خلاف کیا ہے - اسکے بعد اونھون نے مجلس سے فہمایش کی کہ گورنمنٹ پر اظہار اعتماد کا ووٹ پاس کیا جاوے ۱۴۱ موافق اور ۱۰۹ مخالف تھے - ۱۰ ممبرون نے کوئی رائے نہین دی چنانچہ اس شکست پر موسیو رالی مستعفی ہوگئے - ۲ - اکتوبر - نئی مجلس وزارت قایم ہوئی - ایم اکیمین اوسکے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ مقرر ہوئے - کرنیل اسمولنسکی وزیر اعظم اور ایم اسٹریٹ وزیر مال مقرر ہوئے -

ابتدائی شرائط صلح پر پیوانٹ ہیرلڈ کی رائے

اخبار موصوف نے لکھا کہ ابتدائی شرائط پر دستخط ہو جانے سے جو عام طمانیت کا خیال پیدا ہوگیا ہے اوسکی نسبت مبالغہ کرنا بہت مشکل ہے اس معاہدہ کی تکمیل اسقدر مشکل تھی کہ اسکا خیال بھی اسسے پہلے کبھی نہ آیا تھا اور اسی لئے جن لوگون کا اس سے تعلق تھا اونکو غایت درجہ کی احتیاط ہوشیاری اور توجہ سے کام لینا پڑا - انکی کوششون مین گورنمنٹ عظمی ٹرکی کی مرضی سے بہت کچھ سہولت ہوئی - اور گورنمنٹ عظمی نے نہایت صداقت سے اس صلح پسندی اور امن کو قایم رکھا - حضرت سلطان المعظم کی منصفانہ پالیسی نے اس مصالحت کو منظور کرلیا جو واقعات گذشتہ کا خیال کرکے ہرگز قرین انصاف نہین کہلائی جاسکتی - البتہ اس طریق عمل سے بابعالی نے ٹرکی فتوحات کو اور بھی درخشان اور منور کردیا ہے تازہ فتح نے جیسا کہ قدرتی دستور ہے سلطنت عثمانیہ کو نیا دبدبہ دیدیا اسکا سکہ یورپ والون کے دلون مین بیٹھ گیا - اب مصالحت کی قدم بقدم مراتب

سے سلطنت عظمیٰ کی پولیٹیکل شان اور بھی بڑھ گئی کہ اس نے ظاہر کردیا کہ اسپر کسی شرانگیز اور
مفسدیت کا اثر نہیں ہو بلکہ اسکے عمال کا انتظام سخاوت آمیز کشادہ دلی پر مبنی ہے جسکی
ثنا وصفت سے دنیا باز نہیں رہ سکتی۔ ہز اکسلنسی صاحب سفیر دولت آسٹریا ہنگری نے اس امر کو
نہایت خوبی اور مسرت کے ساتھ ابتدائی شرائط مصالحت پر دستخط کرتے وقت اپنی تقریر میں تسلیم
کرلیا اور اسی طرز اور احسن طریق پر موسیو نیلیڈوف نے اسکی تائید کی۔

یہ موقع واقعی ایسا ہے کہ مبارکبادی کا طالب ہو جو کچھ ہوا ہے وہ ایک نہایت پیچیدہ اور
ادق مسئلہ کا حل سرانجام ہوا ہے۔ اور اس خوفناک مشکل کا دور ہونا ایسی آسان
شرائط سے ایک امر واقع ہے جو نہ بجائے خود سرکار کے واسطے باعث
فخر و ناز ہے۔ بلکہ اس سے زمانہ آیندہ پر نہایت عمدہ
روشنی پڑتی ہے کہ وہ درخشان ہے اور آثار بہت
عمدہ ہیں اور ساتھ ہی اسکے آیندہ کے
واسطے اعتماد اور اعتبار کو تقویت
ملتی ہے

بفضلہ تعالیٰ

مکمل تاریخ

جنگ روم ویونان

(حصہ سوم)

مولفہ قاضی محمد جلال الدین مرادآبادی

جس میں برسبیل اختصار وہ دلچسپ واقعات قلمبند کئے گئے ہیں جو کہ گو براہ راست تو نہیں
مگر بالواسطہ جنگ روم ویونان کے متعلق اور قابل اندراج تاریخ ہیں

سر الیس اشمیڈ بارٹلیٹ ممبر پارلیمنٹ اور ایک مصری جہاز کی گرفتاری

یہ واقعات جنگ روم ویونان میں یونانی بحری طاقت کی بڑی بھاری کارروائی کے نمونے ہیں ایک تو مصری جہاز کا گرفتار کرلینا جس میں سو سے بھی کم عرب سپاہی تھے اور غالباً مصر کے کسی جزیرے کو جاتے تھے۔ دوسرے سر الیس کا نظربند کرلینا جو ٹرکی کے دوست صادق مانے جاتے ہیں۔ اوائل مئی میں بحالت نظربندی وہ معہ اپنے بیٹے اور ٹرکی خادم کے پایریس بندرگاہ اتھینز میں پہونچے۔ جہاز پر وزیر اعظم یونان اونسے ملنے کو آئے۔ پہلی بات سر الیس نے جو اونسے کہی وہ یہ تھی کہ حتی الامکان اونکے رخصت کرنے کا جلد بندوبست کیا جاوے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ میں اس امر کا انتظام کرنے آیا ہوں اسکے بعد سر الیس کی درخواست پر اونکے اسلحہ واپس دے گئے مگر تین تین شلنگ والی بندوقیں جو اونہوں نے لریسا میں خریدی تھیں واپس نہیں دی گئیں۔ سر الیس نے

کہا کہ مین ترکونکا دوست ہون لیکن یونانیونکا دشمن بھی نہین ہون اور باہم مصالحت کرا دینا چاہتا ہون - وزیر اعظم نے جواب دیا کہ آپنے ایسا کرنے مین دیر کی اور اب نامہ و پیام شروع ہوگیا ہے" پاریس سے ریل مین سوار ہوکر سوا گیارہ بجے انگلستان ہوتے اور شاہ یونان کی ملاقات کے بعد ۶ مئی کی شب کو ۔ اکر دسے گئے اور جہاز کے ذریعہ سے قسطنطنیہ کو روانہ ہوئے - اونھون نے اپنی مختصر کتاب (وار ان تھسلی) مین جو جنگ تھسلی کے متعلق تصنیف کی ہے - سلطان المعظم اور اعلی حضرت کے خصائل کا جسقدر تذکرہ کیا ہے وہ ناظرین تاریخ ہذا کی دلچسپی سے خالی نہوگا اور اس لئے ہم اوسکے خلاصہ کو قلم انداز کرنا نامناسب سمجھکر اپنے ملک کے قابل قدر محتاط اور معتبر اخبار وکیل امرتسر سے بلفظہ نقل کرتے ہین -

سلطان المعظم کی نسبت مسٹر اشمیڈ بارٹلیٹ کی تحریر

سلطان کی نسبت بہت فضول حکایات بیان کی گئی ہین - سلطان ہرگز سفاک اور ظالم نہین ہے اور ہرگز اوسکے ایما سے کشت و خون نہین ہوا - سلطان درحقیقت بڑا قابل والی سلطنت ہے وہ ایک نہایت تجربہ کار مدبر ملک ہے اور ہمیشہ دوسرون پر مہربانی کرنے کے لئے تیار ہے سلطان کو بہت سی دقتین پیش آئی ہین اوسکو تمام یورپ نے دق کیا ہے مگر آخر مین اوسی کو فتح نصیب ہوئی ہے - پرائیوٹ لحاظ سے سلطان المعظم نہایت رحمدل ہین انکو اپنے دوستون اور اولاد سے بہت محبت ہے اور اونکو ہمیشہ اپنی رعیت اور سپاہ کے آرام کا بہت خیال ہے جن سپاہیونکے سنہ ۱۸۷۷ء مین ناٹی نیگر مین زخم آئے تھے یا جو ہلاک ہوگئے تھے اونکی خبرگیری سلطان نے قابل تعریف طرز پر کی ہے -

سلطان نے حال ہی مین قصر ایلدیز مین ایک ہسپتال بنایا ہے - اس مین ایک ہزار سے زیادہ زخمی سپاہی ہین - یہان کی صفائی اور انتظام قابل تعریف ہے اور یہان بہت جلد اچھے

ہوجاتے ہین۔ سلطنت عثمانیہ مین ہزارون قومین آباد ہین کہ جنکے مذہب اور عادات وغیرہ ایک دوسرے سے مختلف ہین اور اگر حضرت جبرئیل بھی چاہین تو انمین امن قائم نہین کر سکتے۔ انگلنڈ کی طرف دیکھیے کہ صرف ایک آئرلینڈ نے کیا دق کر رکھا ہے یہان تو کئی آئرلینڈ ہین یعنی گریک (یونانی) بلگرین اور آرمنی جنکی تین اقسام ہین ہر ایک ایک دوسرے کا دشمن ہے کرد۔ ازبک۔ آرناٹ۔ دروش۔ شامی۔ یہود۔ نصاری۔ حبشی۔ عربی۔ قبطی۔ وغیرہ وغیرہ ہین ان تمام قومون کو بطرز یورپ رام کرنا نہایت دشوار ہے۔ روس کی طرف دیکھیے کہ وہ ترکون سے بدرجہا زیادہ سختی غیر مذاہب اور قوم کی رعیت سے کرتا ہے اور اُسکا سلوک کہین زیادہ جابرانہ ہے۔ پھر مصنف بیان کرتا ہے کہ کسطرح کل اختیارات سلطنت سلطان اپنے ہاتھ مین لیے ہوے ہین سلطان کا یہ خیال تھا کہ پاشا اچھی طرح حکومت نہین کرتے۔ طمع اور ذاتی اغراض انکی آنکھون پر پٹی باندھ دیتے ہین۔ اس لئے ۱۸۷۷ء کے روسی حملہ سے اونہون نے تجربہ حاصل کر کے کل اختیارات اپنے ہاتھ مین لے لئے ہین اور جسطرح مناسب سمجھتے ہین اور جنکی معرفت وہ قرین مصلحت تصور کرتے ہین۔ انتظام کراتے ہین۔ اب ترکی وہ ترکی نہین ہے جو ۱۸۷۸ء مین تھی اب یہ بہت طاقتور ہے۔ اب سلطان نے مسلمانون کے دلون کو تسخیر کر لیا ہے۔ اب اس قوم نے اپنی پہلی شجاعت پھر حاصل کر لی ہے اور باوصف بہت سی مخاصمت اور اندرونی اور بیرونی بکاوٹون کے تمام دشمنون کے دانت کھٹے کر دیے ہین اور اپنا رنگ جما لیا ہے۔ سلطان ہرگز ویسا نہین جیسا کہ انگریزی اخبارات اُسکو بیان کرتے ہین وہ ہرگز جابر اور سنگدل اور سخت گیر نہین ہے وہ کسی قدر میانہ قامت۔ دُبلا پتلا انسان ہے۔ وہ نہایت رحمدل اور خلیق ہین اور ہرگز کسی کو آزار نہین دیتے۔ سلطان کی ناک لمبی اور کسیقدر خم شدہ ہے آنکھین روشن اور منور ہین اور پیشانی بلند اور بالا ہے۔ سلطان المعظم کی صحت بہت اچھی ہے اور گزشتہ بیماری سے خوب صحت یابی اچھی ہے۔ سلطان یورپی لباس زیب تن کرتے ہین۔ کہلا ہوا کوٹ پہنتے ہین جسکے نیچے زرین

وسبت کوٹ ہوتا ہے - ویسٹ کوٹ کے ساتھ ایک تمغہ ہوتا ہے -
مجھسے سلطان المعظم نہایت مہربانی سے پیش آئے اور خیر و عافیت پوچھی اور کہا کہ تمہارے لڑکے کے زخم کا کیا حال ہے؟ مین نے عرض کیا کہ جناب اب وہ اچھا ہے حضور والا کے ڈاکٹرون نے بہت اچھی طرح سے زخم پر مرہم پٹی کی ہے - ترکی سرجنون (جرّاحون) نے اس خدمت کے عوض مین مجھسے کوئی فیس نہین لی - ترکی ڈاکٹر جراحی مین بہت استاد ہین - سلطان نے فرمایا کہ مجھے بھی اسیطرح ایکدفعہ سخت صدمہ گاڑی سے گر کر پہونچا تھا اور تیس منٹ تک بیہوش رہا تھا -

سلطان نے پھر پوچھا کہ آپ سے یونانیون نے کیا برتاؤ کیا ہے - مین نے عرض کی کہ یونانی افسر اگرچہ تنگی مین تھے لیکن انہون نے مجھسے اچھا برتاؤ کیا ہے - پھر مین نے کہا کہ بہتر ہوگا جو حضور معقول مصارف جنگ لیکر صلح کر لین -

سلطان نے فرمایا کہ مسلمانان کریٹ کے ساتھ نہایت خوفناک سختی ہوتی ہے اور اس سے ترک بہت ناراض ہین - مین نے اور ذریعون سے بھی سنا تھا کہ جسوقت مین سو یتیم لڑکے مسلمان جنکے والدین عیسائی مفسدون نے قتل کردیے تھے استنبول مین آئے تو ہر شخص انکو اپنا متبنی بنانے کے لیے دوڑا -

مین نے کہا یہ سچ ہے مگر حضور والا نے فتح کرلی ہے اور تمام دنیا مین حضور کی طاقت الم نشرح ہو گئی ہے اگر حضور اسوقت فیاضی کرین تو بعید از عنایت نہوگا - سلطان نے کہا کہ یونان کو شہرت کا خیال ہے مگر دیکھنا چاہیئے کہ ترکی مین بھی لوگون کے دلون مین کیا ہے اور کیسا سخت اشتعال دیا گیا ہے - مین نے کہا حضور سچ کہتے ہین مگر مزید خونریزی اور خرچ مناسب نہین - ترکی کے یونان سے بڑھکر اور بھی طاقتور عدو ہین "

شہزادہ بلگیریا کا قسطنطنیہ مین وارد ہونا

۱۰ اگست کو پرنس فرڈیننڈ والی بلگیریا وارنہ سے آتے ہوئے قسطنطنیہ مین اپنے شہنشاہ معظم

کی خدمت مین شرف اندوز ہونے کے لئے آئے - اعلی حضرت نے استقبال کے لئے
شاکر پاشا اور احمد علی پاشا کو مقرر کیا تھا - پرنس مذکور فل ڈریس یونیفارم پہنے ہوے اعلیحضرت
کی خدمت مین باریاب ہوے پرنس کا لباس اسوقت بالکل ایک عثمانی مشیر کے مانند تھا اور
اونکے سینہ پر درجہ اول کا عثمانی تمغہ چمک رہا تھا - پرنس کے ہمراہ موسیو اسٹو بیلوف وزیر اعظم
بلگیریا بھی تھے - پرنس مذکور پر توجہات شاہانہ پوری طرح پر مبذول ہوئین اور اعلی حضرت نے اون پر
نہایت عنایت فرمائی - پرنس کو اُس محل مین مقیم ہوے جس مین شہنشاہ جرمن ۱۸۸۹ء
مین مقیم ہوئے تھے ۱۰ اگست کو سلاملک مین اعلی حضرت اور پرنس مین بہت دیر تک
ملاقات جاری رہی اور اسی اثنا مین جبکہ یہ ملاقات ہو رہی تھی موسیو اسٹو بیلوف اور ذہنی رفعت
پاشا وزیر اعظم مین جو اسی محل کے دوسرے کمرے مین تخلیہ ہوتا رہا - ایک پر تکلف ڈنر
اعلی حضرت کی طرف سے پرنس کو دیا گیا جس مین وزیر اعظم اور کمانڈر انچیف اور میر مجلس
لیسی سٹ اور نیز دیگر تمام معزز عہدہ دار اور موسیو مارکوف سفیر بلگیریا مقیم آستانہ شریک تھے
ڈنر کے پیشتر پرنس اعلی حضرت کی خدمت مین باریاب ہوے اور اسی طرح ڈنر کے بعد مین بھی ہوئی اور
دیر تک باریابی رہی - غرض ان تمام گرمجوشیون کی جو اعلی حضرت کی طرف سے عمل مین آئین
اور اس عمدہ استقبال کی جو پرنس سے دار الخلافہ مین عمل مین آئی پرنس نے نہایت شکر گزاری
کی ہے اور اعلی حضرت کی خدمت مین چند نفیس جواہر اور ایک بیش قیمت انگشتری نذر دی
اعلی حضرت نے بھی موسیو اسٹو بیلوف اور کرنل الیفانوف کو درجہ اول کا عثمانی تمغہ مرحمت
فرمایا - پرنس نے بھی وزیر اعظم اور سر عسکر اور وزیر عدالت وغیرہ معزز عہدہ دارون کو مرصع
تمغے دیے ہین جو اعلی حضرت کی طرف سے قبول کئے گئے -

پرنس کا قسطنطنیہ مین آنا بغیر کسی اطلاع کے تھا اور اسوجہ سے یورپین اخبارون نے اس
ملاقات پر بہت بیجا خامہ فرسائی کی تھی گر ہم اسکو طول کے خیال سے ذکر نہین کرتے صرف

اخبار اقدام کی رائے نقل کردینا کافی سمجھتے ہیں۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ :-

"یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ پرنس فرڈیننڈ جو ترکی کا باج گذار ہے قسطنطنیہ

میں آئے اور اپنی حکومت کے متعلق جو کچھ عرض کرنا ہو کرے۔"

شہزادہ فرڈیننڈ کے ورود پر وزیر بلگیریا کا بیان

شاہزادہ مذکور نہایت مدبر زمانہ شناس اور معاملہ فہم شخص ہے اوسکا وزیر اعظم ڈاکٹر شاتالاف کا بیان ہے کہ شاہزادہ نے دیکھ لیا کہ سلطان المعظم کی ذات بابرکات کے طفیل سلطنت عثمانیہ کا آفتاب نحوست ادبار کے ظلمت سے نکلکر پھر طلوع ہونا شروع ہو گیا ہے چنانچہ وہ سابقہ تقصیرات کی معافی اور آیندہ کے لئے نوازشات شامل حال رہنے کی استدعا کے لئے فوراً پایہ عرش خلافت کو چومنے کے لئے آستانہ علیہ کو دوڑا یا گیا۔ شاہزادہ نے آسٹریا کو بھی آزمایا ہے اور روس کو بھی۔ اور انمیں سے کسی سے اوسکی مراد حاصل نہیں ہوئی۔ اور سے اب یقین ہو گیا ہے کہ میرا اور میرے ملک کا اسی میں بھلا ہے کہ اپنے شہنشاہ کی بارگاہ میں قرب حاصل کروں۔ بلگیریا کو مغربی تہذیب کا رنگ دینے کی بجائے مشرقی تہذیب سے منور کروں اور خود ایک یورپین مذاق اور خیالات کا شہزادہ بننے کی بجائے مشرقی نائب سلطنت بننا اپنا مقصد ٹھیراوں۔ یہ وہ پالیسی ہے جو شہزادہ کو قسطنطنیہ لے گئی جہاں اس نے کل اقامت کے دوران میں باجگزار حیثیت سے تجاوز نکیا اسطرح سے اوس نے عثمانیہ قوم کو اپنا ہواخواہ بنالیا ہے۔ اور سلطان المعظم سے یہ وعدہ حاصل کرلیا ہے کہ "مقدونیہ کے متعلق بلگیریا کی خواہشوں کو پورا کیا جائیگا۔"

ڈاکٹر شاتالاف وزیر بلگیریا دعوی سے کہتا ہے کہ شاہزادہ فرڈیننڈ سلطان المعظم کا وفادار باجگذار ہونے کی وجہ سے روسیا یا سرویا سے جنگ ہونے کی صورت میں فتحیاب ہوگا ترکی عظیم الشان اور کثیر التعداد فوج رکھتی ہے اور جنگ کے وقت بلگیریا اس میں ایک لاکھ بہادر اور شامل کرسکیگی۔ جہانتک یورپ کا تعلق ہے بلگیریا اوسکے سامنے اب بھی

ذلیل نہین ہوگا شاہزادہ فرڈینینڈ یورپ کے روبرو سرنیاز خم کرنے کی بجاے اپنے آقاے نعمت سلطان المعظم کے دست مبارک پر بوسہ دینے کو ترجیح دیتا ہے "

وزیر کی راے پر پاونیر کا ریمارک

وزیر موصوف کی اس تقریر پر پاؤنیر کا نامہ نگار بکمال حیرت کے ساتھ اپنی طرف سے ایزاد کرتا ہے کہ " فی الواقع قومون کی زندگی بھی افراد کی طرح زمانہ کی نیرنگیون سے خالی نہین بیس برس ہوئے روس بلگریا کے میدانون کو بظاہر اسے ترکی جوئے سے آزاد کرنے کیلئے اپنے ابناے وطن کے خون سے سیراب کر رہا تھا۔ آج اوسی ملک کا شہزادہ عبد الحمید کے قدمون پر گر کر اوسکے ہاتھون کو چوم رہا ہے اور اپنے آپ کو ترکی باجگذار پکارنے پر بجے فخر کرتا ہے اور ادھر دوسری طرف عہدنامہ برلن کے (جسکے تمام دستخط کنندگان باستثناے معدودے چند اسوقت ٹرکی کے جانی دشمن تھے) اکثر دستخط کنندگان سلطان کی مدح سرائی مین مصروف ہین۔

سلطان المعظم کی نسبت پرنس بسمارک کی رائی

پرنس بسمارک کے اخبار نے لکھا کہ " خلافت " سلطان روم کی ذات مین بہت بڑی طاقت ہی اور یورپین مدبرین دسفرا کو آگاہ رہنا چاہیئے کہ اب انکو ایسی ٹرکی سے سابقہ نہین جسکی کمزوری کی روایتین مشہور ہو رہی ہین۔ "

عطیات سلطانی بہ سپہ سالاران ترک

جن سپہ سالاران عساکر عثمانیہ نے جنگ حال مین اپنی وفاداری اور بہادری کا اظہار کیا اسکے صلہ مین شمشیر ہاے اعزازی جنرل ادھم پاشا و جنرل ہٰے اردو نشاط پاشا۔ خیری پاشا۔ حمدی پاشا۔ حقی پاشا۔ ممدوح پاشا۔ عمر پاشا۔ رشدی پاشا۔ عثمان پاشا۔ ابراہیم پاشا و برگیڈیر جنرل حسین پاشا۔ و رضا پاشا کو تحفۃً عطا کی گیئین +

تلوار کے ایک طرف عبارت ذیل منقش کی گئی جسکا اردو مین یہ ترجمہ ہے

"بنام خداے رحیم مجید قوم عثمانیہ کی نظر مین یہ شمشیر ایک بڑا نشان فتح و نصرت کا ہوگا جسکو اعلیٰ حضرت سلطان المعظم نے ان فتوحات متکاثرہ کے اظہار شکریہ اور نمایان وفاداری کے اعتراف مین عطا فرمایا ہے جو یونان کے مقابلہ مین بوقت جنگ ملو مین آئے۔ یہ ان لوگون کی نسلون مین ایک موروثی ترکہ ہے جنکو یہ عطا ہوگی۔" اور بقول اقوام ترکی ایک طرف یہ کندہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ انا فتحنا لک فتحا مبینا ۞ بعنایت اللہ تعالے ھذا السیف ھدیۃ لخلیفۃ الاعظم الی حضرت فلان ......

اسمین سے غازی ادھم پاشا سپہ سالار افواج تھسلی کی شمشیر اعزازی کی قیمت پانچہزار پونڈ تخمینہ کیگئی ہے

ورثای شہدا سے سلوک۔ سلطان المعظم نے علاوہ عطیات کے محاربہ یونان سے شہدا کی جائدادون اور املاک کو جو انکی اولاد بیوگان یا ورثا کے نام منتقل ہون داخل خارج اور دیگر سب قسم کے صرف و محصولات سے بری کردیے۔

سپاہ پروری۔ سلطان المعظم کے حسب الحکم ان تمام ترکی سپاہیون مین سے ہر ایک کو جو محاربہ روم و یونان مین زخمی ہوکر آیندہ کے لئے فوجی خدمات کے لئے ناقابل ہوگئے ہین ۲۴۹ پیاستر (۲۰ روپیہ) ماہوار تنخواہ ملا کرے گی۔

زخمیونکی صحت یابی پر مجلس سلطانی کا انعقاد اور عطاے انعامات

شفاخانہ یلدیز سرا کے زخمیونکی شفایاب ہوجانے پر اعلیٰ حضرت نے چاہا کہ ایک مجلس ان لوگون کو تمغے عطا ہونے کے لئے قرار دیجاے۔ چنانچہ ۲۱۔ اگست کو بڑی ہی شان و شوکت سے جلسہ مذکور منعقد ہوا۔ جس مین خود اعلیٰ حضرت سلطان المعظم بنفس نفیس شریک تھے۔ سب سے پہلے اعلیٰ حضرت سلطان المعظم کے تشریف لاتے ہی فوجون کا

ریویو ہوا اور موجودہ لشکر اعلیٰ حضرت کے سامنے سے گذرا۔ اس کے بعد مجلس میں سرخ حریر کا بنا ہوا علم جو نئی فتحمندیوں کی یادگار میں بنایا گیا ہے اور جس پر لا الٰہ الا اللہ سونے کے کارچوبی حرفوں میں منقش کیا گیا ہے۔ لایا گیا۔ تمام امرائے دولت اور وزیر جنگ اور دیگر عہدہ داران دولت علم مبارک کی جلو میں موجود تھے۔ یہ علم تمام دوسرے علموں کے آگے تھا۔ بلکہ خاص سلطانی جھنڈے کے بھی آگے لاکر جہاں سلطان تشریف فرما تھے رکھا گیا۔ اسکے بعد تحسین بے ایڈیکانگ اعلیٰ حضرت آگے بڑھے اور اعلیٰ حضرت کی طرف سے اسپیچ پڑھی۔

عساکرو اولادی الاعزاء

کان املنا المحافظة علی الصلح والسلم و عدم سفک الدماء لکن الیونان ابو الا التجاوز علی بلادنا فنقضو العهد فکان فرضاً عین علینا حفظ حقوقنا و ان لا ندعهم یطئوا ارضنا فاعتمدنا علی الله وشرعنا فی الحرب فالحمد والشکر لله مائة الف مرة لقد کنا نحن الغالبین وما ذلک الا بعون الله وعنایته و امداد روحانیة نبینا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فما اعظم ممنونیتی مما ابرزه عساکری فی هذه المحاربة من الغیرة والجسارة وما اکبر افتخاری واخص بالذکر ما ابدوه من الحرکات الحسنة فی المحلات التی دخلوها مظفرین فقد استحسنها الناس اجمعین و انی ممنون مسعود من ذلک ایضا۔ وقد امرت باعمال مدالیة لتکون تذکاراً للمظفریات التی نلناها فی حرب الیونان هذه و انی اعطی لکل منکم واحدة هذه المدالیة تحت هذه العلم المزین بکلمة الله لقد یحق استقامتکم و صداقتکم و شجاعتکم ٥

عربی کا ترجمہ یہان درج ہوتا ہی

ترجمہ۔ اے میرے بچو اور اے میرے عزیز بہادرو میرا مقصد امن قایم رکھنا
اور خونریزی سے اجتناب کرنا تھا لیکن یونانیون سے ایک راہ ایسی چلی جو میرے
اس ارادے کے مخالف تھی۔ کیونکہ اونھون نے ہمارے ملک پر حملہ کرنے کا قصد کیا اور
وہ تمام عہد و پیمان جو ابتک قایم تھے توڑ ڈالے پس ہم کو بھی مجبوراً اپنے حقوق کی حمایت
اور اپنے ملک کی حفاظت کرنی ضرور تہی۔ اور ہم نے بھی مقابلہ کیا۔ خدائے پاک کی تائید
اور ہمارے اوسپر اعتماد کرنے کی وجہ سے ہم کو بھی فتح ہوئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
اور آپکی شفاعت کی برکت سے ہمنے یونانیون کو کامل طور سے شکست دیدی۔
مین اپنی اس خوشی و مسرت کا اظہار نہین کرسکتا۔ جو مجھکو تمہاری اس شجاعت اور بہادری
اور خصوصاً تمہاری اس نیک روش سے ہوئی ہے اس جنگ کی جس مین تم فاتح بنکر داخل
ہوئے تھے حاصل ہوئی ہی۔ تمہارے اس سلوک نے تمام دنیا کو متعجب اور متحیر کردیا ہے
اور مین اس سے نہایت مسرور ہون اور آیندہ بھی ہمیشہ اسکی یاد سے نہایت ہی شادان رہونگا
بہت سے مخصوص تمغے ان فتحمندیون کی یادگار مین جو اس لڑائی مین حاصل ہوئے ہین
بنا ئے گئے ہین اور مین تم مین سے ہر ایک کو ایک ایک تمغہ تمہاری استقامت
اور بہادری اور امانت کی شہادت کے طور پر دیتا ہون۔"
اس اسپیچ کے پڑہے جانے کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اوٹھے جس مین خلیفۃ المعظم کی
طول حیات شخصی کی دعا مانگی گئی اور ختم دعا کے بعد اعلیحضرت کے روبرو تمغے اور فی سپاہی دو دو
پونڈ جیب خاص سے دئے گئے۔ انعامات تقسیم ہونے کے بعد پھر امیر المومنین کے لئے تعبدق
دل دعا مانگی گئی۔ اور فوج سربستہ آداب بجالاتی ہوئی حضور انور کے سامنے سے
گذر کر بارگون کو رخصت ہوگئے۔

یونان کے حمایتی

جنگ روم و یونان مین ۳۷۸۳-۲ - اطالین ۱۸۷ فرنچ ۶۷ - اسٹرین ۱۱۰ - روسی - سوئدی ایک باشندہ ناروے (برزج) یونان کی حمایت مین والنٹیر بنکر آئے تھے اسکے علاوہ ممالک غیر سے یونانی قوم کے لوگ بتفصیل ذیل اپنی ملک کی مدد کو گئے -

قسطنطنیہ - رومیلیا - مجمع الجزائر اور تبرس سے ۳۵۸۲ - مشرقی رومیلیا سے ۱۷۰۰ صوبہ ایپارس سے ۱۸۴۵ - امریکا سے ۷۰۵ - اڈیسہ (جنوبی روس کا بندرگاہ) سے ۴۸۳ - رومنیا سے ۱۳۷۳ - کوہ قاف سے ۶۹۴ - ملک فرانس سے ۱۲۱ - آسٹریا سے ۱۳ - انگلستان سے ۱۳۱ - اٹلی سے ۲۵ - جرمنی سے ۱۲ - سوئزرلینڈ سے ۴ - بلجیم سے ۲ - اور کلکتہ سے - پانچ -

شہنشاہ جرمن کا تار شکریہ

سپہ سالار ادہم پاشا کو شہنشاہ جرمن نے بذریعہ تار شکریہ ادا کیا کہ وقت جنگ نہایت استقلال اور جوانمردی سے نمایان بہادری کے جوہر دکھلائے اور فتح لارلیسہ بر زمانہ انتظام مین نہایت اعلیٰ درجہ کی کوشش فرما کر انصاف اور عدالت کا سکہ بٹھایا - اس حسن انتظام سے ما بدولت نہایت خوش ہین اور تحسین و آفرین فرماتے ہین -

آبنائی ڈارڈنیلز کی قلعبندی

آبنائے مذکور کے قلعہ حمیدیہ پہ نارڈن فلٹ اور دیگر ساخت کی قلعہ شکن توپین ۱۰-۱۰ انچہ اور ۱۳-۴۲ انچہ قطر کی نال رکھنے والی نصب کی گئی ہین - ۲۰ - ستمبر کو ایک خاص کمیشن کے سامنے جس مین مشیر آصف پاشا اور سلطانی ممبر جنگی کمیشن اعلیٰ وانسپکٹر قلعہ جات آبنائے جنرل منظر بے کمانڈر ڈارڈنیلز - عبدالرحمن پاشا - امیر البحر حسن رومی پاشا سپہ سالار افواج بحری اور کئی دیگر اعلیٰ عہدہ دار شامل سے آزمایش کی گئی - چاندماری کا برج قلعہ حمیدیہ

کے بالمقابل قلعہ کلب البحر کی پہاڑی کے ڈہاؤ پر تہا۔ تو بھی ایسے مشاق نکلے کہ ایک گولہ بھی خطا نگیا۔ ۱۲۔ کو اسی کمیشن کے روبرو قلعہ حمیدیہ کی نئی توپون کی آزمایش کی گئی۔ یہ کرپ قسم کی ہین اور ۸۔ ۱۰۔ و $\frac{1}{4}$ ۱۰۔ انچہ قطر کی نال رکھتی ہین یعنی انمین اسقدر قطر کے گولے پڑتے ہین۔ پہلے ساکت و سکون اشیا پر اور پھر متحرک اشیا پر گولہ باری کی گئی۔ پچھلی قسم کی مشق ایک آہنی پرانے جہاز پر کی گئی۔ پہلے دو گولے خالی گئے اور پھر تیسرا ٹھیک زد پر بیٹھا اور جہاز غرق ہوگیا۔ ان آزمایشون سے پہلے حسن رومی پاشا اور جنرل مظہر پاشا نے خلیج میکا کے تمام کارآمد ناکون اور جزائر ٹینیڈوس اور امبروس کے سواحل کا معائنہ کر کے آصف پاشا کی معرفت گورنمنٹ کو رپورٹ ارسال کی تھی۔ ان قلعون کے بعد قوم قلعہ سید البحر۔ ارخانیہ اور ارطغرل کے قلعون کی توپون کی آزمایش ہوئی جہازونکی توپون کی مشق اکتوبر کے پہلے ہفتہ مین شروع ہوگئی۔

وجوہ ناراضی شہنشاہ جرمن

شہنشاہ جرمن کی یونان سے ناراضی کے دو وجوہات بیان کئے جاتے ہین۔ ایک تو یہ کہ یونان نے جرمنی سے قرضہ لیکر واپس نہین دیا اور دینے کے راستے ہی پر نہین آتا اور دوسرا یہ مشہور ہے کہ شہنشاہ کی بہن نے جو ولیعہد یونان کی بیگم ہین انکی مرضی کے خلاف گریک چرچ کا مذہب اختیار کیا۔ لیکن اسکے سوا دو سبب اور بھی قایم کئے جاتے ہین۔ شہنشاہ کی سلطان المعظم کے ساتھ دوستی جس مین تزلزل نہین آسکتا اور انگریزی سلطنت کے ساتھ حسد جو کمی کی بجاے ترقی پکڑ رہا ہے۔ جرمنی اپنے دو پرانے اور ایک نئے دشمن یعنی روس۔ فرانس اور انگلستان کے مقابلہ مین ضرورت کے وقت صرف ٹرکی کی امداد پر اعتماد کرسکتا ہے اور وہ کبھی سلطان کا ساتھ نہین چھوڑسکتا۔ تمام گزشتہ سالون مین پرنس بسمارک کے اس مقولے کو سچا دکھلانے کی عملی طور پر اعلحضرت نہایت سرگرمی سے کوشش کی

گئی ہی کہ ترک سپاہی اگر جرمنی افسرون سے تعلیم پائین اور وہ اونکے ہمراہ ہون تو
تمام دنیا کو فتح کر لینے کو کافی ہین اور اب کچھ اس مقولہ کی صداقت بھی ظاہر ہوگئی۔

عثمانیہ بنک

عثمانیہ بنک نے (جو ایک عیسائی بنک ہی) میدان جنگ مین اپنے خرچ سے عثمانیہ
مجروحین کے لئے جو فوجی ہسپتال قایم کیا تھا اوس کے کل مریض جو تعداد مین ۱۵۲ تھے
اور پچاس مجروح لاریسہ کے دیگر فوجی ہسپتالون کے بناسا کے خرچ سے بندر وولو سے
جہاز روما پر سوار ہوکر ۱۱۔ جون کو قسطنطنیہ پہنچ گئے۔ ڈاکٹر لادو سے مہتمم شفاخانہ اسی
دن (جو جمعہ تھا) لوازم عبودیت بجالانے کے لئے اپنے اسٹاف کو ہمراہ لے کر جلوس سلاملق
کے موقعے پر راستہ مین صف بند کھڑے ہوے۔ نماز سے فارغ ہونے پر اعلیحضرت
امیر المومنین نے امین بے کی معرفت ڈاکٹر موصوف کو سلام کہلا بھیجا اور اونکی خدمات کا
شکریہ ادا کیا۔ بنک نے ابتداءً پچاس مجروحین کی تیمار داری کا ذمہ اوٹھاکر ۲۳۔ اپریل
کو اسٹاف و سامان قسطنطنیہ سے روانہ کیا۔ جو یکم کو لاریسہ پہونچ گیا اور جو ہسپتال اونکے
سپرد کیا گیا اوس مین فوراً کام شروع کردیا گیا۔ اس ہسپتال مین مجروحین کی تعداد بتدریج
اڑہائی سو تک پہونچ گئی اور بنک نے کوئی عذر نہ کیا۔ اسکے علاوہ بنک مذکور نے
ایک سکنبر فوجی ہسپتال بھی قایم کیا جو ڈوموکوس اور فرسالا کی لڑائی مین بہت کارآمد
ثابت ہوا۔ سکنیبر ہسپتال کا یہ کام ہوتا ہے کہ عین لڑائی کے موقعے پر مجروحین کو گولیون
اور گولون کی بوچھار مین اپنے ملازمون کی معرفت میدان جنگ سے اوٹھوا کر ہسپتال
مین لائے اور وہان اونکے زخمون کی ابتدائی مرہم پٹی کرکے اونکو مستقل فوجی ہسپتال
مین باقاعدہ معالجہ کے لئے بھیجدے۔

بنک کے فوجی ہسپتال مین بمقام لاریسہ کل ۵۶۶ مجروحین اور ۳۰۶ مریضون کا

علاج کیا گیا جس مین ۱۴۳ فوت ہوے - فرسالا کے سکسیر ہسپتال نے ۴۸۲ مجروحین کا خیمون مین اور ۱۵۴۲ کا خیمون سے باہر معالجہ کیا - ڈوموکوس کے میدان جنگ مین ۴۶۰ زخمی میدان جنگ سے اوٹھاکر اونکا معالجہ کیا - یعنی بنک کے ڈاکٹرون نے جملہ ۱۰۹۸ زخمی اور مریض سپاہیونکی تیمارداری کی - ہسپتال مین زخمیون کو حسب ذیل خوراک ملتی ہے - یومیہ ۷ بجے صبح دودھ - اور کوکو (شیر نارجیل) ۱۱ بجے دوپہر پلاؤ اور گوشت - ۶ بجے شام شوربا، چاول - گوشت و ترکاری - زائد خوراک ہفتہ مین تین دفعہ (شیر برنج) حلوا ہر جمعہ کو - دو قسم کے لذیذ ترکی کھانے ہفتہ مین دو بار -

بازار یلدیز سرای قسطنطنیہ

ترکی زخمیون اور مقتولین کی بیواؤن اور یتیم بچون کی امداد کے لئے بموجب اشارت سلطانی قسطنطنیہ مین ایک وسیع عارضی مینا بازار قایم کیا گیا - اسی کا نام بازار یلدیز سراے ہے اسکی تعمیر کا کل خرچ سلطان المعظم نے اپنی جیب خاص سے عطا کیا -

یہ خوبصورت عمارت ۵۰۰ مربع میٹر[1] بنائی گئی ہے اور قاعدہ مقرر کیا گیا کہ نمائش اور فروخت اشیاء سے جو آمدنی ہوگی وہ ایتام دار اہل شہداے جنگ مین خرچ کیجاوے - علاوہ صرف تعمیر کے بہت سے تحایف اور نادر چیزین واسطے فروخت کے حضور سلطانی سے مرحمت کی گئین اور تمام ممالک محروسہ مین اسکی امداد کا جوش برق رفتار کے ساتھ پہیل گیا جس مین غازی مختار پاشا کی تحریک سے صوبہ مصر نے سب سے زیادہ سرگرمی سے حصہ لیا - چھ مہینے کے اندر اندر پچاس لاکھ پیاسٹر سے زیادہ نقد جمع ہو چکے تھے - اور اشیاے گران بہا و تحائف نادرہ اسکے علاوہ - جنکی تفصیل ایک پوری کتاب مین بھی نہین سما سکتی - لہذا بسبیل اختصار نمونے کے طور پر امداد کی

[1] ایک قسم کا دازہ و پیمائش -

ہیں نظیریں اس تاریخ میں درج کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو جاوے کہ سلطان روم کی خوشنودی
کرنے والے اور انکے ناز بردار دنیا کے جلیل القدر اشخاص میں سے کون کون ہیں
شہنشاہ روس و شہنشاہ جرمن نے تحائف گران بہا کے ساتھ ہمدردی کی۔ شہنشاہ آسٹریا نے
کپڑے رکھنے کی الماری اور سنہری چوکھٹوں کی دو بیش بہا تصویریں اور دیگر تحایف
عطا کئے۔ جو نہ صرف بیش قیمت بلکہ نادرالوجود بھی تھے۔

شاہ سرویا نے بازار ہلیدیز سرلے کے واسطے دو ہزار چندہ دیا۔ خدیو مصر کی بیگم نے
ایک نہایت عجیب اور بیش قیمت گلدستہ بازار ہلیدیز سرلے کو پیش کیا۔ اس گلدستہ
کے پہول ریشم کے اسقدر نفاست سے بنائے گئے تھے اور اسقدر نازک کہ کم ازکم ایک
منٹ تک غور سے دیکھنے کے بعد یہ خیال ہوتا ہے کہ گلدستہ مذکو مصنوعی ہے اصلی نہیں۔
اس گلدستہ کے گرد ایک نہایت خوبصورت زریں لیس لپٹی ہوئی تھی جو فن زرگری کے
کمال کا اعلیٰ نمونہ تہا۔ ہر ایک جگہ اور پہول کی پنکھڑی پر ہیرے اور موتی اس صنعت سے
نصب تھے کہ شبنم سحری کو شرمندہ کرتے تھے۔

شاہ مظفرالدین والی ایران نے ۴۰۰ پونڈ ہلیدیز سرلے کو مرحمت فرمائے۔ شاہزادہ
بلگریا نے بھی علی قدر حیثیت شرکت سے عزت حاصل کی۔ اس بازار کے منتظم کمیٹی کے ممتاز ممبر
سلیم آفندی اور سعادت لو ذوالکفل پاشا اور پریزیڈنٹ رفیق بیگ مددگار وزیر خارجیہ
اور ابراہیم بے مددگار وزیر داخلیہ تھے۔ ان ارکین کے دو حصے کئے گئے تھے۔ ایک
ارکین عسکریہ دوسرے ارکین ملکیہ۔ صبح کے سات بجے سے دس بجے تک اور شام کے
چار بجے سے دس بجے تک کا وقت اجلاس مجالس انتظامیہ کے لئے مقرر کیا گیا۔

دیگر ارکین سلطنت سینہ و باشندگان یورپین روم و ایشیا سے روم۔ عراق عرب و در
عراق عجم۔ مملکت شام و صوبہ فلسطین و صوبجات حجاز و یمن و عمائین۔ صوبہ مصر اور

طرابلس الغرب وغیرہ نے جس گرمجوشی سے اس بازار کی اعانت مین زر کثیر صرف کیا اوسکی تفصیل اس کتاب مین اسم وار درج کرنا ہمارے قابو سے باہر ہی۔

سلطان المعظم کے حکم سے مشتریان وچندہ دہندگان کے لئے تین قسم کے تمغے تیار کیے گئے ان مین سے ایک چندہ دہندہ فرمانرواؤن اور شاہزادگان کے لئے تہا اوسکا قطر آٹھ سینٹی میٹر (۳ ۱/۴ انچہ) تہا دوسرا تمغہ جسکا قطر دو سینٹی میٹر تہا ہر ایک چندہ دہندہ کو اور تیسری قسم جسکا قطر ۲ ۱/۲ سینٹی میٹر (ایک انچہ ہی) ہر ایک مشتری کو جو بازار سے کوی چیز خرید کر لایا ملا۔

ان تمغون کے ایک طرف پہولون کی بیل اور اوسکے دور مین الفاظ "نشان انسانیت وشفقت" اور دوسری طرف بازار کی مہر کندہ تھی۔

ڈیوک آف اسپارٹا کا استقبال

ایک نامہ نگار جو ڈیوک آف اسپارٹا کے اسٹاف مین تہا لکھتا ہی کہ "جب ڈیوک موصوف ایتھنز مین پہونچے وہان کے امرا واعیان وانکا بر قوم نے بجاے خیر مقدم وتعریف وتوصیف کے لعن طعن کرنا شروع کر دیا۔ اسپر شاہزادہ موصوف کو غصہ آیا اور چاہا کہ تینچہ سے اپنا کام تمام کرے مگر دوسرے افسرون نے تینچہ ہاتھ سے چہین لیا اور فہمائش کی بعدہٗ شہزادہ کے قریب سے آلات حرب اوٹہا لیگئے اور شاہ یونان نے حکم دیا کہ جتنے والنٹیر مختلف مقامات کے میدان جنگ مین آلات حرب سے آراستہ کیے گئے تھے اُن سب سے ہتہیار لیکر سرکاری سلحخانہ مین داخل کر دیے جاوین۔

زار روس کا شکریہ بحضور سلطان المعظم

ترکی سپہ سالارون کے عموماً یونانی سپاہیون کی تیمارداری اور آرام دہی مین معروف

ہوسنے اور اونکے معالجہ اور دلدہی کرنے پر زار روس اور زارینہ نے حضرت سلطان المعظم کا
بذریعہ تار برقی شکریہ اداکیا۔

کمسن والنٹیرون کی بہادری

بقول ایک نامہ نگار کے ایک بہت بڑی تعداد والنٹیرون کی جنگ مین شریک ہونے
کے واسطے آئی تھی جسمین البانیا والون کی تعداد زیادہ تھی۔ انمین نوعمر لڑکے بھی تھے
مین ایک لڑکے سے ملا۔ جسکی عمر صرف گیارہ سال کی تھی اسکے باپ اور بھائی اس سے
پہلے شریک جنگ ہوچکے تھے مگر وہ نہین جانتا تھا کہ وہ کہان ہین۔ یہ لڑکا ایک
ہنری مارٹینی بندوق مستعار لیکر کارتوسون کی پیٹی گلے مین ڈالکر جنگ کے واسطے
تیار ہوگیا۔ اور ایک سوکھی روٹی کمر سے باندھکر میدان جنگ کو چلا یا۔ یہ مقام
سوبقدونیا مین قصبہ اساکب مین واقع تہا۔ بھوک اور پیاس کی تکالیف اوٹھاکر فارسالا
کی فوج مین شریک ہوا اور فارسالا کی چڑہائی مین سب سے پہلے حملآور رہا۔
ایک سادہ پوش مین جو ترکی علاقہ مین متعین تہا اور جس نے اسکے قبل سکرٹری کا کام بکارسٹ
مین انجام دیاتہا اور پہلے سکرٹری واشنگٹن مقرر ہوا تہا۔ چاہتا تہا کہ اپنے مقام پر واپس
جائے۔ اس لئے ایک ہفتہ کی رخصت لی اور اپنا لباس پہنے ہوے سلونیکا کو چلا گیا
جب سلونیکا مین آیا وہان گورنر سے والنٹیرون مین داخل ہونے کی کوشش کی مگر
اوس مین وہ ناکامیاب رہا اسوجہ سے فی الفور سمندر کے راستے سے ایک انگریزی جہاز
مین سوار ہوکر وولو پر اوتر پڑا۔ وہان سے بمشکل تمام فارسالا پہونچا۔ یہان آکر فیلڈ
مارشل ادہم پاشا سے ملاقات کی درخواست کی۔ ادہم پاشا نے برخلاف اوسکی امید کے
بہت خوشی کے ساتھ اس سے ملاقات کی اور پلیدیر کو بطلب ہدایت مناسب تار دیا۔
جواب ملا کہ افسری کا کام اوسکو دیا جائے جو حسین پاشا کے ماتحت رجمنٹ طرابزون مین

جو حمیدی پاشا کے ڈویژن سے تھے ایجوٹنٹ کپتان مقرر ہوا۔ یہان سے وہ رجمنٹ کے ساتھ روانہ ہوا اور دوسرے روز پہلا شخص تھا جو بمقام فارسالا یونانیون پہ حملہ آوری مین زخمی ہوا۔

اس امر کا ثبوت کہ اہل تشیعہ ایران اور ترکان رُوم مین کسقدر موانست قلبی اور خلوص دلی پیدا ہو گئی ہے اور یہ کہ محض یونانیونکی ہزیمت باعث مسرت اہل اسلام نہین

فتح یونان سے عالی ظرف اہل اسلام عالم کو فخر کا مقام نہین اس لئے کہ ترکون کا جاہ و جلال اپنے دشمن کے مرتبے سے کہین بالاتر تھا اور یونانی ہرگز ہرگز اپنے قدیم حکمران نسل کے مقابلے مین صحیح المخاطب نہ تھے۔ اور نہ اہل اسلام کو اسی ایک بنا پر کسی قسم کی خوشی حاصل ہوئی ہے کہ یونانیون پر ترکون نے فتح پائی نہین! مگر مسرت اس لحاظ سے ہے کہ جو بیچ پیچ گیان قبل از جنگ سلطان کو ایک سے زیادہ بادشاہون کے مقابلے مین پڑی ہوئی تھین اور جن رکیک بنیادون پر ترک اپنی موروثی تخت حکمرانی پر چندے کے مہمان متصور ہوتے تھے وہ تحقیر آمیز بدگمانیان اس جنگ سے جاتی رہین۔ اور ترکون کی معمولی اظہار شجاعت اور بے سروسامانی نے اُس خوفناک گتھی کو جو رشتہ حیات سلطنت ترکی مین بعد از جنگ روم و روس پڑ گئی تھی سُلجھا دیا۔ جو مسلمان محض اس خبر سے خوش ہوتا ہو کہ ترکون نے یونانیون کو شکست دی وہ اپنی لاعلمی سے دوسری قومون کی نظر مین اور نیز اپنے کانشنس کے مقابلے مین حقارت کی بات کرتا ہے کیا معنی کہ شیر کا بکری کو پھاڑ کھانا اُس کے لئے کوئی فخر و مباہات کی جگہ نہین اور

اسی لئے صرف ضعیف دشمن کی شکست پر اظہار جوش کرنا ہماری نظر میں اس سے زیادہ وقعت
نہیں رکھتا جیسا کہ بعض زندہ دلوں نے ایک روز میں دس پانچ توڑ ڈالے مچھر چپاتی میں بیک ضرب تیر سوراخ
کر دینے اور سو سیر کو ہلاک کر ڈالنے میں فخر کیا ہو خواہ ملک مفتوحہ کو خالی کر دینا پڑے یا نہ پڑے
پھر خوشی کس بات کی ہے؟ ان امور کی جو نتیجہ فتح سے مرتب ہوئے ہیں یعنی سلطانی قوت کا ازسرنو
اظہار ہونا جو جہانگیری اور جہانداری کے حق میں سب سے اہم حکمت عملی ہے۔ مخالفین کے حوصلے پست
ہو جانا جو کئی سال سے سلطنت سنیہ کے حدود سے تجاوز کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ چند سلاطین کا اپنے
فائدہ کی خاطر دل و جان سے طرفدار ہونا اور کھلم کھلا اظہار موافقت کرنا درپردہ سلطنت کے مسلمانوں کا
خود مٹنا اور دیگر اہل اسلام کا عموماً خواب خرگوش سے بیدار ہونا اور یہ سمجھ لینا کہ دنیا میں ہم محض بےساق
کیڑے نہیں ہیں بلکہ مقتضائے قدرت یہ ہے کہ مثل اور عروج یافتہ قوموں کے مسلمان بھی اپنے امور
دینی و دنیوی کی اصلاح پر لانے کا مساوی حق رکھتے ہیں۔ ترکوں کا دشمن کے خونخوار مقابلہ میں عالی
ہمتی کا اظہار کرنا جو ایک سبق ہو گیا ہے جس نے ہر مسلمان ذی شعور کو عالی حوصلہ عالی ہمت و عالی ظرف
بنا دینے میں الہام ربانی کا کام دیا ہے۔ ترکی سپاہیوں کا اپنے حکام اور افسروں کی بے انتہا فرمانبرداری
کرنا جس نے ثابت کر دیا ہے کہ محکوم کو اپنے حاکم اور ماتحت کو اپنے افسر کی اطاعت سچی اور جانبازی
سے کرتے رہنا ہی فتح و ظفر کی صرف ایک کنجی ہے اور یونانی سپاہیوں کی نافرمانی اور خود رائی نے
سکھا دیا کہ یہی ہر ایک قوم کے لئے بربادی اور تباہی کا وسیلہ ہے۔ ترکی افسروں اور کمانڈروں کا اطاعت
سلطانی سے باہر ہونا اور حب وطنی میں مستغرق رہنا ان مرتبہ اس بات کو ثابت کر دیا کہ اب وہ وجوہ
اور باعث باقی نہیں ہے جنکی وجہ سے جنگ عام روس میں دشمن کو کامیابی کا موقع مل گیا۔ انکی سلطانی
کا جدید ترین اسلحہ و آلات حرب سے مسلح ہونا جنہیں زمانہ قیام سلطنت کا ماہر۔ تاہم ان رسد کا کافی
سے مہیا کر دینے پر قادر ہونا جو جنگ کا ایک لازمی جزو ہے۔
سرحدیں پھیلا دینا جس کا رسوائی پر سب سلطنتوں کی نظر پڑ گئی ہے زمانہ جنگ میں ابھی

مختلف الاقوام سلطنت مین کسی جگہ غدر کا نہونا سب سے زیادہ تعجب خیز امر ہے۔ تمام فرقہ ہاے اہل اسلام کا
اس خلیفہ کے ساتھ متفق و یکدل ہونا اور اپنے فریقی تعصب اور بدگمانیونکا دور کر ڈالنا جو ہمیشہ باہمی
بدمزگی اور خانہ جنگیونکا سبب ہا ہے اور سب سے بڑھکر خوشی یہ کہ اسلام کے دو قوی بازوؤن یعنی اہل سنت
والجماعت و اہل تشیعہ ایران کا باہمی بغض و تعصب دور ہوکر تحلیل ہو جانا ایسی خوشی ہے جسکا لطف قلب سے
بڑھکر زبان قلم تک نہین پہونچ سکتا چنانچہ عالی جناب میرزا محمد تقی خان کمال الدین سنجر طہرانی دام فیضہ نے
جو قصائد امیر المومنین کی مدح مین تصنیف فرمائے ہین وہ کافی شہادت ہین اس امر کی کہ سلطان ابن السلطان
عبد الحمید خان غازی سے ملک الشعراے ایران کو کسقدر محبت و الفت ہے اور جب ایسے بزرگ اور نامی شاعر
یکتاے زمانہ کی یہ حالت ہے تو ایران کے خواص عوام کو کس درجہ ترکون اور اونکے شہنشاہ اعظم سے
عقیدت ہوگی اور دیگر بلاد شرقی و ممالک غربی مین انس و محبت کا کہانتک اثر پہونچا ہوگا چنانچہ ایک
قصیدہ مین وہ اسطرح ارقام فرماتے ہین۔

در جہان فر مسلمانی و کار مسلمین | گرچہ بالا بود از تیغ تو بالاتر گرفت
شیعہ و سنی بہم در عہد معدلت پیراے تو | بس عجب آمیزشی چون شیر با شکر گرفت
آن بدین فرمین و این از شود از جان نثار | قوم از تو طرز سلمان شیوہ بوذر گرفت
عالیا حصن چنین پیچ را بگشا بہ تیغ | ہمچو خیبر کو بشمشیر دو دم حیدر گرفت

اسی شاعر بے ہمتان نے دوسرے قصیدہ مبارکباد مین سلطان کے دیگر القاب کے ساتھ الفاظ
امیر المسلمین کو بخط جلی لکھا ہے۔

نگر بشنیدہ کہ فتح یونان کردہ با حشمت | امیر المسلمین قوم شاہنشاہ جم چاکر
معظم حضرت سلطان فخر اجلال عثمانی | کہ باشد از دم تیغش رواج دین پیغمبر
دلاور ارسلان عبد الحمید عادل غازی | کہ در سوز وفا با زندہ تیغش بر عدو اخگر
شہے کز صدق صدیق است فاروق است در سطوت | بود عثمان بہ حلم و حیا بعد غذا حیدر

وان کنت سلما فالحروب غنیمتہ + ولو اخرجت نیرانہا کل جانب
(اور اگر تیری طرف سے صلح و صفائی رہی تو باقی تمام لڑائیاں میرے لئے غنیمت ہیں + خواہ ان کے شعلے ہر طرف سے بلند ہوتے رہیں)

قطعات تاریخ فتح یونان

اس فتح پر تمام شعرا نے اپنے اپنے حسب حال خیالات کے بموجب بیشمار قطعات و نیز مادہ ہائے تاریخی تصنیف فرما کر شائع کئے لیکن بضرورت اختصار چند تاریخی مادے ذیل میں دئے جاتے ہیں تاکہ کارآمد ہوں

(۱) سب سے زیادہ دلچسپ مادۂ تاریخ نصر الدین مظفر ہے یعنی شاہ مظفر الدین کجکلاہ کے نام نامی میں تاریخ فتح بلا کم و کاست موجود ہے جو شاہ موصوف کے تحائف کے جواب میں ایک زیرک ترکی شاعر نے دریافت کیا تھا۔

(۲) ہندوستان مسلمانان ہمہ از صدق دل خواہان + وداد ملکہ و سلطان خلوص ترک و برطانی
سعادت ہر دو را افزون الٰہی عدو شان زبون گو + مودت بادروزافزون زبس فرخندہ ختانی
سر یونان زدہ گفتہ زروی جہد تاریخش + سر و چشم ادھم پاشا مظفر شد بہ یونانی

(۳) از جناب سید امیر اللہ صاحب امیر دکن

فتح روم و ہزیمت یونان + جمع کن ہر دو یک فزود در آن

(۴) (یکے از ادیب حلوان) انتصر الترک و انکسر الیونانی (۱۸۹۷)

(۵) از جناب منشی عبد الغفور صاحب سرینگری

سر زدہ از علای دین ندا این بشارت ہا + لشکر اسلام شد در ملک یونان فتحیاب
۱۸۹۷

(۶) از جناب عبد الرحمن صاحب خطیب والمباری

چو شد فتح یونان سالش خطیب + بگفتا زہے نصرت شاہ روم
۱۳۱۴

تمت

جدید مختصر فہرست کارخانہ اے۔ ایم۔ زمان برادرس مرادآباد

جامع العلوم والفنون یعنی اُردو انسائیکلوپیڈیا موسوم بہ "عقل کل" مؤلفہ ماسٹر محمد جلال الدین صاحب مرادآبادی

شگوفہ صنعت (پہلی جلد) جسکی ۲۲ فصلوں میں ۵۰۰ مختلف صحیح و مجرب سہل الوصول صنعتیں درج ہیں جنکی شانِ تعریف کے لیے فہرست مضامین کافی ہے جملہ معدنیات۔ سونا چاندی تانبا سیسہ پارہ وغیرہ اور تانبا یلاٹینم اور بجلی دھاتیں اور انکے مرکبات اور متعلقات۔ ہر ایک کا تفصیلی بیان ملمع کاری یعنی گلٹ۔ سلیوشن نمک تیزاب۔ روغن سازی۔ رنگسازی۔ رنگریزی۔ رنگھائی تصاویر۔ ہر قسم کی روشنائی سیمنٹ صابون۔ آتشبازی۔ بارود لاکھ رنگین۔ آئینہ پر قلعی۔ دیاسلائی اور پنسل بنانا۔ عطریات اور خوشبودار روغن نکالنا۔ جواہرات اور قیمتی چیزوں کی شناخت مسی منجن۔ غازہ خضاب وغیرہ۔ تماکو۔ برف جمانا۔ دہی جمانا۔ بیمون۔ سوڈا واٹر۔ تیزاب لیمون۔ ادویات خشک اور ترکے جوہر۔ شربت نمک اور ست نکالنا۔ چاء اور قہوہ کی خاصیت اور فوائد۔ قیمتی چیزوں کی حفاظت۔ زہر اور زہردار کیڑوں کا علاج۔ اور شناخت۔ دیگر متفرقات عجیب و غریب صنعتیں قیمت معہ محصول ۶ ر

غنچہ حرفت (دوسری جلد) یہ بےنظیر کتاب شگوفہ سے بھی زیادہ قابل قدر ہے اسمیں گھڑی سازی کا خوب مفصل معہ تصاویر بیان ہے جس سے گھڑی کو درست کرلینا آسان ہوسکتا ہے یعنی کھولنا۔ بند کرنا۔ کمانی چڑھانا۔ عیب معلوم کرنا بگڑے ہوئے پرزے درست کرنا۔ چول بنانا۔ صاف کرنا تیل دینا وغیرہ اور تمام پرزوں کے نام اور انکی تعریف۔ اسکے بعد چمڑا اور چرمی کاغذ بنانا مٹی اور چینی کے برتن چینی روغن شیشہ بنانا۔ ڈھالنا گلادینا۔ جلادینا۔ بوتل اور مصنوعی جواہرات بنانا۔ نگینہ تراشنا۔ عینکیں اور انکا استعمال آلات علمی کے لیے آئینہ بنانا۔ سنگ تراشی۔ قلم کی زبانیں سوئیاں انگریونگ یعنی نقاشی۔ چھوٹی بڑی تصویر کھینچنا۔ پرنٹنگ یعنی فن طبع۔ ٹائپ کا چھاپہ خانہ۔ ٹائپ بنانا۔ روشنائی اور چھپائی کی ترکیب۔ تانبے کا چھاپہ۔ پتھر کا چھاپہ۔ رنگین تصاویر چھاپنا۔ الات طبع۔ دنیا کی عجیب و غریب گھڑیاں۔ علمی تماشے قیمت معہ محصول ۶ ر

گلدستہ حرفت (تیسری جلد) یہ نایاب کتاب پونے تین سو صنعتوں کا مجموعہ ہے۔ سمور اور سموری کپڑا بنانا۔ اُون اور اسکی تیاری۔ کپڑا بننا اُون رنگنا۔ ریشم اور اسکا رنگنا ریشمی کپڑا۔ داغ چھڑانا۔ دھونا۔ ریشمی بیل صاف کرنا۔ چربی۔ موم تیل اسپرٹ۔ مچھلی مچھلی کا موم صابن گلیسرین۔ سینگ۔ ہڈی۔ ہاتھی دانت پرندوں کے پر۔ انڈے۔ مشک کستوری وغیرہ۔ جادو روشنائیاں۔ شیشے پر لکھنے کی روشنائی اور سب سے زیادہ پوشیدہ چیز ربڑ کی مُہر بنانیکا قاعدہ۔ و سامان معہ تصاویر۔ ٹھپّہ۔ ٹائپ۔ پریس مسالحہ وغیرہ۔ سانچہ اور مہر بنانا۔ ربڑ کا مکمل بیان۔ الاسٹک کپڑا بننا۔ گٹاپرچہ اور اسکے فوائد۔ جادو کی لالٹین اور اسکے تماشے دکھلانیکا طریق۔ کارخانہ سوڈا واٹر اور اسکے تمام متعلقات مع کل سنگ طبع کا مسالحہ۔ زنگ چڑھانا۔ فاسفورس نکالنا۔ سریش۔ سریش ماہی۔ جلاٹین۔ جوڑنیکے مسالے روپیہ پیدا کرنیکے نسخے جادو کا قلم۔ منجن۔ عطر انگریزی۔ موم روغن۔ علمی تماشے۔ قیمت معہ محصول ۶ ر

گلزار صنعت (چوتھی جلد) تمام بادو سو صنعتیں۔ تجارتی اشیاء نباتاتی۔ انکی ماہیت۔ عام فوائد گندم وغیرہ۔ طریق کاشت تمیز زمین تیاری۔ کھاد۔ الات کاشتکاری۔ آبپاشی۔ جو۔ دھان۔ باجرہ۔ مٹر۔ نخود۔ ارہر۔ گنّا۔ کپاس۔ آلو۔ اروی۔ نشاستہ۔ بی بیوکہ۔ ساگودانہ آلو۔ مصالحہ دار درخت۔ دارچینی۔ جائپھل۔ جاوتری۔ لونگ۔ سیاہ مرچ۔ سرخ مرچ۔ ادرک۔ سونٹھ۔ الائچی خورد و کلاں۔ ہلدی۔ دھنیا۔ اجوائن زیرہ۔ پودینہ۔ سونف۔ رائی۔ پیاز لہسن۔ متفرق۔ روئی کا درخت۔ کتھا بنانا۔ چھالیا کا درخت وغیرہ گھاس کی رنگتی حاصل کرنا وغیرہ کوک کوئلہ۔ کاربانک اسیڈ۔ کاغذ سازی بذریعہ مشین۔ مختلف رنگ دینا۔ کاغذ کے پیمانے۔ ملکی کاغذ

اے ایم زمان برادرس مرادآباد

ایضاً ہمراہ افواج یونان
جملہ حقوق
تالیف محفوظ
نامہ نگار ٹائمز متعینہ ایتھنز
ایضاً رائیٹر ہمراہ ترکی لشکر